الهدی المحمود

ترجمہ سنن ابی داؤد

وحید الزمان

۱۲۹۶ھ / ۱۸۷۸

بسم الله الرحمن الرحيم

٣

النصف الثاني

شروع ہوا دوسرا نصف سنن ابی داؤد کا

والربع الثالث

ربع تیسرا

باب في الاسير يكره على الكفر جو قیدی کافر ہونے پر زبردستی کیا جاوے **عن** خباب قال اتينا رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو متوسد بردة في ظل الكعبة فشكونا اليه فقلنا الا تستنصر لنا الا تدعو الله لنا فجلس محمرا وجهه فقال قد كان من قبلكم يوخذ الرجل فيحفر له في الارض ثم يوتى بالمنشار فيجعل على راسه فيجعل فرقتين ما يصرفه ذلك عن دينه ويمشط بامشاط الحديد ما دون عظمه من لحم وعصب ما يصرفه ذلك عن دينه والله ليتمن الله هذا الامر حتى يسير الراكب ما بين صنعاء وحضرموت ما يخاف الا الله تعالى والذئب على غنمه ولكنكم تعجلون **ترجمہ** خباب بن الارت سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے ایک چادر پر کعبے کے سایے مین تو ہم نے شکایت کی آپ سے (کافرون کی سختی کی اور اپنی مجبوری کی) ہم نے کہا آپ ہمارے واسطے مدد نہین مانگتے اللہ سے دعا نہین کرتے یہ سنکر آپ بیٹھ گئے اور چہرہ آپکا سرخ ہوگیا فرمایا کہ تم سے پہلے ایک شخص کا یہ حال ہوتا کہ (ایمان کی وجہ سے) وہ پکڑا جاتا اور زمین مین اوسکے لیے گڈھا کھودا جاتا پھر آرہ لاکر اوسکے سر پر چلایا جاتا یہانتک کہ وہ دو ٹکڑے ہو جاتا مگر وہ اپنی دین سے نہ پھرتا اور لوہے کی کنگھیان اوسکے ہڈی پر گوشت اور پٹھون مین چلاتے لیکن وہ اپنے دین سے نہ پھرتا **ف** یعنی ایسی ایسی تکلیفین دین کے واسطے وہ اٹھاتے تھے پر صبر کرتے تھے اور جلدی نہ کرتے تھے تم ابھی سے جلدی کرنے لگے **ف** قسم خدا کی اللہ جل جلالہ پورا کریگا اس کام کو (دین کو) یہانتک کہ صنعا اور حضرموت مین آدمی چلیگا اور سوا اللہ کے کسی سے نہ ڈریگا یا ڈریگا تو بھیڑیے سے اپنی بکریان پر لیکن تم جلدی کرتے ہو (گھبراتے ہو صبر کرو اور تحمل اللہ مدد کریگا)

باب في حكم الجاسوس اذا كان مسلما اگر مسلمان کافرونکو مخبری کرے **عن** عبيد الله بن ابي رافع وكان كاتبا لعلي بن ابي طالب قال سمعت عليا عليه السلام يقول بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم انا والزبير والمقداد فقال انطلقوا حتى تاتوا روضة خاخ فان بها ظعينة معها كتاب فخذوه منها فانطلقنا

تنتعادی بنا خیلنا حتی اتینا الروضة فاذا نحن بالظعینة فقلنا اخرجی الکتاب فقالت
الى تسارع من القدو كما
ما عندی من کتاب فقلت لتخرجن الکتاب او لنلقین الثیاب فاخرجته من عقاصها فاتینا
به النبی صلی الله علیه وسلم فاذا هو من حاطب بن ابی بلتعة الی ناس من المشرکین یخبرهم
ببعض امر رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ما هذا یا حاطب فقال یا رسول الله لا تعجل
علی انی کنت امرأ ملصقا فی قریش ولم اکن من انفسها وان قراباتهم یحمون بها قرابات یحمون
بها اهلیهم بمکة فاحببت اذ فاتنی ذلك ان اتخذ فیهم یدا یحمون قرابتی بها والله
ما کان بی کفر ولا ارتداد فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم صدقکم فقال عمر دعنی اضرب
عنق هذا المنافق فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم قد شهد بدرا وما یدریك لعل الله
اطلع علی اهل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم **ترجمہ** عبید اللہ بن ابی رافع جو حضرت علی کے
منشی تھے وہ روایت کرتے ہین کہ حضرت علی فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اور زبیر کو اور مقداد کو
روضہ خاخ کو بھیجا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چلو اور جاؤ تم یہانتک کہ روضہ خاخ پر پہونچو **ف**
روضہ خاخ ایک جگہ کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان مدینہ کے قریب ہے اسلیے کہ روضہ خاخ مین ایک عورت ہے ہودج
مین بیٹھی ہوئے اونٹ پر سوار ہے اور اوسکے پاس ایک خط ہے وہ خط اوس سے لے لینا ہم بہت جلدی گھوڑے دوڑا کر
روضہ خاخ مین جا پہونچے اور دفعتا اوس عورت کو جا ملے اور ہمنے اوس سے کہا ای عورت وہ خط نکالدی یعنی جو تو لائی
ہی ہمنے کہا میری پاس کوئی خط نہین ہے ہمنے کہا نہین ضرور خط کو نکال اور نہین تو ہم تیرے کپڑے اوتارین گے
یعنے تجھکو ننگا کرکر خط نکال لین گے اوس عورت نے وہ خط اپنی چوٹی مین سے نکال دیا ہم اوس خط کو پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس لے آئے وہ حاطب بن ابی بلتعہ کیطرف سے مشرکین مکہ کو لکھا تھا اور اوس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی بعضے خبرین مکہ کے مشرکون کو حاطب بن ابی بلتعہ نے لکھین تھین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب سے کہا یہ کیا بات
ہے ای حاطب حاطب نے کہا کہ حضرت آپ مجھ پر جلدی نفرمایے یعنی سزا نہ دیجیے اسلیے مین تو ایسا شخص ہون جو قریش سے
ملنے والا ہون یعنی حلیف اور اونسے ہم قسم ہوا ہون خاص اون مین سے نہین ہون جو لوگ قریش کی قوم سے ہین وہ اہل مکہ
کے قرابت دار ہین اور وہ مشرک اوس قرابت کے سبب اون کے مال و عیال کی نگہبانی کرتے ہین اور جب مجھسے اون سے
قرابت نہین تو مین نے یہہ چاہا کہ مین اون کے حق مین ایسا کوئی کام کرون جسکے سبب وہ مشرک میری مکہ والے قرابت دارون کی
نگہبانی کرین یعنے اس غرض سے مینے اونکو یہہ خبر لکھا اور نہین تو اللہ کی قسم مینے یہہ کام کافر یا مرتد ہونے کے لیے نہین کیا
یہہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاطب نے تمسے سچ کہا یعنی آپنے صحابہ کیطرف مخاطب ہوکر کہا حضرت عمر
نے سنکر کہا یا رسول اللہ مجھکو چھوڑ دو تو مین اس منافق کے گردن مارون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاطب تو بدر مین

حاضر ہوا ہے اور تجھے معلوم نہین شاید اللہ جل جلالہ نے اہل بدر کو دیکھکر فرمایا تم جو چاہو اعمال کرو مین نے تم کو بخشدیا **عن**
علی بھذہ القصۃ قال انطلق حاطب فکتب الی اہل مکۃ ان محمدا قد سار الیکم وقال
فیہ قالت ما معی کتاب فانتحیناھا فما وجدنا معھا کتابا فقال علی والذی یحلف بہ
لاقتلنک او لتخرجن الکتاب وساق الحدیث **ترجمہ** حضرت امیر المومنین علی رضہ سے بھی روایت ہے
کہ حاطب بن ابی بلتعہ نے اہل مکہ کو لکھ بھیجا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے اوپر آتے ہین اس روایت مین یہہ ہے وہ عورت
بولی میری پاس تو کوئی کتاب نہین ہے ہم نے اوسکا اونٹ بٹھا کر دیکھا تو کوئی کتاب اوسکی ساتھ نہ پائی مین نے کہا
(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہین) قسم اوس شخص کے جسکی قسم کہائی جاتی ہے مین تجھے قتل کر ڈالونگا ورنہ وہ کتاب مجھے
نکالکر دیدے پھر اخیر تک قصہ بیان کیا (یعنی جو اوپر کے حدیث مین بیان ہوا) **باب** فی الجاسوس الذمی جو کافر
ذمی جاسوسی کرے اوسکا بیان **عن** فرات بن حیان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتلہ وکان
عینا لابی سفیان وکان حلیفا لرجل من الانصار فمر بحلقۃ من الانصار فقال انی مسلم فقال رجل
من الانصار یا رسول اللہ انہ یقول انی مسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان منکم
رجالا نکلھم الی ایمانھم منھم فرات بن حیان **ترجمہ** فرات بن حیان سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے قتل کا حکم کیا اس لیے کہ وہ جاسوس تھا ابو سفیان کا اور وہ حلیف تھا ایک انصاری کا
(یعنی مسلمان کا پناہ مین تھا تو کافر ذمی تھا) وہ گذرا انصار کے ایک جماعت پر اور کہنے لگا مین مسلمان ہون۔
ایک شخص انصاری بولا یا رسول اللہ وہ اپنے تئین مسلمان کہتا ہے آپ نے فرمایا تم مین سے بعض لوگ ایسے ہین کہ انکو
اون کے ایمان کی سپرد کر دیتے ہین اون مین سے فرات بن حیان ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافر ذمی اگر جاسوسی
کرے تو اوسکا قتل کرنا درست ہے مگر مسلمان کا قتل درست نہین ہے **باب** فی الجاسوس المستامن جو کافر امن
لیکر مسلمانون مین آیا ہو اور جاسوسی کرے **عن** سلمۃ بن الاکوع قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عین
من المشرکین وھو فی سفر فجلس عند اصحابہ ثم انسل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اطلبوہ
فاقتلوہ قال فسبقتھم الیہ فقتلتہ واخذت سلبہ فنفلنی ایاہ **ترجمہ** سلمہ بن الاکوع سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مشرکون مین سے ایک جاسوس آیا اور حضرت سفر مین تھے وہ آپکے یارون پاس
بیٹھا پھر کھسک گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوسکو ڈھونڈھ کر قتل کر ڈالو مین نے سب سے پہلے اوسکو پایا
مین نے اوسکو مار ڈالا حضرت نے اوسکا اسباب مجھکو دیا **عن** ایاس بن سلمۃ قال حدثنی ابی قال غزوت مع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھوازن قال فبینما نحن نتضحی وعامتنا مشاۃ وفینا ضعفۃ اذا
جاء رجل علی جمل احمر فانتزع طلقا من حقو البعیر فقید بہ جملہ ثم جاء یتغدی مع القوم

فلما رأى ضعفتهم ورقة ظهرهم خرج يعدو الى جمله فاطلقه ثم اناخه فقعد عليه

ثم خرج يركضه واتبعه رجل من اسلم على ناقة ورقاء هي امثل ظهر القوم قال فخرجت اعدو

فادركته ورأس الناقة عند ورك الجمل وكنت عند ورك الناقة ثم تقدمت حتى كنت

عند ورك الجمل ثم تقدمت حتى اخذت بخطام الجمل فانخته فلما وضع ركبته بالارض

اخترطت سيفي فاضرب راسه فندر فجئت براحلته وما عليها اقودها فاستقبلني

رسول الله صلى الله عليه وسلم في الناس مقبلا فقال من قتل الرجل فقالوا ابن الاكوع قال له سلبه

سلبه اجمع **ترجمہ** ایاس بن سلمہ کے باپ سلمہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کر

ہوازن (ایک قبیلہ کا نام ہے قیس سے) پر جہاد کیا ایک روز ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چاشت کیوقت

کہانا کہار ہے تھے اور اکثر لوگ ہم میں پیدل اور بعض ناتوان تھے اتنے میں ایک شخص سرخ اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور ایک

رسی اونٹ کی کمر سے نکالکر اوس سے اونٹ کو باندہ دیا اور ہماری ساتھ کہانا کہانے لگا جب اوسنے ہماری ناتوانی اور سواریوں

کی کمی کو دیکھا تو نکلا اپنے اونٹ کیطرف دوڑتا ہوا اوسکی رسے کہولی اور بیٹھاکر اوسپر سوار ہو کر دوڑاتا ہوا چلا (اوسوقت

ہم کو یقین ہوا کہ یہ جاسوس ہے) تو ایک شخص قبیلہ اسلم سے اپنی اونٹنی پر جو خاکی رنگ تہے اور ہماری تمام سواریوں میں

افضل تہے سوار ہو کر اوسکے پیچھے چلا اور میں پیدل دوڑتا ہوا چلا جب اوسکو قریب پہونچا تو اونٹنی کا سر اوسکے اونٹ کے

پیچھے پہنچا اور میں اونٹنی کے پیچھے پہنچا پھر میں آگے بڑہا یہانتک کہ اونٹ کی پیٹھ پاس آگیا پھر آگے اور بڑہا یہانتک

کہ میں نے اونٹ کی نکیل پکڑکر اوسکو بٹھایا جب اونٹ نے اپنا گھٹنا زمین پر ٹیکا میں نے تلوار میان سے نکالی اور اوسکے

سر پر ماری اوسکا سر اوڑ گیا میں نے اوسکی اونٹ کو بھی لے آیا اور جو اوس پر اسباب تہا اوسکو بھی لایا کہینچتا ہوا رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں میری طرف منہ کیے ہوئے سامنے آئے اور پوچھا کس نے اس شخص کو

مارا لوگوں نے کہا سلمہ بن الاکوع نے آپ نے فرمایا اوسکا سامان اوسی کو ملے گا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کافر

امن لیکر مسلمانوں میں آوے پھر معلوم ہو کہ جاسوس ہے اوسکا قتل کرنا درست ہے **باب** فی ای وقت یستحب

اللقاء کونسا وقت جنگ کرنے کے لیے بہتر ہے **عن** معقل بن یسار ان النعمان یعنی ابن مقرن

قال شهدت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا لم يقاتل من اول النهار اخر القتال حتى تزول

الشمس وتهب الرياح وينزل النصر **ترجمہ** معقل بن یسار نے نعمان بن مقرن سے روایت کیا ہے میں رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو آپ جب اول روز میں قتال نہ کرتے (سہو سے) یعنی لڑتی نہیں) تو دیر کرتے

(یعنی لڑائی میں) یہانتک کہ آفتاب ڈہل جاتا اور ہوائیں چلنے لگتیں اور مدد اوترتی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا

کہ لڑائی دوپہر ڈہلے اوس صورت میں ہوتی تہی جب اول روز میں نہ لڑتے غالبا احوال مختلف تھی کبھی اول روز میں لڑتے

اور کبھی و پھر ڈہتے **باب** فیما یؤمر بہ من الصمت عند اللقاء جنگ کیوقت چپ رہنا بہتر ہے
یا خدا کی یاد کرنا **عن** قیس بن عباد قال کان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکرھون الصوت
عند القتال **ترجمہ** قیس بن عباد سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب لڑائی کیوقت
پکار کر بات کرنے کو بُرا جانتے تھے دوسرے حدیث اسی مضمون کی ابی بردہ کے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کی ہے **باب** فی الرجل یترجل عند اللقاء جنگ کے وقت سواری سے اترنا
درست ہی **عن** البراء قال لما لقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم المشرکین یوم حنین فانکشفوا
نزل عن بغلته فترجل **ترجمہ** برا سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مشرکون سے
ملاقات کی حنین کے دن اور مسلمان بہاگ نکلے تو آپ اپنی خچر پر سے اوتر پڑے اور پیادہ ہو گئے کسی مصلحت کیواسطے
باب فی الخیلاء فی الحرب لڑائی مین غرور اور تکبر کرنے کا بیان **عن** جابر بن عتیک ان نبی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول من الغیرۃ ما یحب اللہ ومنھا ما یبغض اللہ فاما التی
یحبھا اللہ عزوجل فالغیرۃ فی الریبۃ واما التی یبغضھا اللہ فالغیرۃ فی غیر ریبۃ وان
من الخیلاء ما یبغض اللہ ومنھا ما یحب اللہ فاما الخیلاء التی یحب اللہ فاختیال
الرجل نفسه عند القتال واختیاله عند الصدقة واما التی یبغض اللہ عزوجل فاختیاله
فی البغی قال موسی والفخر **ترجمہ** جابر بن عتیک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
تہے غیرت (اور حمیت) دو قسم کی ہی۔ ایک تو وہ جو اللہ جل جلالہ کو پسند ہی دوسری وہ جو اللہ کو پسند نہین
ہی پس وہ غیرت جو اللہ کو پسند ہی وہ یہ ہی کہ شک کے جگہہ پر ہو (اور قرائن قویہ موجود ہون جیسے اوسکی عورت
سے کوئی تنہائی مین اگر ہنسے مذاق کیا کرے) اور وہ غیرت جو اللہ کو پسند نہین ہی یہہ ہے کہ بغیر شک کے خواہ
نخواہ غیرت کرے (جیسے کوئی آدمی اوسکے گھر مین سے نکلے اوسکو بغیر تحقیق کیے ہوئے مار ڈالے) اسی طرح غرور اور
تکبر بھی ایک طرحکا اللہ کو ناپسند ہی اور ایک طرحکا پسند ہے جو پسند ہی وہ یہ ہی کہ آدمی غرور کرے کافرون سے
جہاد کرتے وقت (یعنی خوشی خوشی بغیر ڈر اور خوف کے کافرون کو ذلیل سمجھ کر اون سے لڑے) اور صدقہ دیتے وقت
یعنی خوشی خوشی بکشادہ پیشانی دیوے) اور جو ناپسند ہی وہ یہ ہی کہ غرور کرے ظلم اور تعدی مین اور فخر کرنے مین
(یعنی اپنی ذات اور قوم پر نازان ہو دوسرے نکو کمتر سمجھے) **باب** فی الرجل یستاسر آدمی جب گہر جاوے محصور
تو کیا کرے **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم عشرۃ عینا وامر علیھم عاصم بن ثابت فنفروا لھم ھذیل بقریب من مائة رجل
رام فلما احس بھم عاصم لجاؤا الی قردد فقالوا لھم انزلوا فاعطوا بایدیکم ولکم

العهد والميثاق ان لا نقتل منكم احدا فقال عاصم اما انا فلا انزل في ذمة كافر فرموهم

بالنبل فقتلوا عاصما في سبعة ونزل اليهم ثلاثة نفر على العهد والميثاق منهم خبيب

وزيد بن الدثنة ورجل آخر فلما استمكنوا منهم اطلقوا اوتار قسيهم فربطوهم بها فقال

الرجل الثالث هذا اول الغدر والله لا اصحبكم ان لي بهؤلاء لاسوة فجروه فابى ان يصحبهم

فقتلوه فلبث خبيب اسيرا حتى اجمعوا قتله فاستعار موسى يستحد بها فلما خرجوا

به ليقتلوه قال لهم خبيب دعوني اركع ركعتين ثم قال والله لولا ان تحسبوا ما بي جزعا

لزدت **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس آدمیونکو بھیجا اور اونکا افسر عاصم بن
ثابت کو مقرر کیا اونسے لڑنے کے لیے ہذیل کے سو آدمی نکلے جب عاصم نے اونکو دیکھا تو ایک ٹیلی پر چڑہ گئے (کافرون
نے اونکو گہیر لیا) کافرون نے اون سے کہا اوترو اور اطاعت اختیار کرو ہم تم سے اقرار کرتے ہین کہ تم مین سے کسی کو
قتل نکرینگے عاصم نے کہا مجھکو تو کافر کی امان مین اوترنا پسند نہین ہی آخر کافرون نے اونکو تیرون سے مارا عاصم اور
اور اون کے ساتھی سات آدمی شہید ہوئے اور تین آدمی کافرون کے عہد اور اقرار پر اعتبار کرکے اوتر آئے اون مین
سے تہے خبیب اور زید بن دثنہ اور ایک شخص (اونکا نام عبد اللہ بن طارق تھا) جب کفار کے ہاتہ مین یہ لوگ آگئے
انہون نے اپنی کمانون کے چلے کہول کر ان کو باندہا - وہ تیسرا شخص (عبد اللہ بن طارق) بولا یہ پہلی عہد شکنی ہے (یعنی
تم نے تو اقرار کیا تہا ہم قتل نکرینگے پہر یہ باندہنا کیسا) قسم خدا کی مین تمہارے ساتہ نہ جاونگا مجھے اپنے رفیقون سے
ملنا اچہا معلوم ہوتا ہے) مین چاہتا ہون تم مجھکو بھی مار ڈالو تاکہ مین اپنے ساتھیون سے جو شہید ہوئے مل جاون) کافرون نے
اون کو کہینچا انہون نے انکار کیا چلنے سے کافرون نے اونکو بھی قتل کیا اب خبیب اون کے ہاتہ مین قید رہے
سب نے اونکو بھی قتل کرنا چاہا انہون نے ایک استرا مانگا زیر ناف کے بال مونڈنے کے لیے جب کافرون کو قتل کرنے کے
لیے لیچلے تو خبیب نے اونسے کہا ذرا مجھکو مہلت دو مین دو رکعتین پڑہ لون پہر کہا قسم خدا کی اگر تم یہ گمان کرتے
کہ مین ماری جانے کے خوف سے نماز پڑہتا ہون تو زیادہ رکعتین پڑہتا **ف** پہر عقبہ بن الحارث نے اونکو قتل کیا آخری
وقت انہون نے یہ کہا مجھے کچہ پرواہ نہین جبتک مین اسلام کی حالت مین مارا جاتا ہون خدا کیواسطے اور بد دعا کی کفار

پر **عن** عمرو بن ابی سفیان بن اسید بن جاریة الثقفي وهو حليف لبني زهرة وكان من

اصحاب ابي هريرة فذكر الحديث **ترجمہ** عمرو بن ابی سفیان سے جو حلیف تہا بنی زہرہ کا اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابوہریرہ رض کا مصاحب تہا اوس نے اسی طرح حدیث بیان کی **باب** في الكمناء
جو لوگ چہپا کر کمین مین بٹہائے جاوین **عن** البراء يحدث قال جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم

على الرماة يوم احد وكانوا خمسين رجلا عبد الله بن جبير وقال ان رايتمونا تخطفنا

الطیر فلا تبرحوا من مکانکم هذا حتی ارسل الیکم وان رایتمونا هزمنا القوم واوطانا هم فلا تبرحوا حتی ارسل الیکم قال فهزمهم الله قال فانا والله رایت النساء یشتددن علی الجبل فقال اصحاب عبد الله بن جبیر الغنیمة ای قوم الغنیمة ظهر اصحابکم فما تنظرون فقال عبد الله بن جبیر انسیتم ما قال لکم رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالوا والله لنأتین الناس فلنصیبن من الغنیمة فاتوہم فصرفت وجوههم واقبلوا منهزمین **ترجمہ**

برا ابن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد میں سب تیر اندازوں کا جو پچاس نفر تھے عبد اللہ بن جبیر کو افسر مقرر کیا اور فرمایا اگر تم ہمکو دیکھو کہ پرندے اوچک رہے ہیں ہمپر (یعنی ہم مارے جاوین اور قتل کیے جاوین اور پرندے ہمارا گوشت اوچکنے لگین) جب بھی اپنی جگہہ سے نہ ہٹنا یہانتک کہ تم بلائے نہ جاؤ اور اگر تم دیکھو کہ ہم نے کافرون کو شکست دی اور روند ڈالا جب بھی اس جگہہ سے نہ ہٹو جبتک بلائے نہ جاؤ (کیونکہ وہ مقام نہایت قلب تہا اگر غنیم اودہر سے آجاوے تو لشکر اسلام پر پیچھے سے حملہ کر سکتا تہا) راوی نے کہا پہر اللہ جل جلالہ نے کافرون کو شکست دی اور مین نے مشرکین کی عورتون کو دیکھا وہ پہاڑون پر چڑہنے لگین (بہاگنے لگین) عبد اللہ بن جبیر کے ساتھیون نے کہا مال غنیمت لو تمہاری لوگ غالب ہوگئے دیکھتے کیا ہو عبد اللہ بن جبیر نے کہا کیا تم بہول گئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے کہا تہا (کہ بغیر میری کہے ہوئے اور بلائے ہوئے تم کسیطرح یہان سے نہ ہلنا) انہون نے کہا قسم خدا کی ہم تو جاوینگے اور غنیمت کا مال لینگے وہ گئے اللہ نے اون کے منہ پہیر دیے اور انکو شکست ہوئی (دو وجہون سے ایک تو رسول اللہ صلعم کی نافرمانی سے دوسری دنیا کی حرص سے آخر جلدی کیا تھی جو مال غنیمت آتا سب کو تقسیم ہوتا

باب فی الصفوف صف بندی کا بیان **عن** حمزة بن ابی اسید عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم حین اصطففنا یوم بدر اذا اکثبوکم یعنی اذا غشوکم فارموهم بالنبل واستبقوا نبلکم **ترجمہ** حمزہ بن ابی اسید نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدر کے دن جب ہم نے صف باندہا جسوقت کہ وہ (یعنی کفار) تمہاری نزدیک پہنچین یعنے تیر کی زد پر تو تیر مارو انکو اور اپنے تیر باقی رکہو (یعنی سب تیر نہ خرچ کرو)

باب فی سل السیوف عند اللقاء جب دشمن قریب اگر مل جاوین اوسوقت تلوارین نکالین **عن** ابی اسید الساعدی عن ابیه عن جده قال قال النبی صلی الله علیه وسلم یوم بدر اذا اکثبوکم فارموهم بالنبل ولا تسلوا السیوف حتی یغشوکم **ترجمہ** ابی اسید ساعدی نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدر کے دن جب کفار تمہارے قریب آوین تو انکو تیر مارو اور جبتک کہ وہ تمسے مل نہ جاوین اپنے تلوار نہ سونتو (یعنی جبتک کہ وہ تلوار کی مار پر نہ آوین

تروادون کو میان سے نہ نکالو تیر ہی سے مارو) **باب** فی المبارزة مبارزة کا مقابلہ کرنا **عن** علی قال تقدم
یعنی عتبة بن ربیعة وتبعه ابنه واخوه فنادی من یبارز فانتدب له شباب من الانصار
فقال من انتم فاخبروه فقال لا حاجة لنا فیکم انما اردنا بنی عمنا فقال رسول الله
صلی الله علیه وسلم قم یا حمزة قم یا علی قم یا عبیدة بن الحرث فاقبل حمزة الی عتبة
واقبلت الی شیبة واختلف بین عبیدة والولید ضربتان فاثخن کل واحد منهما
صاحبه ثم ملنا علی الولید فقتلناه واحتملنا عبیدة **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے آگے
بڑھا یعنی عتبہ بن ربیعہ اور اوسکا بیٹا بھی اوسکے پیچھے آیا یعنی ولید اور اوسکا بہائی بھی آیا یعنے شیبہ بن ربیعہ پھر عتبہ
نے آواز دی کون ہے جو میدان میں لڑنے کے لیئے نکلے تو اوسکو انصار میں سے کئی جوانون نے جواب دیا یعنی
صف میں سے میدان میں لڑنے نکلے تو عتبہ نے پوچھا تم کون ہو انصار کے جوانون نے اوسکو اپنا پتا بتلایا
اوس نے سنکر کہا مجھکو تم سے کچھہ غرض نہیں ہم تو اپنے چچا کے اولاد کے سوا دوسرے کسی سے لڑنیکا ارادہ نہیں
رکھتے یعنی قریش اور مہاجرین میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای حمزہ کہڑی ہو اور ای علی کہڑے
ہو اور ای عبیدہ حارث کے بیٹے کہڑے ہو تو حمزہ تو عتبہ کیطرف لڑنے کے لیے متوجہ ہوئے اور اوسکو مار لیا اور مین
شیبہ کیطرف متوجہ ہوا اور اوسکو مار لیا اتنے مین عبیدہ اور ولید کو دو زخم لگے یعنے عبیدہ اور ولید کی آپس مین
جو تین چلین ہر ایک نے دوسرے کو زخمی کیا پہر ہمنے بھی ولید پر حملہ کیا اور اوسکو مار ڈالا اور عبیدہ کو اوٹھا لائے
معرکہ مین سے **ف** اس حدیث سے علی اور حمزہ کی بڑی شجاعت معلوم ہوئی خصوصاً حضرت علی کے اپنے مقابل
کو مار کر دوسرے کو بھی جا کر مار لیا **باب** فی النہی عن المثلة ناک کان کاٹنے کی ممانعت **عن** عبد الله
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اعف الناس قتلة اهل الایمان **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر قتل کرنے والے ایمان دار لوگ ہین **ف** یعنی قتل اچھی طرح سے
کرتے مین زیادتی نہین کرتے جیسے ناک کان کاٹنا جسکو مثلہ کہتے ہین نہ بہت تکلیف دیتے ہین **عن** الھیاج بن عمران
ان عمران ابق له غلام فجعل لله علیه لئن قدر علیه لیقطعن یده فارسلنی لاسأل له فاتیت
سمرة بن جندب فسألته فقال کان نبی الله صلی الله علیه وسلم یحثنا علی الصدقة وینهانا
عن المثلة فاتیت عمران بن حصین فسألته فقال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم
یحثنا علی الصدقة وینهانا عن المثلة **ترجمہ** ھیاج بن عمران سے روایت ہے کہ عمران کا ایک غلام
بھاگ گیا انہون نے نذر کی اللہ سے اگر مین اوسکو پکڑ پاؤن گا تو اوسکا ہاتھ کاٹ ڈالون گا پھر عمران نے مجھکو
سمرہ بن جندب پاس بھیجا یہ مسئلہ پوچھنے کو مین نے سمرہ سے پوچھا انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو رغبت

دلاتے تھے صدقہ دینے کے اور منع کرتے تھے مثلے سے یعنے ہاتھ پانون ناک کان کاٹنے سے) پھر عمران بن حصین پاس
آیا اون سے پوچھا انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دیتے تھے ہم کو صدقے پر اور منع کرتے تھے مثلے
سے **ف** بعضون نے کہا یہ ممانعت تنزیہی ہے کیونکہ آپ نے مثلہ کیا عرنیین کے ساتھ بعضون نے کہا تحریمی ہے
اور عرنیین کے ساتھ مثلہ قصاصا ہوا تھا کیونکہ انہون نے بھی اونٹ والون کے ساتھ مثلہ کر کے اون کو مارا تھا

باب فی قتل النساء عورتون کو مارنا منع ہے **عن** عبد اللہ ان امراۃ وجدت فی بعض
مغازی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقتولۃ فانکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قتل النساء والصبیان **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک عورت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کسی لڑائی مین دیکھا وہ قتل کیے گئی تھی آپ نے منع کیا عورتون اور لڑکون کے مارنے سے **ف** یعنے بچون کے
مارنے سے لڑکے ہون یا لڑکیان جبتک نابالغ ہون اسی طرح بہت بوڑھے ضعیف مرد کو جو جنگ نہ کرتا ہو نہ رای
دیتا ہو **عن** رباح بن ربیع قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ فرای الناس
مجتمعین علی شیء فبعث رجلا فقال انظر علام اجتمع ہؤلاء فجاء فقال علی امراۃ قتیل
فقال ما کانت ہذہ لتقاتل قال وعلی المقدمۃ خالد بن الولید فبعث رجلا فقال قل لخالد
لا تقتلن امراۃ ولا عسیفا **ترجمہ** رباح بن ربیع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ساتھ
تھے ایک لڑائی مین تو لوگون کو دیکھا کہ ایک چیز پر جمع ہو رہے ہین تو حضرت نے ایک شخص کو بھیجا کہ جاکر دیکھ یہ مجمع
کاہیکا ہے تو وہ شخص آیا اور کہا کہ ایک عورت ماری گئی ہے اوسپر لوگون کا مجمع ہے آپ نے فرمایا یہہ تو کچھ لڑتے
نہ تھے یعنے پھر اسکو کیون مارا تو لوگون نے کہا کہ اگلی فوج پر خالد بن ولید ہین آپ نے ایک شخص سے خالد کو کہلا
بھیجا نہ کسی عورت کو مارو اور نہ کسی مزدور کو **ف** یہان مزدور سے وہ مزدور مراد ہے جو لڑتا نہ ہو بلکہ فقط خدمت
کے لیے ہو **عن** سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتلوا شیوخ المشرکین
واستبقوا شرخہم **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑی عمر والے یعنے
بہت قوی بوڑھے مشرکون کو مار ڈالو اور چھوٹی عمر والون کو باقی رکھو **ف** مراد بڑی عمر والون سے یا تو جوان ہین
مقابل لڑکون کے یا وہ بڈھے جو قوی اور لڑنے پر قادر ہون اور شیخ فانی کو مارنا درست نہین مگر جب کہ صاحب رای
وتدبیر ہو لڑائی مین **عن** عائشۃ قالت لم تقتل من نسائہم تعنی بنی قریظۃ الا امراۃ انہا
لعندی تحدث تضحک ظہرا وبطنا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقتل رجالہم بالسیوف
اذ ہتف ہاتف باسمہا این فلانۃ قالت انا قلت وما شانک قالت حدث احدثتہ
قالت فانطلق بہا فضربت عنقہا فما انسی عجبا منہا انہا تضحک ظہرا وبطنا وقد

انها تقتل **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ بنی قریظہ کی عورتون مین سے کوئی عورت نہین ماری گئی مگر
ایک عورت جو میری پاس بیٹھی تھی باتین کر رہی تھی اور ہنستی جاتی تہی اسطرح کہ اوسکی پیٹھہ اور پیٹ مین بل پڑتے
تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے مردونکو قتل کر رہی تہے بازار مین یہانتک کہ ایک پکارنی والی نے پکارا
اوسکا نام لیکر فلانی عورت کہان ہی وہ بولی مین ہون مین نے پوچہا یہ کیا ہوا تجھکو (یعنے تیرا نام کیون پکارا جاتا ہی
تونے قصور کیا کیا) وہ بولی مین نے ایک نیا کام کیا ہے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ گالیان دی تہین)
حضرت عائشہ نے کہا پہر وہ پکارنیوالا اوس عورت کو لیگیا اور اوسکی گردن ماری گئی اور مین اب تک نہین بہولی جبسا اوس
وقت مجھکو تعجب آیا تہا کہ وہ ہنستی جاتی تہی اتنا کہ پیٹھہ مین اور پیٹ مین بل پڑتی تھی حالانکہ اوسکو معلوم ہوگیا تہا کہ میرا
قتل کیجاوٴنگی **عن** الصعب بن جثامة انه سأل النبي صلى الله عليه وسلم عن الدار من المشركين
يبيتون فيصاب من ذراريهم ونسائهم فقال النبي صلى الله عليه وسلم هم منهم وكان
عمرو يعني ابن دينار يقول هم من آبائهم قال الزهري ثم نهى رسول الله صلى الله عليه
وسلم بعد ذلك عن قتل النساء والولدان **ترجمہ** صعب بن جثامہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سی اوسنی پوچہا دار مشرکین سے۔ یعنے جو مشرکین گہرون مین رہتی ہین اور وہ شب خون کیے جاوین اور اون کی بچے
اور عورتون بھی ماری جاوین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بھی اونہین مین سے ہین عمرو بن دینار نے
کہا اون کے باپ دادا کی اولاد ہین زہری نے کہا پھر رسول اللہ صلعم نے عورتون اور بچون کے قتل سی منع فرمایا۔
(تو یہ حدیث منسوخ ٹہری بعضون نے کہا جب شب خون کیوقت تمیز نہ ہوسکی تو عورتون بچون کا مار ڈالنا گناہ نہ ہوگا اور جب
تمیز ہوسکے اور پہچان تو عورتون بچون کو مارنا درست نہین) **باب** في كراهية حرق العدو بالنار (دشمن
کو انگار سے مارنا کیسا ہی) **عن** حمزة الاسلمي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امره على سرية قال
فخرجت فيها وقال ان وجدتم فلانا فاحرقوه بالنار فوليت فناداني فرجعت اليه فقال ان
وجدتم فلانا فاقتلوه ولا تحرقوه فانه لا يعذب بالنار الا رب النار **ترجمہ** حمزہ اسلمی سے روایت ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو افسر کیا ایک ٹکڑی کا انہون نے کہا مین نکلا آپ نے فرمایا اگر فلانے کا ذکر پاؤ تو اوس کو آگ
مین جلا دینا جب مین پیٹھ موڑ کر چلا آپ نے پہر پکارا مین لوٹا آپ نے فرمایا اگر اسکو پاؤ تو مار ڈالنا جلانا مت کیونکہ انگا
سی وہی عذاب کریگا جو انگار کا پیدا کرنے والا ہی (یعنی اللہ تعالی جلشانہ تو تم کسی کو انگار سے عذاب نہ دو) **عن** ابي
هريرة قال بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعث فقال ان وجدتم فلانا وفلانا فذكر
معناه **ف** ابوہریرہ سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔ مراد انگار سے ممانعت کی یہ ہی کہ بضرورت کسی شخص کو آگ مین جلاکر
نہ مارے ورنہ کافرون کے کہیتون اور باغون اور بستیونکا جلانا اسیطرح توپ اور بندوق سی لڑنا درست ہی **عن**

عبد اللہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فانطلق لحاجتہ فرأینا حمرۃ معھا فرخان فاخذنا فرخیھا فجاءت الحمرۃ فجعلت تفرش فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال من فجع ھذہ بولدھا ردوا ولدھا الیھا ورای قریۃ نمل قد حرقناھا فقال من حرق ھذہ قلنا نحن قال انہ لا ینبغی ان یعذب بالنار الا رب النار **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک سفر میں آپ حاجت کیواسطے گئے ہم نے ایک چڑیا دیکھی اوسکے دو بچے تھے بچوں کو ہم نے پکڑ لیا وہ چڑیا آکر زمین پر پر بچھانے لگی (جیسے کوئی منت کرتا ہے اور عاجزی) اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کس نے اسکو بیقرار کیا ہے اسکا بچہ لے لیا ہے دیدو اسکو بچہ اوسکا اور آپ نے ایک سوراخ چیونٹیوں کا دیکھا ہم نے اوسکو جلا دیا تھا آپ نے فرمایا کس نے اسکو جلایا ہم نے کہا ہم نے جلایا آپ نے فرمایا آگ سے عذاب دینا درست نہیں کسیکو مگر آگ کے مالک (یعنی اللہ جل جلالہ) کو (اس وجہ چیونٹی کو مارنا مکروہ ہے اگر کاٹے تو اوس کو مار ڈالے پر اوسکو پھر نہ جلاوے)

باب الرجل یکری دابتہ علی النصف او السھم

کوئی شخص اپنا جانور کرایہ دے آدھے یا پورے حصے پر مال غنیمت کے

عن واثلۃ بن الاسقع قال نادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک فخرجت الی اھلی فاقبلت وقد خرج اول صحابۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطفقت فی المدینۃ انادی الا من یحمل رجلا لہ سھمہ فنادی شیخ من الانصار قال لنا سھمہ علی ان نحملہ عقبۃ وطعامہ معنا قلت نعم قال فسر علی برکۃ اللہ تعالی قال فخرجت مع خیر صاحب حتی افاء اللہ علینا فاصابنی قلائص فسقتھن حتی اتیتہ فخرج فقعد علی حقیبۃ من حقائب ابلہ ثم قال سقھن مدبرات ثم قال سقھن مقبلات فقال ما اری قلائصک الا کراما قال انما ھی غنیمتک التی شرطت لک قال خذ قلائصک یا ابن اخی فغیر سھمک اردنا **ترجمہ** واثلہ بن الاسقع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منادی کرائی تبوک کی لڑائی میں (مجاہدین کے جمع کرنے کیواسطے) میں اپنے گھر کو گیا وہاں سے ہوکر آیا تو پہلی صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکل چکے تھے میں نے شہر میں پکارنا شروع کیا کوئی ایسا ہے کہ ایک آدمی کو سوار کر لے اور جو حصہ اوسکو غنیمت کے مال میں سے ملے وہ لے لے (وجہ یہ ہے کہ واثلہ کے پاس سواری نہ تھی اور لوگ جہاد کو نکل چکے تھے اسوجہ سے یہ گھبرا گئے اور پکارنا شروع کیا کہ شاید کسی کے سواری پر جگہہ ہو اور وہ ان کو سوار کر لے) ایک بوڑھے انصاری بولے اچھا ہم اوسکا حصہ لیوینگے اور اوسکو اپنے ساتھ بٹھالینگے اور ساتھ کھانا کھلاوینگے میں نے کہا ہاں قبول ہے انہوں نے کہا اچھا آؤ اللہ کی برکت پر بھروسا کرکے اُنہوں نے کہا میں بہت اچھے ساتھی کے ساتھ نکلا یہانتک کہ اللہ نے ہم کو غنیمت کا مال دیا میرے حصے میں چند اونٹنیاں تیز رو آئیں میں اونکو ہانکا کر اپنے رفیق کے پاس لایا وہ نکلے اور

اپنی اونٹ کے پچھلی طرف بیٹھی جبتو پر (حقیبہ جو اخیر مین پالان کے باندہا جاوی) پھر کہا ہانک انکو میریطرف پیٹھ کر کے پھر
کہا ہانک انکو میریطرف منہ کر کے بعد اوسکی کہا تیری اونٹنیان میری نزدیک عمدہ ہین مین نے کہا یہ تو تمہارا مال ہی جسکی مین
نے شرط کی تھی انہون نے کہا ای بیٹی میرے بہائی کے لیے لے تو حصہ اپنا ہمارا مقصود یہ حصہ نتہا (بلکہ آخرت مین ثواب
کا حصہ مقصود تہا سبحان اللہ صحابہ کرام کیسی آخرت کی بہتری کے شائق اور عاشق تھے

باب فی الاسیر یوثق قیدی مضبوط باندہا جاوی یا نہین

عن ابی ھریرۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول عجب ربنا عزوجل من قوم یقادون الی الجنۃ فی السلاسل **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے سنا آپ فرماتی تھی تعجب کیا پروردگار عزوجل نے اوس قوم سے جو بہشت مین داخل کیے جاتے مین زنجیرون مین **ف** یعنی اکثر کافر بندی مین گرفتار ہوتے ہین پھر اسلام کی ہدایت پاکر بہشت مین داخل ہونگے۔ اور بعضی کہتے ہین کشش الٰہی کے زنجیر مراد ہے یعنی جسکو خدا نے اپنی طرف سے کہینچ لیا وہ بہشت مین داخل ہوا

عن جندب بن مکیث قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن غالب اللیثی فی سریۃ وکنت فیہم وامرھم ان یسنوا الغارۃ علی بنی الملوح بالکدید فخرجنا حتی اذا کنا بالکدید لقینا الحارث بن البرصاء اللیثی فاخذناہ فقال انما جئت ارید الاسلام و انما خرجت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا ان تکن مسلما لم یضرک رباطنا یوما و لیلۃ وان یکن غیر ذلک نستوثق منک فشددناہ وثاقا **ترجمہ** جندب بن مکیث سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن غالب لیثی کو ایک ٹکڑی کا سردار کر کے بہیجا مین بھی اونھی مین تہا اور حکم کیا انکو کہ بنی طرف سے حملہ کرنے کا بنی الملوح پر کدید مین (بنی الملوح ایک قبیلہ ہی اور کدید مقام کا نام ہی) ہم لوگ نکلے جب کدید مین پہونچے تو ہم کو حارث بن برصاء لیثی ملا ہم نے اوسکو پکڑ لیا وہ بولا مین آیا تہا مسلمان ہونے کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جانے کے لیے نکلا تہا ہم نے کہا اگر تو مسلمان ہی تو ایک رات بندہ رہنے مین تیرا نقصان نہین ہی اور جو مسلمان نہین ہی تو ہم تجھے مضبوط باندہین گے پھر ہم نے اوسکو مضبوط باندہا **ف** یعنی صرف اسلام ظاہر کرنے سے ایسی موقع پر چھوڑ دینا خلاف مصلحت تہا شاید وہ اپنی قوم کا مخبر ہو جو خبر پہونچانی اور کمک لانے کے لیے جاتا ہو جب غنیم سے ملا تو اسلام کا بہانہ کر لیا ہو

عن ابی ھریرۃ یقول بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیلا قبل نجد فجاءت برجل من بنی حنیفۃ یقال لہ ثمامۃ بن اثال سید اھل الیمامۃ فربطوہ بساریۃ من سواری المسجد فخرج الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ماذا عندک یا ثمامۃ قال عندی یا محمد خیر ان تقتل تقتل ذا دم وان تنعم تنعم علی شاکر وان کنت ترید المال فسل تعط منہ ما شئت فترکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کان الغد ثم قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فسل منه ما شئت مثل هذا الكلام فتركه حتى كان بعد الغد فذكر مثل هذا
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اطلقوا ثمامة فانطلق الى نخل قريب من المسجد فاغتسل ثم
دخل المسجد فقال اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله وساق
الحديث قال عيسى انا الليث وقال ذا ذم **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک لشکر نجد کی طرف بھیجا تو لشکر کے لوگ بنی حنیفہ (ایک قبیلہ کا نام ہے) میں سے ایک شخص کو پکڑ لائے کہا جاتا تھا
اوسکو ثمامہ بن اثال تھا بیٹا اہل یمامہ (ایک شہر کا نام ہے) کا سردار تو اوسکو مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف تشریف لیگئے اور فرمایا ای ثمامہ تیری پاس کیا ہے (یعنی تیرا کیا حال ہے سو خبر دی یا یہہ کہا
کہ تیرا گمان میری ساتھہ کیا ہے کہ میں تجھسے کیا معاملہ کرونگا) اوس نے کہا ای محمد میری پاس خیر وخوبی ہے یا میری پاس
بہت مال ہے اگر تم مجکو قتل کروگے یعنی مجہ سے خونی کو جو قتل کے مستحق ہے (اس میں اپنی تقصیر کا اقرار ہے یا یہہ مراد ہے
کہ اوسکو مارو گے جسکا خون ساقط نہوگا - بلکہ میری قوم میری خون کا بدلا لیگی اس میں اپنی ریاست اور شرافت کا
دعوی ہے) اور اگر احسان کروگے تو ایک قدردان پر احسان کروگے (یعنی اوسکا بدلا اور سلوک میری طرف سے ادا ہوگا)
اور اگر تم مال چاہتے ہو تو جتنا چاہیے اوتنا مال ملجاویگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو چھوڑ دیا یعنی اوسی حال
پر رہنے دیا یہانتک کہ اگلا دن ہوا پھر اوس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای ثمامہ تیری پاس کیا ہے تو
پھر اوس نے وہی دوہرا کر کہا یعنی جیسا اول میں کہا تھا پھر ویسا ہی کہا پھر اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی
حال پر چھوڑ دیا یہانتک کہ تیسرا دن ہوا پھر آپ نے اس سے ویسا ہی فرمایا اور اس نے بدستور جیسا کہتا تھا ویسا ہی کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو ثمامہ مسجد کے پاس جو کھجور کے درخت تھے اون کی طرف گیا اور نہایا اور مسجد
میں آیا پھر کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں یہاں تک
اخیر تک - اس حدیث کو عیسی نے کہا لیث کی روایت میں ذا دم کے بدلے میں ذا ذم ہے یعنی اگر قتل کروگے تو قتل کروگے
بڑی عزت وحرمت والی کو **عن** يحيى بن عبد الله بن عبد الرحمن بن سعد بن زرارة قال قدم بالاسارى
حين قدم بهم وسودة بنت زمعة عند آل عفراء في مناخهم على عوف ومعوذ ابني عفراء
قال وذلك قبل ان يضرب عليهن الحجاب قال تقول سودة والله اني لعندهم اذ اتيت فقيل
هؤلاء الاسارى قد اتي بهم فرجعت الى بيتي ورسول الله صلى الله عليه وسلم
فيه واذا ابو يزيد سهيل بن عمرو في ناحية الحجرة مجموعة يداه الى عنقه بحبل ثم
ذكر الحديث **ترجمہ** یحیی بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن سعد بن زرارہ سے روایت ہے کہ جب قیدی لائے گئے (جنگ بدر
میں) اور سودہ بنت زمعہ ام المومنین عفراء کی اولاد پاس تہیں جہاں اون کے اونٹ باندھے جاتے تھے

عوف بن عفرا اور معاذ بن عفرا پاس جتبک حجاب در پردی کا حکم نہین اترا تہا سودہ کہتی تہین مین وہان کے پاس تہی یکایک آئی تو لوگون نے کہا یہ قیدی ہین پکڑ آئے ہین مین اپنے گہر مین آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہین تہے اور ابو یزید سہیل بن عمرو حجری کے ایک کونے مین تہا اوسکے دونو ہاتہہ اوسکی گردن سے بندہے ہوئی تہے ایک رسی سے پہر حدیث بیان کی۔ ابو داؤد نے کہا عوف بن عفرا[3] ابو جہل بن ہشام کو مارا وہ اوسکو پہچانتے نہ تہے لیکن اوسکی طرف چلے گئے اور اوس کو مارا بدر کے دن **باب** فی الاسیر ینال منہ ویضرب قیدی کو مار پیٹ کرنے کا بیان **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ندب اصحابہ فانطلقوا الی بدر فاذا هم بروایا قریش فیہا عبد اسود لبنی الحجاج فاخذہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعلوا یسئلونہ این ابو سفیان فیقول واللہ مالی بشیء من امرہ علم ولکن ھذہ قریش قد جاءت فیہم ابو جہل وعتبۃ وشیبۃ ابنا ربیعۃ وامیۃ بن خلف فاذا قال لہم ذلک ضربوہ فیقول دعونی دعونی اخبرکم فاذا ترکوہ قال واللہ مالی بابن سفیان علم ولکن ھذہ قریش قد اقبلت فیہم ابو جہل وعتبۃ وشیبۃ ابنا ربیعۃ وامیۃ بن خلف قد اقبلوا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وھو یسمع ذلک فلما انصرف قال والذی نفسی بیدہ انکم لتضربونہ اذا صدقکم وتدعونہ اذا کذبکم ھذہ قریش قد اقبلت لتمنع ابا سفیان قال انس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا مصرع فلان غدا ووضع یدہ علی الارض وھذا مصرع فلان غدا ووضع یدہ علی الارض وھذا مصرع فلان غدا ووضع یدہ علی الارض فقال والذی نفسی بیدہ ما جاوز احد منہم عن موضع ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامر بہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ بارجلہم فسحبوا فالقوا فی قلیب بدر

ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو بلایا وہ سب بدر کیطرف چلے ناگاہ قریش کے پانی لانیوالے اونٹ ملے اون مین ایک کالا غلام بنی الحجاج کا صحابہ نے اوسکو پکڑا اور پوچہنے لگے تبا ابو سفیان (کافرون کا سردار) کہان ہے وہ کہنے لگا قسم خدا کی مین ابو سفیان کا حال نہین جانتا لیکن قریش کے لوگ البتہ آئے ہین اون مین ابو جہل اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف ہین جب اوس نے یہ کہا تو صحابہ اوسکو مارنے لگے وہ بولا مجہے چہوڑو چہوڑو مین بتاتا ہون جب اوسکو چہوڑا تو وہی کہنے لگا قسم خدا کی مجہے ابو سفیان کا حال معلوم نہین لیکن قریش البتہ آئے ہین اون مین ابو جہل اور عتبہ اور شیبہ ربیعہ کے بیٹے اور امیہ بن خلف ہین اسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ رہے تہے اور یہ سنتے جاتے تہے جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا قسم خدا کی جب وہ سچ بولتا ہے تو تم اوسکو مارتے ہو اور جب جہوٹہ بولنا چاہتا ہے تو تم اوسکو چہوڑ دیتے ہو اسیلیئے یہ غلام سچ کہتا ہے ابو سفیان تو شام کے قافلے کو ساتہ لیکر

[3] ابو داؤد نے کہا عوف بن عفرا

اڑ رہا تھا اور قریش کے لوگ اوسکو بچانے کے لیے آئے کہیں ایسا نہ ہو مسلمان قافلے کے مال پر قابض ہو جاوین مسلمان چاہتے
تھے قافلے سے مقابلہ ہو اللہ چاہتا تھا کافروں سے ہو یہی ہوا اسلام کی دہاک بیٹھ گئی) انس نے کہا رسول اللہ صلعم نے
فرمایا یہ فلانے کی گرنیکی جگہہ ہے کل کے روز اور وہان اپنا ہاتھ رکہا یہ فلان کے گرنیکی جگہہ ہے کل کے روز اور یہ فلانے کے
گرنیکی جگہہ ہے کل کے روز اور وہان اپنا ہاتھ رکہا سب کافروں کے مارے جانیکی جگہہ بتا دی) انس نے قسم کہا کر کہا پہر کسی کو ان
مین سے رسول اللہ صلعم نے جہان ہاتھ رکہکر بتایا تہا فرق نہین ہوا یعنے وہین مارے گئے) پہر رسول اللہ صلعم نے حکم کیا
اونکے پاؤن پکڑکر گھسیٹے گئے اور بدر کے اندہے کنوین میں ڈالدی گئے **ف** یہ رسول اللہ صلعم کا ایک بڑا معجزہ تہا آپ نے پہلے ہی
سے بتا دیا کہ یہان فلانا کافر مارا جاویگا یہان فلانا مارا جاویگا پہر ویسا ہی ہوا اور سرمو فرق نہ ہوا **باب** فی الاسیر
یکرہ علی الاسلام قیدی پر اسلام کے لیے زبردستی نہ کی جاوے **عن** ابن عباس قال کانت المراۃ تکون مقلاۃ
فتجعل علی نفسها ان عاش لها ولد ان تهوده فلما اجلیت بنو النضیر کان فیهم من ابناء الانصار
فقالوا لا ندع ابناءنا فانزل الله عزوجل لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی **ترجمہ**
عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کفر کے زمانے میں جبکسی عورت ایسی ہوتی جسکا بچہ نہ جیتا تو وہ یہ نذر کرتی اگر اوسکا
بچہ جیئے گا تو یہودی بناوے گی جب بنی النضیر کے یہودیونکو جلاوطن کا حکم ہوا اون میں چند لڑکے انصار کے بھی تہے
انصار نے کہا ہم اپنے لڑکون کو نہ چھوڑینگے اللہ جل جلالہ نے اوتارا دین میں زبردستی نہین ہو سکتی یعنے وہ لڑکے اگر خوشی سے
تمہارے پاس رہین تو لیلو ورنہ جانے دو **باب** قتل الاسیر ولا یعرض علیه الاسلام قیدی کو یون ہی
مار ڈالنا اور اوسپر اسلام پیش نہ کرنے کا بیان **عن** سعد قال لما کان یوم فتح مکة امن رسول الله صلی
الله علیه وسلم الناس الا اربعة نفر وامراتین وسماهم وابن ابی سرح فذکر الحدیث قال
واما ابن ابی سرح فانه اختبأ عند عثمان بن عفان فلما دعا رسول الله صلی الله علیه وسلم
الناس الی البیعة جاء به حتی اوقفه علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا نبی الله
بایع عبد الله فرفع راسه فنظر الیه ثلاثا کل ذلك یابی فبایعه بعد ثلاث ثم اقبل علی
اصحابه فقال اما کان فیکم رجل رشید یقوم الی هذا حیث رانی کففت یدی
عن بیعته فیقتله فقالوا ما ندری یا رسول الله ما فی نفسك الا اومأت الینا بعینك
قال انه لا ینبغی لنبی ان تکون له خائنة الاعین **ترجمہ** سعد سے روایت ہے جب فتح مکے کا روز ہوا تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگون کو امن دیا مگر چار مردون کو اور دو عورتون کو اور اونکا نام لیا (چار مرد یہ تہے عبد اللہ
بن خطل ۔ اور عکرمہ بن ابی جہل ۔ اور ہبار بن الاسود اور عبد اللہ بن ابی سرح یا وحشی قاتل امیر حمزہ رض یا مقیس بن صبابہ
اور عورتین ۔ ایک ہندہ زوجہ ابی سفیان تہی جسنے امیر حمزہ کا دل چبا ڈالا تہا دوسری کوئی اور تہے) تو ابن

ابی سرح عثمان بن عفان کے پاس چھپ رہے (قصور انکا یہ تہا کہ اسلام لاکر پھر مرتد ہو گئے تھے) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگونکو بیعت کے لیے بلایا تو حضرت عثمان نے ابن ابی سرح کو آپ کے سامنے لاکر کہڑا کر دیا اور بولی ای نبی اللہ کے بیعت کر و عبد اللہ سے آپنے سر اوٹہا کر اوسکیطرف دیکہا او بیعت نہ کی تین بار ایسا ہی کیا تین بار کے بعد پہر بیعت کر لی بعد اوس کے اپنے اصحاب سے فرمایا کیا تم مین کوئی آدمی بھی عقلمند نہین ہے جو اوٹہتا اور جب مین نے اُس سے ہاتھ کہینچ لیا اور بیعت نہ کی ہتی تو اوسکو مار ڈالتا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو نہین معلوم تہا آپ کے دل کا حال البتہ اگر آپ آنکہہ سے اشارہ کر دیتے (تو ہم اوسی وقت حکم کی تعمیل کرتے اور اوسکو مار ڈالتے) آپ نے فرمایا نبی کو یہ لائق نہین کہ کنکہیون سے چور نگاہ کرے ابو داؤد نے کہا ابن سرح عثمان کا رضاعی بہائی تہا اور ولید بن عقبہ انکا اخیافی بہائی تہا جب اوس نے شراب پی تو حضرت عثمان نے اوسکو حد ماری تہی **عن** سعید المخزومی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم فتح مکۃ اربعۃ لا اؤمنہم فی حل ولا حرم فسماہم قال وقینتین کانتا لمقیس فقتلت احداہما وافلتت الاخری فاسلمت **ترجمہ** سعید بن یربوع مخزومی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا چار مرد ہین مین اون کو امان نہین دیتا نہ حل مین نہ حرم مین پہر اونکا نام لیا اور دو لونڈیون کا جو مقیس بن ضبابہ کی تہین (اور آپ کی ہجو گایا کرتی تہین) ایک لونڈی اونمین سے قتل کیگئی اور دوسری بہاگ گئی پہر وہ مسلمان ہو گئی۔ ابو داؤد نے کہا مین ابن العلا سے اس حدیث کی اسناد اچھی طرح نہین سمجہا **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ عام الفتح وعلی راسہ المغفر فلما نزعہ جاءہ رجل فقال ابن خطل متعلق باستار الکعبۃ فقال اقتلوہ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم داخل ہوتے مکہ مین جس سال مکہ فتح ہوا آپ کے سر پر خود تہا جب آپ نے خود اوتارا تو ایک شخص آیا اور بولا یا رسول اللہ ابن خطل (ایک کافر تہا جسکا نام عبد العزے تہا آپ نے اوسکا خون مباح کر دیا تہا) کعبے کے پردی پکڑے ہوئی ٹنک رہا ہے آپ نے فرمایا اوسکو مار ڈالو **ف** آپنے ابن خطل کو مار ڈالنے کا حکم اسواسطے کیا کہ ابن خطل پہلے مسلمان ہوا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو مصدق (زکوۃ وصول کرنیوالا) بنا کر بہیجا اور ایک غلام مسلمان خدمت کے لیے اوس کے ساتہ کر دیا۔ ابن خطل ایک منزل مین اُترا اور غلام سے کہا کہانا پکانے کو کہا اور خود سو رہا جب اوٹہا تو دیکہا غلام نے کہانا نہین پکایا ہے ابن خطل نے اوس غلام کو مار ڈالا اور اسلام سے پہر گیا اور مکے مین جا کر دو لونڈیان رکھین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو گایا کرتی تہین پہر جب مکہ فتح ہوا تو کعبے کے پردون مین چھپ گیا آپ کے حکم سے زمین زمزم یا مقام کے پاس مارا گیا **باب** فی قتل الاسیر صبرا قیدی کو پکڑ کر اوس کو مار ڈالنا **عن** ابراہیم قال اراد الضحاک بن قیس ان یستعمل مسروقا فقال لہ عمارۃ بن عقبۃ اتستعمل رجلا من بقایا قتلۃ عثمان فقال لہ مسروق حدثنا عبد اللہ

بن مسعود وكان في انفسنا موثوق الحديث ان النبي صلى الله عليه وسلم لما اراد قتل ابيك قال من للصبية قال النار فقد رضيت لك ما رضي لك رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** ضحاک بن قیس نے چاہا مسروق کو عامل بنانا تو عمارہ بن عقبہ نے اوس سے کہا تو عامل بناتا ہی ایسے شخص کو جو باقی رہ گیا ہے عثمان کے قاتلون مین سے مسروق نے اوس سے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبداللہ بن مسعود نے اور وہ ہم مین ثقہ ہی معتبر تھے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے باپ عقبہ بن ابی معیط (جس نے آپ کے سر پر اوجہری ڈالدی تھی) کے قتل کا ارادہ کیا وہ بولا اب میری لڑکون کے کون خبر لیگا تو آپ نے فرمایا آگ (یعنے تباہ ہون گے یا تو جو تو آپ مین جاتا ہے لڑکون کا کیا فکر ہے اپنی خبر لے) پس مین راضی ہون تیرے لیے اوس چیز سے جسکو لیے راضی ہوئے تیرے لیے رسول اللہ صلعم یعنے تو انگار مین جاوے جہنم مین جلے

باب في قتل الاسير بالنبل قیدی کو باندہ کر اسکو تیرون سے مار ڈالنا

عن ابي تعلى قال غزونا مع عبد الرحمن بن خالد بن الوليد فاتي باربعة اعلاج من العدو فامر بهم فقتلوا صبرا قال ابو داود قال لنا غير سعيد عن ابن وهب في هذا الحديث قال بالنبل صبرا فبلغ ذلك ابا ايوب الانصاري فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عن قتل الصبر فوالذي نفسي بيده لو كانت دجاجة ما صبرتها فبلغ ذلك عبد الرحمن بن خالد بن الوليد فاعتق اربع رقاب **ترجمہ** عبید بن تعلی سے روایت ہی ہم نے جہاد کیا عبدالرحمن بن خالد بن ولید کے ساتھ اونکے سامنے چار کافر زبردست عجمی لائے گئے دشمنون مین سے انہون نے حکم کیا وہ پکڑ کر مار ڈالے گئے ابوداود نے کہا سوا سعید کے اور لوگون نے ابن وہب سے یون روایت کیا کہ تیرون سے مار ڈالے گئے جب یہہ خبر ابو ایوب انصاری کو پہونچی انہون نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ منع فرماتے تھے صبر سے مارنے سے منع کیا قسم خدا کی جسکی قبضے مین میری جان ہے اگر مرغی بھی ہو تو مین اس طرح نہ مارون (یعنے صبر کے طور پر قتل صبر اسی کو کہتے ہین کہ زندہ پکڑ کر اوسے مار مار کر مار ڈالین) جب یہ خبر عبدالرحمن بن خالد بن ولید کو پہونچی انہون نے چار غلام آزاد کیے گویا کفارہ دیا اپنے خطا کا جو اون سے نادانستہ ہوگئی تھی اگلے زمانے کے لوگ کیسے محتاط اور پابند شرع تھے ہر قصور کا تدارک کرتے تھے

باب في المن على الاسير بغير فداء قیدی پر احسان رکھکر مفت چھوڑ دینے کا بیان

عن انس ان ثمانين رجلا من اهل مكة هبطوا على النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه من جبال التنعيم عند صلوة الفجر ليقتلوهم فاخذهم رسول الله صلى الله عليه وسلم سلما فاعتقهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فانزل الله عز وجل وهو الذي كف ايديهم عنكم وايديكم عنهم ببطن مكة الى آخر الآية **ترجمہ** انس سے روایت ہی کہ اسی آدمی مکہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحاب پر تنعیم کے پہاڑ سے اوتر آئے (یعنی سال حدیبیہ مین) فجر کی نماز کیوقت آپ کے قتل کے لیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو زندہ پکڑ لیا حالانکہ وہ مطیع ہوگئے پھر آپ نے انکو آزاد کر دیا تو اللہ تعالے نے یہہ آیت اوتاری وہ ایسا ہی کہ اونکا ہاتھ تم سے روکا اور تمہارا

اون سی مکہ مین آخر آیت تک رہینے اونکو تم نے بچایا وہ تم کو قتل نکر سکے اور تم کو اون سے بچایا تمہارے دل مین قتل کا
خیال نہ ڈالا **عن** مطعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لاساریٰ بدر لو کان مطعم بن عدی
حیا ثم کلمنی فی ھؤلاء النتنی لاطلقتھم **ترجمہ** مطعم سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بدر کے قیدیون کے حق مین کہ اگر مطعم بن عدی جیتا ہوتا اور ان ناپاک قیدیون کے باب مین مجھہ سے
سفارش کرتا تو مین اوس کی خاطر سے اونکو چھوڑ دیتا **ف** مطعم بن عدی بن نوفل بن عبد مناف کا بیٹا ہے اور
حضرت کا ہم جدی قرابتی ہی اور اوسکا حضرت پر یہ ایک احسان تہا کہ حضرت طائف سی جب پھرے تو اوس نے حضرت
سی مشرکون کو دفع کیا اس لیے آپ نے کلام مذکور فرمایا **باب** فی فداء الاسیر بالمال قیدی سی مال لیکر اوسکو چھوڑنے
کا بیان **عن** عمر بن الخطاب قال لما کان یوم بدر فاخذ یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الفداء انزل اللہ عز و جل
ما کان لنبی ان یکون لہ اسریٰ حتی یثخن فی الارض الی قولہ لمسکم فیما اخذتم من الفداء ثم احل
لھم الغنائم **ترجمہ** حضرت عمر سی روایت ہی جب بدر کے قیدیون سی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روپیہ لیا اور انکو
چھوڑ دیا اللہ جل جلالہ نے یہ آیت اوتاری نبی کے لیے قیدی نہ ہونے چاہیین جب تک کافرون کو بالکل قتل اور زیر نکر
لے یعنے اللہ کو مال لیکر چھوڑنا ناپسند ہوا کیونکہ اوسوقت کفر کا غلبہ تہا قیدیونکا مار ڈالنا مناسب تہا حضرت عمر
کی یہی رائے تھی) بعد اوس کے اللہ جل جلالہ نے ون کے لیے مال درست کیا **عن** ابن عباس ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم جعل فداء اھل الجاھلیۃ یوم بدر اربعمائۃ **ترجمہ** ابن عباس سی روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے جاہلیت کے لوگون کا فدیہ فی آدمی چار سو درم مقرر کیے تھے **عن** عائشۃ قالت لما بعث اھل
مکۃ فی فداء اسرائھم بعثت زینب فی فداء ابی العاص بمال وبعثت فیہ بقلادۃ لھا کانت عند
خدیجۃ ادخلتھا بھا علی ابی العاص قالت فلما راھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رق لھا رقۃ
شدیدۃ وقال ان رایتم ان تطلقوا لھا اسیرھا وتردوا علیھا الذی لھا قالوا نعم وکان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ علیہ او وعدہ ان یخلی سبیل زینب الیہ وبعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم زید بن حارثۃ ورجلا من الانصار فقال کونا ببطن یاجج حتی تمر بکما زینب فتصحباھا حتی
تاتیا بھا **ترجمہ** حضرت عائشہ سی روایت ہی جب مکہ والون نے بھیجے اپنے قیدیون کے بدلے (یعنے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بدر کے دن جب اون پر غالب ہوئے تو بعضون کو قتل کیا اور بعضون کو قید کر کے اون سی بدلہ طلب کیا تو اہل مکہ
نے مال دیکر لوگونکو بھیجا اپنے قیدیون کو چھڑانے کے لیے) تو اوسوقت زینب نے ابی العاص کے بدلے مین کچھہ مال بھیجا اور
اوس مال مین اپنا ایک ہار بھیجا تہا (وہ ہار رہتا جو اول مین حضرت خدیجہ کے پاس تہا جب زینب کا نکاح ابی العاص
کے ساتھہ ہوا تو وہ ہار خدیجہ کے یہان سے زینب کے ساتھہ بطور جہیز کے دیا گیا تہا) حضرت عائشہ نے کہا جب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس ہار کو دیکھا تو زینب کی بحالت غربت پر آپ نے بہت سخت رقت کی (یعنے حضرت کا دل امنڈ آیا زینب کی تنہائی اور بیکسی دیکھکر اور مصاحبت خدیجہ کی یاد آئی اسلیے کہ وہ ہار اون کی گلے میں رہتا تہا) تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا اگر تم مناسب جانو تو زینب کی خاطر کے لیے اوسکے قیدی (یعنے ابو العاص) کو چہوڑ دو اور جو مال اوسکا ہے (یعنے جو مال زینب نے ابو العاص کے بدلے مین بہیجا ہے وہ مال بہی) اوسکا پہیر دو تو صحابہ نے عرض کیا کہ ہان یعنے مال بہی زینب کا پہیر دیتے ہین اور ابو العاص کو بہی چہوڑ دیتے ہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو العاص سے عہد لیا تہا یا وعدہ کیا تہا ابو العاص نے یعنے ابو العاص کو چہوڑتے وقت آپنے عہد لیا کہ زینب کو میری پاس آنے سے نہ روکے یعنے مدینے مین آپ تہے اور زینب مکے مین تو زینب کے آنیکو حضرت کے پاس ابو العاص مانع نہ ہو پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو اور انصار مین سے ایک شخص کو بہیجا (یعنے زینب کے لانیکو) اور اون سے آپنے فرمایا جبتک زینب تمہاری پاس نہ آوے تم (بطن یاجج) (ایک مقام ہے مکے کے پاس) مین ٹہرے رہنا اور جب آجاوے تو اون کے ساتہہ مین رہنا جبتک کہ اونکو یہان لے آؤ **ف** حضرت زینب حضرت کی بڑی بیٹی تہین اور ابو العاص بن الربیع بن عبد العزی بن عبد الشمس بن عبد مناف حضرت خدیجہ کے بہانجے تہے اور حضرت زینب کے خاوند تہے آپ نے اپنی صاحبزادی زینب کے لانے کے لیے دو شخصونکو بہیجا جو اون کے محرم نہ تہے اسوجہ سے کہ آپکو اُن پر اطمینان ہوگا۔ یا ضرورت کیوقت درست ہے یا جبتک نا محرم کے ساتہہ سفر کرنیکی ممانعت نہ ہوئی ہوگی۔ جب زینب مدنی مین چلی آئین تو ابو العاص کفر کی حالت مین مکے ہی مین رہے پہر تجارت کو شام مین گئے وہان سے لوٹتے وقت مسلمانون نے اونکو پکڑا اسلام کیطرف بلایا انہون نے مکے مین جاکر وہ مال جس جس کا تہا اوسکو پہیر دکیا اور سب کے سامنے وہین کلمہ شہادت پڑہا پہر ہجرت کر کے مدینے کو آئے پہر شہید ہوئے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین **عن** مروان والمسور بن مخرمة اخبراه ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حین جاءہ وفد هوازن مسلمین فسالوہ ان یرد الیہم اموالہم فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معی من ترون واحب الحدیث الی اصدقہ فاختاروا اما السبی واما المال فقالوا نختار سبینا فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاثنی علی اللہ ثم قال اما بعد فان اخوانکم ہؤلاء جاؤا تائبین وانی قد رأیت ان ارد الیہم سبیہم فمن احب منکم ان یطیب ذلک فلیفعل ومن احب منکم ان یکون علی حظہ حتی نعطیہ ایاہ من اول ما یفیٔ اللہ علینا فلیفعل فقال الناس قد طیبنا ذلک لہم یا رسول اللہ فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا لا ندری من اذن منکم ممن لم یاذن فارجعوا حتی یرفع الینا عرفاؤکم امرکم فرجع الناس فکلمہم عرفاؤہم فاخبروا انہم قد طیبوا واذنوا **ترجمہ** مروان اور مسور بن مخرمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ بیان فرمایا جسوقت ہوازن (ایک قبیلہ کا نام ہے) کی قوم کے لوگ مسلمان ہوکر

حضرت کے پاس آئے تو اونہون نے حضرت سے یہ سوال کیا کہ اونکے مال اونکو پہیر دین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اونسے فرمایا جو تم دیکہتے ہو میرے پاس موجود ہے یعنی تمہارے قیدی اور مال دونو میرے پاس جمع ہین اور اللہ کے نزدیک
سچی بات بہت پسند ہے اب دو چیزون مین سے تم ایک کو اختیار کر لو یا بندی یا مال ہوازن نے کہا ہم نے بندی ہی اختیار کیے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہڑے ہو کر خطبہ بیان کیا فرمایا اللہ جل جلالہ کی تعریف کے بعد اوسکی یعنے حمد و ثنا کے بعد
فرمایا مقرر تمہارے بہائی (یعنے دینی بہائی یا نسبی جو ہوازن ہین) توبہ کر کے آئے ہین یعنے شرک وغیرہ گناہون سے اور مین نے
تو مناسب جانا کہ اونکے قیدیون کو پہیر دون اُنکو تم مین سے جو شخص چاہے اپنی خوشی سے بندے کو پہیر دینے تو چاہے کہ کرے
اور جو تم مین سے یہہ چاہے کہ اپنا حصہ لینے پر سے اڑا رہے یہانتک کہ ہم اوسکا عوض اوسکو دیوین پہلے مال مین سے جو
اللہ ہمپر انعام کرے غنیمت مین سے چاہئے کہ کرے (یعنی جسکو منظور ہو کہ اپنے حصے کے بندی بغیر عوض کے نہ دیوے وہ بیان
کر دے تب لوگون نے کہا یعنے بعضون نے یا سبہون نے یا رسول اللہ ہم تو پہیر خوش ہوئے یعنی بندیون کے پہیر دینے پر تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقرر ہم نہین جانتے کہ تم مین سے کون راضی ہوا اور کون راضی نہین ہوا اوسکو جدا نہین
کر سکتے ہم اس لیے تم پہیر جاؤ یہانتک کہ تمہارے سردار ہمارے پاس اس امر کو لاوین یعنے اس تفصیل کو تو سب لوگ پہیر گئے
اور اون کے سردارون نے اون سے اس مقدمہ مین کلام کیا پہیر دوبارہ لوگ لوٹ کر حضرت کے پاس آئے اور آپ کو خبر دی کہ وہ
یعنی سردار قیدیون کے پہیر دینی پر راضی ہین اور اونہون نے اذن دیا ہے خوشی سے **ف** غزوہ ہوازن جسکو حنین بہی
کہتے ہین اوس مین ہوازن پر چہاپا ہوا اون کا مال اور اسباب اور قیدی بہت ہاتہ آئے پہیر وہ لوگ مسلمان ہو گئے اونہون
نے وسکو واپس مانگا ہر چند اونکا کچہہ حق نہ پہونچتا تہا کیونکہ کفر کی حالت مین پایا گیا تہا پر اون کی خوشی کے لیے آپنے بندیون
کا دینا قبول کیا **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ فی ھذہ القصۃ قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ردوا علیہم نساءہم وابناءہم فمن مسک بشیٔ من ھذا الفیٔ فان لہ بہ علینا ست فرائض من
اول شیٔ یفیئہ اللہ علینا ثم دنا یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من بعیر فاخذ وبرۃ من سنامہ ثم
قال یا ایہا الناس انہ لیس لی من ھذا الفیٔ شیٔ ولا ھذا ورفع اصبعیہ الا الخمس والخمس
مردود علیکم فادوا الخیاط والمخیط فقام رجل فی یدہ کبۃ من شعر فقال اخذت ھذہ لا
صلح بہا بردعۃ لی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ما کان لی ولبنی عبد المطلب فھو لک
فقال اما اذا بلغت ما اری فلا ارب لی فیہا ونبذھا **ترجمہ** عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اُس نے اپنے دادا سے
روایت کیا ہے قصے مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہیر دو اون کی عورتون اور بچون کو اور جو اون مین سے کسی کو
رکہنا چاہے یعنے اپنا حصہ بغیر عوض کے واپس نہ کیا چاہے تو عوض بہی دینگے وہ یہہ ہے کہ اوس کے بدلے مین ہم چہہ چہہ اونٹ دینگے
پہلے مال سے جو عنایت کریگا ہمکو اللہ سبحانہ (یعنے اپنے خمس میں سے اسکا بدلا ادا کرینگے) پہیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک

اونٹ کے پاس گئے اور اوسکی کوہان سے بال لیکر فرمایا ای لوگو حال یہہ ہے کہ اس فئی کے مال مین سے میرے لیے کچھہ نہین ہے اور یہہ بھی
(یعنی وہ بال جو اونگلی مین ہے اوسکو لوگون کو بتا کر فرمایا کہ اس بال برابر بھی غنیمت کے مال مین میرے لیے نہین ہے) مگر خمس
اور خمس بھی تمہارے ہی لیے خرچ کیا جاتا ہے (یعنے ہتھیار اور گھوڑے وغیرہ مصالح مین) تو تاگے اور سوئے کو بھی ادا کردو
(یعنے غنیمت کے مال مین سے کوئی اتنا بھی جو رکھی سوئی تاگا نہ ہو سب حاضر کردو) اتنے مین ایک شخص کھڑا ہوا اوسکے
ہاتھہ مین بالون کے رسے کا ایک ٹکڑا تھا تو اوس نے کہا کہ مین نے اسکو پالان کے نیچے کمبلے درست کرنیکو لیا تہا پھر رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو میری واسطے اور عبد المطلب کے واسطے ہو وہ تیرے لیے ہے (یعنی جو چیز کہ میری اور اونکے
حصہ کی ہے اوسکو ہمنے تیرے لیے معاف کیا اور جو کچھہ اور مجاہدون کے حصہ کا ہے (یعنی وہ ٹکڑا جو اوسنے لیا تھا)
اوسکو اونسے بخشوانا چاہیے) تو اوس شخص نے کہا جبکہ پہنچی اس حد کو پہونچی - یعنی اسکا گناہ اس درجہ پہونچا
جو مین دیکہتا ہون تو مجھے اسکی حاجت نہین اور اوس رسے کو پہینک دیا **ف** فئی کہتے ہین مال غنیمت کو جو
کفار سے حاصل ہوتا ہے - غنیمت کے مال مین سے چرانا بہت بڑا گناہ ہے جو کچھہ حاصل ہو سب امام کے پاس
جمع کرو پھر وہ تقسیم کردیوے **باب فی** الامام یقیم عند الظہور علی العدو بعرصتہم جب حاکم دشمن پر
غالب ہو جاوے تو میدان جنگ مین ٹھہرے **عن** ابی طلحۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا غلب علی قوم اقام بالعرصۃ
ثلاثا قال ابن المثنی اذا غلب قوما احب ان یقیم بعرصتہم ثلاثا ترجمہ ابی طلحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم پر غالب ہوتے
تو میدان جنگ مین تین رات ٹھہرتے - اور ابن مثنی کی روایت مین ہے کہ تین رات وہان ٹھہرنا آپ اچھا سمجھتے (گویا یہ علامت
ہے فتح اور نصرت کی کہ مسلمان اونکی مورچے پر قابض ہوئے - ابو داؤد نے کہا یحیی بن سعید اس حدیث مین طعن کرتے
تھے **باب** التفریق بین السبی قیدیون مین جدائی کرنیکا بیان **عن** علی انہ فرق بین جاریۃ وولدہا
فنہاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک ورد البیع **ترجمہ** حضرت علی رض نے تفریق کی ایک لونڈی اور اوسکے
بچے مین (یعنی مان کو یا بچے کو علیحدہ بیچ ڈالا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا اور بیع کو رد کردیا - کہا ابو داؤد
نے میمون بن ابی شبیب نے اس حدیث کو علی سے روایت کیا ہے حالانکہ اوس نے علی رض کو نہین پایا اور مارا گیا میمون جنگ
جماجم مین سنہ ۸۳ ہجری مین **باب** الرخصۃ فی المدرکین یفرق بینہم اگر جوان قیدی ہون تو اون مین جدائی
کرنا درست ہے **عن** سلمۃ قال خرجنا مع ابی بکر وامرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فغزونا فزارۃ فشننا
الغارۃ ثم نظرت الی عنق من الناس فیہ الذریۃ والنساء فرمیت بسہم فوقع بینہم وبین الجبل
فقاموا فجئت بہم الی ابی بکر فیہم امراۃ من فزارۃ وعلیہا قشع من ادم معہا بنت لہا من احسن
العرب فنفلنی ابو بکر ابنتہا فقدمت المدینۃ فلقینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی یا سلمۃ
ہب لی المراۃ فقلت واللہ لقد اعجبتنی وما کشفت لہا ثوبا فسکت حتی اذا کان من الغد لقینی رسول

الله صلی الله علیه وسلم فی السوق فقال یا سلمة هب لی المرأة لله ابوک فقلت یا رسول الله والله ما
کشفت لها ثوبا وهی لک فبعث بها اهل مکة وفی ایدیهم اسری ففداهم بتلک المرأة ترجمہ
سلمہ سے روایت ہے ہم ابوبکر رض کے ساتھ نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو ہمارا امیر بنایا تھا تو ہم نے جہاد کیا قبیلہ فزارہ سے
تو ہر طرف سے ہم نے اونکو لوٹا اور حملہ کیا بعد اوسکے مین نے چند لوگون کو دیکھا جنمین بچے اور عورتین تھین ایک تیر مین نے اونکو مارا
وہ اون کے اور پہاڑ کے درمیان گرا وہ کھڑے ہوگئے پھر مین اونکو پکڑ کر ابوبکر رض پاس لایا اون مین ایک عورت تھی فزارہ
کی جو کھال پہنے ہوئی تھی سوکھی اور اوسکے ساتھ ایک لڑکی تھی عرب کی حسین عورتون مین سے ابوبکر نے اوسکی بیٹی کو مجھکو دیدیا
مین مدینے مین آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھسے ملے آپ نے فرمایا اے سلمہ وہ لڑکی مجھے ہبہ کر دے مین نے کہا قسم اللہ کی وہ
لڑکی مجھے پسند آئی ہے اور مین نے ابھی تک اوسکا کپڑا نہین کھولا (اوس سے صحبت نہین کی) آپ چپ ہو رہے جب دوسرا
دن ہوا تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھسے بازار مین ملے اور آپ نے فرمایا اے سلمہ وہ لڑکی مجھے ہبہ کر دے اپنے باپ کی قسم مین نے
کہا یا رسول اللہ قسم خدا کی ابھی تک مین نے اوسکا کپڑا نہین کھولا اور وہ آپ کے واسطے ہے پھر آپ نے اوس لڑکی کو مکے مین
بھیجا اور مکے والون پاس جو مسلمان قید تھے اوسکے بدلے مین اونکو چھڑا لیا **ف** چونکہ وہ لڑکی حسینہ اور جمیلہ تھی اسواسطے
کافرون نے اوسکے بدلے مین چند آدمی دیدیے

باب المال یصیبه العدو من المسلمین ثم یدرکه صاحبه فی الغنیمة کافر جنگ مین کسی مسلمان کا مال لیجاوین پھر مالک مال اوسکو غنیمت مین پاوے

عن ابن عمر ان غلاما لابن عمر ابق الی العدو فظهر علیه المسلمون فرده رسول الله صلی الله علیه وسلم الی ابن عمر ولم یقسم ترجمہ ابن عمر سے
روایت ہے کہ ایک غلام اونکا دشمنون کی طرف یعنی کافرون مین بھاگ گیا پھر جب مسلمان غالب ہوئے اوسپر تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اوس غلام کو ابن عمر ہی کو پھیر دیا اور اوسکو تقسیم نکیا یعنی مال غنیمت مین نہ داخل کیا

عن ابن عمر قال ذهب فرس له فاخذها العدو فظهر علیهم المسلمون فرد علیه فی زمن رسول الله صلی الله علیه وسلم وابق عبد له
فلحق بارض الروم فظهر علیهم المسلمون فرده علیه خالد بن الولید بعد النبی صلی الله علیه وسلم ترجمہ ابن عمر سے
روایت ہے کہ اونکا گھوڑا بھاگ گیا تو اونکے دشمنون یعنی کافرون نے اوسکو پکڑ لیا پھر کافرون پر مسلمان غالب ہوئے تو وہی
گھوڑا ابن عمر کو پھیر دیا گیا - یعنی غنیمت کے مال داخل نہ کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اور عبد اللہ کا ایک غلام
بھاگ گیا اور وہ روم کے کافرون مین ملا تو جب مسلمان اون پر یعنی رومی کافرون پر غالب آگئے تو وہی غلام عبد اللہ کو پھیر دیا خالد
بن ولید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد

باب فی عبید المشرکین یلحقون بالمسلمین فیسلمون اگر کافرون کے غلام مسلمانون پاس بھاگ آوین اور مسلمان ہو جاوین

عن علی بن ابی طالب قال خرج عبدان الی رسول الله صلی الله
علیه وسلم یعنی یوم الحدیبیة قبل الصلح فکتب الیه موالیهم فقالوا یا محمد والله ما خرجوا الیک رغبة
فی دینک وخرجوا هربا من الرق فقال ناس صدقوا یا رسول الله ردهم الیهم فغضب رسول الله صلی الله

عليه وسلم وقال ما اراكم تنتهون يا معشر قريش حتى يبعث الله عليكم من يضرب رقابكم على هذا وابى
ان يردهم وقال هم عتقاء الله عز وجل **ترجمہ** علی ابن ابی طالب سے روایت ہی کئی غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف
نکل آئے یعنی حدیبیہ کے دن صلح سی پہلے تو اون غلامون کے مالکون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھ بھیجا کہ ای محمد خدا کی
قسم یہہ غلام تمھاری دین کی خواہش کرکے تمھاری طرف کچھہ نہین آئے ہین بلکہ یہہ تو فقط غلامی سی یعنی غلامی کے قید سی بہاگ کر نکل
گئی ہین ـ یعنی غلامی سے خلاص ہونے کے لیے تو کئی لوگون نے کہا یعنی صحابہ مین سے یا رسول اللہ انکے مالکون نے سچ کہا ان کو انکی
مالکون کیطرف ہی بھیج دیجیئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہوئے اور فرمایا ای قریش کی گروہ تم کو مینے نہین دیکھا جو تم
باز آؤ ـ یعنی نافرمانی اور اپنی نفسانیت سی جبتک کہ اللہ تم پر اوس شخص کو بھیجیگا جو اس کام پر تمہاری گردنین ماری یعنی اون غلامون
کی پہیر دینے اور اونکو بعد اسلام کے دار الحرب مین بھیجنے پر اور آپنے اونکا پھیر دینا قبول نکیا اور فرمایا یہہ اللہ تعالی کی آزاد
کیے ہوئے ہین **ف** حضرت غصہ اسلیے ہوئے کہ اون لوگون نے اپنے رای سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمان کی جو
اللہ کیجانب سے تہا مخالفت کی چاہیے یہہ تھا کہ اگر آپ ان سے مشورہ پوچھتی تو اپنی رای بیان کردیتی جب آپ نی اون سے رای نہ
چاہی اور ایک حکم بیان کیا تو اوسکی فی الفور تعمیل کرنا چاہیے کیونکہ وہ اللہ کا حکم ہے **باب** فی اباحة الطعام فی ارض
العدو اگر دشمن کے ملک مین غلہ اوی غنیمت مین اور لوگ کھالین **عن** ابن عمر ان جیشا غنموا فی زمان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم طعاما وعسلا فلم یؤخذ منهم الخمس **ترجمہ** ابن عمر سی روایت ہی ایک لشکر شہد اور طعام یعنی غلہ
اناج وغیرہ لوٹ لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تو اون سی پانچوان حصہ نلیا گیا (اوس مین جو وہ کھا گئے تھی تقسیم سے
پہلے) **عن** عبد اللہ بن مغفل قال دلی جراب من شحم یوم خیبر قال فاتیته فالتزمته قال ثم قلت
لا اعطی من هذا احدا الیوم شیئا قال فالتفت فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتبسم الی **ترجمہ**
عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہی ایک چربی کی تہیلی لٹک رہی تھی خیبر کے دن عبد اللہ نے کہا ـ مینی اوسکو اپنی سی چمٹا لیا
اور کہا یعنی مین نے اپنے دلمین کہا یا زبان سے کہا کہ اسمین سے تو آج کسی کو کچھہ نہ دونگا پھر جو مینے حضرت کیطرف موڑکر دیکھا
تو آپ میری پر یعنی میری اس فعل پر تبسم فرما رہی تھی کیونکہ یہہ فعل انصار کی طرز معاشرت کی خلاف تھا **باب** فی النهی عن
النهبی اذا کان فی الطعام قلة فی ارض العدو جب غلے کی کمی ہو تو ہر ایک کو غلہ لوٹ کر اپنی لیے رکہنا منع ہی بلکہ لشکر مین
تقسیم کردینا چاہیے **عن** ابی لبید قال کنا مع عبد الرحمن بن سمرة بکابل فاصاب الناس غنیمة فانتهبوها
فقام خطیبا فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینهی عن النهبی فردوا ما اخذوا فقسمه بینهم
ترجمہ ابو لبید سے روایت ہی ہم عبد الرحمن بن سمرہ کے ساتھہ تھی کابل مین وہان لوگون کو غنیمت ملی انہون نے لوٹ لیا (یعنی جو جسنے
پایا رکھہ لیا) عبد الرحمن نے کہڑی ہو کر خطبہ پڑہا اور کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا آپ منع کرتے تہے لوٹ سی پھر سب
لوگون نے جو جو لیا تہا پھیر دیا عبد الرحمن نے سب کو تقسیم کردیا (کیونکہ غلے کی کمی تھی) **عن** عبد اللہ بن ابی اوفی قال قلت هل

كنتم تخمسون يعني الطعام في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اصبنا طعاما يوم خيبر فكان الرجل
يجيئ فياخذ منه مقدار ما يكفيه ثم ينصرف **ترجمہ** عبد اللہ بن اوفی سے روایت ہے منہے کہا کیا تم پانچواں
حصہ نکالا کرتے تھے یعنی طعام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو کہا ہم لوگوں کو خیبر کی لڑائی کے دن غلہ ملا سو ہر
شخص آتا تھا اور لیتا تھا اوس غلے میں سے اپنی حاجت کے موافق پھر چلا جاتا تھا **عن** رجل من الانصار قال خرجنا مع
رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فاصاب الناس حاجة شديدة وجهد فاصابوا غنما فانتهبوها
فان قدورنا لتغلي اذ جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم يمشي على قوسه فاكفأ قدورنا بقوسه ثم
جعل يرمل اللحم بالتراب ثم قال ان النهبة ليست باحل من الميتة او ان الميتة ليست باحل من النهبة
الشك من هناد **ترجمہ** ایک مرد انصاری سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ایک سفر میں لوگوں کو اوس
سفر میں بڑی احتیاج اور تکلیف ہوئی (کھانے اور پینے کی) پھر کچھ بکریاں میں ہر ایک شخص نے جو پایا لوٹ لیا (اور تقسیم نکیا)
تو گوشت ہماری دیگوں میں اوبل رہا تھا اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اپنی کمان ٹیکتے ہوئے اور آپ نے اپنی کمان
سے ہماری ہانڈیوں کو اولٹ دیا اور بوٹیوں کو مٹی میں لتھیڑنا شروع کیا اور فرمایا لوٹ کا مال (جو تقسیم نکیا جاوے اور ہر ایک جو
پاوے اوڑا لے) مردے سے کچھ کم نہیں ہے یا مردہ اوس سے کم نہیں ہے (یعنی دونو حرمت میں برابر ہیں پھر حرام گوشت کیونکر
کھانیکے قابل ہوگا شک کیا اسمین ہناد نے جو راوی ہے اس حدیث کا **باب** في حمل الطعام من ارض العدو کھانیکی
چیزیں دار الحرب سے اپنے ساتھ لیآنا **عن** بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال كنا ناكل الجزور في الغزو
ولا نقسمه حتى ان كنا لنرجع الى رحالنا واخرجتنا منه مملاة **ترجمہ** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب
سے روایت ہے جہاد میں ہم اونٹ کہایا کرتے تھے یعنی ضرورت کیوقت ہم اونٹ ذبح کرتے تھے اور کہا لیا کرتے تھے اور اوسکو
تقسیم نکرتے تھے یہانتک کہ جسوقت ہم اپنے ڈیروں کیطرف لوٹتے تو ہماری خورجیاں اونٹ کے گوشت سے بھری ہوئی ہوتی تھیں
ف بعضے نسخوں میں جزر ہے جسکی معنے اونٹ کے ہیں جیسے جزور کے یا گاجر کے بعضے نسخوں میں جوز ہے جسکی معنے اخروٹ کے ہیں
واللہ اعلم **عن** عبد الرحمن بن غنم قال رابطنا مدينة قنسرين مع شرحبيل بن السمط فلما فتحها اصاب فيها
غنما وبقرا فقسم فينا طائفة منها وجعل بقيتها في المغنم فلقيت معاذ بن جبل فحدثته فقال معاذ
غزونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم خيبر فاصبنا فيها غنما فقسم فينا رسول الله صلى الله عليه
وسلم طائفة وجعل بقيتها في المغنم **ترجمہ** عبد الرحمن بن غنم سے روایت ہے ہم نے محاصرہ کیا شہر قنسرین کا (جو ایک
شہر تھا شام میں) شرحبیل بن سمط کے ساتھ جب انہوں نے فتح کیا اوس شہر کو تو وہاں بکریاں اور گائیں میں تو کچھ اون
میں سے ہم کو تقسیم کر دیں اور باقی مال غنیمت میں شریک کرئیں پھر میں معاذ بن جبل سے ملا اون سے بیان کیا معاذ نے کہا ہم نے
جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کا وہاں ہم کو بکریاں ملیں [illegible] تقسیم کر دیں (جسقدر کہانے

کی لیے درکار نہین) اور باقی مال غنیمت مین شریک کردین **ف** تو معاذ بن جبل نے تصدیق کے اسبات کی کہ تیر حبل کا فعل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کیموافق تھا **باب** فی الرجل ینتفع من الغنیمة بالشیء غنیمت کے مال مین سے
کسی چیز کو اپنے کام مین لاوے **عن** رویفع بن ثابت الانصاری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان یؤمن
باللہ والیوم الاخر فلا یرکب دابة من فیء المسلمین حتی اذا اعجفها ردها فیه ومن کان یؤمن باللہ والیوم
الاخر فلا یلبس ثوبا من فیء المسلمین حتی اذا اخلقه رده فیه **ترجمہ** رویفع بن ثابت انصاری سے روایت ہے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایمان رکھتا ہو اللہ کے ساتھ اور آخرت کے دن کے ساتھ تو مسلمانون کی غنیمت کے کسی
جانور پر نہ سوار ہو۔ یعنی غنیمت مشترکہ مین سے بغیر ضرورت کے یہانتک کہ اوس جانور کو دبلا کر کے غنیمت مین پھیر دے اور جو
شخص ایمان رکھتا ہو اللہ کے ساتھ اور آخرت کے ساتھ تو مسلمانون کے غنیمت سے کوئی کپڑا نہ پہنے یعنی بلا ضرورت یہانتک
کہ جسوقت اوس کپڑے کو پرانا کردے تو غنیمت کے مال مین اوسکو پھیر دے **ف** اس سے یہ سمجھا گیا کہ جس صورت مین سوار ہونا
دبلاپے کا اور کپڑے کا پہننا پورانا ہونے کا باعث ہو تو سوار ہونا اور کپڑا پہننا مضایقہ نہین یہ مراد نہین بلکہ بطریق
عادت کے فرمایا کہ سوار ہونا دبلاپے کا اور کپڑا پہننا پورانا ہونیکا باعث ہوتا ہے تو حاصل یہ ہے کہ غنیمت کے مال مین سے
کسی چیز کا استعمال سوا کہانے اور پینے کے بغیر ضرورت کے درست نہین ہے **باب** فی الرخصة فی السلاح یقاتل به فی
المعرکة اگر لڑائی مین ہتہیار ملین تو اونکا استعمال کرنا جنگ مین درست ہے **عن** ابی عبیدة عن ابیه قال مررت
فاذا ابو جهل صریع قد ضربت رجله فقلت یا عدو اللہ یا ابا جهل قد اخزی اللہ الاخر قال ولا اهابه عند
ذلك فقال ابعد من رجل قتله قومه فضربته بسیف غیر طائل فلم یغن شیئا حتی سقط سیفه من
یده فضربته حتی برد **ترجمہ** ابو عبیدہ نے اپنے باپ عبد اللہ بن مسعود سے روایت کیا مین چلا جنگ بدر مین تو مین نے ابو جہل
کو دیکھا پڑا ہوا ہے مین نے اوس کے پانون پر مارا اور کہا اے دشمن خدا کے اے ابو جہل آخر اللہ نے ذلیل کیا اوس شخص کو جو اوسکے
رحمت سے دور تھا عبد اللہ نے کہا اوس وقت تو مین اوس سے ڈرتا نہ تھا وہ بولا بڑی تعجب کی بات ہے کہ ایک شخص کو اوس کے
قوم نے مار ڈالا پھر مین نے اوسکو تلوار سے مارا لیکن کارگر نہ ہوئی یہانتک کہ اوسکی تلوار اوس کے ہاتھ سے گر پڑی مین نے اوسی
کی تلوار سے اوسکو مارا یہانتک کہ ٹھنڈا ہو گیا **باب** فی تعظیم الغلول غنیمت کے مال مین سے چورانا بڑا گناہ ہے **عن**
زید بن خالد ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم توفی یوم خیبر فذکروا ذلك لرسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال صلوا علی صاحبکم فتغیرت وجوه الناس لذلك فقال ان صاحبکم
غل فی سبیل اللہ ففتشنا متاعه فوجدنا خرزا من خرز یهود لا یساوی درهمین **ترجمہ** زید بن خالد سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے ایک شخص خیبر کے دن وفات پایا صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسکا
ذکر کیا۔ یعنی صحابی کے مرنے کی خبر کی تو آپنے صحابہ سے فرمایا اپنے یار پر نماز پڑھو۔ یعنی اوسکی جنازہ کی نماز مین نہ پڑھونگا تم پڑھ لو

تو اسکی سبب سے لوگون کے چہرے متغیر ہو گئے۔ یعنی حضرت کی نماز نہ پڑہنے کے سبب سے کہ حضرت کس سبب سے نماز نہین پڑہتے ہین پہر
آپ نے فرمایا تمہارے یار نے اللہ کے راہ مین خیانت کی۔ یعنے غنیمت کے مال مین سے تو ہمنے اوسکا اسباب ڈہونڈہا تو ہم نے
پایا ہیرے پوتھون مین سے ایک قسم کی پوتہ ہین۔ یعنی عورتین یہود کے اوسکو پہنا کرتے ہین اور وہ دو درہم کے برابر بھی نہین
یعنی اونکے قیمت دو درہم سے بھی کم تھی **عن** ابی ھریرۃ انه قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام خیبر
فلم نغنم ذهبا ولا ورقا الا الثیاب والمتاع والاموال قال فوجه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحو وادی
القری وقد اهدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اسود یقال له مدعم حتی اذا کانوا بوادی القری
فبینا مدعم یحط رحل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاءه سهم فقتله فقال الناس هنیئا له الجنة فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلا والذی نفسی بیده ان الشملة التی اخذها یوم خیبر من المغانم لم تصبها
المقاسم لتشتعل علیه نارا فلما سمعوا ذلک جاء رجل بشراک او شراکین الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شراک من نار او قال شراکان من نار **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نکلے
ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیبر کے سال تو غنیمت مین سونا اور چاندی حاصل نہین کیا بلکہ کپڑے اور اسباب ملے
اور چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادی القری کیطرف تو آپ کو ایک غلام کالا ہدیہ مین دیا گیا جسکا نام مدعم تہا جب
ہم پہونچے وادی القری مین مدعم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ کی پالان اوتار رہا تہا اتنے مین اوسکو ایک تیر آلگا اور وہ مر گیا
لوگون نے کہا مبارک ہو جنت اوسکو سو بولے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہین قسم اوس شخص کی جسکے قبضے مین میری
جان ہے وہ کمبل جو اوس نے خیبر کی لڑائی مین غنیمت کے مال سے قبل تقسیم کے لے لیا تہا آگ ہو کر اوسپر جل رہا ہے جب لوگون نے
یہہ سنا تو ایک شخص ایک یا دو تسمے لیکر آیا آپ نے فرمایا یہہ تسمہ آگ کا تھا یا دو تسمے آگ کے تہے **ف** یعنی یہہ تسمہ تو داخل نکرتا
تو آخرت مین بھی تسمہ آگ ہو کر لپٹتا **باب** فی الغلول اذا کان یسیرا یترکه الامام ولا یحرق رحله جب
غنیمت مین سے کوئی حقیر چیز چورا لے تو امام اوسکو چہوڑ دے اور چورانیوالی کا اسباب نہ جلاوے **عن** عبد اللہ بن عمرو قال
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اصاب غنیمة امر بلالا فنادی فی الناس فیجیئون بغنائمهم فیخمسه
ویقسمه فجاء رجل بعد ذلک بزمام من شعر فقال یا رسول اللہ هذا فیما کنا اصبنا من الغنیمة فقال
سمعت بلالا ینادی ثلاثا قال نعم قال فما منعک ان تجیء به فاعتذر فقال کن انت تجیء به یوم القیمة
فلن اقبله عنک **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب غنیمت پہونچتی تھی یعنی جمع
ہوتی تھی اور آپ اوسکی تقسیم کرنیکا ارادہ فرماتے تو بلال کو حکم پکار دینے کا فرماتے پھر بلال لوگون میں پکار دیتے یعنی تقسیم کی خبر
کرتے تو لوگ اپنی اپنی غنیمتین آپکے پاس لے آتے (یعنی جسکے پاس لوٹ کا مال ہوتا وہ لے آتا) پھر آپ اوسمین سے پانچوان حصہ نکال
لیتے اور باقی مال غنیمت مجاہدون مین تقسیم کرتے تو ایک شخص اس تقسیم کے بعد یعنی پانچوان حصہ نکالنے کے بعد ایک مہار بال کی لایا

اور کہا یا رسول اللہ یہہ غنیمت کے مال مین کی ہی آپ نے فرمایا کیا تو نے بلال کو پکارتے ہوئے سنا تہا تین بار اوسنے
کہا ہان یعنی سنا تہا پھر آپنے فرمایا تو تجھے کس چیز نے منع کیا تہا اوسکی لانے سے تو اوس نے عذر کیا یعنی مجھسے دیر ہو گئی
آپنے فرمایا رہ تو یعنی اسیطرح تو قیامت کے دن لاویگا اور مین تجھ سے نہ قبول کرونگا **ف** حضرت نے وہ مہار اسلیے
اوس سے نہ قبول کی کہ اوسمین سب مجاہدین کا حق تہا اور وہ متفرق ہو گئی تھے ہر ایک کا بہرا اوسمین سے حصہ پہنچنا مشکل تہا

باب فی عقوبة الغال غنیمت مین سے چورانیوالے کی سزا کیا ہی **عن** صالح بن محمد بن زائدة قال
دخلت مع مسلمة ارض الروم فاتی برجل قد غل فسأل سالما عنه فقال سمعت ابی یحدث عن عمر بن
الخطاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا وجدتم الرجل قد غل فاحرقوا متاعه واضربوه
قال فوجدنا فی متاعه مصحفا فسأل سالما عنه فقال بعه وتصدق بثمنه **ترجمہ** صالح بن محمد
زائدہ سے روایت ہی مین مسلمہ کے ساتھ روم کے ملک مین گیا وہان ایک شخص لا یا گیا جسنے غنیمت مین چوری کی تھی تو
مسلمہ نے سالم سے اوسکا مسئلہ پوچھا اُنہون نے کہا مین نے اپنے باپ عبد اللہ بن عمر سے سنا وہ حضرت عمر سے نقل کرتے
تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسیکو دیکھو اوس نے چوری کی غنیمت کے مال مین تو اوسکا اسباب
جلادو اور اوسکو مارو راوی نے کہا اوسکے اسباب مین ایک مصحف بھی تھا مسلمہ نے سالم سے پوچھا اُنہون نے کہا مصحف
کو بیچ ڈالو اور اوسکا ہدیہ خیرات کر دو **عن** صالح بن محمد قال غزونا مع الولید بن هشام ومعنا سالم بن عبد اللہ
بن عمر وعمر بن عبد العزیز فغل رجل متاعا فامر الولید بمتاعه فاحرق وطیف به ولم یعطه سهمه
قال ابو داؤد هذا اصح الحدیثین رواه غیر واحد ان الولید بن هشام حرق رحل زیاد بن سعد
وکان قد غل وضربه **ترجمہ** صالح بن محمد سے روایت ہی ہم نے جہاد کیا ولید بن ہشام بن عبد الملک بن مروان کے ساتھ
اور ہمارے ساتھ سالم بن عبد اللہ بن عمر اور عمر بن عبد العزیز تھے ایک شخص نے غنیمت کے مال مین چوری کی ولید نے حکم کیا
اوسکا اسباب جلایا گیا پھر وہ سب لوگون مین پھرایا گیا اور حصہ بھی اوسکو نہ ملا۔ ابو داؤد نے کہا یہہ روایت زیادہ صحیح
ہی کئی آدمیون نے اسکو روایت کیا ہی کہ ولید بن ہشام بن عبد الملک بن مروان بن الحکم نے زیاد بن سعد کا اسباب جلا دیا
کیونکہ اوس نے غنیمت کے مال مین چوری کی تھی اور اوسکو مارا **عن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابا بکر وعمر حرقوا متاع الغال وضربوه **ترجمہ** عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوسنے
اپنے دادا سے روایت کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابو بکر اور عمر نے غنیمت کے خیانت کرنیوالیکا اسباب جلا دیا اور مارا
اوسکو **ف** احمد اور اسحاق نے ظاہر حدیث پر عمل کیا ہی لیکن جو مال چورایا ہے وہ نہ جلایا جاویگا بلکہ مجاہدین کا حق ہوگا
اور مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ کے نزدیک تعزیر ہوگی **عن** سلیمان بن سمرة بن جندب قال اما بعد کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کتم غالا فانه مثله **ترجمہ** سلیمان بن سمرہ بن جندب سے روایت ہی رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص غنیمت مین خیانت کرنیوالی کی خیانت کو چھپاوے یعنی اوسے سے ظاہر نکرے کہ فلانے نے خیانت
کی ہے تو وہ بھی خیانت کرنیوالی ہے کا سا ہے یعنی دونون گناہ مین برابر ہین **باب** فی السلب یعطی القاتل جو شخص
کسی کافر کو قتل کرے اوسی کو اوسکا اسباب دیا جاوے عن ابی قتادة قال خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی
عام حنین فلما التقینا کانت للمسلمین جولة قال فرایت رجلا من المشرکین قد علا رجلا من المسلمین
قال فاستدرت له حتی اتیته من ورائه فضربته بالسیف علی حبل عاتقه فاقبل علی فضمنی ضمة
وجدت منها ریح الموت فارسلنی فلحقت عمر بن الخطاب فقلت ما بال الناس قال امر الله ثم ان الناس رجعوا
وجلس رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال من قتل قتیلا له علیه بینة فله سلبه قال فقمت
ثم قلت من یشهد لی ثم جلست ثم قال من قتل قتیلا له علیه بینة فله سلبه قال فقمت ثم قلت من
یشهد لی ثم جلست ثم قال ذلک الثالثة فقمت فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما لک یا ابا قتادة
قال فاقتصصت علیه القصة فقال رجل من القوم صدق یا رسول الله وسلب ذلک القتیل عندی
فارضه منه فقال ابو بکر الصدیق لاها الله اذا یعمد الی اسد من اسد الله یقاتل عن الله وعن
رسوله فیعطیک سلبه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم صدق فاعطه ایاه فاعطانیه فبعت
الدرع فابتعت به مخرفا فی بنی سلمة فانه لاول مال تاثلته فی الاسلام **ترجمہ** ابی قتادہ سے روایت ہے
کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ حنین مین جب ملے ہم کافرون سے تو مسلمانون مین گڑبڑ مچی **ف**
جنگ حنین مین ہرچند مسلمان زیادہ تھے مگر اونکے تعلی کی وجہ سے اونکو شکست ہوئی اور میدان جنگ مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور چند صحابہ رہ گئے گڑبڑ سے یہی مراد ہے **ت** مینے ایک کافر کو دیکھا کہ اوس نے ایک مسلمان کو مغلوب
کیا ہے تو مینے گھوم کر پیچھے سے آنکر ایک تلوار اوسکی گردن پر ماری وہ میری طرف دوڑا اور مجھے آنکر ایسا دبایا گویا موت کا مزہ چکھایا
پھر خود مر گیا اور مجھے چھوڑ دیا پھر مین حضرت عمر سے ملا اور مینے کہا آج لوگونکو کیا ہوا ہے **ف** مسلمانونکو کہ سب بھاگ گئے ہین
ت اونہون نے جواب دیا اللہ کا ایسا ہی حکم ہوا پھر مسلمان لوٹے اور بیٹھ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا جو کسی
شخص کو مارے تو اوسکا سامان اوسکو ملیگا جب اوسپر دو گواہ ہون ابو قتادہ کہتے ہین جب مین نے یہ سنا تو اوٹھ کھڑا ہوا پھر
مینے یہ خیال کیا کہ گواہ کون ہے تو مین بیٹھ گیا پھر آپ نے فرمایا جو شخص کسیکو ماریگا اوسکا سامان اوسی کو ملیگا بشرطیکہ وہ
گواہ رکھتا ہو تو مین اوٹھ کھڑا ہوا پھر مینے یہ خیال کیا کہ گواہ کہان ہین پھر بیٹھ رہا پھر تیسری مرتبہ آپنے یہی فرمایا مین اوٹھ
کھڑا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہوا تجھکو اے ابو قتادہ مینے سارا قصہ کہہ سنایا اتنے مین ایک شخص بولا
سچ کہا یا رسول اللہ اور سامان اوس کافر کا میرے پاس ہے تو وہ سامان مجھے دیجیے اوس سے حضرت ابو بکر نے کہا قسم خدا کی ایسا
کبھی نہ ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ایسا قصد نکرینگے کہ ایک شیر خدا کے شیرون مین اللہ و رسول کی طرف سے لڑا اور

سامان مجھی ملجاوے آنحضرت صلعم نے فرمایا ابوبکر سچ کہتے ہیں وہ سامان ابو قتادہ کو دیدے اوسنے مجھے دیدیا مینے زرہ بیچ کر ایک باغ
خریدا بنی سلمہ کے محلہ مین اور یہ پہلا مال ہے جو حاصل کیا مینے اسلام مین **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یومئذ یعنی یوم حنین من قتل کافرا فلہ سلبہ فقتل ابو طلحۃ یومئذ عشرین
رجلا واخذ اسلابہم ولقی ابو طلحۃ ام سلیم ومعہا خنجر فقال یا ام سلیم ما ھذا معک قالت اردت
واللہ ان دنا منی بعضہم ابعج بہ بطنہ فاخبر بذلک ابو طلحۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ**
انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسدن یعنی جنگ حنین کے دن جو شخص کسی کافر کو مارینگا
تو اوس کافر کا اسباب اوس شخص کو ملیگا اوسدن ابو طلحہ نے بیس کافرون کو مارا اور اونکا اسباب بھی لے لیا اور ابو طلحہ
ام سلیم سے (اپنی بی بی سے) ملے دیکھا تو اون کے پاس ایک خنجر ہے اونہون نے کہا اے ام سلیم یہ کیا ہے تمہارے پاس ام سلیم نے
کہا قسم خدا کی مینے یہ قصد کیا تہا کہ اگر کوئی کافر میرے نزدیک آوے تو اس خنجر سے اوسکا پیٹ پہاڑ ڈالون ابو طلحہ نے
اسکی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کردی - ابو داؤد نے کہا یہ حدیث حسن ہے **باب** فی الامام یمنع القاتل
السلب ان رای والفرس والسلاح من السلب اگر امام چاہے تو مقتول کا سامان قاتل کو نہ دے اور گہوڑا اور ہتہیار
بھی سامان مین داخل ہین **عن** عوف بن مالک الاشجعی قال خرجت مع زید بن حارثۃ فی غزوۃ موتۃ
فرافقنی مددی من اھل الیمن لیس معہ غیر سیفہ فنحر رجل من المسلمین جزورا فسالہ المددی
طائفۃ من جلدہ فاعطاہ ایاہ فاتخذہ کھیئۃ الدرق ومضینا فلقینا جموع الروم فیہم رجل علی فرس
لہ اشقر علیہ سرج مذھب وسلاح مذھب فجعل الرومی یغری بالمسلمین فقعد لہ المددی خلف صخرۃ
فمر بہ الرومی فعرقب فرسہ فخر وعلاہ فقتلہ وحاز فرسہ وسلاحہ فلما فتح اللہ عز وجل للمسلمین
بعث الیہ خالد بن الولید فاخذ من السلب قال عوف فاتیتہ فقلت یا خالد اما علمت ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالسلب للقاتل قال بلی ولکنی استکثرتہ قلت لتردنہ علیہ او لاعرفنکہا
عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فابی ان یرد علیہ قال عوف فاجتمعنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقصصت علیہ قصۃ المددی وما فعل خالد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا خالد ما حملک
علی ما صنعت قال یا رسول اللہ استکثرتہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا خالد رد علیہ ما
اخذت منہ قال عوف فقلت دونک یا خالد الم اف لک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما
ذلک فاخبرتہ قال فغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا خالد لا ترد علیہ ھل انتم تارکون لی
امرائی لکم صفوۃ امرہم وعلیہم کدرہ **ترجمہ** عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے مین زید بن حارثہ کے ساتھ
غزوہ موتہ (جو ایک موضع ہے شام مین) نکلا اور میرا رفیق مددی (مددی سے مراد وہ شخص ہے جو لشکر مین نہ ہو مگر اون کے

معاونت اور مدد کے لیئے نکلی) اہل یمن سے ساتھہ ہوا اوسکی پاس ایک تلوار تھی اور کچھہ نہ تہا ایک شخص نے مسلمانون مین سے
ایک اونٹ نحر کیا مددی نے تہوڑی کہال اوسکی مانگی اوس نے دیدی مددی نے اوس کہال کو سپر کے طور پر بنا لیا پھر ہم ملے
یہانتک کہ روم کی فوجون سے ملے اون فوجون مین ایک شخص اشقر گہوڑی پر سوار تہا جسکا زین سنہری اور ہتہیار بھی سنہری تہے
(یعنی سونیکا ملمع تہا یا کوفت کا کام تہا) وہ مسلمانون پر خوب حملہ کر رہا تہا (یہ جب ہی جب حدیث مین یغری فا سے ہو اور جب
یغیری غین سے ہو تو معنی یہہ ہونگے کہ لوگونکو رغبت دلا رہا تہا جنگ کی اور برانگیختہ کرتا تہا اونکو لڑائی پر) تو مددی اوس
سوار کی فکر مین ایک پتھر کی آڑ مین بیٹھا اودہر سے وہ سوار گزرا مددی نے اوسکی گہوڑی کے پانوں کاٹ ڈالا وہ گر پڑا اور مددی
اوسپر چڑھ بیٹھا اور اوسکو قتل کیا اور گہوڑا لے لیا اور ہتہیار بھی اوسکی لیے جب اللہ جل جلالہ نے مسلمانون کو فتح دی
تو خالد بن الولید نے (جو لشکر کے سردار تھے) مددی پاس کسیکو بھیجا اور سامان مین سے کچھہ لے لیا عوف نے کہا مین
خالد پاس آیا اور مین نے کہا اے خالد کیا تم نہین جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کا سامان قاتل کیلیے
مقرر کیا ہے خالد نے کہا ہان مین جانتا ہون لیکن یہہ سامان بہت تہا مین نے کہا تم یہہ سامان اوسکو پھیر دو ورنہ مین تم کو بتا دون
گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے (یعنی سزا دلواؤن گا اس فعل کی) خالد نے دینے سے انکار کیا عوف نے کہا پھر ہم سب
اکٹھا ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تو مین نے مددی کا قصہ بیان کیا اور جو خالد نے اوسکے ساتھہ کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے خالد تو نے ایسا کیون کیا خالد نے کہا یا رسول اللہ اوس سامان کو مین نے بہت سمجہا (اسواسطے
اوسمین سے کچھہ لے لیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے خالد دیدے اوسکو جو تو نے لیا ہے عوف نے کہا لو اب وہ جو مین نے
تم سے وعدہ کیا تہا وہ پورا کیا (یعنی مین نے یہہ کہا تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہکر اسکا بدلہ لونگا وہی ہوا) رسول
اللہ صلعم نے پوچہا کیا ہے مین نے سب قصہ کہہ سنایا آپ غصے ہوئے اور فرمایا اے خالد ہرگز مت دے اوسکو کیا تم لوگ چاہتے ہو کہ
میری امیرون اور سردارون کو چھوڑ دو جو وہ اچھا کام کرین اوس سے نفع اٹھاؤ اور بری بات اونکی پر ڈالو (یہ نہ ہوگا امیر
کی اچھی اور بری باتین دونو قبول کرنا ہوگا) **باب** فی السلب لا یخمس سامان مقتول کا سب قاتل کو ملیگا اور سمین
سے خمس نہ لیا جاویگا **عن** عوف بن مالک الاشجعی وخالد بن الولید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قضی بالسلب للقاتل ولم یخمس السلب **ترجمہ** عوف بن مالک الاشجعی اور خالد بن ولید سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کے اسباب کے باب مین فرمایا کہ اوسکا اسباب قتل کرنیوالے کے لیے ہے اور اوس اسباب مین سے پانچوان
حصہ نہ نکالا یعنی جیسے کہ غنیمت مین سے نکالتے تہے **باب** من اجاز علی جریح مثخن ینفل سلبہ جو شخص زخمی کافر
کو جسکا کام تمام ہوچکا ہو مار ڈالے اوسکو بھی اوسکے اسباب مین سے کچھہ بطور انعام کے ملیگا **عن** عبد اللہ بن مسعود قال
نفلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر سیف ابی جہل کان قتلہ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن حصے سے زیادہ دی مجہکو ابوجہل کی تلوار اور عبد اللہ بن مسعود نے ابوجہل کو قتل کیا تہا

ف اگرچہ ابوجہل کو دو انصاریون نے مارا تہا مگر ابن مسعود بھی شریک تھے اوسکو قتل مین کہ اوسکا سر کاٹا تہا اسی سبب سے
اوسکی شمشیر جو اسباب مین تہی ابن مسعود کو عطا فرمائی **باب** فيمن جاء بعد الغنيمة لا سهم له جو شخص غنیمت کے
تقسیم ہوجانے کے بعد آوے اوسکو حصہ نہ ملیگا **عن** سعيد بن العاص ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث
ابان بن سعيد بن العاص على سرية من المدينة قبل نجد فقدم ابان بن سعيد واصحابه على
رسول الله صلى الله عليه وسلم بخيبر بعد ان فتحها وان حزم خيلهم ليف فقال ابان اقسم لنا يا رسول
الله قال ابو هريرة فقلت لا تقسم لهم يا رسول الله فقال ابان انت بها يا وبر تحدر علينا من رأس
ضال فقال النبي صلى الله عليه وسلم اجلس يا ابان ولم يقسم لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ**
سعید بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابان بن سعید بن العاص کو ایک ٹکڑیکا سردار کرکے بہیجا مدینے
سے نجد کیطرف پہر ابان بن سعید اور اون کے ہمراہی لوٹ کر آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب آپ خیبر کو فتح کرچکے
تھے اور اون کے گہوڑونکے تنگ کہجور کے چہال کے تہے ابان نے کہا یا رسول اللہ ہم کو بھی غنیمت کا مال تقسیم کیجیے ابوہریرہ نے
کہا یا رسول اللہ ان لوگونکو تقسیم نہ کیجیے (کیونکہ مال اب تقسیم ہوچکا اور یہہ اس جنگ مین شریک بہی نہ تہے) ابان نے کہا
تو ایسی باتین کرتا ہے اے وبر (وبر ایک جانور ہوتا ہے مشابہ بلی کے یہہ تحقیر الکہا) ابھی اوتر کر آیا ہے ہماری پاس چوٹی پر
ضال کے (جو ایک پہاڑ کا نام ہے بعضے نسخون مین ضان ہے جو ایک پہاڑ ہے دوس مین جہان ابوہریرہ رہتے تہے) رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹھ اے ابان پہر آپ نے ابان کو اور اوسکے ساتھیون کو حصہ دیا **ف** کیونکہ غنیمت کا مال
تقسیم ہوچکا تہا پہر واپس لینا پڑتا **عن** ابي هريرة قال قدمت المدينة ورسول الله صلى الله عليه وسلم
بخيبر حين افتتحها فسألته ان يسهم لي فتكلم بعض ولد سعيد بن العاص فقال لا تسهم له يا رسول
الله قال فقلت هذا قاتل ابن قوقل فقال سعيد بن العاص يا عجبا لوبر تدلى علينا من قدوم
ضال يعيرني بقتل امرئ مسلم اكرمه الله على يدي ولم يهني على يديه قال ابو داود هؤلاء كانوا
نحو عشرة فقتل منهم ستة ورجع من بقي **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے مین مدینے مین آیا اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم خیبر مین تہے جب آپنے اوسکو فتح کیا تہا مین نے آپ سے کہا میرا بھی حصہ دیجیے تو سعید بن العاص کے لڑکون
مین سے کسی لڑکے نے کہا ہم کبھی اسکو حصہ نہ دینگے مین نے کہا یہی قاتل ہے ابن قوقل کا (یہ ابوہریرہ نے اوسپر اعتراض کیا یہ تھا کا
ابان بن سعید تہا ابن قوقل ایک مسلمان تہا جسکو ابان بن سعید نے حالت کفر مین کسی لڑائی مین مار ڈالا تہا) سعید بن العاص
نے کہا تعجب ہے ایک وبر اوترکر ہماری پاس آیا ضال کی چوٹی سے جو مجھے دھمکاتا ہے ایک مسلمان کے قتل پر اللہ جل جلالہ نے
اوسکو عزت دی میری ہاتھ پر (یعنی میری قتل کیوجہ سے اوسکا درجہ اور بڑھ گیا شہید ہوا) اور مجھکو ذلیل نہین کیا اوسکے ہاتھ پر
کہ مین کفر کیحالت مین اوسکے ہاتھ سے مارا جاتا **عن** ابي موسى قال قدمنا فوافقنا رسول الله صلى الله عليه وسلم

حین افتتح خیبر فاسہم لنا او قال فاعطانا منہا وما قسم لاحد غاب عن فتح خیبر منہا شیئا الا من
شہد معہ الا اصحاب سفینتنا جعفر واصحابہ فاسہم لہم معہم **ترجمہ** ابو موسے اشعری سے روایت ہے کہ ہم آئے
یعنی حبش سے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمنے پایا جسوقت کہ آپنے خیبر کو فتح کیا تو آپنے ہم کو خیبر کی غنیمت مین سے حصہ دیا
یا راوی نے یہہ کہا کہ ہم کو دیا یعنی حصہ کا نام نہ لیا اور اوسمین سے کسی غائب کے لیے کچہہ حصہ نہ دیا سوائے اونکے جو آپ کے
ساتھ حاضر تہا اور لڑائی مین شریک تہا مگر ہمارے کشتی والون کو یعنی جعفر بن ابی طالب اور اون کے ساتہیونکو سب کے ساتھ
حصہ دیا **ف** ابو موسے یمن ہی مکہ مین آئے اور اسلام لائے پھر ہجرت کر کر حبشہ کو گئے اور جعفر بن ابی طالب اور صحابہ
بھی وہان ہجرۃ کر گئے تہے جب اونہون نے حضرت کی ہجرۃ کی خبر سنی تو کشتی مین بیٹھکر مدینہ کو سب روانہ ہوئے اور
حضرت کی خدمت مین پہونچے جبکہ خیبر کو فتح کیا۔ اور بعضے کہتے ہین کہ اونکو حصہ دیا اس سبب سے تہا کہ اوس وقت تک
مال غنیمت تقسیم نہین ہوا تھا۔ بعضون نے کہا اونکو اوس خمس مین سے دیا جو اللہ اور رسول کیواسطے نکالا جاتا تہا
بعضون نے کہا وہ بڑی مصیبتین اوٹھا کر آئے تھے اسواسطے اونکے خوش کرنے کو رعایۃ حصہ دیا واللہ اعلم **عن** ابن
عمر قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام یعنی یوم بدر فقال ان عثمان انطلق فی حاجۃ اللہ وحاجۃ
رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم وانی ابایع لہ فضرب لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسہم ولم یضرب لاحد
غاب غیرہ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے دن کہڑے ہوئے یعنی خطبہ کے لیے اور فرمایا
مقرر عثمان گیا ہے اللہ کے کام مین اور اوسکے رسول کے کام مین اور مین بیعت کرتا ہون اوسکی طرف سے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے عثمان کے لیے حصہ مقرر کیا یعنی غنیمت مین اور سوائے حضرت عثمان کے کسی غائب کے لیے حصہ مقرر نہ فرمایا **ف**
جب حضرت بدر مین پہونچے تو اوسوقت حضرت رقیہ جو حضرت کی بیٹی اور حضرت عثمان کی بی بی تہین وہ بیمار تہین تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان کو حضرت رقیہ کے بیمارداری کیواسطے مدینہ کو روانہ کیا اور جب غنیمت کا مال
بانٹنے لگے تو فرمایا کہ وہ خدا اور رسول کے کام کے لیے گیا ہے اور مین آپ اوسکیطرف سے بیعت کرتا ہون پھر حضرت نے اپنا
بایان ہاتھ اپنے داہنے ہاتھ پر مارا اور کہا یہہ عثمان کا ہاتھ ہے اور غنیمت مین سے اونکے لیے حصہ نکالا **باب** فی المرأۃ
والعبد یحذیان من الغنیمۃ عورت اور غلام کو غنیمت کے مال مین سے کچہہ حصہ ملنا چاہیے یا نہ ملنا چاہیے **عن**
یزید بن ہرمز قال کتب نجدۃ الی ابن عباس یسالہ عن کذا وکذا اعد اشیاء عن المملوک الہ فی الفئ
شئ وعن النساء ہل کن یخرجن مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہل لہن نصیب فقال ابن عباس لولا
ان یاتی احموقۃ ما کتبت الیہ اما المملوک فکان یحذی واما النساء فقد کن یداوین الجرحی ویسقین الماء
ترجمہ یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ نے ابن عباس کیطرف لکہا اور نجدہ خارجیونکا رئیس تہا بہت سی باتین اون سے
پوچہین یہہ بھی پوچہا کہ غلام اگر جہاد مین جاوے تو اوسکو بھی کچہہ حصہ ملیگا اور عورتین بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ساتھ جہاد میں جاتیں تہیں اور اونکو کچھہ حصہ بہی ملتا ہو یا نہیں ابن عباس نے کہا کہ اگر مجھے ڈر نہ ہوتا اسبات کا کہ وہ
حماقت کر بیٹھیگا تو مین اوسکو جواب نہ لکھتا پھر ابن عباس نے یہ جواب لکھا غلام کو کچھہ انعام کے طور پر دیا جایگا
(نہ حصہ مثل اور مجاہدین کے) اور عورتین زخمیون کی دوا کرتین تہین اور پانی پلاتی تہین (اونکو بھی بطور انعام کے کچھہ
ملتا تہا نہ حصہ۔ دوسری روایت مین یہہ ہے کتب نجدة الحروری الی ابن عباس یساله عن النساء هل کن
یشهدن الحرب مع رسول الله صلی الله علیه وسلم وهل کان یضرب لهن سهما فانا کتبت کتاب ابن عباس
الی نجدة قد کن یحضرن الحرب مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فاما ان یضرب لهن بسهم فلا
وقد کان یرضخ لهن **ترجمہ** نجدہ حروری نے ابن عباس کو لکھا عورتین جنگ مین جایا کرتی تہین رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اور اونکا کچھہ حصہ بھی مقرر تہا مین نے ابن عباس کیطرف سے اوسکا جواب لکھا عورتین جنگ
مین جاتین تہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین لیکن اونکا حصہ کچھہ مقرر نہ ہوتا بلکہ انعام کے طور پر کچھہ ملجاتا
عن حشرج بن زیاد عن جدته ام ابیه انها خرجت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی غزوة خیبر
سادس ستة نسوة فبلغ رسول الله صلی الله علیه وسلم فبعث الینا فجئنا فراینا فیه الغضب فقال مع من
خرجتن وباذن من خرجتن فقلنا یا رسول الله خرجنا نغزل الشعر ونعین فی سبیل الله ومعنا دواء
للجرحی ونناول السهام ونسقی السویق فقال قمن حتی اذا فتح الله علیه خیبر اسهم لنا کما اسهم للرجال قال
فقلت لها یا جدة وما کان ذلک قالت تمرا **ترجمہ** حشرج بن زیاد نے اپنی دادی (ام زیاد اشجعیہ) سے روایت
کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نکلین خیبر کے جنگ مین یہہ ملکر چھہ عورتین تہین ام زیاد نے کہا جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر پہونچی آپ نے ہم کو بلا بھیجا ہم گئے آپ غصے مین تہے آپ نے پوچھا تم کس کے ساتھہ نکلین اور
کسکی حکم سے نکلین ہم نے کہا یا رسول ہم نکلین ہین بٹتے ہین بالونکو اور مدد پہونچاتی ہین اوسکی سبب سے اللہ کی راہ مین اور
ہماری ساتھہ دوا ہی زخمیون کی اور ہم تیر دیا کرتے ہین مجاہدین کو اور ستو گھول کر پلاتے ہین آپ نے فرمایا اچھا چلو یہانتک
کہ جب خیبر فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو بھی ویسا ہی حصہ دیا جیسے مردونکو دیا حشرج بن زیاد نے کہا مین
نے اون سے پوچھا (یعنی ام زیاد اپنے دادی سے) وہ حصہ کیا تہا انہون نے کہا کھجور تھی **عن** عمیر مولی ابی اللحم
قال شهدت خیبر مع سادتی فکلموا فی رسول الله صلی الله علیه وسلم فامر بی فقلدت سیفا فاذا
انا اجره فاخبر انی مملوك فامر لی بشیء من خرثی المتاع **ترجمہ** عمیر مولی ابی اللحم سے روایت ہے مین جنگ خیبر مین
اپنے مالکون کے ساتھہ گیا انہون نے میری بارے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا (کہ اسکو ساتھہ لیجاوین یا نہ لیجاوین)
آپ نے اجازت دی اور حکم کیا مجھکو ہتہیار اوٹھانے کا تو لٹکائے گئی ایک تلوار میری کمر مین جو زمین پر گھسٹتی جاتی تھی (اسلیے
کہ قد چھوٹا تہا اور تلوار بڑی تھی) پھر آپ کو معلوم ہوا کہ مین غلام ہون تو آپ نے مجھے (غنیمت مین سے حصہ نہ دیا) گھر کے

اسباب مین سے کچھہ اسباب دیا (بطور انعام کے) **عن** جابر قال کنت امیح اصحابی الماء یوم بدر **ترجمہ** جابر سے روایت ہے مین مسلمانون کیلیے پانی بھرر ہا تہا بدر کے دن **باب** فی المشرک یسھم لہ مشرک لڑائی مین مسلمانون کے ساتھہ ہو تو اوسکو حصہ ملیگا یا نہین **عن** عائشۃ ان رجلا من المشرکین لحق بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم یقاتل معہ فقال ارجع انا لا نستعین بمشرک **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مشرکین مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گیا آپکے ساتھہ ہوکر لڑتا تھا آپ نے فرمایا لوٹ جا ہم مشرک کی مدد نہین چاہتے **باب** فی سہمان الخیل گھوڑے کے حصہ کا بیان **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسھم لرجل ولفرسہ ثلاثۃ اسھم سھما لہ وسھمین لفرسہ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوار کو تین حصے دلائے ایک حصہ اوسکا اور دو حصہ گھوڑے کے **ف** یعنی پیادہ کی نسبت تگنا سوار کو ملیگا یہی مذہب ہے اکثر علما کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک سوار کو دوہرا حصہ ملیگا پیادے کا **عن** ابی عمرۃ عن ابیہ قال اتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعۃ نفر ومعنا فرس فاعطی کل انسان منا سھما واعطی الفرس سھمین **ترجمہ** ابو عمرہ نے اپنے باپ سے روایت کیا (وہ دونون باپ بیٹے مجہول ہین اونکا نام معلوم نہین) ہم چار آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ہمارے ساتھہ ایک گھوڑا تھا آپنے ہم مین سے ہر ایک آدمی کو ایک ایک حصہ دیا اور گھوڑے کو دو حصے دیے **باب** فیمن اسھم لہ سھما جسکے نزدیک گھوڑے کو ایکحصہ دینا چاہیے اوسکی دلیل **عن** مجمع بن جاریۃ الانصاری قال وکان احد القراء الذین قرؤا القران قال شھدنا الحدیبیۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما انصرفنا عنھا اذ الناس یھزون الاباعر فقال بعض الناس لبعض ما للناس قالوا اوحی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فخرجنا مع الناس نوجف فوجدنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم واقفا علی راحلتہ عند کراع الغمیم فلما اجتمع علیہ الناس قرأ علیھم انا فتحنا لک فتحا مبینا فقال رجل یا رسول اللہ افتح ھو قال نعم والذی نفس محمد بیدہ انہ لفتح فقسمت خیبر علی اھل الحدیبیۃ فقسمھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ثمانیۃ عشر سھما وکان الجیش الفا وخمسمائۃ فیھم ثلاث مائۃ فارس فاعطی الفارس سھمین واعطی الراجل سھما **ترجمہ** مجمع بن جاریہ انصاری سے روایت ہے وہ ایک قاریون مین سے تھے جو قرآن پڑھا کرتی تھی انہون نے کہا ہم صلح حدیبیہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تھے جب ہم وہان سے لوٹے تو لوگ اپنے اونٹ جلدی جلدی ہنکانے لگے آپس مین لوگون نے ایکدوسرے سے پوچھا کیا سبب ہے جلدی ہنکانیکا معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اوتری ہے تو ہم بھی لوگون کے ساتھہ نکلے بھاگتے ہوئے ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اونٹنی پر سوار پایا کراع الغمیم پاس (ایک موضع ہے درمیان مکے اور مدینے کے) جب سب لوگ آپ پاس جمع ہوگئے آپ نے سورۂ انا فتحنا پڑھی ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کیا اس سے فتح مراد ہے آپ نے فرمایا ہان قسم اوس شخص کی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے اس سے فتح مراد ہے (وہ فتح یا تو خود صلح حدیبیہ تھی جس سے مسلمانون کو انجام

مین بڑا فائدہ حاصل ہوا یا فتح مکہ مراد ہی یا فتح خیبر جو اسکی بعد متصل واقع ہوا) پھر خیبر کے جنگ مین جو مال آیا وہ حدیبیہ کے لوگون پر تقسیم
ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس مال کے اٹھارہ حصے کیے اور لشکر کے لوگ سب ایک ہزار پان سو تھے جنمین تین سو سوار تھے
اور بارہ سو پیدل آپ نے سوارونکو دو دو حصے دیے اور پیدلون کو ایک ایک حصہ **ف** یہہ حدیث امام ابو حنیفہ کی دلیل ہے کیونکہ کل
حصے اٹھارہ ۱۸ سو تھے جنمین ۶ سو تین ۳ سو سوارون کو ملے اور بارہ ۱۲ سو بارہ سو پیدلون کو جن لوگون کے نزدیک سوار کے لیے تین حصے
ہین انکو اس حدیث مین مشکل ہوگی کیونکہ اس صورت مین اکیس ۲۱ سو حصے کرنا چاہیے تھے **باب** فی النفل غنیمت مین
سے امام کسی کے لیے کچھ انعام مقرر کردے جسکو نفل کہتے ہین **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یوم بدر من فعل کذا وکذا فلہ من النفل کذا وکذا قال فتقدم الفتیان ولزم المشیخۃ الرایات
فلم یبرحوھا فلما فتح اللہ علیہم قال المشیخۃ کنا ردءا لکم لو انھزمتم لفئتم الینا فلا تذھبوا بالمغنم
ویبقی فابی الفتیان وقالوا جعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لنا فانزل اللہ یسئلونک عن الانفال قل
الانفال للہ الی قولہ کما اخرجک ربک من بیتک بالحق وان فریقا من المؤمنین لکارھون یقول
فکان ذلک خیرا لھم فکذلک ایضا فاطیعونی فانی اعلم بعاقبۃ ھذا منکم **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدر کے روز جو شخص یہہ کام کرے اوسکو یہہ انعام ہے تو جوان لوگ آگے بڑھے اور
بوڑھے لوگ نشانون کے پاس کھڑے رہے پھر وہ وہین جمے رہے جب اللہ نے مسلمانونکو فتح دی بوڑھون نے کہا ہم تمھارے مددگار
اور پشت پناہ تھے اگر تم کو شکست ہوتی تو ہماری طرف پلٹتے تو یہہ نہین ہوسکتا کہ غنیمت کا مال تم ہی اوڑا لو اور ہم یون ہی رہ
جائین جوانون نے نہ مانا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ہم کو دیا ہے جب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری یسئلونک
عن الانفال سوال کرتے ہین تجھہ سے انفال کو یعنی اون مالونکو جو اللہ نے عطا فرمائے ہین اپنے احسان سے) کہدے تو اے محمد انفال
اللہ اور رسول کے لیے ہین (جیسے اللہ اور رسول کا ان اموال کے باب مین حکم ہوا اوسی طرح تعمیل کرو تکرار نہ کرو) جیسے تیرے پروردگار
نے تجھکو تیرے گھر سے نکالا مقر رنیچ پر اور ایک گروہ مسلمانونکا برا جانتا تھا یعنی جنگ کو پسند نہ کرتا تھا (مگر اللہ کو یہی منظور
تھا کہ جنگ ہوگا فرعون کے سردار مارے جاوین) پھر یہی بہتر ہوا اوسکے لیے اسی طرح تم سب میری اطاعت کرو کیونکہ مین
انجام کار کو تم سے زیادہ جانتا ہون (اور تم بالفعل نفع کو دیکھتے ہو انجام کار کی تمھین خبر نہین) **عن** ابن عباس
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم بدر من قتل قتیلا فلہ کذا وکذا ومن اسر اسیرا فلہ
کذا وکذا ثم ساق نحوہ وحدیث خالد اتم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
بدر کی لڑائی کے دن فرمایا جو شخص کسی کافر کو مارے اوسکو یہہ انعام ہے اور جو کسی کافر کو قید کرے اوسکو یہہ انعام ہے (سواے حصۂ غنیمت کے امام کو اختیار ہے کہ جہاد مین مجاہدین کے
لیے کچھ بطور انعام مقرر کرے تاکہ لوگون کو رغبت ہو اسی کو نفل کہتے ہین) **عن** داؤد قال قسمھا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بالسواء وحدیث خالد اتم **ترجمہ** دوسری روایت مین یہہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت

سب کو برابر تقسیم کیا یعنی نفل مقرر نہ کیو واللہ اعلم **عن** مصعب بن سعد عن ابیہ قال جئت الی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم یوم بدر بسیف فقلت یا رسول اللہ ان اللہ قد شفی صدری الیوم من العدو فہب لی
ہذا السیف قال ہذا السیف لیس لی ولا لک فذہبت وانا اقول یعطاہ الیوم من لم یبل بلائی
فبینما انا اذ جاءنی الرسول فقال اجب فظننت انہ نزل فی شیء بکلامی فجئت فقال لی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم انک سألتنی ہذا السیف ولیس ہو لی ولا لک وان اللہ قد جعلہ لی فہو لک ثم
قرأ یسئلونک عن الانفال قل الانفال للہ والرسول الی اخر الایۃ **ترجمہ** مصعب بن سعد سے روایت ہے انہون
نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے سنا وہ کہتے تھے مین بدر کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک تلوار لیکر آیا مین نے
کہا یا رسول اللہ بیشک اللہ نے میرا سینہ ٹھنڈا کر دیا دشمنون کیطرف سے (یعنے اونکو مین نے خوب مارا اور اپنے سینے کا بخار نکال لیا)
اب یہہ تلوار مجھے دیدیجیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تلوار نہ میری ہے نہ تیری ہے (بلکہ سب مجاہدین کا حق ہے معلوم نہین
اسکے حصے مین آوے) یہہ سنکر مین چلا اور کہتا جاتا تہا یہ تلوار اوسکو ملیگی آج کے دن جسکا امتحان میرا کا سا نہین ہوا ناگہان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے ایک شخص میرے بلانے کو آیا اور کہا چلو مین سمجہا شاید میرے کچھ میری بابت مین کچہہ
اوترا جب مین آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے مجہہ سے یہ تلوار مانگی تھی نہ وہ میری تھی نہ تمہاری اب اللہ نے
وہ تلوار مجھے دیدی اور مین نے تم کو دی پھر آپ نے یہہ پڑہا یسئلونک عن الانفال قل الانفال للہ والرسول اخیر آیت تک
ابو داؤد نے کہا عبد اللہ بن مسعود کی قرات یون ہے یسئلونک النفل **باب** فی نفل السریۃ تخرج من العسکر
لشکر کے کسی ایک ٹکڑی کو کچہہ زیادہ بطور انعام کے دینا **عن** ابن عمر قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
جیش قبل نجد وانبعثت سریۃ من الجیش فکان سہمان الجیش اثنی عشر بعیرا اثنی عشر بعیرا و
نفل اہل السریۃ بعیرا بعیرا فکانت سہمانہم ثلاثۃ عشر ثلاثۃ عشر **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بہیجا ایک لشکر کے ساتھ نجد کیطرف اور ایک ٹکڑی کو اوسی لشکر مین سے دشمن سے مقابلے کے لیے بہیجا
پھر لشکر کے لوگونکو بارہ بارہ اونٹ ملے اور ٹکڑے کے لوگون کو ایک ایک اونٹ زیادہ ملا تو اونکے حصے مین تیرہ تیرہ اونٹ
آئے ولید بن مسلم نے کہا مین نے عبد اللہ بن المبارک سے یہہ حدیث بیان کی) اور کہا ایسا ہی حدیث بیان کی مجھسے ابن
ابی فروہ نے نافع سے انہون نے ابن عمر سے عبد اللہ بن المبارک نے کہا ابن ابی فروہ کی روایت مالک بن انس کے روایت کے
برابر نہین ہو سکتی یعنے وہ زیادہ معتبر ہے **عن** ابن عمر قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ الی نجد
فخرجت معہا فاصبنا نعما کثیرا فنفلنا امیرنا بعیرا بعیرا لکل انسان ثم قدمنا علی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فقسم بیننا غنیمتنا فاصاب کل رجل منا اثنا عشر بعیرا بعد الخمس وما حاسبنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بالذی اعطانا صاحبنا ولا عاب علیہ بعد ما صنع فکان لکل رجل منا ثلاثۃ عشر بعیرا

بنفله **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ٹکڑی روانہ کی نجد کیطرف میں بھی اوسی میں تھا
پھر ہم لوگون نے بہت سے اونٹ پائے اور ہماری ٹکڑی کے سردار نے ایک ایک اونٹ ہمکو انعام میں دیا بعد اوسکے ہم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے غنیمت کے مال کو ہم میں تقسیم کیا تو ہر ایک کو ہم میں سے بارہ بارہ اونٹ پہونچے خمس نکالکر اور وہ جو
اونٹ ہمکو ہمارے سردار نے دیا تھا آپ نے اوسکو حساب میں شمار نہ کیا اور نہ اوس سردار کے فعل پر آپ نے طعن کیا تو ہم میں
سے ہر شخص کو تیرہ تیرہ اونٹ ملے انعام سمیت (اور باقی لشکر کے لوگونکو بارہ بارہ اونٹ ملے) **ف** خمس نکالکر یعنی کل
مال غنیمت میں سے پہلے پانچوان حصہ جو اللہ اور رسول کا حق ہے نکالا گیا پھر اوسکو نکالنے کے بعد ہر ایک شخص کے
حصے میں بارہ بارہ اونٹ آئے **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث سریۃ فیہا
عبد اللہ بن عمر قبل نجد فغنموا ابلا کثیرۃ فکانت سہمانہم اثنی عشر بعیرا ونفلوا بعیرا بعیرا
موجب فلم یغیرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک لشکر روانہ کیا جسمین عبد اللہ بن عمر بھی تھے نجد کیطرف تو غنیمت میں بہت اونٹ حاصل کیے ہر ایک کو حصہ رسد بارہ بارہ
اونٹ پہونچے اور ایک ایک اونٹ زیادہ دیا گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تقسیم کو نہ بدلا **ف** جہاد میں جسقدر کافرونکا
مال حاصل ہوتا ہے اوسکو غنیمت کہتے ہیں چار حصہ اوس مال کے مجاہدیون میں تقسیم ہوتے ہیں اور ایک حصہ امام
رکھ لیتا ہے مگر امام کو اختیار ہے کہ لشکر میں سے کسی جماعت خاص یا شخص خاص کیواسطے کسی کام کے صلہ میں علاوہ حصہ غنیمت
کے کچھ زیادہ تجویز کرے اوسکو نفل کہتے ہیں - یہہ لشکر جو نجد کیطرف گیا تھا اسمین چار ہزار آدمی تھے ہر ایک کے حصہ میں بارہ
بارہ اونٹ آئے تھے مگر وہ ٹکڑا پندرہ آدمیونکا جن میں عبد اللہ بن عمر تھے اونکے لیے ایک ایک اونٹ زیادہ تجویز کیا گیا **عن**
عبید اللہ قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سریۃ فبلغت سہماننا اثنی عشر بعیرا ونفلنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعیرا بعیرا قال ابو داود رواہ برد بن سنان عن نافع مثل حدیث عبید اللہ
ورواہ ایوب عن نافع مثلہ الا انہ قال ونفلنا بعیرا بعیرا لم یذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عبد اللہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک لشکر کے ساتھ بھیجا تو حصہ رسد ہم کو بارہ بارہ اونٹ پہونچے اور ایک ایک اونٹ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو زیادہ دیا - ابو داود نے کہا روایت کیا اس حدیث کو برد بن سنان نے نافع سے مثل عبید اللہ کے
اور روایت کیا اوسکو ایوب نے نافع سے مثل اوسکے مگر اوسمین یہہ ہے کہ ایک ایک اونٹ ہم کو زیادہ ملا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
ذکر نہیں ہے **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد کان ینفل بعض من یبعث من السرایا
لانفسہم خاصۃ النفل سوی قسم عامۃ الجیش والخمس فی ذلک واجب کلہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض ٹکڑیون کو حصہ زیادہ دیتے تھے - یعنی تقسیم سے زیادہ جنکو لشکر میں سے بھیجتے خاص اونہین کے
لیے نہ تمام لشکر کے لیے لیکن خمس ان سب میں سے لیا جاتا تو پہلے سب مال میں سے خمس نکال لیتے پھر انعام دیتے پھر باقی برابر تقسیم ہوتے

عن عبد الله بن عمر ان النبي صلی الله علیه وسلم خرج یوم بدر فی ثلثمائة وخمسة عشر فقال رسول
الله صلی الله علیه وسلم اللهم انهم حفاة فاحملهم اللهم انهم عراة فاکسهم اللهم انهم جیاع
فاشبعهم ففتح الله یوم بدر فانقلبوا وما منهم رجل الا قد رجع بجمل او جملین واکتسوا وشبعوا **ترجمہ**
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے دن تین سو پندرہ آدمی لیکر نکلے آپ نے دعا کی
یا اللہ یہ لوگ پیدل ہین انکو سواری دے یا اللہ یہ لوگ ننگے ہین انکو کپڑے دے یا اللہ یہ لوگ بھوکے ہین انکو سیر کردے پھر اللہ نے
فتح دی مسلمانون کو بدر کے روز جب وہ لوٹے تو کوئی آدمی اون مین سے ایسا نہ تھا جو ایک اونٹ یا دو اونٹ نہ لایا ہو
اور کپڑے بھی ملگئے اور سیر بھی ہو گئے **ف** اللہ جل جلالہ نے اپنی عنایت سے دعا اپنے پیغمبر کی قبول فرمائی اور اون کے
یارونکو غنی کردیا بعد محتاجی کے **باب** فیمن قال الخمس قبل النفل خمس انعام سے پہلے نکالا جاویگا **عن** حبیب
بن مسلمة الفهری انه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم ینفل الثلث بعد الخمس **ترجمہ** حبیب بن مسلمہ
فہری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہائی غنیمت کو نفل دیتے تھے خمس نکالنے کے بعد **ف** یعنی کل مال مین سے
خمس نکال لیتے پھر باقی کی تہائی انعامون مین صرف کرتے دو تہائی بانٹتے **عن** حبیب ابن مسلمة ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم کان ینفل الربع بعد الخمس والثلث بعد الخمس اذا قفل **ترجمہ** حبیب بن مسلمہ سے روایت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چوتھائی حصہ نفل دیتے تھے خمس نکالنے کے بعد۔ یعنے ابتدا جہاد مین اور تہائی نفل دیتے
تھے بعد خمس نکالنے کے جسوقت کہ جہاد سے لوٹتے **ف** یعنے جب جہاد سے لوٹ آتے اور پھر کوئی گروہ اون مین سے کفار
سے لڑتا تو اوسکو تہائی انعام دیتا **عن** مکحول یقول کنت عبدا بمصر لامراة من بنی هذیل فاعتقنی فما
خرجت من مصر وبها علم الا حویت علیه فیما اری ثم اتیت الحجاز فما خرجت منها وبها علم الا حویت علیه فیما اری
ثم اتیت العراق فما خرجت منها وبها علم الا حویت علیه فیما اری ثم اتیت الشام فغربلتها کل ذلک اسال
عن النفل فلم اجد احدا یخبرنی فیه بشیء حتی لقیت شیخا یقال له زیاد بن جاریة التمیمی فقلت له هل سمعت
فی النفل شیئا قال نعم سمعت حبیب بن مسلمة الفهری یقول شهدت النبی صلی الله علیه وسلم نفل الربع فی
البداة والثلث فی الرجعة **ترجمہ** مکحول سے روایت ہے مین مصر مین ایک عورت کا غلام تھا جو بنی ہذیل مین سے تھی اوس نے
مجھے آزاد کردیا تو مین مصر سے نہین نکلا یہانتک کہ جتنا علم (دین حدیث و قرآن) وہان تہا وہ مین نے حاصل کرلیا اپنی دانست
کیموافق پھر ملک حجاز (یعنی مکہ اور مدینہ طائف مدینہ وغیرہ) مین آیا اور وہان سے نہ نکلا یہانتک کہ جتنا علم وہان تہا اوسکو مین نے
حاصل کرلیا اپنی دانست کے موافق پھر عراق (یعنی بصرہ کوفہ بغداد وغیرہ) مین آیا وہان سے نہ نکلا یہانتک کہ جتنا علم تھا
وہان اوسکو مین نے حاصل کرلیا اپنی دانست کے موافق پھر شام مین آیا اور اوسکو مین نے چھانا ہر شخص سے مین نفل کا حال پوچھتا
تہا تو مین نے کسیکو نہ پایا جو اسبات مین کوئی حدیث بیان کرے یہانتک کہ ایک شخص مجھکو ملا جسکا نام زیاد بن جاریہ تمیمی تہا مین نے

اوس سے کھاتو نفل کے باب مین کچھ نہ ہے وہ بولا مین نے حبیب بن مسلمہ فہری سے سنا وہ کہتے تھے مین حاضر تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ نے نفل دیا چوتہائی مال کا جہاد شروع ہوتے وقت اور تہائی مال کا لوٹتے وقت **ف** بعد خمس نکالنے کے یعنی جب لڑائی شروع ہونے لگی اوس وقت چوتہائی مال غنیمت تک کسی ایک خاص فرقے کے لیے جو کوئی کام بہادری کا کرے نفل مقرر کرتے اور بعد جنگ سے لوٹنے کے پھر اگر کوئی گروہ دشمن سے لڑتا تو اوسکو تہائی نفل دیتے اسواسطے کہ محنت اور مشقت دوبارہ اوسنے کی **باب** فی السریۃ سریے کا بیان (لشکر کے ایک ٹکڑے کا) **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلمون تتکافأ دماؤہم یسعی بذمتہم ادناہم ویجیر علیہم اقصاہم وہم ید علی من سواہم یرد مشدہم علی مضعفہم ومتسریہم علی قاعدہم لا یقتل مؤمن بکافر ولا ذو عہد فی عہدہ ولم یذکر ابن اسحق القود والتکافؤ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کے خون برابر ہین (یعنی شریف اور ضعیف و شریف برابر ہین کچھ فرق نہ ہوگا جیسے جاہلیت مین تہا) ادنے مسلمان امن دے سکتا ہے اور اوسکی امن کو پورا کرنا ضرور ہے اسی طرح دور مقام کا مسلمان پناہ دے سکتا ہے اگرچہ اوس سے نزدیک والا موجود ہو اور ہر ایک مسلمان دوسرے کی مدد کرے اپنے مخالفین کے اور جسکی سواریان زور آور اور تیز رو ہون وہ ساتھ رہے اوسکی جسکی سواریان کمزور اور ضعیف ہون اور جب لشکر مین سے کوئی ٹکڑے نکلکر مال کماوے تو باقی لوگونکو اوسمین شریک کرے نہ قتل کیا جاوے مسلمان کافر کے بدلے مین اور نہ ذمی جس سے عہد ہوگیا ہو (یعنی وہ کافر جس سے جزیہ لیا جاتا ہے یا وہ کافر جسکو امان دی گئی ہو دار الاسلام مین) **عن** ایاس بن سلمۃ عن ابیہ قال اغار عبد الرحمن ابن عیینۃ علی ابل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقتل راعیہا وخرج یطردہا ہو واناس معہ فی خیل فجعلت وجہی قبل المدینۃ ثم نادیت ثلاث مرات یاصباحاہ ثم اتبعت القوم فجعلت ارمی واعقرہم فاذا رجع الی فارس جلست فی اصل شجرۃ حتی ما خلق اللہ شیئا من ظہر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا جعلتہ وراء ظہری وحتی القوا اکثر من ثلاثین رمحا وثلاثین بردۃ یستخفون منہا ثم اتاہم عیینۃ مددا فقال لیقم الیہ نفر منکم فقام الی منہم اربعۃ فصعدوا الجبل فلما اسمعتہم قلت تعرفونی قالوا ومن انت قلت انا ابن الاکوع والذی کرم وجہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم لا یطلبنی رجل منکم فیدرکنی ولا اطلبہ فیفوتنی فما برحت حتی نظرت الی فوارس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتخللون الشجر اولہم الاخرم الاسدی فیلحق بعبد الرحمن بن عیینۃ ویعطف علیہ عبد الرحمن فاختلفا طعنتین فعقر الاخرم عبد الرحمن وطعنہ عبد الرحمن فقتلہ فتحول عبد الرحمن علی فرس الاخرم فیلحق ابو قتادۃ بعبد الرحمن فاختلفا طعنتین فعقر بابی قتادۃ وقتلہ ابو قتادۃ فتحول ابو قتادۃ علی فرس الاخرم ثم جئت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو علی الماء الذی حلیتہم عنہ ذو قرد فاذا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فی خمسمائۃ فاعطانی سہم الفارس والرجل **ترجمہ** ایاس بن سلمہ نے اپنے باپ سلمہ بن الاکوع سے روایت کیا ہے کہ
عبدالرحمن بن عیینہ فزاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کو لوٹا اور اون کے چرواہے کو مار ڈالا اور نکلا
اونٹوں کو ہانکتا ہوا وہ اور اوسکے ساتھ والے جو گہوڑوں پر سوار تہے تو مین نے اپنا مُنہ مدینے کے طرف کیا اور تین بار پکار
کر آواز دی یا صباحاہ **ف** یہہ وہ کلمہ ہے جسکو فریادی کہا کرتا ہے اکثر عرب مین صبح کو لوٹ ہوا کرتی تھی انہون نے
پکار دیا مدینے والون کو کہ دوڑو دشمن آکے لوٹ لے گیا **ف** بعد اسکے مین لوٹیرون کے پیچہے چلا اور اونکو تیر مارتا جاتا تہا
زخمی کرتا جاتا تہا جب کوئی سوارون مین سے میرے طرف پلٹتا تو مین کسی درخت کی جڑ مین چہپ جاتا یہانتک کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے جتنے اونٹ تہے سب کو مین نے اپنے پیچہے کر لیا (یعنی جتنے اونٹ وہ لوٹیرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
لے بہاگے تہے سب مین نے اون سے چہین لیے) اور انہون نے تیس بہالون سے زیادہ اور تیس چادرون سے زیادہ اپنی پہینک دین
تاکہ ہلکے ہو جاوین اور بہاگنے مین اونکو آسانی ہو اتنے مین عبدالرحمن کا باپ عیینہ مدد لیکر آن پہونچا اور اوس نے
کہا تم مین سے چند آدمی اس شخص کیطرف جاوین (یعنی سلمہ بن الاکوع کیطرف اور اوسکو قتل کرین) سلمہ کہتے ہین اون مین سے
چار آدمی میرے طرف آئے اور پہاڑ پر چڑہے جب اتنی نزدیک ہو گئے کہ میری آواز اونکو پہونچے مین نے کہا تم مجہے پہچانتے انہون
نے کہا تو کون ہے مین نے کہا مین اکوع کا بیٹا ہون قسم اوس شخص کے جسنے بزرگی دی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کو تم مین سے
کوئی شخص مجہکو پکڑنا چاہے تو کبہی نہ پاویگا اور مین جسکو چاہونگا وہ بچ نہ سکیگا پہر تہوڑی دیر ہوئی تہی کہ مین نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے سوارون کو دیکہا چلے آتے ہین درختون مین سے سب سے آگے اون مین اخرم اسدی تہے وہ عبدالرحمن
بن عیینہ فزاری سے (لوٹیرون کے سردار سے) جا ملے عبدالرحمن نے اونکو دیکہا دونون مین چوٹین چلین اخرم نے عبدالرحمن
کے گہوڑے کو مار ڈالا اور عبدالرحمن نے اخرم کو مار ڈالا پہر عبدالرحمن اخرم کے گہوڑے پر سوار ہو گیا بعد اوسکے ابو قتادہ (رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص سوار) عبدالرحمن سے جا ملے اور اوس سے چوٹین ہونے لگین ابو قتادہ کا گہوڑا مارا گیا اور
ابو قتادہ نے عبدالرحمن کو مار ڈالا پہر ابو قتادہ اخرم کے گہوڑے پر سوار ہوئے (جسکو عبدالرحمن نے لے لیا تہا) بعد اوسکے
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ اوس پانی پر تہے جسکا نام ذو قرد تہا اور وہان سے مینے لوٹیرون کو ہانک دیا تہا
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانسو آدمیون مین تہے آپ نے مجہے ایک سوار کا حصہ دیا اور ایک پیادہ کا **ف** تو تین حصے دیے یا چار
انہون نے کام ہی ایسا کیا جو بہت سے آدمیون سے نہ ہوتا مسلم کی روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوارون
مین ہمارے بہتر آج کے دن ابو قتادہ ہے اور سب پیادون مین بہتر ہمارے سلمہ بن الاکوع ہے پہر سلمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجہے اپنے پیچہے اونٹ پر بٹہا لیا جسکا نام عضباء تہا اور مدینے تک اسی طرح آئے ایک سوار کا حصہ دیا اور ایک پیادے کا اسمین
دو احتمال ہین ایک یہ کہ چار حصے دیے دوسرے یہہ کہ تین حصے دیے سبب اسکا یہہ ہے کہ سوار کے حصے مین اختلاف ہے جن لوگون کے نزدیک
سوار کے تین حصے ہین ایک حصہ اوسکا اور دو حصے اوسکے گہوڑے کے تو اون کے نزدیک چار حصے ہوئے اور جن لوگون کے نزدیک سوار

کے دو حصے مین ایک حصہ اوسکا اور ایک حصہ اوسکی گھوڑیکا تو اوسکی نزدیک تین حصے ہوے امام ابو حنیفہ نے اخیر قول اختیار
کیا ہے اور دلیل اون کی وہی حدیث مجمع بن جاریہ انصاری کی ہے جو اوپر گزری باقی ائمہ اور علما کے نزدیک سوار کے تین
حصے ہین **باب** فی النفل من الذہب والفضۃ ومن اول مغنم سونے اور چاندی مین سے نفل کا بیان اور غنیمت
کے مال مین سے **عن** ابی الجویریۃ الجرمی قال اصبت بارض الروم جرۃ حمراء فیہا دنانیر فی امرۃ معاویۃ
وعلینا رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم من بنی سلیم یقال لہ معن بن یزید فاتیتہ بہا فقسمہا بین
المسلمین واعطانی منہا مثل ما اعطی رجلا منہم ثم قال لولا انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول لا نفل الا بعد الخمس لاعطیتک ثم اخذ یعرض علی من نصیبہ فابیت **ترجمہ** ابی جویریہ
جرمی سے روایت ہے روم کی زمین مین ایک سرخ ٹھلیا مین نے پائی اوسمین دینار تھے معاویہ کی خلافت مین اوسوقت بنی
سلیم مین سے ایکشخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہماری پر حاکم تھا اوسکو معن بن یزید کہا کرتے تھے وہ ٹھلیا مین
اوسکی پاس لایا تو اوسنے اون دیناروں کو مسلمانون مین بانٹا اور مجھکو بھی اوسمین سے اوتنا ہی دیا جتنا ہر ہر شخص کو دیا یعنی سب
کے برابر دیا کچھ زیادہ نہ دیا پھر کہا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نہ سنا ہوتا جو آپ فرماتے تھے زیادہ حصہ دینا نہین ہے
مگر خمس نکالنے کے بعد تو البتہ تجھکو زیادہ دیتا مین یعنی نفل اور دوسرے پھر وہ اپنے حصے مین سے مجھے دینے لگے مین نے نہ لیا
ف یعنی حضرت نے فرمایا کہ نفل یعنے زیادہ حصہ دینا خمس نکالنے کے بعد ہوتا ہے تو یہ اوس مال مین ہوتا ہے جس مین
خمس ہو اور خمس اوس مال مین ہوتا ہے جو کافرون سے غلبہ اور زور کے ساتھ حاصل کرین کہ اوسکو غنیمت کہتے ہین اور وہان
قتال ہوا ہو اور یہ مال فے ہے تو اوسمین خمس ہی نہین تو نفل بھی نہ ہوگا بلکہ سب مسلمانون کو برابر تقسیم کیا جاویگا دوسرے
یہ کہ نفل جنگ شروع ہوتے وقت ہوتا ہے **باب** فی الامام یستاثر بشیء من الفیء لنفسہ جو مال کافرون
سے ملتا ہے اوس مین سے امام اپنے لیے کچھ رکھ لیوے **عن** عمرو بن عبسۃ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الی بعیر فلما سلم اخذ وبرۃ من جنب البعیر ثم قال ولا یحل لی من غنائمکم مثل ہذا
الا الخمس والخمس مردود فیکم **ترجمہ** عمرو بن عبسہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نماز پڑہائی
ایک اونٹ کیطرف یعنی اوسکو سترہ کیا پھر جب سلام پھیرا تو اونٹ کے پہلو مین سے ایک بال لیا اور فرمایا تمہاری غنیمتون سے
میرے لیے حلال نہین ہے اسکے برابر بھی۔ یعنے اوس بال کو دیکھا کر آپنے فرمایا کہ اس بال کے برابر بھی میرے لیے حلال نہین
سواے پانچوین حصے کے اور وہ پانچوان حصہ بھی تمہاری ہی حاجتون مین خرچ کیا جاتا ہے **باب** فی الوفاء بالعہد
اقرار پورا کرنا ضرور ہے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الغادر ینصب لہ لواء یوم القیٰمۃ
فیقال ہذہ غدرۃ فلان بن فلان **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عہد توڑنے
والے کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا کھڑا کیا جاویگا اور کہا جاویگا کہ یہ عہد شکنی ہے فلانے کی جو فلانے کا بیٹا تھا

تاکہ اوسکی ذلت اور رسوائی کو سب لوگ دیکھین اور مشہور ہو **باب** یستحق الامام فی العهد امام جو عہد کرے تو اوسکی
پابندی لوگون پر ضرور ہے **عن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما الامام جنة يقاتل به
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام ایک سپر ہے جس سے لڑائی کیجاتی ہے یعنی اوسی کے
رای سے لڑائی ہوتی ہے تو اوسی کی رائے پر صلح بھی چاہیے **عن** ابی رافع قال بعثتنی قریش الی رسول الله صلی الله
علیه وسلم فلما رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم القی فی قلبی الاسلام فقلت یا رسول الله انی والله لا
ارجع الیهم ابدا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انی لا اخیس بالعهد ولا احبس البرد ولکن ارجع فان کان
فی نفسک الذی فی نفسک الان فارجع قال فذهبت ثم اتیت النبی صلی الله علیه وسلم فاسلمت
قال بکیر واخبرنی ان ابا رافع کان قبطیا قال ابو داود هذا کان فی ذلک الزمان و
الیوم لا یصلح **ترجمہ** ابی رافع سے روایت ہے قریش نے مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف بھیجا یعنی صلح حدیبیہ
مین پھر جب مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو میرے دل مین اسلام ڈالا گیا یعنی اسلام کی خوبی اور رغبت
اور قبولیت پیدا ہوئی مین نے کہا یا رسول اللہ خدا کی قسم ہے کہ اون کیطرف کبھی پھر کر نجاونگا آپنے فرمایا مقرر مین عہد
نہین توڑتا اور نہ قاصد کو قید کرتا ہون مگر تو پھر جا جو اگر تیرے دل مین وہی چیز رہی جو اب ہے یعنی خوبی اسلام تو تو پھر آ
ابو رافع نے کہا کہ مین پھر گیا یعنے قریش کے پاس اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر آکر مسلمان ہوا یعنی
اپنے اسلام کو ظاہر کیا **ف** حضرت نے اوسکو اسلیے نہین روکا تا کہ اون کے مدعا کیموافق جواب دیکر آوے اور پھر آوے یعنے
کفار کے پاس سے پھر ہمارے پاس آکر اسلام لاوے یعنی اپنے اسلام کو ابھی ظاہر نہ کرے بلکہ وہان پہلے جاوے وہانسے پھر آکر
اپنے اسلام کو ظاہر کرے ۔ بکیر نے کہا کہ ابو رافع قبطی تھے یعنی غلام تھے ابو داؤد نے کہا یہ اوس زمانے مین تھا اب صحابہ کے
نسبت ایسا نہ کہنا چاہیے کیونکہ تعظیم صحابہ کی واجب ہے **باب** الامام یکون بینه وبین العدو عهد فیسیر
الیه جب امام مین اور کافرون مین عہد ہو تو امام اونکے ملک مین جا سکتا ہے **عن** سليم بن عامر رجل من حمير
قال کان بین معاوية وبین الروم عهد وکان یسیر نحو بلادهم حتی اذا انقضی العهد غزاهم فجاء
رجل علی فرس او برذون وهو یقول الله اکبر الله اکبر وفاء لا غدر فنظروا فاذا عمرو بن عبسة فارسل
الیه معاوية فساله فقال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من کان بینه وبین قوم عهد
فلا یشد عقدة ولا یحلها حتی ینقضی امدها او ینبذ الیهم علی سواء فرجع معاوية **ترجمہ** سلیم بن عامر سے جو ایک
شخص ہے قبیلہ حمیر سے روایت ہے رومیون اور معاویہ کے درمیان مین عہد صلح کا تھا کہ ایک وقت معلوم تک نہ لڑین اور
معاویہ اونکے شہرون کیطرف سیر کرتے پھرتے تھے جب وقت عہد کی مدت گزر گئی تو اونسے لڑے اتنے مین ایک شخص عربی
گھوڑے پہ یا ترکی پر سوار ہوکر آیا اور وہ یہہ کہتا تھا اللہ اکبر اللہ اکبر وفا ہو غدر نہ ہو ۔ یعنی واجب ہے تم عہد کو پورا کرو

عہد شکنی مت کرو۔ یعنی تم جو ایام صلح مین دشمنون کے شہر کیطرف پہرتے ہو یہہ غدر مین داخل ہی نزد وفا لوگون نے جو
اوسکو بغور دیکہا تو عمرو بن عبسہ صحابی تہا نو معاویہ نے اوس سے اسبات کو یعنی یہہ بات پوچہا کہ ہمارا پہرنا کیونکر غدر ہے
تو عمرو بن عبسہ نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی آپ فرماتے تہے جس شخص مین اور کسی قوم مین عہد
ہو تو جبتک اوس عہد کی مدت نہ گزر جاوی تب تک نہ اوس عہد کو توڑے اور نہ نیا باندہے اور جب عہد کی مدت پوری ہو جاوے
تو برابری پر عہد کو توڑ دے۔ یعنی اونسے صاف کہہ دی کہ ہم مین اور تم مین اب تک صلح تہی اب نہی اب ہم تم برابر ہین معاویہ
یہہ سنکر وہان سی پہر گئے **ف** یعنی نہ کرے کہ صلح کی مدت مین انکے ملک مین چلا جاوی پہر مدت گزرتی ہی بغیر اونکے
اطلاع کئے ہوئے دہوکا دیکر لڑنا شروع کر دیوے **باب** فی الوفاء للمعاهد وحرمة ذمته ذمی کافر کا قتل
کرنا بڑا گناہ ہے **عن** ابی بکرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قتل معاهدا فی غیر کنهه
حرم الله علیه الجنة **ترجمہ** ابی بکرہؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے عہد والے کو مار ڈالا یعنے
اوس کافر کو جو دار الاسلام مین رہتا ہی جزیہ دیکر) بغیر کسی وجہ کے تو حرام کر دیگا اللہ اوسپر جنت کو **باب** فی الرسل
ایلچیونکا بیان **عن** محمد بن اسحاق قال کان مسیلمة کتب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال وقد حدثنی
محمد بن اسحاق عن شیخ من اشجع یقال له سعد بن طارق عن سلمة بن نعیم بن مسعود الاشجعی عن
ابیه نعیم قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لهما حین قرأ کتاب مسیلمة ما تقولان انتما
قالا نقول کما قال قال اما والله لولا ان الرسل لا تقتل لضربت اعناقکما **ترجمہ** نعیم بن مسعود سے
روایت ہی مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے مسیلمہ کذاب کے ایلچیون سے اوسکی کتاب پڑہ کر کہا تم کیا کہتے ہو
انہون نے کہا ہم وہی کہتے ہین جو مسیلمہ نے کہا (یعنی ہم اوسکی رسالت کے قائل ہین) آپ نے فرمایا قسم خدا کی اگر یہہ ہوتا
کہ ایلچی قتل نہین کیے جاتے تو مین تم دونون کی گردن مارتا **ف** مسیلمہ کذاب ایک جہوٹا شخص تہا جسنے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین نبوت کا دعوی کیا تہا یہہ دو شخص جنکا نام عبد اللہ بن نواحہ اور ابن اثال تہا اوسکا پیام لیکر
آئے تہے آپنے ان دونون سے فرمایا کہ ایلچیونکا قتل درست نہین ہی ورنہ تم دونونکو قتل کرتا کیونکہ ان دونون نے بہ
کمال نخوت یہہ کہا کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہی معاذ اللہ۔ پہر آپ غصے ہوئے **عن** حارثة بن مضرب انه اتی عبد الله
فقال ما بینی وبین احد من العرب حنة وانی مررت بمسجد لبنی حنیفة فاذا هم یؤمنون بمسیلمة
فارسل الیهم عبد الله فجیئ بهم فاستتابهم غیر ابن نواحة قال له سمعت رسول الله صلی الله
علیه وسلم یقول لولا انک رسول لضربت عنقک فانت الیوم لست برسول فامر قرظة بن کعب
فضرب عنقه فی السوق ثم قال من اراد ان ینظر الی ابن نواحة قتیلا بالسوق **ترجمہ** حارثہ بن مضرب سے
روایت ہی وہ عبد اللہ بن مسعود پاس آئے اور کہا میری اور کسی عرب کے بیچ مین عداوت نہین ہی مین بنی حنیفہ کے

ایک مسجد پر گزرا تو لوگون کو دیکھا ایمان لاتے ہین مسیلمہ پر عبد اللہ بن مسعود نے یہہ سنکر اون لوگون کو بلا بھیجا اور اون
سے توبہ کرنے کو کہا سوا ابن نواحہ کے اوس سے عبد اللہ نے یہہ کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے
آپ فرماتے تھے اگر تو ایلچی نہ ہوتا تو مین تجھے قتل کرتا پس آج کے دن تو ایلچی نہین ہے پھر عبد اللہ نے حکم کیا قرظہ
بن کعب کو انہون نے اوسکی گردن ماری بازار مین بعد اوسکے عبد اللہ نے کہا جو شخص ابن نواحہ کو دیکھنا چاہے وہ
بازار مین جاکر دیکھ لے مرا ہوا پڑا ہے **ف** یہہ لوگ مسیلمہ کے تابعین تھے اور تعداد اون کی بہت بڑھ گئی تھی یہانتک
کہ ایک لاکھ آدمی اوسکے پیرو ہو گئے تھے پھر قتل ہوا مسیلمہ ابوبکر صدیق کی خلافت مین خالد بن الولید اوس لشکر کے سردار تھے
وحشی کے ہاتھ سے

باب فی امان المرأة عورت اگر کسی کافر کو امان دیوے **عن** ام ھانی بنت ابی طالب
انها اجارت رجلا من المشركين يوم الفتح فاتت النبي صلى الله عليه وسلم فذكرت له ذلك فقال
قد اجرنا من اجرت وامنا من امنت **ترجمہ** ام ہانی بنت ابی طالب سے روایت ہے کہ اونہون نے فتح مکہ کے دن
ایک مشرک کو پناہ دی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اوسکا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا ہمنے پناہ دی جسکو تو نے پناہ دی
اور ہم نے امن دیا جسکو تو نے امن دیا **ف** ام ہانی نے اپنے خاوند کے رشتہ دار کو پناہ دی تھی علی مرتضے رض نے اوسکے
قتل کا ارادہ کیا ام ہانی نے اپنے بھائی کا شکوہ حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی **عن** عائشة
قالت ان كانت المرأة لتجير على المؤمنين فيجوز **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے ایک عورت پناہ دیا کرتی
تھی کسی کافر کو مسلمانون سے پھر وہ پناہ درست ہوتی تھی

باب فی صلح العدو دشمن سے صلح کرنے کا بیان

عن المسور بن مخرمة قال خرج النبي صلى الله عليه وسلم زمن الحديبية في بضع عشرة مائة من اصحابه
حتى اذا كانوا بذي الحليفة قلد الهدي واشعر واحرم بالعمرة وساق الحديث قال وسار النبي صلى الله عليه
وسلم حتى اذا كان بالثنية التي يهبط عليهم منها بركت به راحلته فقال الناس حل حل خلأت القصواء
مرتين فقال النبي صلى الله عليه وسلم ما خلأت وما ذلك لها بخلق ولكن حبسها حابس الفيل ثم
قال والذي نفسي بيده لا يسألوني اليوم خطة يعظمون بها حرمات الله الا اعطيتهم اياها ثم زجرها
فوثبت فعدل عنهم حتى نزل باقصى الحديبية على ثمد قليل الماء فجاءه بديل بن ورقاء الخزاعي ثم
اتاه يعني عروة بن مسعود فجعل يكلم النبي صلى الله عليه وسلم فكلما كلمه اخذ بلحيته والمغيرة بن
شعبة قائم على النبي صلى الله عليه وسلم ومعه السيف وعليه المغفر فضرب يده بنعل السيف وقال
اخر يدك عن لحيته فرفع عروة راسه فقال من هذا قالوا المغيرة بن شعبة فقال اي غدر اولست
اسعى في غدرتك وكان المغيرة صحب قوما في الجاهلية فقتلهم واخذ اموالهم ثم جاء فاسلم فقال النبي
صلى الله عليه وسلم اما الاسلام فقد قبلنا واما المال فانه مال غدر لا حاجة لنا فيه فذكر الحديث

فقال النبي صلى الله عليه وسلم اكتب هذا ما قاضى عليه محمد رسول الله وقص الخبر فقال سهيل وعلى انه
لا يأتيك منا رجل وان كان على دينك الا رددته الينا فلما فرغ من قضية الكتاب قال النبي صلى الله عليه
وسلم لاصحابه قوموا فانحروا ثم احلقوا ثم جاء نسوة مؤمنات مهاجرات الآية فنهاهم الله ان يردوهن
وامرهم ان يردوا الصداق ثم رجع الى المدينة فجاءه ابو بصير رجل من قريش يعني فارسلوا في طلبه فدفعه
الى الرجلين فخرجا به حتى اذا بلغا ذا الحليفة نزلوا ياكلون من تمر لهم فقال ابو بصير لاحد الرجلين
والله اني لارى سيفك هذا يا فلان جيدا فسله الآخر فقال اجل قد جربت به فقال ابو بصير ارني انظر
اليه فامكنه منه فضربه حتى برد وفر الآخر حتى اتى المدينة فدخل المسجد يعدو فقال النبي صلى الله عليه وسلم
لقد راى هذا ذعرا فقال قد قتل والله صاحبي واني لمقتول فجاء ابو بصير فقال قد اوفى الله ذمتك قد رددتني
اليهم ثم نجاني الله منهم فقال النبي صلى الله عليه وسلم ويل امه مسعر حرب لو كان له احد فلما سمع ذلك عرف
انه سيرده اليهم فخرج حتى اتى سيف البحر وينفلت ابو جندل فلحق بابي بصير حتى اجتمعت منهم عصابة

ترجمہ مسور بن مخرمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے زمانے مین یعنی جس سال حدیبیہ کی صلح ہوئی کئی سو ودس سو
صحابی اپنے ساتھ لیکر نکلے یہانتک کہ جب ذوالحلیفہ مین آئے - ذوالحلیفہ ایک جگہہ کا نام ہے مدینے کے قریب تو قلادہ باندھا ہدی کے
اور شعار کیا اور احرام باندھا عمرہ کے لیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہان سے چلے یہانتک کہ جب ثنیہ پر پہونچے (یعنی وہ گہاٹی
جہان سے مکے مین داخل ہوتے ہین) تو حضرت کی اونٹنی آپکو لیکر بیٹھ گئی لوگون نے حل حل کیا (اونٹ کے اوٹھانے کے لیے
یہہ کلمہ بولتے ہین) قصواء بگڑ گئی یا اڑ گئی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا نام قصوا تہا) دوبارہ کہا کہ قصوا اڑ گئی)
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قصوا نہین اڑی نہین کی اور نہ اوسکی عادت ہے اڑنے کی مگر اوسکو ہاتھی کے روکنے والے
نے روک دیا یعنی اللہ تعالے نے جس نے ابرہہ حبش کے بادشاہ کے ہاتھی کو کعبہ ڈھانے کو لایا تہا روکا تہا اوسی نے قصواء کو بھی روکا ہے
پہر آپنے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے قریش جو چیز مجھسے طلب کرین گے جسمین اللہ تعالی کے حرم کی تعظیم
ہوگی وہی چیز مین اونکو دونگا یعنی اس صلح مین قریش جو کچھہ مجھسے وہان کے تعظیم کی بات طلب کرینگے مین قبول کرونگا
پہر اونٹنی کو اوٹھایا تو وہ اوٹھی اور آپ ایکطرف ہوئے یعنی اہل مکہ کی راہ سے اور طرف متوجہ ہوئے یہانتک کہ حدیبیہ کے
انتہا پر میدان مین ایک جگہہ پر جہان تھوڑا سا پانی ہے - یعنی ایک گڑہے مین تھوڑا سا پانی تہا اوسپر جا اوترے (حدیبیہ
اوس گڈہے کا نام ہے) پہلے آپ پاس بدیل بن ورقا خزاعی آیا **ف** اور قریش کا لشکر جمع کرکے آمادہ جنگ ہونا بیان کیا.
آپنے فرمایا ہمین لڑنا ہرگز منظور نہین ہے ہم صرف عمرہ کرنیکو آئے ہین اور قریش سے یہ کہدینا چاہیے کہ ایک مدت قرار دیکر ہم سے صلح
کرلین کہ اوس مدت تک مین اور کافرون سے لڑتا رہون اگر مین غالب آون تو وہ بھی اگر چاہین اور ون کیطرح میری اطاعت
کرلین اور جو مین مغلوب ہون تو مطلب اونکا حاصل ہوگا اوسنے جاکے قریش سے کہا کہ مین محمد اور اونکے اصحاب کو دیکھا وہ عمرے

کے لیے آئے ہین اونکا روکنا ہرگز مناسب نہین اور پیغام آپکا اداکیا مگر قریش ہموار نہ ہوئے **ت** پھر عروہ بن مسعود ثقفی آپکے پاس آیا
اور آپسے گفتگو کرنے لگا حالت گفتگو مین عروہ بار بار آپ کے ریش مبارک کو ہاتھ لگاتا مغیرہ بن شعبہ جو آنحضرت کے پاس تلوار لیے ہوئے
کھڑے تھے اور خود پہنے ہوے تھے انہونے عروہ کے ہاتھ پر تلوار کی کوتہی ماری اور کہا دور رکھ ہاتھ اپنا آپکے ریش مبارک سے عروہ نے سر
اوٹھا کر پوچھا یہ کون تھا لوگون نے کہا مغیرہ بن شعبہ (جو بھتیجا تھا عروہ کا) عروہ نے کہا اے مکار کیا مین نے تیرے مفسدے
اور عہد شکنی کے اصلاح مین سعی نہین کی یہ قصہ یون ہے کہ مغیرہ جاہلیت مین چند لوگون کو اپنے ساتھ لے گیا تھا پھر اون
کو قتل کیا اور اونکے مال لوٹ لے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور مسلمان ہوگیا آپنے فرمایا اسلام تو ہم نے قبول کیا
لیکن مال ہم نہ لینگے وہ مال فریب اور مکر سے حاصل ہوا ہے اوسکی ہمین احتیاج نہین ہے **ف** خیر پھر جو لوگ مارے گئے
مغیرہ کے ہاتھ سے اون کے قوم والون نے عروہ سے جھگڑا کیا کیونکہ مغیرہ عروہ کے بھتیجے تھے عروہ نے اون سے یہ مشکل منفصل
کیا اور دیت دینے کا وعدہ کیا تو عروہ نے مغیرہ پر احسان جتایا کہ مین تو تیرے فساد کی اصلاح کرون اور تو مجھسے برائی کرے
ت بعد اوسکے سور نے اخیر تک حدیث بیان کی **ف** پھر عروہ لوٹ کر اپنے قوم مین گیا اور آپکے اصحاب کی وفا
شعاری اور جان نثاری کا حال بیان کر کے قریش کو صلح کی صلاح دی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مناسب معلوم ہوا
اپنی طرف سے کسیکو قریش کے پاس بطور سفارت کے بھیجین پہلے حضرت عمر سے کہا انہونے عذر کیا کہ قریش کے عداوت مجھسے ہے
آپکو معلوم ہے یہ کام مجھسے نہ بنیگا پھر حضرت عثمان کا بھیجنا قرار پایا وہ گئے اور آپ کا پیغام قریش سے اداکیا قریش اون سے
بہ محبت پیش آئے اور سہیل کو آپ پاس بھیجا اوسکے واسطے پھر صلح ٹھہری **ت** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی
سے فرمایا لکھو یہ وہ صلحنامہ ہے جسپر فیصلہ کیا محمد نے جو اللہ کے رسول ہین اور قریش نے پھر سب قصہ بیان کیا **ف** سہیل نے کہا کہ
آپ اللہ کے رسول ہمارے نزدیک نہین ہین یون لکھو کہ جسپر فیصلہ کیا محمد بن عبد اللہ نے آپنے حضرت علی سے کہا رسول اللہ کا لفظ
مٹا کر بن عبد اللہ لکھدو انہونے کہا مین ایسا نہ کرونگا آپنے اپنے دست مبارک سے لفظ رسول اللہ کو محو کر کے بن عبد اللہ
لکھدیا اور شرائط صلح یہ ٹھہری کہ اب کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر عمرہ کے پھر جاوین سال آئندہ مین آکر عمرہ کرین
مگر ہتھیار ساتھ نہ لاوین سوائے تلوارون کے کہ وہ بھی قراب مین ہون یعنی اوس غلاف مین جو میان کے اوپر ہوتا ہے اور تین روز
سے زیادہ نہ ٹھہرین اور دس برس مدت صلح کی قرار پائی اس عرصے مین آپس مین لڑائی نہ ہو اور جو کوئی حلیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا ہو قریش اوس سے نہ لڑین نہ اوس کے مخالف کی مدد کرین اور حلفائے قریش سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی
معاملہ کرین اور جو کوئی مسلمانون مین سے مرتد ہو کر قریش مین چلا آوے تو قریش اوسکو نہ پھیرین **ت** اور جو کوئی قریش
مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آوے اگرچہ مسلمان ہو کر آوے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو پھیر دین
جب آپ صلحنامہ کی تحریر سے فارغ ہوئے تو صحابہ سے فرمایا اوٹھو اور قربانیان نحر کرو پھر سر منڈا ڈالو پھر اوسکی چند عورتین
مکے سے مسلمان ہو کر مسلمانون پاس ہجرت کر کے آئین اللہ تعالیٰ نے اون کے پھیر دینے سے منع کیا دلیل کہ یہ شرط مردون

سی خاص تہی) اور پہر اونکا پہروادیا جواون کے کافر خاوندون نے اونکو دیا تہا پہر آپ مدینے مین تشریف لائی تو ایک شخص قریش مین سے جسکا نام ابوبصیر تہا آپ پاس آیا (مسلمان ہوکر) قریش نے اوسکو واپس بلانے کو دو آدمی بہیجے آپنے ابوبصیر کو اون کے حوالے کردیا وہ اوسکو ساتہہ لیکر نکلے جب ذوالحلیفہ مین پہونچے تو اوترکر کہجورین کہانے لگے ابوبصیر نے اون دونون مین سے ایک کی تلوار دیکہکر کہا قسم خدا کی یہہ تمہاری تلوار بہت عمدہ معلوم ہوتی ہے اوس نے میان سے نکالکر کہا ہان مین اسکو آزما چکا ہون ابوبصیر نے کہا مین تو دیکہون اوس نے دیدی ابوبصیر نے اوسی تلوار سے اوسکے مالک کو مارا یہانتک کہ وہ ٹہنڈا ہوگیا اور دوسرا ساتہی یہہ دیکہکر بہاگا یہانتک کہ مدینے مین آیا اور جلدی سے مسجد شریف مین گہسا رسول اللہ صلعم نے فرمایا یہہ ڈر گیا ہے وہ بولا میرا ساتہی مارا گیا اور مین بہی مارا جاؤنگا اتنے مین ابوبصیر آن پہونچا اور بولا یا رسول اللہ آپنے اپنا عہد پورا کیا مجہکو کافرون کو پہیر دیا پہر اللہ نے مجہکو اون سے نجات دی آپنے فرمایا عجب لڑائیکا بہڑکانیوالا ہے اگر اسکا کوئی ساتہی ہوتا **ف** تو فساد بڑہا دیتا اور صلح توڑ دیتا اس ارشاد مین یہہ اشارہ تہا کہ بہاگ جاوے اور مکہ مین جو مسلمان کافرون کے پاس مین وہ بہی اوس سے جا ملین مگر آپنے صراحۃً ایسا نہ کہا کہ قریش سنکر دشمن ہو جاوین اور صلح توڑ دین **ف** ابوبصیر نے جب یہہ سنا تو سمجہہ گئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہر مجہکو کافرون کو پہیر دینگے وہ نکل کہڑے ہوئے اور دریا کے کنارے پر آرہے اور ابوجندل (جو سہیل کا بیٹا تہا جس نے صلح کرائی تہی وہ مسلمان ہوگیا تہا اور صلح کے بعد آپ پاس آیا تہا لیکن آپنے اوسے واپس کردیا تہا کفار کو صلح کی موافق) وہ بہی ابوبصیر سے ملگیا یہانتک کہ ایک جماعت مسلمانون کی وہان ہوگئی **ف** ستر آدمی یا تین سو آدمی انہون نے کافرون کے قافلون کو لوٹنا شروع کیا قریش نے مجبور ہوکر آنحضرت سے کہلا بہیجا کہ ہم شرط سے درگذرے آپ اون لوگون کو اپنے ہی پاس بلا رکہیے آپنے اون سب کو بلا لیا مگر ابوبصیر حالت نزع مین تہے جسوقت نامہ آپکا طلب کے لیے پہونچا اور ہاتہہ مین اوسکو لے لیا اور جان بحق تسلیم کی۔ الحمد للہ تمام ہوا پارہ ستریہ از سنن ابی داؤد کے بتیس پارون مین سے اب شروع ہوتا ہے پارہ اٹہارہوان اوسکے فضل اور انعام پر اعتماد کرکے یا اللہ ہماری مدد فرما اور توفیق دے ہم کو اس کتاب کے پورا کرنیکی فقط

تم الجزء السابع عشر ویتلوه الجزء الثامن عشر ان شاء اللہ تعالی

فہرست ابواب پارہ ہفدہم سنن ابی داؤد

الجزء الثامن عشر

پارہ اٹھارہوان

عن المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم انهم اصطلحوا على وضع الحرب عشر سنين يامن فيهن
الناس وعلى ان بيننا عيبة مكفوفة وانه لا اسلال ولا اغلال **ترجمہ** مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے
روایت ہے کہ قریش نے صلح کی اسبات پر کہ دس برس تک لڑائی کو موقوف رکھینگے لوگ اس مدت مین امن سے رہین اور
ہمارے اون کے درمیان مین دل صاف ہوگا **ف** یہ حاصل ترجمہ ہے لفظی ترجمہ عیبہ کا نہین ہے عیبہ کہتے ہین اوس
تھیلی یا کٹھری کو جسمین عمدہ عمدہ کپڑے رکھا کرتے ہین دل کو تشبیہ دی عیبہ کے ساتھہ اور مکفوفہ کے معنے بندہی ہوئی یعنی ہمارا
دل صاف رہیگا مکر اور فساد اور کینے سے اور عہد توڑنے سے **ف** اور نہ چوری ہوگی چھپکر اور کھل کر **ف** یعنی
ایک فریق دوسرے فریق کا مال نہ چرا کر چپکے سے لینگے نہ علانیہ لوٹ مار کرینگے بعضون نے اسکے بالعکس معنے لیے ہین
یعنی اسلال علانیہ لوٹ کر مارنا اور اغلال چھپا کر چرانا۔ بعضون نے کہا اسلال سے مراد تلوارین نکالنا ہے اور اغلال سے
مراد زرہین پہننا ہے یعنی جنگ نہ کرینگے **عن** حسان بن عطية قال مال مكحول وابن ابى زكريا الى خالد بن
معدان وملت معهم فحدثنا عن جبير بن نفير قال قال جبير انطلق بنا الى ذى مخبر رجل من اصحاب
النبى صلى الله عليه وسلم فاتيناه فسأله جبير عن الهدنة فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول ستصالحون الروم صلحا آمنا وتغزون انتم وهم عدوا من ورائكم **ترجمہ** حسان بن
عطیہ سے روایت ہے مکحول اور ابن ابی زکریا خالد بن معدان کیطرف چلے مین بھی اون کے ساتھہ گیا انہون نے
حدیث بیان کی جبیر بن نفیر سے کہ جبیر نے مجھسے کہا چل ذی مخبر پاس جو ایک صحابی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
مین گیا جبیر نے اون سے پوچھا صلح کو انہون نے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قریب ہے
کہ صلح کروگے تم روم سے ایسی کہ خوف نرہیگا پھر وہ اور تم ملکر ایک اور دشمن سے لڑوگے **باب** فی العدو یوتی
على غرة ويتشبه بهم دشمن پاس غفلت دیکھ جانا اور اوسکو دہوکا دیکر مارنا **عن** جابر قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من لكعب بن الاشرف فانه قد اذى الله ورسوله فقام محمد بن مسلمة فقال انا يا رسول
الله اتحب ان اقتله قال نعم قال فاذن لى ان اقول شيئا قال نعم فاتاه فقال ان هذا الرجل قد سألنا
الصدقة وقد عنانا قال وايضا لتملنه قال اتبعناه فنحن نكره ان ندعه حتى ننظر الى اى شئ
يصير امره وقد اردنا ان تسلفنا وسقا او وسقين قال اى شئ ترهنونى قال وما تريد منا فقال
نساءكم قالوا سبحان الله انت اجمل العرب نرهنك نساءنا فيكون ذلك عارا علينا قال فترهنونى

اولادکم قالوا سبحان اللہ یسب ابن احدنا فیقال رھنت بوسق او وسقین قالوا نرھنک اللامۃ یرید السلاح قال نعم فلما اتاہ ناداہ فخرج الیہ وھو متطیب ینضح راسہ فلما ان جلس الیہ وقد کان جاء معہ بنفر ثلاثۃ او اربعۃ فذکروا لہ قال عندی فلانۃ وھی اعطر نساء الناس قال تاذن لی فاشم قال نعم فادخل یدہ فی راسہ فشمہ قال اعود قال نعم فادخل یدہ فی راسہ فلما استمکن منہ قال دونکم فضربوہ حتی قتلوہ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون قتل کریگا کعب بن الاشرف کو **ف** کعب بن الاشرف یہودیوں کا سردار تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد شکنی کی اور ہمیشہ لوگون کو مسلمانون سے جنگ کرنے کے لیے ترغیب دیتا تھا **ف** کیونکہ اوس نے تکلیف دی اللہ کو اور اسکے رسول کو یہ سنکر محمد بن مسلمہ کھڑے ہوئے اور کہا مین یہ کام کرونگا یا رسول اللہ کیا آپ چاہتے ہین مین اوسکو قتل کرون آپ نے فرمایا ہان محمد بن مسلمہ نے کہا تو پھر مجھے اجازت دیجیے مین کچھ کہون **ف** یعنی ظاہر آپ کی شکایت اوس سے کرون تاکہ وہ مجھکو اپنا دوست جانے اور آپ سے برگشتہ سمجھے **ف** آپ نے فرمایا ہان کہو پھر محمد بن مسلمہ کعب پاس آئے اور کہا یہ شخص یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہم سے صدقہ مانگا پھر ہم کو مصیبت مین ڈالدیا کعب نے کہا ابھی کیا ہے اور تم مصیبت مین پڑوگے محمد بن مسلمہ نے کہا ہم اوس کی پیروی کر چکے اب یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ اوسکو چھوڑ دین جبتک اوس کا انجام نہ دیکھین کیا ہوتا ہے ہمارا مطلب تم سے یہ ہے کہ ایک وسق یا دو وسق اناج ہم کو قرض دو کعب نے کہا کیا چیز گرو رکھوگے محمد بن مسلمہ نے کہا تم کیا چاہتے ہو کعب نے کہا اپنی عورتین گرو رکھو اونہون نے کہا سبحان اللہ تم عمدہ عرب ہو کر ایسا کہتے ہو کیا ہم اپنی عورتین تمہارے پاس گرو رکھین اور ننگ ہم پر ہے کعب نے کہا اچھا اپنی اولاد گرو رکھو اونہون نے کہا سبحان اللہ جب ہمارا بیٹا بڑا ہو تو لوگ اوسکو یہی طعنہ دین کہ ایک وسق یا دو وسق پر گرو ہوا تھا ہم تو ہتھیار تمہارے پاس گرو رکھینگے کعب نے کہا اچھا پھر محمد بن مسلمہ اوسکے پاس گئے رات کو اور اپنے ساتھ تین یا چار آدمی لیکر گئے اور پکار کر اوسکو بلایا کعب رات مین اوترنے لگا اوسکی عورت نے کہا مجھے تو اس آواز سے خون معلوم ہوتا ہے کعب نے کہا یہ تو میرا دوست محمد بن مسلمہ ہے اور اوسکا شیر خوار بچہ اور ابو نائلہ کعب نکلا خوشبو لگائے ہوئے اوسکا سر مہک رہا تھا جب محمد بن مسلمہ بیٹھے اور اپنے ساتھ تین چار آدمی لائے تھے سب نے تذکرہ شروع کیا خوشبو کا یعنی کعب سے کہا کہ ایسی خوشبو تم کہان سے لاتے ہو کعب نے کہا میرے پاس فلان عورت ہے وہ سب عورتون سے زیادہ معطر رہتی ہے محمد بن مسلمہ نے کہا کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ مین تمہارے بال سونگھون کعب نے کہا اچھا سونگھو محمد بن مسلمہ نے اپنا ہاتھ اوسکے سر مین ڈالکر سونگھا پھر دوبارہ اجازت چاہی کعب نے کہا اچھا محمد بن مسلمہ نے اپنا ہاتھ اوسکے سر پر رکھا اور اپنے ساتھیون سے اشارہ کیا او دیکھتے کیا ہو اونہون نے مارنا شروع کیا یہان تک کہ مرگیا **ف** اس حدیث سے غفلت او دھوکا دیکر مار ڈالنے کا جواز معلوم ہوتا ہے اور یہ غدر نہین ہے کیونکہ غدر کہتے ہین عہد توڑنے کو اور بعضون کے نزدیک یہ امر درست نہین ہے وہ استدلال کرتے ہین اس حدیث سے جو آگے آتی ہے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الایمان قید الفتک لا یفتک مومن **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ

نے روک دیا فتک کو اب کوئی مومن فتک نہ کرے **ف** فتک کہتے ہیں دہوکہ سے مار ڈالنے کو غافل پاکر مراد یہ ہے کہ مومن
کو ساتھ ایسا نہ کرنا چاہیے یا کافر کے ساتھ بھی نہ کرنا چاہیے اور کعب بن الاشرف کا قتل قبل اس نہی کے ہوگا یا وہ مخصوص
تہا امام کے حکم سے واللہ اعلم **باب** فی التکبیر علی کل شرف فی المسیر سفر میں ہر بلندی پر چڑھتے وقت تکبیر کہنا

عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قفل من غزو او حج او عمرۃ یکبر
علی کل شرف من الارض ثلث تکبیرات ویقول لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد
وھو علی کل شیء قدیر آئبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق اللہ وعدہ
ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد
سے لوٹتے یا حج سے یا عمرے سے تو ہر بلندی پر تکبیر کہتے تین بار اور کہتے لا الہ الا اللہ وحدہ اخیر تک یعنی نہیں ہے کوئی معبود سچا
سوا خدا کے وہ اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہیں ہے اوسی کی سلطنت ہے اور اوسی کی تعریف سجتی ہے وہ ہر چیز پر اختیار
رکھتا ہے ہم اوٹنے والے ہیں توبہ کرنیوالے ہیں اللہ کی طرف پوجنے والے ہیں سجدہ کرنیوالے ہیں اللہ کو۔ اپنے پروردگار کی
تعریف کرنیوالے ہیں سچا کیا اللہ نے وعدہ اپنا اور مدد کی اپنے بندے کی اور بھگا دیا فوجوں کو آپ اکیلے اوسی نے **باب**
فی الاذن فی القفول بعد النھی جہاد سے لوٹ آنیکی اجازت بعد ممانعت کے **ف** ابتدای اسلام میں منافقوں کا
طریقہ تہا کہ جہاد کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ نکلتے اگر نکلتے بھی تو راستے سے طرح طرح کے بہانے
کرکے عذر میں بیان کرکر آپ سے اذن لیکر لوٹ آتے اللہ جل جلالہ نے سورۂ برات میں اوتارا لا یستاذنک الذین
یؤمنون باللہ والیوم الآخر ان یجاھدوا باموالھم وانفسھم واللہ علیم بالمتقین انما یستاذنک الذین لا یؤمنون باللہ والیوم
الآخر وارتابت قلوبھم فھم فی ریبھم یترددون۔ یعنی نہیں رخصت مانگتے تجھ سے جو لوگ یقین رکھتے ہیں اللہ پر اور پچھلے
دن پر اس سے کہ لڑیں اپنے مال اور جان سے اور اللہ خوب جانتا ہے ڈر والوں کو رخصت وہی مانگتے ہیں تجھ سے جو نہیں
یقین رکھتے اللہ پر اور پچھلے دن پر اور شک میں پڑگئے دل اونکے تو وہ اپنے شک ہی میں بھٹکتے ہیں (یعنی جہاد میں جانے
اور نہ جانے سے لیت ولعل کرتے ہیں) جب یہ آیت اوتری تو جہاد سے لوٹ آنا اگرچہ پیغمبر کی اجازت سے ہو منع ہوا پھر جب
اسلام قوی ہوگیا اور مجاہدین کی کثرت ہوگئی اور منافق قتل کیے گیے اللہ جل جلالہ نے سورۂ نور میں دوسری آیت
اوتاری۔ انما المؤمنون الذین آمنوا باللہ ورسولہ واذا کانوا معہ علی امر جامع لم یذھبوا حتی یستاذنوہ ان الذین
یستاذنونک اولئک الذین یؤمنون باللہ ورسولہ فاذا استاذنوک لبعض شانھم فاذن لمن شئت منھم واستغفر لھم
اللہ ان اللہ غفور رحیم + ایمان والے وہ ہیں جو یقین لائے ہیں اللہ پر اور اوسکے رسول پر اور جب ہوتے ہیں اوسکے ساتھ کسی
جمع ہونیکے کام میں (جیسے جہاد جمعہ وغیرہ) تو چلے نہیں جاتے جبتک اوس سے پروانگی نہیں لیتے جو لوگ تجھ سے پروانگی
لیتے ہیں وہی ہیں جو مانتے ہیں اللہ کو اور اوسکے رسول کو پھر جب پروانگی مانگیں تجھ سے اپنے کسی کام کو تو پروانگی دے جسکو تو چاہے

اون مین سے اور معافی مانگ اون کے لیے اللہ سے بیشک اللہ بخشنے والا ہے مہربان ۔ اب پہلی آیت منسوخ ہوگئی اور جہاد سے لوٹ آنا اگر
کوئی ضرورت پیش آوے بعد اجازت کے درست ہوا ۔ اسی کا بیان ہے اس حدیث مین جو آگے آتی ہے **عن** ابن عباس قال لا یستاذنک
الذین یؤمنون باللہ والیوم الآخر الآیۃ نسختہا التی فی النور انما المؤمنون الذین آمنوا باللہ
ورسولہ الی غفور رحیم **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے انہون نے کہا لا یستاذنک الذین یؤمنون باللہ
والیوم الآخر اخیر آیت تک منسوخ ہوگئی اس آیت سے جو سورہ نور مین اوتری انما المؤمنون الذین آمنوا باللہ اخیر تک یعنی غفور رحیم تک

باب فی بعثۃ البشراء خوشخبری دینے کے لیے کسیکو بھیجنا **عن** جریر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الا تریحنی من ذی الخلصۃ فاتاہا فحرقہا ثم بعث رجلا من احمس الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یبشرہ یکنی اباارطاۃ **ترجمہ** جریر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہکو کیا تو مجہے بیفکر نہین کرتا
ذی الخلصہ سے **ف** ذی الخلصہ ایک گہر تہا جسمین بت رہا کرتا تہا دوس اور خثعم وغیرہ کا) اور بعضون نے کہا خود
بت کا نام تہا اور بیفکر کرنیسے مراد یہ ہے کہ اوس گہر کو اُجاڑ اور برباد کیون نہین کر دیتا تاکہ خس کم اور جہان پاک ہو **ت**
یہ سنکر جریر وہان گئے اور اوسکو جلا دیا پہر ایک آدمی قبیلہ احمس سے بہیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اسکی خوشخبری
دینے کو جسکی کنیت ابوارطاۃ تہی

باب فی اعطاء البشیر جو شخص خوش خبر لیکر آوے اوسکو کچہ انعام دینا **عن** کعب
بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قدم من سفر بدا بالمسجد فرکع فیہ رکعتین ثم جلس
للناس وقص ابن السرح الحدیث قال ونہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلمین عن کلامنا ایہا الثلاثۃ
حتی اذا طال علی تسورت جدار حائط ابی قتادۃ وہو ابن عمی فسلمت علیہ فواللہ ما رد علی السلام
ثم صلیت الصبح صباح خمسین لیلۃ علی ظہر بیت من بیوتنا فسمعت صارخا یا کعب بن مالک ابشر
فلما جاءنی الذی سمعت صوتہ یبشرنی نزعت لہ ثوبی فکسوتہما ایاہ فانطلقت حتی اذا دخلت
المسجد فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس فقام الی طلحۃ بن عبید اللہ یہرول حتی صافحنی
وہنأنی **ترجمہ** کعب بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے آتے تو پہلے مسجد مین جاتے اور دو رکعتین
پڑہتے پہر لوگون مین بیٹہتے بعد اوسکی ابن السرح نے پوری حدیث بیان کی کعب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون
کو ہم تینون آدمیون سے بات کرنے کی لیے منع فرمایا **ف** وجہ اسکی یہ تہی کہ کعب بن مالک اور دو صحابی اور جو بدری تہے ۔ ایک کا
نام ہلال بن امیہ اور دوسرے کا نام مرارہ بن الربیع بدون کسی عذر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک مین نہ
گئے جب آپنے مراجعت فرمائی تو یہ لوگ حضور اقدس مین حاضر ہوئے اور صاف صاف کہہ دیا کہ ہم لوگون کو کوئی عذر نہ تہا
یون ہی رہ گئے آپنے فرمایا تم ٹہہرو جیسا کہ خدای تعالے تمہارے باب مین حکم فرماویگا کیا جاویگا آپنے حکم دیا کہ ان تینون آدمیون سے
کوئی بات نہ کرے سب مسلمانون نے ان سے بات کرنا چہوڑ دیا **ت** جب بہت دن گذرے تو مین ابو قتادہ کے باغ مین دیوار پہاند

کر گیا وہ میرے چچا کا بیٹا تہا مین نے اوسکو سلام کیا قسم خدا کی اوس نے جواب تک نہ دیا (کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام اور سلام سے منع کیا تہا) پہر مین نے صبح کی نماز پڑہی پچاسوین دن اپنے گہر کے چہت پر تو ایک پکارنیولی کی آواز سنی جو پکارتا تہا ای کعب بن مالک خوش ہوجا پہر جب شخص میری پاس آیا تو مین نے اپنے دو نو کپڑے اوتار کر اوسکو دیے اور مین چلا جب مسجد نبوی مین آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہے ہوئے تہے طلحہ بن عبید اللہ مجہے دیکہکر اوٹہہ کہڑے ہوے اور دوڑتے ہوے آکر مجہسے مصافحہ کیا اور مبارکباد دی **ف** توبہ قبول ہونے کی اللہ جل جلالہ نے اوتارا ثم یتوب اللہ من بعد ذلک علی من یشاء واللہ غفور رحیم کعب نے کہا یہ احسان طلحہ کا مین کبہی بہولنے نہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مین نے دیکہا چہرہ مبارک خوشی سے چمک رہا تہا اور آپنے فرمایا بشارت ہو تجہے ایسے دن کی جو بہتر ہے اون سب دنون مین جب سے تیری ماں نے تجہے جنا ہے مین نے کہا کہ اس خوشی کے شکرانے مین جی چاہتا ہے کہ اپنا سارا مال خیرات کر دون آپنے ساری مال کے دیڈالنے سے منع کیا اور فرمایا کچہہ مال اپنے پاس بہی رہنے دے اونہا دفعتون کو اللہ نے رسوا کیا

باب فی سجود الشکر سجدہ شکر کا بیان

عن ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا جاءہ امر سرورا و بشر بہ خر ساجدا شاکرا للہ **ترجمہ** ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب کوئی خوشی کی بات آتی یا آپ خوشخبری دیے جاتے تو سجدے مین گر پڑتے اللہ کے شکر کے لیے **ف** اس کو سجدہ شکر کہتے ہین۔ یہ شافعی اور احمد اور محمد کے نزدیک مسنون ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک مکروہ ہے اون پر یہ حدیث حجت ہے **عن** سعد بن ابی وقاص قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مکۃ نرید المدینۃ فلما کنا قریبا من عزوراء نزل ثم رفع یدیہ فدعا اللہ ساعۃ ثم خر ساجدا فمکث طویلا ثم قام فرفع یدیہ فدعا اللہ ساعۃ ثم خر ساجدا فمکث طویلا ثم قام فرفع یدیہ ساعۃ ثم خر ساجدا ذکرہ احمد ثلثا قال انی سألت ربی وشفعت لامتی فاعطانی ثلث امتی فخررت ساجدا شکرا لربی ثم رفعت راسی فسألت ربی لامتی فاعطانی ثلث امتی فخررت ساجدا لربی شکرا ثم رفعت راسی فسألت ربی لامتی فاعطانی الثلث الاخر فخررت ساجدا لربی **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ نکلے مکے سے مدینے کو آتے تہے جب عزورا (ایک گہاٹی کا نام ہے) مین پہونچے تو آپ اوترے اور دونو ہاتہہ اوٹہا کر ایک ساعت تک خدا سے دعا کی پہر سجدے مین گرے اور بڑی دیر تک سجدے ہی مین رہے بعد اسکے کہڑے ہوئے اور ہاتہہ اوٹہا کر دعا کی ایک ساعت تک پہر سجدے مین گرے اور بڑی دیر تک سجدے مین رہے پہر کہڑے ہوئے اور دونون ہاتہہ اوٹہا کر دعا کی ایک ساعت تک پہر سجدے مین گرے بعد اوسکے فرمایا مین نے اپنے رب سے مانگا اور سفارش کی امت کے لیے اللہ جل جلالہ نے ایک تہائی امت مجہے دیدی مین نے سجدہ شکر کیا پہر سر اوٹہایا اور دعا کی اپنی امت کے واسطے اللہ نے ایک تہائی امت اور دی مین نے سجدہ شکر کیا پہر سر اوٹہایا

اور دعا کی اپنی امت کے لیے اللہ نے ایک تہائی جو باقی تھی وہ بھی دیدی مین نے سجدہ شکر کیا اپنے پروردگار کو **باب**
فی الطروق رات کو سفر سے اپنے گھر مین آنا کیسا ہے **عن** جابر بن عبد اللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یکرہ ان یاتی الرجل اهله طروقا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برا جانتے تھے کہ آدمی اپنے
گھر مین (سفر سے) رات کو آوے **ف** اس کی بہت وجہین ہین - ایک تو یہ کہ لوگ سوتے ہوتے مین دروازہ کا آواز دینا پڑتا ہے
اوسکی گھر والون کو بھی تکلیف محلے والے بھی خفا ہوتے ہین - دوسری یہ کہ رات کو اکثر تمیز نہین ہوتی شاید لوگ چور سمجھ کر سپر
حملہ کرین اور صدمہ پہنچاوین - تیسری یہ کہ عورت کو فرصت نہین ملتی کہ بن سنور کر خاوند کے سامنے آوے احتمال ہے کہ
میلے کچیلے بُرے لباس مین ہو اور خاوند کو اوس سے دیکھکر نفرت پیدا ہو جاوے - چوتھی یہ کہ بعضی عورت بدکار ہوتی ہے
احتمال ہے کہ شب کو اوسکا آشنا وہان موجود ہو اور خاوند کو دیکھ کر وہ خاوند کو مارے یا خاوند اوسکو مارے دونون صورتون
مین خرابی ہے اور رسوائی **عن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان احسن ما دخل الرجل علی اهله اذا
قدم من سفر اول اللیل **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا وقت سفر سے گھر مین آنے
کا یہ ہے کہ سر شام آوے **عن** جابر بن عبد اللہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فلما
ذهبنا لندخل قال امهلوا حتی ندخل لیلا لکی تمتشط الشعثة وتستحد المغیبة **ترجمہ** جابر بن
عبد اللہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے سفر سے تو ہم شہر مین جانے لگے آپ نے فرمایا ٹھہرو ہم
رات کو جاوینگے (اور شہر مین خبر کردی) تاکہ جو عورت پریشان سر ہو وہ کنگھی کرے اور جس عورت کا خاوند غائب
تھا وہ صفائی کرے زیر ناف کے بالون کی **باب** فی التلقی مسافر کا استقبال کرنا **عن** السائب بن یزید
قال لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینة من غزوة تبوك تلقاه الناس فلقیته مع الصبیان
علی ثنیة الوداع **ترجمہ** سائب بن یزید سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے مدینے کو آئے
تو لوگون نے اونکا استقبال کیا مین بھی بچون کے ساتھ آپ سے جا کر ملا ثنیة الوداع پر **باب** ما یستحب من
انفاد الزاد فی الغزو اذا قفل جب جہاد کا سامان کرے اور نہ جاسکے تو وہ سامان کسی اور مجاہد کو دیدے **عن**
انس بن مالك ان فتی من اسلم قال یا رسول اللہ انی ارید الجهاد ولیس لی مال اتجهز به فقال اذهب
الی فلان الانصاری فانه قد تجهز فمرض فقل له ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرئك السلام
وقل له ادفع الی ما تجهزت به فاتاه فقال له ذلك فقال یا فلانة ادفعی الیه ما جهزتنی به ولا تحبسی
منه شیئا فواللہ لا تحبسین منه شیئا فیبارك اللہ فیه **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ایک جوان نے
قبیلہ اسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میرا قصد ہے جہاد کا لیکن سامان میرے پاس نہین ہے آپ نے فرمایا فلان انصاری کے پاس جا
اوس نے جہاد کا سامان کیا تھا لیکن بیمار ہو گیا اوس سے کہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھے سلام کہا ہے اور یہ کہہ جو اسباب

تو نے جہاد کے لیے جمع کیا تہا وہ مجہکو دیدے اوس شخص نے ایسا ہی کیا اوس انصاری پاس گیا اور یہی کہا انصاری
نے اپنی عورت سی کہا سنتی ہی جسقدر سامان تو نی میرے لیے کیا تہا وہ سب اسکو دیدے کچہ مت رکہہ قسم خدا کی
اگر تو کچہ رکہہ لے گی اوسمین برکت نہ ہو گی **باب** في الصلوة عند القدوم من السفر جب سفر سے لوٹ
کر آوے تو پہلے نماز پڑہے **عن** كعب بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم كان لا يقدم من سفر
الا نهارا قال الحسن في الضحى فاذا قدم من سفر اتى المسجد فركع فيه ركعتين ثم جلس فيه
ترجمہ کعب بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے آتے تو دن کو آتے چاشت کے
وقت پہر جب شہر مین داخل ہوتے پہلے مسجد مین آکر دو رکعتین پڑہتے بعد اوسکے بیٹہتے وہان **عن** ابن عمر ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم حين اقبل من حجته دخل المدينة فاناخ على باب مسجده ثم
دخله فركع فيه ركعتين ثم انصرف الى بيته قال نافع فكان ابن عمر كذلك يصنع **ترجمہ**
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حج کر کر آئے تو مدینے مین داخل ہوئے اور اونٹنی کو
مسجد کے دروازے پر بٹہایا بعد اوسکے مسجد مین جاکر دو رکعتین پڑہین پہر گہر مین گئے نافع نے کہا عبد اللہ بن عمر
بھی ایسا ہی کیا کرتے **باب** في كراء المقاسم تقسیم کرنیوالے کی اجرت کا بیان **عن** ابي سعيد الخدري سے
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اياكم والقسامة قال فقلنا وما القسامة قال الشئ يكون
بين الناس فينتقص منه **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم تقسیم
کی اجرت دینے سے ہم نے کہا کیا مراد ہی اس سے آپ نے فرمایا ایک چیز کئی آدمیون مین مشترک ہوتی ہی پہر وہ کم ہو
جاتی ہی **ف** خطابی نے کہا اس حدیث سے یہ مقصود نہین ہی کہ تقسیم کی اجرت لینا حرام ہی بلکہ مراد بھی ہی اس
اجرت سے جو بطور جبر کے حاکم کے حکم سے لیجاتی ہی بلا رضامندی مالکین اموال کے اور لیکن اگر مالکین کی رضامندی
سے لیجاوے تو درست ہی دوسری روایت مین عطا بن یسار سے ایسا ہی مروی ہی اتنا زیادہ ہی **الرجل**
يكون على الفئام من الناس فياخذ من حظ هذا وحظ هذا یعنی ایک آدمی مقرر ہوتا ہی لوگون کی جماعتون پر
ہر ایک کے حصے مین سے کچہ لے لیتا ہے۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہی کہ مقصود نفی سے وہی اجرت ہی جو زبردستی لیجاوے
باب في التجارة في الغزو جہاد مین تجارت کرنا مکروہ ہی **عن** عبد الله بن سلمان ان رجلا من اصحاب
النبي صلى الله عليه وسلم حدثه قال لما فتحنا خيبر اخرجوا غنائمهم من المتاع والسبي فجعل
الناس يتبايعون غنائمهم فجاء رجل فقال يا رسول الله لقد ربحت ربحا ما ربح اليوم مثله
احد من اهل هذا الوادي قال ويحك وما ربحت قال ما زلت ابيع وابتاع حتى ربحت ثلاث
مائة اوقية فقال رسول الله انا انبئك بخير رجل ربح قال ما هو يا رسول الله قال

رکعتین بعد الصلوۃ **ترجمہ** عبداللہ بن سلمان سے روایت ہے ایک صحابی نے بیان کیا (اون سے جسکا نام معلوم نہین) جب ہم نے فتح کیا خیبر کو تو لوگون نے اپنی اپنی غنیمتو نکو نکالا اسباب بھی اور قیدی بھی اور آپسمین خرید اور فروخت کرنے لگے اتنے مین ایک شخص آیا اور بولا یا رسول اللہ مین نے آج اتنا نفع کمایا کہ اتنا کسی کو آج نہ ملا گا اس بستی والون مین سے آپ نے فرمایا ہائے کیا نفع کمایا تو نے بولا مین برابر بیچتا رہا اور خرید کرتا رہا یہانتک کہ تین سو اوقیہ (ایک اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے) مجھکو نفع ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین تجھکو خبر کرتا ہون اوسکے جس لینے (دیکھیے) بہتر نفع کمایا ہے وہ بولا کون ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جس نے دو رکعتین نفل پڑہین بعد فرض نماز کے **باب** فی حمل السلاح الی ارض العدو دشمن کے ملک مین ہتھیار جانے دینا **عن** ذی الجوشن رجل من الضباب قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد ان فرغ من اہل بدر بابن فرس لی یقال لہا القرحاء فقلت یا محمد انی قد جئتک بابن القرحاء لتتخذہ قال لا حاجۃ لی فیہ فان شئت ان اقیضک بہ المختارۃ من دروع بدر فعلت قلت ما کنت اقیضہ الیوم بغرۃ قال فلا حاجۃ لی فیہ **ترجمہ** ذی الجوشن سے جو ایک شخص ہے قبیلہ ضباب سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے بدر کے دن کافرون سے تو مین آپ پاس ایک بچھیرا گھوڑیکا لیکر آیا جسکی مان کا نام قرحا تہا اور مین نے کہا یا محمد مین آپکے پاس قرحا کا بچہ لیکر آیا ہون تاکہ آپ اوسکو اپنی استعمال مین رکھین آپ نے فرمایا مجھے اوس کی احتیاج نہین ہے البتہ اگر تو اوسکی بدلی مین ایک زرہ بدر کی زرہون مین سے لینا چاہے تو مین لے لونگا مین نے کہا مین تو آج کے دن اوسکے بدلے مین گھوڑا بھی نہ لونگا آپ نے فرمایا تو مجھے بھی اوسکی حاجت نہین ہے **ف** اس حدیث کو باب سے یہ تعلق ہے کہ ذی الجوشن اوسوقت مین مسلمان نہ تھے کافرون کے ملک مین رہتے تھے مگر آپ نے اونکو زرہ دینا منظور کیا **باب** فی الاقامۃ بارض الشرک جس زمین مین شرک ہو وہان رہنا کیسا ہے **عن** سمرۃ بن جندب اما بعد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جامع المشرک وسکن معہ فانہ مثلہ **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مشرک سے صحبت رکھے اور اوس کے ساتھ رہے وہ اوسکی مثل ہے **ف** یعنی مشرک ہے یہ تغلیظا اور تشدیدا فرمایا تاکہ مشرک کے صحبت سے علیحدہ رہے اور اوس سے نفرت کرے یا مراد یہ ہے کہ جب اوسکے ساتھ رہیگا تو خوف ہے کہ اوسکی مثل ہو جاوے کیونکہ صحبت کے تاثیر ضرور ہوتی ہے - یہ حدیث ہے ان مشرکین اور مبتدعین مین ایک اصل عظیم ہے

کتاب الضحایا

کتاب قربانی کے بیان مین

عن مخنف بن سلیم قال ونحن وقوف مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعرفات قال یا ایہا الناس ان علی اہل کل بیت فی کل عام اضحیۃ وعتیرۃ اتدرون ما العتیرۃ ہذہ التی یقول الناس الرجبیۃ **ترجمہ** مخنف بن سلیم سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وقوف عرفات مین تھے - یعنی حجۃ الوداع

مین توآپ نے فرمایا ای لوگو مقرر ہر گہر والی پر ہر سال مین قربانی کرنا واجب ہے اور عتیرہ کرنا - کیا جانتے ہو تم کہ عتیرہ
کیا ہے وہ وہی ہے جسکو لوگ رجبیہ کہتی ہین **ف** عتیرہ اوائل اسلام مین مسلمانون پر واجب تہا پہر منسوخ ہو گیا دوسری
حدیث سے لافرع ولاعتیرۃ روایت کیا اسکو بخاری مسلم نے ابوہریرہ سے **عن** عبداللہ بن عمرو بن العاص ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال امرت بیوم الاضحی عیدا جعلہ اللہ عزوجل لھذہ الامۃ قال الرجل ارأیت
ان لم اجد الا اضحیۃ انثی اضحی بھا قال لا ولکن تاخذ من شعرک واظفارک وتقص شاربک و
تحلق عانتک فتلک تمام اضحیتک عند اللہ عزوجل **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجہے حکم ہوا اضحی کے دن (دسوین ذیحجہ) کو عید کرنیکا جسکو اللہ جل جلالہ نے
اس امت کے لیے کیا ایک شخص بولا یا رسول اللہ اگر مین نہ پاون مگر ایک اونٹنی یا بکری جو پرائی ہو اور دودہ مینے یا بال بچے
کیواسطے بطور عاریت کے مجہکو ملی ہو کیا مین اوسکو قربانی کرون آپ نے فرمایا نہین تو اپنے بال کترا اور ناخون کترا اور
مونچہ کترا اور زیر ناف کی بال لیں یہی تیری قربانی ہے اللہ جل جلالہ کے نزدیک **ف** یعنے اگر میسر ہو تو قربانی کرے ورنہ
غسل کرے حجامت بنواوے غریب آدمی کی یہی عید ہے **باب** الاضحیۃ عن المیت مردے کیطرف سے قربانی کرنیکا
بیان **عن** حنش قال رأیت علیا یضحی بکبشین فقلت ما ھذا فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اوصانی ان اضحی عنہ فانا اضحی عنہ **ترجمہ** حنش سے روایت ہے حضرت علی کو مین نے دو دنبے قربانی کرتے دیکہا
تو مینے اون سے کہا یہ کیا ہے - یعنے قربانی مین تو ایک ہی دنبہ کفایت ہے تم دو کیون کرتے ہو تو اونہون کہا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے مجہے وصیت فرمایا تہا کہ مین اون کیطرف سے قربانی کرون تو مین اونکیطرف سے قربانی کرتا ہون **باب**
الرجل یاخذ من شعرہ فی العشر وھو یرید ان یضحی جس شخص کا قربانی کرنیکا ارادہ ہو تو وہ ذیحجہ کے دس دن
تک بال نہ کترا وے نہ منڈاوے **عن** ام سلمۃ تقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان لہ ذبح یذبحہ
فاذا اھل ھلال ذی الحجۃ فلا یاخذ من شعرہ ولا من اظفارہ شیئا حتی یضحی **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس قربانی ہو وہ اوسکو ذبح کرنا چاہتا ہو عید کے روز تو جب سے چاند
ہو ذیحجہ کا وہ اپنے بال اور ناخون نہ کتراوے یہانتک کہ قربانی کرے **ف** یہ حکم بعض علما کے نزدیک وجوبا ہے اور اکثر علما کے
نزدیک استحبابا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی کا **باب** ما یستحب من الضحایا قربانی کا جانور کس
قسم کا بہتر ہے **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بکبش اقرن یطأ فی سواد وینظر فی
سواد ویبرک فی سواد فاتی بہ فضحی بہ فقال یا عائشۃ ھلمی المدیۃ ثم قال اشحذیھا بحجر
ففعلت فاخذھا واخذ الکبش فاضجعہ وذبحہ وقال باسم اللہ اللھم تقبل من محمد وآل محمد
ومن امۃ محمد ثم ضحی بہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

سینگ دار مینڈھا منگوایا جسکی آنکھہ سیاہ تھی اور سینہ اور پیٹ اور پانون سیاہ تھی پھر آپ نے فرمایا ای عائشہ چھری لا اور اوسکو پتھر پر تیز کر تو مین نے چھری کو تیز کیا اور آپ نے چھری کو لیا اور مینڈھی کو پکڑ لٹایا اور اوسکی ذبح کا ارادہ کیا پھر فرمایا بسم اللہ آخر تک یعنے اللہ کے نام کی ساتھہ ذبح کرتا ہون یا اللہ محمدؐ سے اور آل محمدؐ سے اور امت محمدؐ سے قبول کر پھر قربانی کی ساتھہ اوسکی

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحر سبع بدنات بیدہ قیاما وضحی بالمدینۃ بکبشین اقرنین املحین **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات اونٹون کو نحر کیا اپنی ہاتہہ سے کھڑا کر کے اور مدینہ مین دو مینڈھی سینگ دار جنکا رنگ سیاہ اور سفید تہا یعنی ابلق سفید کہال کے اندر دہاریان سیاہی کی تہین **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ضحی بکبشین اقرنین املحین یذبح ویکبر ویسمی ویضع رجلہ علی صفحتہما **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی دو دنبہ ابلق سینگ دار کی۔ یعنی اونکی سینگ دراز تھی یا ٹوٹے نہ تہے تو ذبح کرتے تہے اور تکبیر کہتے تہے اور بسم اللہ کہتی تہی اور اپنا بایان پیر اون کے گردن پر رکہتی تہی **عن** جابر بن عبد اللہ قال ذبح النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الذبح کبشین اقرنین املحین موجئین فلما وجہہما قال انی وجہت وجہی للذی فطر السموٰت والارض علی ملۃ ابراہیم حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا من المسلمین اللہم منک ولک عن محمد وامتہ باسم اللہ واللہ اکبر ثم ذبح **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذبح کرنا چاہا قربانی کی دن دو دنبہ سینگ دار ابلق خصی کو پھر جب اونکو روبقبلہ کیا تو کہا مقرر مین اپنا مونہہ متوجہ کرتا ہون اوس کے لیے جسنے آسمانون کو اور زمین کو پیدا کیا اور مین ابراہیم کے دین پر ہون اور توحید کرنیوالا ہون اور مشرکون مین سے نہین ہون تحقیق نماز میری اور تمام عبادتین میری اور زندگانی میری اور مرنا میرا خالص واسطے اللہ پروردگار عالمون کے ہی کوئی اوسکا شریک نہین اور مین اسیکا حکم کیا گیا ہون اور مین مسلمانون مین سے ہون یا اللہ یہہ قربانی تیری ہی عطا سے ہے اور خاص تیرے ہی رضا کے لیے ہی محمدؐ سے قبول کر اور اوسکی امت سے اللہ کے نام کے ساتھہ اور اللہ بہت بڑا ہی پہر اوسکو ذبح کیا **عن** ابی سعید قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضحی بکبش اقرن فحیل ینظر فی سواد ویاکل فی سواد ویمشی فی سواد **ترجمہ** ابی سعید سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کرتے تہے سینگ دار فربہ دنبہ کی جو دیکھتا تہا سیاہی مین یعنی اوسکی آنکھون کی گرد سیاہی تھی اور کھاتا تہا سیاہی مین یعنی مونہہ بہی سیاہ تہا اور چلتا تہا سیاہی مین یعنی پانون بہی سیاہ تھی

باب ما یجوز من السن فی الضحایا قربانی مین کس عمر کا جانور چاہیی

عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تذبحوا الا مسنۃ الا ان یعسر علیکم فتذبحوا جذعۃ من الضان **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ ذبح کرو مگر مسنہ کو اور جو مسنہ کو نہ پاؤ تو جذعہ دنبہ یا بہیڑی کو ذبح کرو **ف** مسنہ وہ اونٹ ہی

جو پوری پانچ برس کا ہوکر چھٹے مین شروع ہوا ہو اور گائی بیل ہینس مین وہ ہی جو دو برس کا پورا ہوکر تیسری مین شروع ہوا ہو اور بکری اور دنبہ اور بہیڑ مین وہ ہی کہ ایک برس کا پورا ہوکر دوسرے مین شروع ہوا ہو تو ان سب اقسام مین مسنہ ہونا شرط ہے قربانی کے لیے مگر دنبہ اور بہیڑ کا اگر جذعہ بہی ہو تو درست ہی اور جذعہ اوسکو کہتے ہین کہ چھہ مہینہ سے زیادہ ہو اور برس روز سے کم ظاہر یہہ ہی کہ اگر مسنہ بہم نہ پہونچے تو جذعہ درست ہی مگر یہ ضرور ہی کہ بکری کا جذعہ نہ ہو بلکہ مینڈہا ہو یا مینڈہی واللہ اعلم

عن زید بن خالد الجھنی قال قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اصحابہ ضحایا فاعطانی عتودا جذعا قال فرجعت بہ الیہ فقلت انہ جذع قال ضح بہ فضحیت بہ **ترجمہ** زید بن خالد جہنی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے یارون کو قربانی کے جانور تقسیم کیے مجہکو ایک بکری کا بچہ ایکسال کا دیا جو جذع تہا (یعنی دوسری سال مین لگ چکا تہا جذع کے معنی بہی آئے ہین) مین اوس کو لوٹا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا اور کہا یہہ جذع ہی آپنے فرمایا قربانی کر اسکی پہر مینے اوسی پہ قربانی کی

عن عاصم بن کلیب عن ابیہ قال کنا مع رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقال لہ مجاشع من بنی سلیم فعزت الغنم فامر منادیا فنادی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الجذع یوفی مما یوفی منہ الثنی **ترجمہ** عاصم بن کلیب نے اپنے باپ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے ساتھ ہم تھے اور اون کو مجاشع کہتے تھے اور وہ بنی سلیم سے تھے ایکبار بکریان بہت گران ہو گئین اونہون نے منادی کو حکم دیا پکارے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مقرر جذعہ یعنی دونبہ یا بہیڑ جو چھہ مہینے سے زیادہ ہو کفایت کرتا ہی اوس چیز سے جو ثنی اوس سے کفایت کرے **ف** یعنی جذع کی قربانی کرنا جائز ہی اوس بکری کی قربانی کے مانند جو برس دن سے زیادہ ہو بکریون مین ثنی وہ ہے جو برس دن پورا کرکر دوسری مین لگی اور بیل گائی مین وہ ہی کہ دو برس پورا کرکر تیسری مین لگے اور اونٹ مین وہ ہی جو پانچ برس پورے کرکر چھٹی مین لگے **ف** بعضون کے نزدیک بکری مین ثنی وہ ہی جو دو برس کی ہو کر تیسری مین لگی اس سے پہلے جذع ہی

عن البراء قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر بعد الصلوۃ فقال من صلی صلاتنا ونسک نسکنا فقد اصاب النسک ومن نسک قبل الصلاۃ فتلک شاۃ لحم فقام ابو بردۃ بن نیار فقال یا رسول اللہ واللہ لقد نسکت قبل ان اخرج الی الصلاۃ وعرفت ان الیوم یوم اکل وشرب فتعجلت فاکلت واطعمت اہلی وجیرانی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک شاۃ لحم فقال ان عندی عناقا جذعۃ وھی خیر من شاتی لحم فھل تجزی عنی قال نعم ولن تجزی عن احد بعدک **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا ہم کو عید کے روز بعد نماز کے اور فرمایا جو شخص ہماری سی نماز پڑہی اور ہماری سی قربانی کرے تو اوس نے قربانی کی (یعنی اوسکو قربانی کا ثواب ہوا) اور جو شخص قربانی کرے عید کی نماز سے پہلے تو وہ بکری قربانی کی نہ ہوگی بلکہ گوشت کی ہوگی + یہ سنکر ابو بردہ بن نیار

کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے تو نماز کو جانے سے پہلے قربانی کی اور مین سمجھا یہہ دن کھانے اور پینے کا ہے تو مین نے
جلدی کی مین نے خود بھی کھایا اور اپنی عیال اور ہمسایون کو بھی کھلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بکری گوشت
کی بکری ہوئی (یعنی قربانی کا ثواب نہین ہوا۔ بلکہ اوس بکری کی مانند ہوئی جو گوشت کے لیے کاٹی جاتی ہے) پھر ابو بردہ
نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس ایک بکری ہے جذعہ (یعنی حلوان جو دوسرے برس مین نہین لگی) وہ گوشت کی دو بکریون
سے بہتر ہے کیا وہ کافی ہوگی قربانی کے لیے میری طرف سے آپ نے فرمایا ہان پھر تیرے سوا ہرگز کسی کے لیے کافی نہ ہوگی (
گویا خاص ہے یہہ حکم تیرے لیے)، **عن** البراء بن عازب قال ضحی خال لی یقال له ابو بردة قبل الصلاة فقال
له رسول الله صلی الله علیه وسلم شاتک شاة لحم فقال یا رسول الله ان عندی داجن جذعة من المعز
فقال اذبحها ولا تصلح لغیرک **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے میرے ایک ماموں نے نماز سے پہلے قربانی
کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا یہ تیری بکری گوشت کی بکری ہوئی وہ بولا یا رسول اللہ میرے پاس ایک
پلی ہوئی جذعہ ہے بکری مین سے آپ نے فرمایا اوسی کو ذبح کر اور سوا تیرے اور کسیکو یہہ درست نہین ہے

باب ما یکره من الضحایا قربانی مین کونسا جانور مکروہ ہے **عن** عبید بن فیروز قال سالت براء بن عازب ما لا
یجوز فی الاضاحی فقال قام فینا رسول الله صلی الله علیه وسلم واصابعی اقصر من اصابعه وانامِلی
اقصر من انامله فقال اربع لا تجوز فی الاضاحی العوراء بین عورها والمریضة بین مرضها والعرجاء
بین ظلعها والکسیر التی لا تنقی قال قلت فانی اکره ان یکون فی السن نقص قال ما کرهت فدعه ولا
تحرمه علی احد **ترجمہ** عبید بن فیروز سے روایت ہے مین نے براء بن عازب سے پوچھا کونسا جانور قربانی مین نادرست
ہے تو براء نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مین کھڑے ہوئے میری انگلیان آپ کی انگلیون سے چھوٹی اور
حقیر ہین اور میری پورین آپکے پورون سے چھوٹی اور حقیر ہین آپ نے چار اونگلیون اپنی سے اشارہ کیا اور فرمایا چار طرح کا
جانور قربانی کے لائق نہین ہے ایک تو جسکا کانا پن ظاہر معلوم ہوتا ہو اور وہ بیمار جسکی بیماری بظاہر معلوم ہوتی ہو اور
وہ لنگڑا جسکا لنگڑا پن بظاہر معلوم ہو اور وہ دبلا جسکی ہڈی مین مغز نہ ہووے مین نے کہا مجھے قربانی کے لیے وہ جانور
بھی برا معلوم ہوتا ہے جسکا سن کم ہو آپ نے فرمایا جو تجھے برا لگے اوسکو چھوڑ دے لیکن اور کو منع نہ کر **عن** یزید ذو مصر
قال اتیت عتبة بن عبد السلمی فقلت یا ابا الولید انی خرجت التمس الضحایا فلم اجد شیئا یعجبنی غیر
ثرماء فکرهتها فما تقول قال افلا جئتنی بها قلت سبحان الله تجوز عنک ولا تجوز عنی قال نعم
انک تشک ولا اشک انما نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن المصفرة والمستاصلة والبخقاء والمشیعة
والکسراء والمصفرة التی یستاصل اذنها حتی یبدو سماخها والمستاصلة قرنها من اصله والبخقاء
التی تبخق عینها والمشیعة التی لا تتبع الغنم عجفا وضعفا والکسراء الکسیر **ترجمہ** یزید سے روایت ہے مین عتبہ

بن عبید سلمی پاس آیا اور مین نے کہا ای ابا الولید مین قربانی کی لیے جانور ڈہونڈہنے نکلا تو مجھ کو کوئی جانور پسند نہین آیا (جو فربہ اور عمدہ ہو) سوا ایک بکری کی جسکا ایک دانت گر پڑا ہی تو مین نے اوسکو پسند نہین کیا اب تم کیا کہتی ہو انہون نے کہا تم اوسکو میری لیے کیون نہ لائے مین نے کہا سبحان اللہ تمہارے لیے درست ہی اور میری لیے درست نہین انہون نے کہا تم کو شک ہے مجھی شک نہین ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین منع کیا ہی کسی جانور کی قربانی سی مگر مصفرہ اور مستاصلہ اور بخقاء اور مشیعہ اور کسراء سے۔ مصفرہ وہ ہی جسکا کان کٹا ہو اتنا کہ سوراخ کان کا کہل گیا ہو۔ مستاصلہ وہ ہی جسکا سینگ جڑ سی اوکہڑ گیا ہو۔ بخقاء وہ جسکی آنکہہ کی بینائی جاتی رہی ہو اور آنکہہ قائم ہو۔ مشیعہ وہ جو لاغری اور ضعف کے وجہ سی بکریون کے ساتہہ نہین رہ سکتی بلکہ پیچہی رہ جاتی ہی کسراء وہ جسکا ہاتہہ یا پانون ٹوٹ گیا ہو (پس ان قسمون کے سوا اور دو قسمین درست ہین پہر شک کیون کرتا ہی) **عن علی** قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نستشرف العین والاذنین ولا نضحی بعوراء ولا مقابلۃ ولا مدابرۃ ولا خرقاء ولا شرقاء قال الزهیر فقلت لابی اسحاق اذکر عضباء قال لا قلت فما المقابلۃ قال یقطع طرف الاذن قلت فما المدابرۃ قال یقطع من مؤخر الاذن قلت فما الشرقاء قال تشق الاذن قلت فما الخرقاء قال تخرق اذنها للسمۃ **ترجمہ** حضرت علی سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ہم کو حکم کیا کہ قربانی کی آنکہہ اور کان کو ہم خوب دیکہین (کہ اوسمین ایسا نقص نہ ہو جسکی سبب سے قربانی درست نہ ہو) اور کانی جانور کی قربانی نہ کرین اور اوس کی قربانی نہ کرین جسکا کان اگلی طرف سے کٹا ہو یا پچہلی طرف سی یا جسکی کان گول پہٹی ہون یا دراز چیری ہوئی ہون زہیر نے کہا مین نے ابو اسحاق سی پوچہا عضباء کو بہی ذکر کیا انہون نے کہا نہین **ف** عضباء کہتی ہین اوس بکری کو جسکی کان کٹی ہون اور سینگ ٹوٹی ہون یہ حدیثین دلیل ہین اسپر کہ جس قربانی کا تہوڑا سا بہی کان کٹا ہو یا آنکہہ مین نقصان ہو یا لنگڑی ہو تو اوسکی قربانی درست نہین اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک جس قربانی کا آدہی سی کم کان کٹا ہو اور ایسا ہی دم کٹا اور ناک کٹا اور سینگ ٹوٹا وغیرہ ہی تو اوس کی قربانی جائز ہے **عن علی** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نهی ان یضحی بعضباء الاذن والقرن **ترجمہ** حضرت علی سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا عضباء کی قربانی سی یعنی سینگ ٹوٹی یا کان کٹی جانور کی قربانی کرنیسی **عن قتادۃ** قال قلت لسعید بن المسیب ما الاعضب قال النصف فما فوقه **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہی یعنی سعید بن المسیب سے پوچہا عضب (یا عضباء) کس جانور کو کہین گے انہون نے کہا جسکا کان آدہی سی زیادہ کٹا ہو

باب فی البقرۃ والجزور عن کم تجزی

(اونٹ اور گائی بیل کی قربانی کتنی آدمیون کیطرف سی کفایت کرتی ہی)

عن جابر بن عبد اللہ قال کنا نتمتع فی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نذبح البقرۃ عن سبعۃ والجزور عن سبعۃ نشترک فیها **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تمتع کرتی تہی تو گائی سات آدمی

کیطرف سی ذبح کرتے تہے اور اونٹ بہی سات آدمی کیطرف سی سب اوس مین شریک ہوجاتی **عن** جابر بن عبد اللہ
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البقرة عن سبعة والجزور عن سبعة **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گائے سات کیطرف سے کفایت کرتی ہے اور اونٹ بہی سات کیطرف سے **عن** جابر
بن عبد اللہ انہ قال نحرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحدیبیة البدنة عن سبعة والبقرة عن
سبعة **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ہم نے نحر کیا حدیبیہ کے سال اونٹ سات آدمیون کیطرف سے اور گائے
ذبح کی سات آدمیون کیطرف سے **ف** ابو حنیفہ اور شافعی اور اکثر علما کا یہی قول ہے **باب** فی الشاة یضحی
عن جماعة ایک بکری کی قربانی کئی آدمیون کیطرف سے کافی ہونا **عن** جابر بن عبد اللہ قال شہدت مع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاضحی بالمصلی فلما قضی خطبتہ نزل عن منبرہ واتی بکبش فذبحہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ وقال بسم اللہ واللہ اکبر ھذا عنی وعمن لم یضح من امتی **ترجمہ**
جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ موجود تہا بقر عید مین عید گاہ مین جب آپ
خطبہ پڑہ چکے تو منبر سے اوترے اور ایک مینڈہا آیا آپ نے اپنی ہاتہہ سے اوسے ذبح کیا اور فرمایا بسم اللہ واللہ اکبر یہہ میری
طرف سے اور میری امت مین اوس شخص کیطرف سے جس نے قربانی نہین کی **ف** بموجب اس حدیث کے اور حدیث ابو ایوب
کے علمائے محققین کا یہ قول ہے کہ ایک بکری ایک گہر والون کیطرف سے کفایت کرتی ہے **باب** الامام یذبح بالمصلی
امام کو چاہیے اپنی قربانی عید گاہ مین ذبح کرے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یذبح اضحیتہ
بالمصلی وکان ابن عمر یفعلہ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کو عید گاہ مین ذبح
کرتے تہے اور ابن عمر بہی ایسا ہی کرتے تہے **باب** فی حبس لحوم الاضاحی قربانی کا گوشت رکہہ چہوڑنا **عن**
عائشة تقول دف ناس من اھل البادیة حضرة الاضحی فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادخروا لثلث وتصدقوا بما بقی قالت فلما کان بعد ذلک قیل لرسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ لقد کان الناس ینتفعون من ضحایاھم ویجملون منہا الودک
ویتخذون منہا الاسقیة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما ذاک اوکما قال قالوا یا رسول
اللہ نہیت عن امساک لحوم الضحایا بعد ثلث فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما نہیتکم من
اجل الدافة التی دفت فکلوا وتصدقوا وادخروا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کچہہ لوگ جنگل کے رہنے والے آئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تو فرمایا آپ نے تین روز تک کا گوشت رکہہ لو اور باقی صدقہ دیدو بعد اوسکے لوگون نے
آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ قبل اسکے لوگ اپنی قربانیون سے منفعت اوٹہاتی تہے اور چربی اونکی وہ پگہار کہتے تہے اور کہالون
کی مشکین بناتے تہے آپ نے فرمایا کیا مطلب ہے اوہنون نے عرض کیا کہ اب آپ نے منع کر دیا ہے تین روز سے زیادہ قربانی کے

گوشت رکہنی کو آپنی فرمایا مین نے اسواسطی منع کیا تہا کہ کچہ لوگ مسکین جنگل سے آگئی تھی اب قربانی کے گوشت کہاؤ اور صدقہ دو اور کچہ چہوڑ دو **ف** علما نے اسمین اختلاف کیا ہی کہ پیشتر جو آپنے تین دن سی زیادہ قربانی کے گوشت رکہنی کو منع فرمایا کیا یہہ نہی تنزیہی تھی یا تحریمی صحیح یہہ ہے کہ یہہ ممانعت مصلحت کیواسطی تھی کیونکہ اوسوقت مین مسکین زیادہ آگئی تہی اونکو گوشت پہونچانا منظور تہا اگر تین روز سے زیادہ اجازت دیتی تو لوگ گوشت بہت کچہ چہوڑتے مسکین بہوکے رہتے۔ بخاری اور مسلم نے سلمہ بن الاکوع سے روایت کیا ہی کہ آپ نے فرمایا مین اسواسطی منع کیا کہ اوس سال لوگون کو تکلیف تھی **عن** نبیشہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا کنا نھیناکم عن لحومھا ان تاکلوھا فوق ثلاث لکی تسعکم جاء اللہ بالسعة فکلوا وادخروا واتجروا الا وان ھذہ الایام ایام اکل وشرب وذکر اللہ عز وجل **ترجمہ** نبیشہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین نے تم کو منع کیا تہا تین دن کے بعد قربانی کی گوشت کہانی سی اسواسطی کہ وہ گوشت تم سب کو پہونچ جاوی (کیونکہ جب تین دن سی زیادہ گوشت رکہنی کی ممانعت ہوگی تو لوگ گوشت تقسیم کر دین گے) اب اللہ تعالی نے گنجائش دی (لوگ غنی ہوگئی) تو کہاؤ اور اوٹہا رکہو اور ثواب کماؤ اللہ دیکہ آگاہ ہو جاؤ یہ دن کہانے اور پینے اور یاد الٰہی کے ہین (اسی واسطی ان دنون مین روزہ رکہنا درست نہین) **باب** فی المسافر یضحی مسافر قربانی کرے **عن** ثوبان قال ضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ثوبان اصلح لنا لحم ہذہ الشاة قال فما زلت اطعمہ منھا حتی قدمنا المدینة **ترجمہ** ثوبان سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی (سفر مین) پہر فرمایا ای ثوبان صاف کر اس بکری کی گوشت کو ہمارے لیے ثوبان نے کہا پہر مین وہی گوشت آپ کو کہلاتا رہا یہانتک کہ ہم مدینے مین داخل ہوئے (سفر ختم ہوا) **باب** فی الرفق بالذبیحة قربانی کے جانور پر شفقت کرنا **عن** شداد بن اوس قال خصلتان سمعتھما من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ کتب الاحسان علی کل شیء فاذا قتلتم فاحسنوا غیر مسلم یقول فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا الذبح ولیحد احدکم شفرتہ ولیرح ذبیحتہ **ترجمہ** شداد بن اوس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی مین نے دو خصلتون کو سنا ہی اول تو یہہ مقرر خدا نے احسان کرنا فرض کیا ہی ہر چیز پر سو تم جو قتل کرو تو اچھی طرح قتل کیا کرو یعنی اگر خون کے بدلے جو کرو تو جلدی فراغت کرو تر سا تر سا کر مت مارو دوسرے جب کسی جانور کو ذبح کیا چاہو تو اچھی طرح ذبح کرو اور چاہیے کہ اپنی چہری کو تیز کر لیا کرو اور چاہیے کہ راحت پہونچاؤ حلال کرنے کے جانور کو **ف** یعنی خدا نے ہر چیز کے ساتہہ احسان کرنا فرض کیا ہی یہانتک کہ قتل اور ذبح مین بہی احسان چاہیے کہ جلد فراغت کر ڈالے اور چہری کو پہلے تیز کر لیوی تا زیادہ تکلیف نہو **عن** ہشام بن زید قال دخلت مع انس علی الحکم بن ایوب فرای فتیانا او غلمانا قد نصبوا دجاجة یرمونھا فقال انس نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تصبر البھائم **ترجمہ** ہشام بن زید سے روایت ہی مین انس بن مالک کے ساتہہ حکم بن ایوب پاس گیا وہان چند جوانون یا لڑکون کو دیکہا انہون نے ایک مرغی کو نشانہ مقرر کیا ہی تیر مارتی ہین اوسکو

انس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سب بات سے کہ جانور ماری جاوین سطرح باندہ کر **ف** جسکو قتل بالصبر
کہتے ہین بعضون نے کہا صبر یہی ہے کہ جانور کو پکڑ رکہے ذبح کیواسطے نہ اوسکو کہانا دے نہ پانی دے **باب فی ذبائح اهل الکتاب**
اہل کتاب کے ذبیحہ کا بیان **عن** ابن عباس قال فکلوا مما ذکر اسم الله علیه ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم الله
علیه فنسخ واستثنی من ذلک فقال طعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم وطعامکم حل لهم **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس
سے روایت ہے جو اللہ نے فرمایا کہاؤ اون جانورونکو جنپر اللہ کا نام لیا جاوے اور نہ کہاؤ اون جانورونکو جن پر اللہ کا نام لیا
جاوے یہ آیت منسوخ ہوگئی یعنی اسمین سے اہل کتاب کے ذبیحے مستثنی ہوگئے اون کے ذبیحے درست ہین فرمایا اللہ نے کہانا اہل کتاب کا حلال
ہے تمہارے لیے اور کہانا تمہارا حلال ہے اونکے لیے **ف** کہانون سے مراد ذبیحے ہین ابن عباس اور بہت تابعین سے یہ منقول ہے
عن ابن عباس فی قوله ان الشیاطین لیوحون الی اولیاءهم یقولون ما ذبح الله فلا تاکلوا وما ذبحتم انتم
فکلوا فانزل الله عز وجل ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم الله علیه **ترجمہ** ابن عباس نے کہا یہ جو اللہ جل جلالہ نے فرمایا
ان الشیاطین لیوحون الی اولیاءهم شیطان اپنے دوستون کے دلون مین ڈالتے ہین اسکی شان نزول یہ ہے وہ کہتے تہے جو اللہ نے ذبح
کیا (یعنی اپنی موت سے مرگیا) اوسکو نہین کہاتے اور جو تم نے ذبح کیا اوسکو کہاتے ہو تب اللہ نے یہ آیت اوتاری مت کہاؤ اون
جانورون کو جن پر اللہ کا نام نہین لیا گیا اوسکا کہانا برا ہے اخیر آیت تک **عن** ابن عباس قال جاء الیهود الی النبی
صلی الله علیه وسلم فقالوا ناکل مما قتلنا ولا ناکل مما قتل الله فانزل الله ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم
الله علیه الی آخر الایة **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہنے لگے ہم کہاوین
اوس جانور کو جسکو ہم خود قتل کرین اور نہ کہاوین اوس جانور کو جسکو اللہ قتل کرے تب اللہ نے یہ آیت اوتاری مت کہاؤ اون
جانورونکو جن پر اللہ کا نام نہ لیا جاوے **باب** ما جاء فی اکل معاقرة الاعراب جن جانورون کو عرب فخر کے
کیواسطے کاٹین اونکے کہانے کا بیان **عن** ابن عباس قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن معاقرة الاعراب
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون جانورون کے کہانے سے جو عرب تفاخر کیواسطے
کاٹتے ہین **ف** عرب مین یہ دستور تہا کہ پہلے ایک آدمی ایک اونٹ کو کاٹتا دوسرا بہی اوسکی دیکہا دیکہی ایک اونٹ کو کاٹتا
پہر پہلا ایک اور اونٹ کاٹتا دوسرا بہی ایک اور کاٹتا اسی طرح ضدم ضدا ین کاٹتے چلے جاتے یہانتک کہ ایک عاجز ہو جاتا
آپنے اس فعل سے منع کیا یا اون اونٹون کے گوشت کہانے سے منع کیا کیونکہ وہ اللہ کے واسطے ذبح نہین ہوئی بلکہ غیر خدا کی تعظیم
کیواسطے تو ما اہل بہ لغیر اللہ ہوئے اگرچہ ذبح کیوقت اونپر اللہ کا نام لیا گیا ہو اس مسئلے مین بہت اختلاف ہے کہ جو جانور غیر خدا
کی تعظیم کے لیے ذبح کیا جاوے اور ذبح کیوقت اوسپر اللہ کا نام لیا جاوے آیا اوسکا کہانا درست ہے یا نادرست جو لوگ نادرست
جانتے ہین اونکی یہہ حدیث دلیل ہے **باب** فی الذبیحة بالمروة سفید پتھر سے ذبح کرنیکا بیان **عن** رافع
بن خدیج قال اتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله انا نلقی العدو غدا ولیس معنا مدی

فقال رسول الله صلی الله علیہ وسلم ارن او اعجل ما انہر الدم وذکر اسم الله علیہ فکلوا ما لم یکن سنا او ظفرا وساحدثکم عن ذلک اما السن فعظم واما الظفر فمدی الحبشة وتقدم سرعان من الناس فتعجلوا فاصابوا من الغنائم ورسول الله صلی الله علیہ وسلم فی اٰخر الناس فنصبوا قدورا فامر رسول الله صلی الله علیہ وسلم بالقدور فامر بہا فاکفئت وقسم بینہم فعدل بعیرا بعشر شیاہ وند بعیر من ابل القوم ولم یکن معہم خیل فرماہ رجل بسہم فحبسہ الله فقال النبی صلی الله علیہ وسلم ان لہذہ البہائم اوابد کاوابد الوحش فما فعل منہا ہذا فافعلوا بہ مثل ہذا **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ کل ہم دشمنوں سے ملیں گے اور ہمارے پاس چہریاں نہیں ہیں (جن سے جانوروں کو ذبح کریں اور تلواروں سے ذبح کر نہیں سکتے اس ڈر سے کہ کہیں کند نہ ہو جاویں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قتل کر اوسکو یا پہرتی کر یا دیکہتا رہ یا جلدی کر **ف** یعنی ایسا نہ ہو وہ مر جاوے تو حرام ہو جاوے بخاری مسلم کی روایت میں ہے کیا ذبح کروں میں کہیا نچ سے **ت** آپ نے فرمایا جو چیز کہ بہاوے خون کو اور اللہ کا نام اس پر لیا جاوے سو کہا وُ اوسکو سوائے دانت اور ناخون کے اور بیان کرتا ہوں میں تجھ سے وجہ اسکی دانت تو ایک ہڈی ہے اور ناخون چہریاں ہیں حبشیوں کی (یعنے حبش کے لوگ ناخون سے کاٹتے ہیں) کچہ لوگ جلدی میں آگے بڑہ گئے اور غنیمت کا مال لوٹا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے اخیر میں تہے انہوں نے دیگیں چڑہائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیگوں پر گذرے آپ نے حکم کیا اون کے الٹ دینے کا پہر تقسیم کر دیا اون کے درمیان میں مال غنیمت کو اور ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر کیا اور ایک اونٹ اونٹوں میں سے بہاگ نکلا اوسوقت لوگوں کے پاس گہوڑے نہ تہے ایک شخص نے اوسکو تیر مارا تو روک دیا اوسکو اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان چوپایوں میں بھی بہاگنے والے جانور ہوتے ہیں جیسے وحشی جانور ہوتے ہیں پہر جو کوئی ان جانوروں میں سے ایسا کرے (یعنی بہاگ نکلے اور وحشی ہو جاوے) تو اوسکی ساتہہ ایسا ہی کرو (یعنی تیر وغیرہ جسطرح سے ہو سکے اوسکو مار ڈالو تو وہ حلال ہے) **عن** محمد بن صفوان او صفوان بن محمد قال اصدت ارنبین فذبحتہما بمروۃ فسالت رسول الله صلی الله علیہ وسلم عنہما فامرنی باکلہما **ترجمہ** محمد بن صفوان یا صفوان بن محمد سے روایت ہے میں نے شکار کیا دو خرگوشوں کا تو ذبح کیا اون کو میں نے ایک سفید پتھر سے (دہار دار سے) پہر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا آپ نے اجازت دی مجھکو اون کے کہانے کی **ف** بعضوں نے کہا مروہ ایک سفید پتھر چمکیلا ہوتا ہے یا چقماق کا پتھر **عن** رجل من بنی حارثۃ انہ کان یرعی لقحۃ بشعب من شعاب احد فاخذہا الموت فلم یجد شیئا ینحرہا بہ فاخذ وتدا فوجا بہ فی لبتہا حتی اہریق دمہا ثم جاء الی النبی صلی الله علیہ وسلم فاخبرہ بذلک فامرہ باکلہا **ترجمہ** بنی حارثہ کے ایک شخص سے روایت ہے کہ وہ اونٹنی کو چراتا تہا احد کے پہاڑوں کے درے میں اور وہ مرنے لگی یعنی اونٹنی تو اوس نے کوئی

چیز ایسی نہ پائی کہ جس سے اونٹنی کو نحر کرے تو ایک مینخ لیکر اونٹنی کے سینہ مین چبہو دی یعنی تیز طرف سے یہانتک کہ اوسکے سینہ سے
خون بہا دیا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر اسحال کی خبر کی تو آپ نے اوسکو اوس اونٹنی کے کہانیکا حکم دیا

عن عدی بن حاتم قال قلت یا رسول اللہ ارایت اذا احدنا اصاب صیدا ولیس معہ سکین ایذبح بالمروۃ
وشقۃ العصا فقال امرر الدم بما شئت واذکر اسم اللہ عزوجل **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہے مین نے
پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہم مین سے کسیکو کوئی شکار ملجاوے اور اوسکے پاس چھری موجود نہ ہو تو کیا تیز پتھر
یا لکڑی کے ٹکڑے سے اوس شکار کو ذبح کر لے آپ نے فرمایا تو اللہ جل جلالہ کا نام لیکر جس چیز سے چاہے اوس سے اوسکا خون
کو بہا دے **ف** لوہا ہو یا پتھر یا لکڑی بشرطیکہ دہار دار اور تیز ہو جو رگونکو کاٹ دیوے اور خون بہا دیوے اسی طرح
جو جانور گولی یا چھرے سے شکار کیا جاوے اور قبل ذبح کرنے کے وہ مرجاوے تو اوسکا کہانا درست ہے بشرطیکہ گولی یا چھرے
مارتے وقت اللہ کا نام لیا ہو **باب** ما جاء فی ذبیحۃ المتردیۃ جو جانور اوپر سے گر پڑے اوسکے ذبح کرنے کا طریقہ

عن ابی العشراء عن ابیہ انہ قال یا رسول اللہ اما تکون الذکاۃ الا من اللبۃ او الحلق قال فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو طعنت فی فخذھا لاجزأ عنک **ترجمہ** ابو العشراء سے روایت ہے ابو العشراء کا نام
اسامہ بن مالک بن قہطم ہے یا عطارد یا یسار یا سنان بن برز یا بلال بن یسار اون کے باپ نے کہا یا رسول اللہ کیا زکوۃ سینہ
اور حلق کے بیچ مین ہوتے ہے اور کہین نہین ہوتی آپنے فرمایا اگر تو اوسکے ران مین کونچا مار دے تو بہی کافی ہے - ابو داؤد نے
کہا یہہ متردیہ اور متوحش کی زکوۃ ہے یعنی جو جانور گر پڑے اور ذبح کی مہلت نہ ملے یا بہاگ نکلے **باب** المبالغۃ

فی الذبح ذبح خوب اچہی طرح سے کرنا چاہیے **عن** ابن عباس وابی ھریرۃ قالا نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم عن شریطۃ الشیطان زاد ابن عیسی فی حدیثہ وھی التی تذبح فیقطع الجلد ولا تفری
الاوداج ثم تترک حتی تموت **ترجمہ** ابن عباس اور ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شریطہ
شیطان سے منع فرمایا **ف** زمانہ جاہلیت مین لوگ جانور کے حلق کا تہوڑا سا پوست کاٹ کے چہوڑ دیتے تہے یہانتک
کہ وہ جانور مرجاتا اور اوسکو شریطہ اسلیے کہا کہ شرط بمعنی نشتر مارنے کے ہے شرط حجام سے ماخوذ ہے اور اوسکو شیطان کیطرف
اسلیے نسبت کیا کہ اس عمل کا باعث وہی ہوتا ہے یا اسمین جانور کو تکلیف بہت ہوتی ہے اور خون نہین نکلتا یہہ
شیطان کا فعل ہے **باب** ما جاء فی ذکاۃ الجنین پیٹ کے بچہ کی زکوۃ کا بیان **عن** ابی سعید قال

سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الجنین فقال کلوہ ان شئتم وقال مسدد قلنا یا رسول اللہ
ننحر الناقۃ ونذبح البقرۃ والشاۃ فنجد فی بطنھا الجنین نلقیہ ام ناکلہ فقال کلوہ ان شئتم فان
ذکاتہ ذکاۃ امہ **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے بچہ جو جانور کے پیٹ سے ذبح
کرنیکے بعد نکلتا ہے اوس کو پوچہا تو آپنے فرمایا اگر چاہو تو کہا لو اوسکو اور مسدد نے کہا ہم نے کہا یا رسول اللہ ہم اونٹنی کو نحر

کرتے ہین اور گای کو ذبح کرتے ہین اور بکری کو بھی اور ہم اوسکی پیٹ مین مردہ بچہ پاتے ہین تو کہا ہم اوسکو پھینک
دیوین یا اوسکو بھی کہا لیوین تو آپ نے فرمایا جو تم چاہو تو کہا لو اوسکو مقرر اوسکی ماں کا ذبح کرنا گویا اوسکا بھی ذبح
کرنا ہے (یعنی ماں کا ذبح ہونا کافی ہے پیٹ کے بچے کے حلال ہونیکے لیے اگرچہ ماں کے پیٹ سے بچہ مردہ نکلے **ف**
اکثر علما کا یہی مذہب ہے مگر ابو حنیفہ سے اسکے خلاف مروی ہے وہ کہتے ہین اگر زندہ نکلے تو ذبح کرکے کہاوے اگر مردہ ہو تو نہ
کہاوے **عن** جابر بن عبد اللہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ذکاۃ الجنین ذکاۃ امہ **ترجمہ**
جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیٹ کے بچے کا ذبح کرنا اوسکی ماں کا ذبح کرنا ہے (یعنی
ماں کا ذبح کرنا کفایت ہے اب پیٹ کے بچے کے ذبح کرنے کی حاجت نہین

باب ما جاء فی اکل اللحم لا یدری اذکر اسم اللہ علیہ جس گوشت کا حال معلوم نہو کہ اوسکے ذبح کرنیوالے نے بسم اللہ کہی یا نہ کہی **عن** عائشۃ انہم قالوا یا رسول
اللہ ان قومنا حدیث عہد بالجاہلیۃ یاتون بلحمان لا ندری اذکروا اسم اللہ علیہا ام لم یذکروا افنا کل
منہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سموا وکلوا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ اونہون نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ چند قوم مین جو تازہ ایمان لائی ہین اور وہ ہمارے پاس گوشت لایا کرتے ہین ہم
نہین جانتے کہ ذبح کیوقت خدا کا نام لیتے ہین یا نہین تو آپنے فرمایا کہ تم خدا کے نام کو لیا کرو اور کھایا کرو **ف** یعنی اہل اسلام
پر گمان نیک کیا چاہیے لوگ خدا کے نام کو ذبح کیوقت نہ ترک کرتے ہونگے تم اپنے رفع شبہہ کیواسطے خدا کا نام لے لیا کرو اور یہ
مطلب نہین کہ اگرچہ اونہون نے ذبح کیوقت خدا کا نام نہ لیا ہو تو بھی تمہاری بسم اللہ کہنے سے پاک ہو جاویگا اسلیے کہ بسم
کہنا ذبح کیوقت شرط ہے مگر وہم کا اعتبار نہین ہے حلت اور حرمت مین جب مسلمان نے کسی جانور کو ذبح کیا تو وہ حلال ہی
سمجھا جاویگا

باب فی العتیرۃ عتیرہ کا بیان (یعنی رجب کی قربانی کا) **عن** نبیشہ نادی رجل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انا کنا نعتر عتیرۃ فی الجاہلیۃ فی رجب فما تامرنا قال اذبحوا للہ فی ای شہر کان
وبروا اللہ عز وجل واطعموا قال انا کنا نفرع فرعا فی الجاہلیۃ فما تامرنا قال فی کل سائمۃ فرع تغذوہ
ماشیتک حتی اذا استحمل قال نصر استحمل للحجیج ذبحتہ فتصدقت بلحمہ قال خالد احسبہ قال
علی ابن السبیل فان ذلک خیر قال خالد قلت لابی قلابۃ کم السائمۃ قال مائۃ **ترجمہ** نبیشہ سے روایت
ہے ایک شخص نے آواز دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہم عتیرہ کیا کرتے تھے رجب مین جاہلیت کے زمانے مین اب آپ ہمکو
کیا حکم کرتے ہین آپنے فرمایا ذبح کرو اللہ کیواسطے جس مہینے مین ہوسکے اور اطاعت کرو اللہ کی اور کھانا کھلاؤ پھر وہ شخص بولا
ہم فرع کیا کرتے تھے (یعنی پہلا بچہ جو پیدا ہوتا تھا کسی جانور کے اوسکو کاٹتے تھے بتون کیواسطے) جاہلیت کے زمانے مین اب آپ کیا
حکم کرتے ہین آپنے فرمایا ہر جانورون مین جو چرنے والے ہون ایک فرع ہے جسکو کھلاتے ہین جانور تیرے (یعنی چارہ لا کر
لاتے ہین اوسکے لیے) جب بوجھ لادنے کے لائق ہو جاوے یا اونٹ ہو جاوے تو ذبح کر پھر اوسکا گوشت صدقہ کر (خالد نے کہا

مسافرونپر یہ بہتر ہے خالد نے کہا مین نے ابو قلابہ سے پوچھا کتنی جانورون مین ایسا کرے انہون نے کہا سو جانورون مین **عن**

ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا فرع ولا عتیرۃ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا اسلام مین نہ فرع ہے اور نہ عتیرہ ہے **ف** فرع اوسکو کہا کہ زمانہ جاہلیت مین جس جانور کا اول بچہ پیدا ہوتا

تو اوسکو بتون کیواسطے ذبح کرتے تھے اور ابتدا اسلام مین مسلمان بھی اللہ کیواسطے کرتے تھے پھر وہ منسوخ اور منع کیا گیا

اسلیے کہ مشابہت کفار کی تھی اور عتیرہ اوسکو کہتے ہین کہ رجب کے اول دہے مین تقرب حاصل کرنے کے لیے زمانہ جاہلیت مین ذبح کرتے

تھے کافر اپنے بتون کیواسطے تقرب کے لیے اور مسلمان اللہ تعالے کے لیے کرتے تھے پھر یہ دونون منسوخ ہوگئے۔ اب نہ فرع ہے نہ عتیرہ بلکہ

مسلمانون کے لیے قربانی ہے عید اضحی کے روز **عن** سعید قال الفرع اول النتاج کان ینتج لھم فیذبحونہ **ترجمہ**

سعید بن المسیب نے کہا کہ فرع پہلے بچے کو کہتے ہین جو پیدا ہوتا تھا وہ اوسکو ذبح کیا کرتے تھے **عن** عائشۃ قالت امرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کل خمسین شاۃ شاۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے حکم کیا ہم کو رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر پچاس بکری مین سے ایک بکری کا ٹنے کا مسافرون اور غریبون کیواسطے شاید یہ حکم استحبابا

ہے سوا زکوۃ کے کہ وہ فرض ہے **باب** فی العقیقۃ عقیقہ کا بیان **عن** ام کرز الکعبیۃ قالت سمعت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول عن الغلام شاتان مکافأتان وعن الجاریۃ شاۃ **ترجمہ** ام کرز کعبیہ

سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے جو آپ فرماتے تھے لڑکے کیطرف سے دو بکریان برابر کی۔ یعنی عقیقے مین

بیٹے کیطرف سے دو بکریان برابر کی ہین اور لڑکی کیطرف سے ایک بکری (برابر کی) یعنی ہمسن ہون چھوٹی بڑی نہ ہون) **عن** ام

کرز قالت سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اقروا الطیر علی مکناتہا قالت وسمعتہ یقول عن الغلام

شاتان وعن الجاریۃ شاۃ لا یضرکم اذکرانا کن ام اناثا **ترجمہ** ام کرز سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

مین نے سنا ہے آپ فرماتے تھے پرندون کو اونکے گھونسلون مین بیٹھا رہنے دو۔ یعنی اونکو گھونسلون سے اوڑا کر تکلیف نہ دو اور آپ فرماتے

تھے لڑکے کیطرف سے دو بکریان ہین یعنی عقیقہ مین اور لڑکی کیطرف سے ایک بکری اور تم کو اسمین ضرر نہین کہ وہ نر ہون یا مادہ یعنی

یہ خیال نکرو کہ لڑکا ہو تو اوسکی طرف سے نر چاہیے اور لڑکی کیطرف سے مادہ **عن** ام کرز قالت قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم عن الغلام شاتان مثلان وعن الجاریۃ شاۃ **ترجمہ** ام کرز سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے لڑکے کیطرف سے دو بکریان برابر کی اور لڑکی کیطرف سے ایک بکری چاہیے عقیقے مین **عن** سمرۃ عن رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم قال کل غلام رھینۃ بعقیقۃ تذبح عنہ یوم السابع ویحلق راسہ ویدمی فکان قتادۃ

اذا سئل عن الدم کیف یصنع بہ قال اذا ذبحت العقیقۃ اخذت منہا صوفۃ واستقبلت بہ

اوداجہا ثم توضع علی یافوخ الصبی حتی یسیل علی راسہ مثل الخیط ثم یغسل راسہ بعد ویحلق **ترجمہ**

سمرۃ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر لڑکا گرو ہے اپنے عقیقے کے بدلے مین ساتوین دن اوسکیطرف سے

ذبح کیا جاوی اور اوسکا سر مونڈا جاوے اور قربانی کا خون اوسکی سر پر لگایا جاوے قتادہ (جو اس حدیث کے راوی مین) لوگون سی جب کوئی پوچہتا کسطرح خون لگایا جاوی تو وہ کہتی جب عقیقی کا جانور ذبح ہونے لگے تو اوسکی بالون مین سی ایک ٹکڑا لیکر رگون پر رکہ دیا جاوی اور وہ ٹکڑا خون مین تر ہو جاوی گا پھر وہ ٹکڑا لڑکے کی چیندیا پر رکہا جاوے یہانتک کہ خون اوسکی سر پر بہنی لگی تا گی کیطرح پہر اوسکا سر دہویا جاوی اور سر مونڈا جاوی (بعضون کے نزدیک خون لگانا منسوخ ہے

عن سمرة بن جندب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کل غلام رهینة بعقیقته تذبح عنه یوم سابعه ویحلق ویسمی **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر لڑکا اپنی عقیقی کے بدلے مین گرو ہی ساتوین دن تک اوسکی طرف سی ذبح کیا جاوے اور سر مونڈا جاوی اور نام کہا جاوے اوسکا (بہتر نام جیسی عبد اللہ یا عبد الرحمن یا انبیا کے نام پر) عن سلمان بن عامر الضبی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مع الغلام عقیقة فاهریقوا عنه دما وامیطوا عنه الاذی **ترجمہ** سلمان بن عامر ضبی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لڑکا پیدا ہونے کے ساتہہ اوسکا عقیقہ سنت ہی تو بہاؤ اوسکی عوض خون اور دور کرو اوس لڑکے سے تکلیف اور نجاست کو یعنی سر کے بال مونڈو اور غسل دو **ف** جب لڑکا پیدا ہو تو ساتوین دن عقیقہ کرے لڑکا ہو تو دو بکریان اور لڑکی ہو تو ایک بکری ذبح کرے عن الحسن انه کان یقول اماطة الاذی حلق الرأس **ترجمہ** حسن سے روایت ہی تکلیف اور نجاست دور کرنیسی مراد سر مونڈنا ہی (اور اوسکا نہانا غسل دینا وغیرہ) عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم عق عن الحسن والحسین کبشا کبشا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن اور امام حسین کیطرف سے ایک ایک دنبہ عقیقہ کیا عن عمرو بن شعیب عن ابیه اراه عن جده قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن العقیقة فقال لا یحب الله العقوق کانه کره الاسم ومن ولد له فاحب ان ینسک عنه فلینسک عن الغلام شاتان مکافاتان وعن الجاریة شاة وسئل عن الفرع قال والفرع حق وان تترکوه حتی یکون بکرا شغزبا ابن مخاض او ابن لبون فتعطیه ارملة او تحمل علیه فی سبیل الله خیر من ان تذبحه فیلزق لحمه بوبره وتکفی اناءک وتوله ناقتک **ترجمہ** عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنی دادا سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچہی گئی عقیقہ سے اپنی فرمایا اللہ تعالے عقوق کو دوست نہین رکہتا **ف** عقوق کہتی ہین والدین کی نافرمانی کرنیکو عقیقہ اور عقوق کا مادہ ایک ہے اسواسطی **ت** آپنے اس نام کو مکروہ جانا اور فرمایا جسکا بچہ پیدا ہوا ور وہ اپنی بچہ کیطرف سے قربانی کرنا چاہی تو لڑکے کیطرف سے چاہیے کہ دو بکریان کری برابر کی اور لڑکی کیطرف سی ایک بکری پھر پوچہی گئی آپ فرع سے آپنے فرمایا فرع حق ہی (یعنی خدا کیواسطی فرع کرنیکا ر اور لغو نہین مگر واجب بہی نہین ہی) اگر تم اوسکو چہوڑ دو یہانتک کہ جوان اونٹ ہو جاوے ایک برس کا یا دو

کا پھر دیدو اوسکو یہودن یا محتاجون کو یا جب ہا وکیوسطی خدا کی راہ مین دیدو تو وہ بہتر ہے اس سے کہ کاٹ ڈالے اوسکو (پیدا ہوتی ہی) اور گوشت اوسکا اوسکے بالون سے لگا ہو (یعنی کم ہو) اور اپنا برتن اوندہا دو (یعنی بہتن اوسکی ماں کا کیونکہ بچہ کاٹ ڈالنی سی دودہ کم ہوجاویگا) اور اوسکی مان کو دیوانہ کرو عن عبد اللہ بن بریدۃ یقول کنا فی الجاھلیۃ اذا ولد لاحدنا غلام ذبح شاۃ ولطخ راسہ بدمھا فلما جاء اللہ بالاسلام کنا نذبح شاۃ ونحلق راسہ ونلطخہ بزعفران ترجمہ عبد اللہ بن بریدہ سے روایت ہی زمانہ جاہلیت مین جب کسیکے ہان ہم مین سے لڑکا پیدا ہوتا تو وہ ایک بکری ذبح کرتا اور اوسکا خون بچے کے سر مین لگاتا پھر جب اسلام آیا تو ہم بکری ذبح کرتے تھے اور بچے کا سر مونڈ کر زعفران لگاتے تھے (خون لگانا موقوف ہوگیا یہہ حدیث ناسخ ہی اوس حدیث کی جو اوپر گزری **باب** فی اتخاذ الکلب للصید وغیرہ کتا شکار یا اور کسی ضرورت کیواسطے رکھنا عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اتخذ کلبا الا کلب ماشیۃ او صید او زرع انتقص من اجرہ کل یوم قیراط ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کتا پالے اوس کتے کے سوا جو مویشی - یعنی بکریون وغیرہ جانورون کی نگہبانی کو پالتے ہین یا شکار کو یا کھیتی کی رکھوالی کو تو ہر روز اوسکی ثواب مین سے ایک قیراط برابر کم ہوگا **ف** قیراط کا اندازہ اللہ جل جلالہ کے نزدیک کچہ مقرر ہوگا ثواب کم ہونے کی وجہ یہ ہی کہ کتا نجس ہی اوسکی گھر مین رہنی سے رحمت کے فرشتی نہین آتے یا آنے جانیوالون کو تکلیف ہوتی ہی لوگون کو ستاتا ہی دوسری حدیث مین ہی کہ دو قیراط ہر روز ثواب اوسکا کم ہوتا ہے عن عبد اللہ بن مغفل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا ان الکلاب امۃ من الامم لامرت بقتلھا فاقتلوا منھا الاسود البھیم ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ بات نہوتی کہ کتے بھی ایک جماعت ہین جماعتون مین سے یعنی ایک عالم ہین اللہ کے عالمون مین سے تو مین اون کے قتل کرنیکا ضرور حکم کرتا اب تم اون مین سے خالص سیاہ کتون کو قتل کرو (جنمین بالکل سفیدی نہو کیونکہ وہ شریر ہوتا ہی لوگون کو ایذا دیتا ہے) عن جابر قال امر نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتل الکلاب حتی ان کانت المراۃ تقدم من البادیۃ یعنی بالکلب فنقتلہ ثم نھانا عن قتلھا وقال علیکم بالاسود ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتونکے مارنے کا حکم کیا یہانتک کہ کوئی عورت جنگل سے اپنے ساتھ کتا لیکر آتی ہم اوسکو مار ڈالتے پھر آپنے منع کیا اون کے مارنیسے اور فرمایا کالے کتے کو مار ڈالو **ف** یہ حدیث نسخہ مطبوعہ مصریہ مین نہین ہی اور اوس کے بجای ابو ثعلبہ کی حدیث ہی جو آگے آتی ہی اور نسخہ مطبوعہ دہلی مین یہہ حدیث ہی لیکن ابو ثعلبہ کی حدیث نہین ہی اور نسخہ قلمی مطابق نسخہ مصر کے ہی عن ابی ثعلبۃ الخشنی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رمیت الصید فادرکتہ بعد ثلاث لیال وسھمک فیہ فکلہ ما لم ینتن ترجمہ ابی ثعلبہ خشنی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو شکار پر تیر چلاوے اور پھر تو اوسی شکار کو اپنے تین رات کے بعد پاوے اور تیرا

تیر اوسمین موجود ہو تو جبتک اوسمین بدبو نہ ہو تو اوسکو کہا لے یعنی جبتک وہ سڑا نہ ہوا ہو اور متعفن نہ ہوا ہوا ور تیر موجود ہونے
کی قید اسلیے لگائی کہ اوسکے مرنے کا یقین تیر کے صدمے سے ہو جاوے

باب فی الصید شکار کرنے کا بیان

عن عدی بن حاتم قال سئلت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلت انی ارسل الکلاب المعلمة فتمسک علی افاکل قال
اذا ارسلت الکلاب المعلمة وذکرت اسم اللہ فکل مما امسکن علیک قلت وان قتلن قال وان قتلن ما
لم یشرکها کلب لیس منها قلت ارمی بالمعراض فاصیب افاکل قال اذا رمیت بالمعراض وذکرت اسم اللہ
فاصاب فخزق فکل وان اصاب بعرضہ فلا تاکل **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے مینے پوچہا تو مین نے کہا کہ مین سدہے ہوئے کتے کو چہوڑتا ہون یعنی شکار پر وہ جا کر شکار کے جانور کو پکڑ لیتا ہے
کیا مین اوسکو کہاؤن آپ نے فرمایا جب تو اپنے سکہائے ہوئے شکاری کتونکو چہوڑے اور خدا کا نام اوسپر لیوے تو اوس شکار
کو کہالے جسکو تیرے لیے پکڑ رکہین عدی بن حاتم نے حضرتؐ سے کہا کہ کتے اگر شکار کو جان سے مار ڈالین تو بہی کیا وہ شکار
حلال ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر مار بہی ڈالین تو بہی حلال ہے جبتک دوسرا کتا غیر شکاری اوس شکار مارنے مین شریک
نہو عدی بن حاتم نے کہا کہ مینے پہر حضرتؐ سے کہا کہ بے پر اور بے گانسی کے تیر سے شکار حاصل کرتا ہون (جو بوجہہ وزن
کی وجہ سے جانور کو مارتا ہے) پہر اوسکو کہاؤن حضرتؐ نے فرمایا جب کہ تو نے تیرا اور بے گانسی کے تیر کو مارے اللہ کا نام لیکر پہر وہ
تیر شکار کے جسم مین گہسکر چیر پہاڑ دیوے تو کہالے اور اگر یہ شکار کو بینڈا ہو کر لگے تو مت کہا **ف** اس حدیث سے بہت
سے مسئلے شکار کے معلوم ہوئے - اول یہ کہ کتے کا شکار کہینا درست ہے دوسری یہ کہ کتے کو جب آپ شکار پر چہوڑا تو حلال
ہے اور اگر کتا خود بخود چہوٹ گیا اور شکار مار لایا تو حلال نہین - تیسری یہہ کہ کتے کی تعلیم شرط ہے اور تعلیم کی علامت
ہے کہ اوسکو تین بار شکار پر چہوڑے اور ہر بار وہ شکار مار لائے خود نہ کہاوے چوتہی یہ کہ کتے کے چہوڑتے وقت
بسم اللہ کہنا شرط ہے اگر قصدًا بسم اللہ نہ بولا تو شکار مردار ہوا اور جو بہولے سے نکہا تو حلال ہے یہ امام اعظمؒ کا مذہب ہے
اور امام شافعی کے نزدیک زبان سے بسم اللہ کہنا واجب نہین ہر مسلمان کے دل مین خدا کا نام ہے لیکن زبان سے کہنا مستحب ہے
پانچوین یہ کہ اگر شکاری کتے سے شکار مر بہی جاوے تو حلال ہے چہٹی یہ - کہ اگر شکاری کتے کے ساتہہ دوسرا کتا جسکی تعلیم
نہین ہوئی شکار مارنے مین شریک ہو وے تو شکار مردار ہے اسوسطے کہ جب حلال اور حرام ایک چیز مین جمع ہو لے تو حتیاط
کی سبب سے حرام ہی غالب ہو جاتا ہے - ساتوین یہ - کہ بے گانسی کے تیر کے شکار مین زخم ہونا شرط ہے تاکہ خون ناپاک نکلجاوے
اور اگر بے زخم کے صدمے کی بوجہہ سے مر جاوے تو وہ شکار حلال نہین جیسے غلیل کے غلہ سے یا اینٹ پتہر سے جانور کو مار ڈالے
تو مردار ہے کہ خون نہ نکلا شکار اوس چیز سے حلال ہوتا ہے جو تیز ہو اور چیر پہاڑ ڈالے جیسے چہری تلوار گانسی دار تیر وغیرہ
اسی طرح بندوق کی گولی یا چہری جس سے جسم پہٹ جاتا ہے اور خون نکل آتا ہے عن عدی بن حاتم قال سئلت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلت انا نصید بهذه الکلاب فقال لی اذا ارسلت کلابک المعلمة وذکرت

اسم الله علیها فکل مما امسکن علیك وان قتل الا ان یاکل الکلب فان اکل فلا تاکل فانی اخاف ان یکون

انما امسکه علی نفسه **ترجمه** عدی بن حاتم سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیه وسلم سے مین نے پوچھا تو مینے کہا کہ ہم

ان کتون سے شکار کرتے ہین (آپ کیا فرماتے ہین) تو آپ نے مجھسے فرمایا جب تو اپنی سکھائی ہوئی کتونکو چھوڑے یعنی شکار

پر اور اوسپر خدا کا نام لیا ہو تو اوسکو کہالے جو تیرے لیے کتے نے شکار پکڑ کر کہا ہو اگرچہ کتا اوس جانور کو مار ڈالے مگر یہ ضرور ہے

کہ کہا دی نہین اگر اوسمین سے کہالیوے تو پھر اوسکو نہ کہا کیونکہ احتمال ہی اوس نے اپنے واسطے اوس جانور کو پکڑا ہو (دوسرے یہہ

کہ جب اوس نے شکار کے جانور مین سے کہالیا تو وہ معلم نہوا غیر معلم ہوا اوسکا شکار درست نہین **عن** عدی بن حاتم ان النبی

صلی الله علیه وسلم قال اذا رمیت بسهمك وذکرت اسم الله وجدته من الغد ولم تجده فی ماء ولا فیه اثر غیر

سهمك فکل واذا اختلط بکلابك کلب من غیرها فلا تاکل لا تدری لعله قتله الذی لیس منها **ترجمه**

عدی بن حاتم سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا جسوقت تو نے اپنے تیر سے شکار کیا الله کا نام لیکر اور اوس شکار کو دوسرے

روز پایا یعنی شکار تیر کی چوٹ کہا کر نکل گیا اور پھر دوسرے روز ملا مگر پانی مین نہ گرا نہ تو نے اوسمین سوا اپنے تیر کے زخم کے کچھ نشان

نہ پایا تو کہالے اور جب تیرے کتے کیساتہہ دوسرا کتا بھی ملگیا یعنی دونون نے ملکر شکار مارا تو اوسکو مت کہا کیونکہ تو نہین جانتا کسنے

اوس جانور کو مارا شاید دوسرے کتے نے مارا ہو **عن** عدی بن حاتم ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا وقعت رمیتك

فی ماء فغرق فمات فلا تاکل **ترجمه** عدی بن حاتم سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا جب تو ایک جانور کو

تیر مارے اور وہ پانی مین گر کر ڈوب جاوے اور مر جاوے تو اوسکو نہ کہا **عن** عدی بن حاتم ان النبی صلی الله علیه و

سلم قال ما علمت من کلب او باز ثم ارسلته وذکرت اسم الله فکل مما امسك علیك قلت وان قتل قال اذا قتله

ولم یاکل منه شیئا فانما امسکه علیك **ترجمه** عدی بن حاتم سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا جب کتے یا باز

کو کہ تو نے اوسکو سکہایا ہو اور پھر تو نے اوسکو شکار پر چھوڑا بسم الله کہہ کر تو اوس جانور کو کہالے جو تیرے لیے اوس نے پکڑ رکہا ہو

یعنی خواہ کتا ہو یا باز جو سدہایا ہوا ہو اور وہ پکڑ رکھے عدی نے حضرت سے کہا کہ اگرچہ اوس شکار کو مار ڈالا تو آپ نے فرمایا جسوقت

کہ کتے یا باز نے مار ڈالا شکار کو اور اوس مین سے کچھ کہایا نہین تو گویا کہ اوسنے تیرے لیے شکار کو پکڑ رکہا ہی (تو وہ درست ہی اور

جب کہالیا تو اوسنے اپنے لیے پکڑا اوسکا کہانا درست نہین) **عن** ابی ثعلبة الخشنی قال قال رسول الله صلی

الله علیه وسلم فی صید الکلب اذا ارسلت کلبك وذکرت اسم الله فکل وان اکل منه وکل ما ردت علیك

ترجمه ابی ثعلبه خشنی سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیه وسلم نے شکاری کتے کے شکار کے باب مین فرمایا جسوقت تو نے

اپنی کتے کو چھوڑا یعنی شکار پر اور الله کا نام یاد کیا یعنی بسم الله کہہ کر چھوڑا تو اوس شکار کو کہا۔ اگرچہ وہ اوس مین سے کہالیوے

اسیطرح کہا اوس جانور کو جو تیر سے مارے **عن** عدی بن حاتم انه قال یا رسول الله لنرمی الصید فیقتفی

اثره الیومین والثلاثة ثم یجده میتا وفیه سهمه ایاکل قال نعم ان شاء او قال یاکل ان شاء **ترجمه** عدی بن

بن حاتم سے روایت ہی کہ اونہون نے کہا یا رسول اللہ کوئی ہم مین سی تیر مارتا ہی شکار کے جانور کو پہر اوسکا نشان ڈہونڈہتا
کرتا ہی دو دو تین تین دن تک بعد اوسکے اوسکو مرا ہوا پاتا ہی اور تیر اوس مین لگا ہوا ہوتا ہی کیا اوسکو کہاوی مانند کہاوی آپنے
فرمایا ہان اگر چاہے تو کہا لیوے (اور جو احتیاطاً نہ کہاوی تو بہتر ہی شاید اور کسی سبب سے مرا ہو) **عن** عدی بن حاتم
سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن المعراض فقال اذا اصاب بحدہ فکل واذا اصاب بعرضہ فلا تاکل
فانہ وقیذ قلت ارسل کلبی فاجد علیہ کلبا اخر فقال لا تاکل لانک انما سمیت علی کلبک **ترجمہ**
عدی بن حاتم سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی مین نے بے پر کے تیر کے باب مین سوال کیا تو آپ نے فرمایا جب
اپنی تیزی سی پہونچے تو کہا یعنی جب وہ تیر اپنی تیزی سی گہس گیا ہو اور جو بیر مینڈا ہو کر لگا تو مت کہا کیونکہ وہ تو موقوذہ ہی کلام
اللہ مین حرام ہی یعنے اوس نے چوٹ کہائی ہی یعنے شکار نے راوی کہتا ہی کہ پہر مین نے حضرت سے پوچہا جو مین نے
اپنی کتی کو شکار پر چہوڑا اور اوسکی ساتہہ دوسرے کتے کو بہی پایا یعنی شکار کرتی ہوئی تو آپنے فرمایا مت کہا اسلیے کہ بسم اللہ تو
تو نے اپنے ہی کتی پر کہا ہے (نہ دوسرے کتے پر وہ تو بغیر بسم اللہ کے شریک ہو گیا) **عن** ابی ثعلبۃ الخشنی یقول قلت
یا رسول اللہ انی اصید بکلبی المعلم وبکلبی الذی لیس بمعلم قال ما صدت بکلبک المعلم فاذکر اسم اللہ
وکل وما اصدت بکلبک الذی لیس بمعلم فادرکت ذکاتہ فکل **ترجمہ** ابو ثعلبہ خشنی سی روایت ہی مینے
کہا یا رسول اللہ مین شکار کرتا ہون شکاری سدہی ہوئی کتی سے اور بن سدہی ہوئی کتی سے شکار کری تو یاد کر نام اللہ کا
یعنی بسم اللہ اور کہا جو تو نے بن سدہے ہوئے کتے سے شکار کیا اور تو نے اوسکے ذبح کو پایا یعنی زندہ پایا اور ذبح کیا پس کہا
(ورنہ نہ کہا کیونکہ وہ کتا جب تعلیم یافتہ نہین ہی تو اوس کا مار ڈالنا قائم مقام ذبح کے نہین ہو سکتا) **عن** ابی
ثعلبۃ الخشنی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ثعلبۃ کل ما ردت علیک قوسک و
کلبک زاد عن ابن حرب المعلم ویدک فکل ذکیا وغیر ذکی **ترجمہ** ابو ثعلبہ خشنی سی روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے مجہسی فرمایا ای ابا ثعلبہ کہا لے اوس جانور کو جو اپنی تیر کمان سے مارے یا کتی سی مارے ابن حرب کی روایت
مین اتنا زیادہ ہی کہ وہ کتا شکاری ہو اور کہا اوس جانور کو جسکو تیرا ہاتہہ مارے (یعنی تیر سے) خواہ اوسکو ذبح کر سکے
یا نہ کر سکے قبل ذبح کے وہ مر جاوی **عن** ابی ثعلبۃ قال یا رسول اللہ ان لی کلابا مکلبۃ فافتنی فی
صیدہا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کان لک کلاب مکلبۃ فکل مما امسکن علیک قال
وان اکل منہ فقال یا رسول اللہ افتنی فی قوسی قال کل ما ردت علیک قوسک قال ذکیا وغیر
ذکی قال وان تغیب عنک ما لم یصل او تجد فیہ اثر غیر سہمک قال افتنی فی انیۃ المجوس اذا اضطررنا
الیہا قال اغسلہا وکل فیہا **ترجمہ** ابو ثعلبہ سے روایت ہی اوس نے کہا یا رسول اللہ میری پاس کتی تیار مین شکار
کیواسطی (یعنی تعلیم یافتہ سدہی ہوئے) تو آپ حکم فرمایی اون کے شکار کے باب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اگر تیری پاس سدہے ہوئے تیار کتی ہین تو کہا اوس جانور کو جسکو وہ تیری لیے پکڑ رکہین ابو ثعلبہ نے کہا خواہ مین اوسکو ذبح
کر سکون یا نہ کر سکون آپنے فرمایا ہان ابو ثعلبہ نے کہا اگرچہ وہ کتے اوس جانور مین سے کہالین آپنے فرمایا اگرچہ وہی کہا
لین اوسمین سے **ف** عدی بن حاتم کی حدیث سی جب کتا اوس جانور مین سے کہالے تو اوسکا کہانا درست نہین **ت**
پہر اوس نے کہا یا رسول اللہ بیان فرمایئے میری کمان کے شکار کا آپنے فرمایا جو تیری کمان شکار رکہا دے اوسکو کہا خواہ تو
اوسکو ذبح کرنے پاوے یا نہ پاوے اوس نے کہا اگرچہ وہ شکار تیر کہا کر میری نظر سے غائب ہو جاوے جبتک وہ سڑے نہین یا
دوسرا کوئی صدمہ اوسکو معلوم نہ ہو سوا تیری تیر کے پہر اوس نے کہا بیان فرمایئے پارسیون کے برتنونکو جب ہمکو دوسرا برتن نہ ملے
آپنے فرمایا دہو کر اون مین کہالے **باب** فی صید قطع منه قطعة زندہ جانور کا ایک ٹکڑا کاٹ لیا جاوے

تو وہ حرام ہے **عن** ابی واقد قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما قطع من البہیمة وهی حیة فهی میتة
ترجمہ ابی واقد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز کہ زندہ جانور کے بدن سے کاٹی جاوے تو وہ چیز
مردار ہے۔ یعنی جو عضو زندہ جانور سے کاٹ لیا ہو تو وہ مردار ہے اوسکا کہانا درست نہین **باب** فی اتباع الصید
شکار کے پیچھے پڑنا کیسا ہے **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم و قال مرة سفیان ولا اعلمه
الا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من سکن البادية جفا ومن اتبع الصيد غفل ومن اتی السلطان
افتتن **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنگل مین رہا کریگا اوسکا دل
سخت ہو جاویگا اور جو شکار کے پیچھے رہیگا وہ غافل ہو جاویگا (دنیا کے یا دین کے کامون سے) اور جو شخص بادشاہ
پاس مصاحبت کریگا وہ کسی بلا مین پڑ جاویگا (کبہی تو دنیا ہی مین بلا آویگی عزت جاویگی ورنہ آخرت مین بلا مین
پڑیگا) **آخر کتاب الضحایا** شکر خدا کا تمام ہوئی کتاب قربانیون
کی اور شکار اور ذبیحون کی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الوصایا

شروع ہوئی کتاب وصیتون کی۔ (وصیت جو آدمی بیماری مین مرتے وقت کہہ جاتا ہے)
باب ما یؤمر به من الوصیة وصیت کرنے کی تاکید کا بیان **عن** ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال ما حق امرء مسلم له شیء یوصی فیه یبیت لیلتین الا و وصیته مکتوبة عنده
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین لائق ہے مرد مسلمان کو کہ اوسکی کوئی چیز ایسی ہو
جو وہ صلاحیت وصیت کی رکہتی ہو یعنے مال یا لوگون کے ساتھ معاملہ ہو جسکی وصیت ضرور ہو اور گزار دے دو راتین مگر
وصیت اوسکی پاس لکہی ہو **ف** یعنی جسپر لوگونکا قرض ہو یا کسی کے امانت ہو اوسپر لازم ہے کہ اپنے پاس اوسکی وصیت لکہہ
رکہی دو راتین بہی بغیر وصیت کے نہ گزارے تاکہ اوسکی بعد اوسکے وارث پر اوسپر عمل کرین اور اسلئے کہ آدمی کو اپنی موت معلوم

ہو وصیت لکھنا کہنا اس صورت مین تو واجب ہے اور اگر کسی کا لینا دینا نہ ہو تو وصیت کرنا واجب نہین مستحب ہے **عن** عائشۃ ما ترك رسول الله صلی الله علیه وسلم دینارا ولا درهما ولا بعیرا ولا شاة ولا اوصی بشیئ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درہم اور دینار اور اونٹ بکری کی قسم سے کچھ نہ چھوڑا یعنے آپنے اپنی میراث مین نہ چھوڑا اور نہ کسی چیز کی وصیت فرمائی **ف** کیونکہ دوسری حدیث مین ہے پیغمبر لوگون کا ترکہ دینار اور درم نہین ہوتا بلکہ علم اونکا ترکہ ہوتا ہے

باب ما لا یجوز للموصی فی ماله جو وصیت درست نہین ہے اوسکا بیان

عن عامر بن سعد عن ابیه قال مرض مرضا اشفی فیه فعاده رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله ان لی مالا کثیرا ولیس یرثنی الا ابنتی افاتصدق بالثلثین قال لا قال فبالشطر قال لا قال فبالثلث قال الثلث والثلث کثیر انك ان تترك ورثتك اغنیاء خیر من ان تدعهم عالة یتکففون الناس وانك لن تنفق نفقة الا اجرت بها حتی اللقمة ترفعها الی فی امراتك قلت یا رسول الله اتخلف عن هجرتی قال انك ان تخلف بعدی فتعمل عملا ترید به وجه الله لا تزداد به الا رفعة ودرجة لعلك ان تخلف حتی ینتفع بك اقوام ویضر بك اخرون ثم قال اللهم امض لاصحابی هجرتهم ولا تردهم علی اعقابهم لکن البائس سعد بن خولة یرثی له رسول الله صلی الله علیه وسلم ان مات بمکة **ترجمہ** عامر بن سعد نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے (یعنے سعد بن ابی وقاص سے) وہ بیمار ہوۓ بہت سخت تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے دیکھنے کو گئے تو اوس نے حضرت سے کہا یا رسول اللہ مین بہت مالدار ہون اور ایک میری بیٹی ہے اوسکے سواے کوئی میرا وارث نہین تو کیا مین دو تلث مال اللہ دیدون آپنے فرمایا نہین اوس نے کہا کیا آدہا مال دیدون پھر آپنے فرمایا کہ نہین اوس نے تیسری بار کہا کیا تہائی مال خیرات کرون تو حضرت نے فرمایا تہائی مال اللہ دیدے اور تہائی بھی خیرات کیواسطے بہت ہے۔ اور اگر تو اپنی وارثون کو مالدار چھوڑ جاوے تو بہتر ہے اس سے کہ اونکو فقیر بھیک منگا چھوڑ جاوے لوگون کے آگے ہاتھ پھیلاوین اور تو جو چیز خدا کی ضامندی کے لیے صرف کریگا تجھکو اوسکا ثواب ملیگا یہانتک کہ تو اپنی بی بی کے مونھ مین لقمہ بھی اوٹھا کر دیوے تو ثواب پاویگا۔ سعد نے کہا حضرت سے پھر مین نے کہا یا رسول اللہ کیا مین چھوڑ دیا جاؤنگا اپنے ہجرت سے (یعنے آپ مکہ سے چلے جاوینگے اور مین اپنی بیماری کی وجہ سے مکے مین ہی رہ جاؤنگا چونکہ صحابہ مکے کو چھوڑ کر ہجرت کرچکے تہے اسلیے وہانکا رہنا مکروہ جانتے تہے کیونکہ اونہون نے خدا کیواسطے اوسکو چھوڑ دیا تہا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اگر پیچھے رہ جاویگا اور میرے بعد کوئی بھی نیک عمل اللہ کی رضامندی کے لیے کریگا جب بھی تیرا درجہ بلند ہوگا اور شاید کہ تو زندہ رہے (مکے مین نہ مرے) یہانتک کہ نفع دیوے اللہ جل جلالہ تیرے سبب سے ایک قوم کو اور نقصان دیوے ایک قوم کو **ف** یہہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا ہوا سعد بن ابی وقاص زندہ رہے ایک مدت تک اور اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بڑی بڑی فتوحات کیں

اون کے سبب مسلمانون کو نفع ہوا۔ اور کفار کو اونکے سبب سے ضرر ہوا اور ۵۰ھ ہجریہ مین یا ۵۸ھ ہجری مین سعد کا
انتقال ہوا تو اس بیماری کے بعد ۴۵ برس تک زندہ رہے **ت** پھر آپ نے یہ دعا فرمائی ای پروردگار میرے اصحاب کی
ہجرت پوری کر دے اور مت پھیر اونکو اس ہجرت سے اون کی ایڑیون پر لیکن مصیبت زدہ سعد بن خولہ ہین جنکی واسطے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رنج کرتے تہے اسوجہ سے کہ وہ مکہ مین مر گئے **ف** حجۃ الوداع مین کیونکہ جس زمین سے آدمی ہجرت کر چکے
پہر وہان مرنا مکروہ ہے۔ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وارثون کا حق مقدم ہے فقیرون پر اور تہائی سے زیادہ وصیت درست
نہین اور جورو لڑکون کو کہانے کپڑے دینے مین بھی ثواب ہے اگر خدا کا حکم جان کر دیوے **باب** فی کراھیۃ الاضرار فی
الوصیۃ وصیت سے کسی کو ضرر پہونچانا مکروہ ہے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رجل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم یا
رسول اللہ ای الصدقۃ افضل قال ان تصدق وانت صحیح حریص تامل البقاء وتخشی الفقر ولا
تمھل حتی اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان کذا ولفلان کذا وقد کان لفلان **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کونسی خیرات بہتر ہے آپ نے فرمایا جو صحت کی حالت مین
ہو اوسوقت تجہے زندگی کی امید ہو اور محتاجی کا خوف ہو یہ نہین کہ تو ٹہرا رہے جب جان تیری حلق مین آ رہے تو کہنے لگے فلان کو اتنا
دینا اور فلان کو اتنا دینا حالانکہ وہ مال فلان کا حق ہو چکا **ف** یعنے مرتے وقت جب اوس مال کے وارث حقدار ہو گیے تو اونکے
حق مین حلل ڈالکر صدقہ دینا کچھہ بہتر نہین ہے چاہیے کہ زندگی مین صحت مین خیرات کرے تو ثواب زیادہ ہوگا **عن** ابی
سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لان یتصدق المرء فی حیوتہ بدرھم خیر لہ من ان
یتصدق بمائۃ عند موتہ **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آدمی اپنے
زندگی مین (جب تندرست ہو) ایک درہم خیرات کرے تو وہ بہتر ہے اس سے کہ مرتے وقت سو درہم خیرات کرے (کیونکہ مرتے وقت
تو دنیا سے نفرت ہو ہی جاتی ہے) **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الرجل لیعمل والمرأۃ
بطاعۃ اللہ ستین سنۃ ثم یحضرھما الموت فیضاران فی الوصیۃ فتجب لھما النار قال وقرأ علی ابو
ھریرۃ من بعد وصیۃ یوصی بھا او دین غیر مضار حتی بلغ ذلک الفوز العظیم **ترجمہ** ابی ہریرہ رض
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی مرد یا عورت اللہ کی عبادت کرتی ہین ساٹھہ برس تک پھر اون کو
موت آنے لگتی ہے تو نقصان پہونچاتے ہین وصیت کر کے (وارثون کو کسی کو محروم کر دیتے ہین کسی کا حق کم کر دیتے ہین) اسوجہ سے
اونکے لیے جہنم واجب ہو جاتا ہے شہر بن حوشب نے کہا ابوہریرہ نے مجھہ پر یہ آیت پڑہی یہان سے وصیت یوصی بہا او دین غیر مضار
ذلک الفوز العظیم تک۔ ترجمہ بعد وصیت کے ادا کرنیکے یا قرض کے جب وصیت کرنیوالا نقصان پہونچانے والا نہو یہ حکم ہے اللہ کا
اور اللہ خوب جانتا ہے حکمت والا یہ حدین ہین اللہ کے تو مت بڑہو اون سے اخیر تک **باب** ما جاء فی الدخول فی الوصایا
وصی بننا کیسا ہے بہت خوف کا باعث ہے **عن** ابی ذر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ذر انی اراک

ضعيفا واني احب لك ما احب لنفسي فلا تامرن على اثنين ولا تولين مال يتيم **ترجمہ** ابی ذر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ای ابا ذر مین تجھکو ضعیف دیکھتا ہون جومین اپنے واسطے چاہتا ہون وہی تیرے لیے چاہتا ہون تو تو مت حاکم بن دو آدمیونکا بھی اور مت ولی بن یتیم کے مال کا ایسا نہ ہوا وسمین احتیاط نہ ہو سکی اور جو یتیم کا مال کہا جاوے تو نیکی برباد گناہ لازم ہو

باب ما جاء في نسخ الوصية للوالدين والاقربين والدین اور دوسری عزیزون کے لیے وصیت کا منسوخ ہونا

عن ابن عباس ان ترك خيرا الوصية للوالدين والاقربين فكانت الوصية كذلك حتى نسختها اية الميراث **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی یہ آیت ان ترک خیرا الوصیۃ للوالدین والاقربین۔ پہلے ابتدای اسلام مین وصیت ہوا کرتی ماں اور باپ اور دوسرے وارثون کے لیے (حسبقدر موصی وصیت کرتا اوتنا مال ہر ایک کو ملتا) بعد اوسکے یہ آیت منسوخ ہوگئی میراث کی آیت سے

باب في الوصية للوارث وارث کے لیے وصیت کرنا درست نہین ہی

عن ابی امامۃ سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله قد اعطى كل ذي حق حقه فلا وصية لوارث **ترجمہ** ابی امامہ سے روایت ہی مین نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اللہ نے ہر مستحق کو اوسکا حق دلوایا (حصہ مقرر کر دیا آیت میراث مین) تو وصیت نہین ہی وارث کیواسطے

باب مخالطة اليتيم في الطعام یتیم کا کہانا اپنے کہانے کے ساتھ شریک کرنا کیسا ہی

عن ابن عباس قال لما انزل الله عز وجل ولا تقربوا مال اليتيم الا بالتي هي احسن وان الذين ياكلون اموال اليتامى ظلما الاية انطلق من كان عنده يتيم فعزل طعامه من طعامه وشرابه من شرابه فجعل يفضل من طعامه فيحبس له حتى ياكله او يفسد فاشتد ذلك عليهم فذكروا ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فانزل الله عز وجل ويسئلونك عن اليتامى قل اصلاح لهم خير وان تخالطوهم فاخوانكم فخلطوا طعامهم بطعامه وشرابهم بشرابه **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہی جب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتارنی ولا تقربوا مال الیتیم الا بالتی ہی احسن۔ یعنی مت نزدیک جاؤ یتیمونکے مال کے مگر اچھے طور سے اور یہ آیت ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما۔ یعنی جو لوگ کہا جاتے ہین یتیمونکے مالونکو ظلم سے وہ اپنے پیٹ مین انگار کہاتے ہین اور قریب ہی کہ جہنم مین جاوین تو جن جن لوگون کے پاس یتیم تھے انہون نے اونکا کہانا اپنے کہانے سے جدا کر دیا اور اونکا پینا اپنے پینے سے جدا کر دیا (ایسا نہو کہ ایکساتھ ہو تو اونکا کہانا پینا ہم لوگ کہالین) تو یتیم کا کہانا جب بچ رہتا وہ رکہا رہتا یہانتک کہ وہ خود ہی کہاتا یا کہانا سڑ جاتا یہ امر لوگون پر شاق گزرا انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا اوسوقت اللہ نے یہ اوتارا ویسئلونک عن الیتامی۔ یعنی پوچھتے ہین تجھ سے یتیمونکا حال کہہ تو اون کی بہتری کرنا اچھا ہی اگر ملکر اونکے ساتھ رہو تو وہ تمھارے بہائی ہین پھر لوگون نے اپنا کہانا پینا اونکے کہانے پینے کے ساتھ شریک کر لیا (جب نیت خیر ہو تو یتیم کا مال اگر ملجانے کے سبب سے متولی پر آ جاوے

اور متولی کا یتیم پر کچہ قباحت نہین مگر یہ ضرور ہی کہ وہ مال ایسا ہی حقیر کم قیمت ہو جیسے کہانا پانی وغیرہ مثل قیمتی اموال اور روپیون پیسونمین یہہ حکم نہین ہی **باب** ماجاء فیما الولی الیتیم ان ینال من مال الیتیم یتیم کی متولی پرورش کرنیوالی کوکسقدر یتیم کے مال مین سی کہانا درست ہی **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رجلا اتی النبی صلی الله علیہ وسلم فقال انی فقیر لیس لی شیئا ولی یتیم قال فقال کل من مال یتیمک غیر مسرف ولا مبادر ولا متاثل **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور بولا مین محتاج ہون میری پاس کچہ نہین ہی البتہ ایک یتیم میری پاس ہی آپنے فرمایا اوسکی مال مین سے کہا بغیر اسراف اور فضول خرچی کے اور بغیر ڈری ہوئے اوسکی بڑہی ہو جانے سے اور بغیر پونجی بنانے کے اوسکی مال سی یعنی بقدر ضرورت کہا یہ نہ کر کہ فضول بیہودہ خرچ کر ڈال یا یہ خیال کرکے کہ اب یتیم بڑا ہو جائیگا تو پھر مال نہ ملیگا جلدی خرچ کر ڈال یا اوسمین سے اپنے لیے کچہ جمع حاصل کر لے البتہ تجارت کرنا اوسمین بہتر ہی مگر نفع اور اصل دونون یتیم کا ہوگا **باب** متی ینقطع الیتم یتیم کب تک کہنا چاہیے یعنی کس عمر تک **عن** علی بن ابی طالب حفظت عن رسول الله صلی الله علیہ وسلم لا یتم بعد احتلام ولا صمات یوم الی اللیل **ترجمہ** حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی سے روایت ہی مین نے یاد رکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سنکر آپ فرماتی تہی نہین یتیمی ہی بعد احتلام کے یعنی جب جوان ہوگیا تو وہ یتیم نہ رہا اور نہ خاموشی ہی دن بہر کی رات تک (جسکو صوم صمت کہتی ہین یہ اگلی امتون مین تہا دن بہر بات نہ کرتے) **باب** التشدید فی اکل مال الیتیم یتیم کا مال کہا جانا کتنا بڑا گناہ ہی **عن** ابی ھریرۃ ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال اجتنبوا السبع الموبقات قیل یا رسول الله وما ھن قال الشرک بالله والسحر وقتل النفس التی حرم الله الا بالحق واکل الربوا واکل مال الیتیم والتولی یوم الزحف وقذف المحصنات الغافلات المؤمنات **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچو سات کبیرہ گناہون سے جو ایمان کو ہلاک کر ڈالتی ہین تو پوچہا گیا آپ سے یا رسول اللہ وہ کون سی گناہ ہین آپنے فرمایا خدا کے ساتہ شریک کرنا۔ اور جادو۔ اور اوس جان کو مارنا جسکا مارنا خدا نے حرام کیا ہی لیکن حق پر مارنا درست ہی۔ اور بیاج کہانا۔ اور یتیم کا یعنے بے باپ کے لڑکے کا مال کہانا۔ اور لڑائی کے دن کافرون کے سامنے سے بہاگ جانا۔ اور خاوند والی ایماندار عورتون کو جو بدکاری سی واقف نہین اونکو عیب لگانا **ف** ہر چند اس حدیث مین گناہ کبیرہ سات ہی فرمائے لیکن اور حدیثون مین زیادہ بھی ثابت ہین اوسوقت اتنی ہی گناہونکا ذکر کرنا مصلحت ہوگا **عن** عبید بن عمیر عن ابیہ انہ حدثہ وکانت لہ صحبۃ ان رجلا سالہ فقال یا رسول الله ما الکبائر فقال ھن تسع فذکر معناہ زاد وعقوق الوالدین المسلمین واستحلال البیت الحرام قبلتکم احیاء وامواتا **ترجمہ** عمیر سے روایت ہی وہ صحابی تہی کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی پوچہا

یارسول اللہ کبیرہ گناہ کیا کیا ہین آپنے فرمایا نو گناہ سات تو وہی جو اوپر کی حدیث مین بیان ہوئے اور دو اسمین زیادہ ہین ایک نافرمانی کرنا مسلمان مان یا مسلمان باپکی دوسری حرمت نہ کرنا بیت اللہ کی (وہان خون کرنا فساد کرنا شکار کھیلنا) جو حرمت والا ہی اور قبلہ ہی تمھارا زندگی اور موت مین **باب** الدلیل علی ان الکفن من راس المال کفن کا کپڑا بھی مردے کے مال مین داخل ہی **عن** خباب قال مصعب بن عمیر قتل یوم احد ولم تکن له الانمرة کنا اذا غطینا راسه خرجت رجلاه واذا غطینا رجلیه خرج راسه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم غطوا بها راسه واجعلوا علی رجلیه من الاذخر **ترجمہ** خباب سے روایت ہے کہ مصعب بن عمیر احد کی لڑائی کے دن مارے گئے اور کچھ نہ تہا اون کے پاس سوائے ایک کمل کے جب ہم اونکا سر ڈہانکتے تو پاؤن اونکے کہلجاتے اور جب پاؤن ڈہانکتے تو سر کہلجاتا یہ دیکھکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈہانپ دو سر اونکا اور پاؤن پر اذخر رکھدو (اذخر ایک گہانس ہوتی ہی عرب مین جو خوشبودار ہوتی ہی اور استعمال کیجاتی ہی) **باب** الرجل یهب الهبة ثم یوصی له بها او یرثها ایک شخص کوئی چیز ہبہ کردے پھر وصیت یا میراث سے وہی چیز پاوے **عن** عبد الله بن بریدة عن ابیه ان امرأة اتت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت کنت تصدقت علی امی بولیدة وانها ماتت وترکت تلك الولیدة قال قد وجب اجرك ورجعت الیك فی المیراث قالت وانها ماتت وعلیها صوم شهر افیجزی او یقضی عنها ان اصوم عنها قال نعم قالت وانها لم تحج افیجزی او یقضی عنها ان احج عنها قال نعم **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہی ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بولی کہ مین نے ایک لونڈی ہبہ کی تھی اپنی مان کو اب میری مان مرگئی اور وہ لونڈی چھوڑ گئی آپنے فرمایا تیرا ثواب جم گیا اور تیری لونڈی بھی تجہے مل گئی پھر اوس نے کہا میری مان مرگئی اور اوسپر ایک مہینے کے روزے تھے کیا مین اوسکیطرف سے قضا کرون تو کافی ہے آپنے فرمایا ہان پھر اوس نے کہا اوس نے حج بھی نہین کیا تہا کیا مین اوسکیطرف سے حج کر لون تو کافی ہوگا آپنے فرمایا ہان کرلے **ف** کافی ہوجاویگا۔ دوسری روایت مین ہی کہ اگر تیری مان پر قرضہ ہوتا تو تو ادا کرتی وہ بولی ہان پہر آپنے فرمایا پھر اللہ کا قرضہ ادا کرنا مقدم ہی۔ اس حدیث سے بہت سے مسائل معلوم ہوگئے تفصیل کی ضرورت نہین ہے) **باب** فی الرجل یوقف الوقف وقف کا بیان (جس مال کا نفع خدا کی راہ مین کردیا جاوے) **عن** ابن عمر قال اصاب عمر ارضا بخیبر فاتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال اصبت ارضا لم اصب مالا قط انفس عندی منه فکیف تامرنی به قال ان شئت حبست اصلها وتصدقت بها فتصدق بها عمر انه لا یباع اصلها ولا یوهب ولا یورث للفقراء والقربی والرقاب وفی سبیل الله وابن السبیل وزاد عن بشر والضیف ثم اتفقوا لا جناح علی من ولیها

ان یاکل منها بالمعروف ویطعم صدیقا غیر متمول فیه زاد عن بشر قال وقال محمد غیر متاثل مالا

ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی حضرت عمر رضؓ کو ایک زمین ملی خیبر مین وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے ایک زمین پائی جس سی بہتر کوئی مال مجھکو نہین ملا اب آپ کیا حکم کرتے ہین اوسکی باب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو چاہے تو زمین کی ملکیت روک لے اور اوسکے منافع کو تصدق کر دے (اسی کا نام وقف ہی) حضرت عمر نے ایسا ہی کیا کہ اصل زمین نہ بیع کیجاوے نہ ہبہ نہ میراث مین آوی منفعت دیہاتین اوس سے فقیر اور قریب) اور غلام اور مجاہدین اور مسافر اور مہمان اور جو شخص اوسکا متولی ہو تو وہ اوسکی منافع مین سی دستور کے موافق کہاوی اور اون دوستون کو کہلاوے جو مالدار نہ ہون نہ مال جوڑنے والے ہون اُسمین سے ف زمین کی ملکیت روک لے یعنی اللہ جل جلالہ کو اوسکا مالک کر دی کہ کوئی آدمی اوسکا وارث نہ ہوسکے الکثر ائمہ کا مذہب یہی ہی کہ وقف کہتے ہین روک رکھنے کو کسی چیز کے اللہ تعالیٰ کی ملک مین اور ابو حنیفہ کے نزدیک وقف کہتے ہین کسی چیز کو اپنی ملک مین رکھنا اور اوسکا نفع خیرات کر دینا

عن یحیی بن سعید عن صدقة عمر بن الخطاب قال نسخها لی عبد الحمید بن عبد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب

یحیی بن سعید سے روایت ہی کہ عبد الحمید نے جو بیٹے ہین عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب کے انہون نے مجھے نقل کر دی حضرت عمر کے صدقے کی کتاب کی وہ یہہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

هذا ما کتب عبد الله عمر فی ثمغ

یہ وہ کتاب ہے جو اللہ کے بندہ عمر نے ثمغ کے باب مین لکھی (ثمغ اوس مال کا نام ہی یا اوس باغ کا جسکو حضرت عمر نے وقف کیا تہا مدینے مین یا خیبر مین) فقص من خبره نحو حدیث نافع قال غیر متاثل مالا فما عفا عنه من ثمره فهو للسائل والمحروم قال وساق القصة قال وان شاء ولی ثمغ اشتری من ثمره رقیقا لعمله وکتب معیقیب وشهد عبد الله بن الارقم پھر بیان کیا حدیث کو اوسی طرح جیسے اوپر گزرا اخیر تک یعنی نہ مال جوڑنے والے ہون اوس سے اور جو پہل اوسمین سے گرین وہ فقیرون کے ہین مانگنے والون کے اور نہ مانگنے والون کے بعد اوسکے بیان کیا قصے کو اور یہ بھی لکھا اگر متولی ثمغ کا چاہے تو اوسکی پہلون کے بدلے مین کوئی غلام خرید لے کام کاج کیواسطے (یعنی اوسے باغ کے کام کیواسطے) اور یہ لکھا معیقیب نے اور گواہی کی اوسپر عبد اللہ بن الارقم نے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

هذا ما اوصی به عبد الله عمر امیر المؤمنین ان حدث بی حدث ان ثمغا وصرمة بن الاکوع والعبد الذی فیه والمائة سهم التی بخیبر ورقیقه الذی فیه والمائة التی اطعمه محمد صلی الله علیه وسلم بالوادی تلیه حفصة ما عاشت ثم یلیه ذو الرای من اهلها ان لا یباع ولا یشتری ینفقه حیث رای من السائل والمحروم وذی القربی ولا حرج علی ولیه ان اکل او آکل او اشتری رقیقا منه ترجمہ

یہ وہ وصیت نامہ ہی جسکی وصیت کی اللہ کے بندی عمر نے جو امیر ہی مومنین کا اگر مجھپر کوئی حادثہ آوے (یعنی مر جاؤن)
تو ثمغ اور صرمہ بن الاکوع (ایک باغ کا نام ہے) اور جو غلام وہان ہی اور سو حصے جو خیبر مین ہی اور جو غلام وہان
ہین اور سو حصے وہ جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو دیے تھے اوس وادی مین جو نزدیک ہی خیبر کے ان سب کے
متولی حفصہ ہی گی (جو بیٹی تھین حضرت عمرؓ کی اور بی بی تھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی) جبتک وہ جیی
پھر اوس کے بعد جو عقلمند شخص ہو اوس کے لوگون مین سے اس شرط پر کہ یہ مال نہ بیچا جاوی نہ خریدا جاوے جہان کہ
مناسب جانے سائل اور محروم اور عزیزون مین اوسکو صرف کری اور جو شخص اوسکا متولی ہو توکچہ حرج نہین کہ اوس
مین سے کہاوی یا کہلاوے یا اوس کی آمدنی مین سے غلام خریدی اوس مال کی حفاظت اور خدمت کیواسطے **باب**
فی الصدقۃ عن المیت میت کیطرف سی جو صدقہ ہو اوسکا ثواب میت کو پہونچیگا **عن** ابی ہریرۃ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا مات الانسان انقطع عنہ عملہ الا من ثلاثۃ اشیاء من صدقۃ
جاریۃ او علم ینتفع بہ او ولد صالح یدعو لہ **ترجمہ** ابوہریرہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب آدمی مر گیا تو اوسکا عمل کٹ گیا اور موقوف ہو گیا مگر تین چیز کا عمل جو موت کے بعد بھی ثواب اونکا نہین
موقوف ہوتا ایک تو خیرات اور صدقہ جسکا فایدہ ہمیشہ جاری ہی دوسرے وہ علم جس سی خلق فائدہ پاوی تیسری نیک بخت
بیٹا جو باپ کیواسطے دعا کری **ف** یعنی نیک عمل کا ثواب زندگی تک ہے موت کے بعد نہ عمل ہے نہ ثواب - مگر ان تین
عملونکا ثواب موت کے بعد بھی موقوف نہین ہوتا صدقہ جاری یعنے وہ نیک کام جسکا فایدہ خلقت کو سدا حاصل رہے
جیسے مسجد اور کنوان اور مدرسا و سرائے اور معافی کی زمین اور وقف مین کا یا گھر یا کتاب کا - اور علم جس سے
خلق کو فایدہ ہو یعنی لوگون کو علم دین پڑھانا دینی علم کی کتاب بنانا جیسے علم تفسیر اور علم حدیث اور علم فقہ یا کسی دینی
کی کتاب کا ترجمہ اور شرح کرنا کہ ناواقف مسلمان دین سے واقف ہو جاوین اور نیک بیٹا یعنی بدکار بیٹے سی میت کو ثواب نہین
حاصل مطلب اس حدیث کا یہ ہی کہ موت ہر دم سامنے ہی ایسا نہ ہو کہ دین کی راہ سے آدمی بے نام و نشان مر جاوی ان تین کامون
مین سے جو ہو سکی اوسکی جلد فکر کرے - اگر دنیا کا کچہ مقدور ہو تو اوس کے موافق صدقہ جاریہ کی تدبیر کرے اگر علم ہی تو اوسکی باقی
رہنے کی فکر کرے اور اگر اولاد ہو تو اون کو دین کی تعلیم کرے اور بری صحبت اور بری کامون سے بچاوی تاکہ موت کے بعد اونکی دعا
سی فایدہ اوٹھاوی معلوم ہوا کہ مردہ حقیقت مین وہ ہی جسکا موت کے بعد کچہ نیک نشان نہ رہا **بیت** زندہ جاوید گشت
ہر کہ نکونام زیست + کز عقبش ذکر خیر زندہ کند نام را **باب** فیمن مات من غیر وصیۃ یتصدق عنہ
جو شخص مرجاوے اور وصیت نہ کری اوسکیطرف سے صدقہ دینا کیسا ہے **عن** عائشۃ ان امرأۃ قالت یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان امی افتلتت نفسہا ولولا ذلک لتصدقت واعطت افیجزی ان اتصدق
عنہا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعم فتصدقی **ترجمہ** حضرت عائشہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سے ایکعورت نے عرض کیا کہ میری ماں ناگہاں مر گئی اور جو وہ ناگہان نہ مرجاتی تو کچہ للہ دیتی اور صدقہ کرتی
کیا اوسکو ثواب ہوگا جو مین اوسکیطرف سے للہ خیرات کرون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان تو خیرات کر
ف باتفاق علمائے اہل سنت کے صدقہ اور دعا کا ثواب اموات کو پہونچتا ہی باقی اور عبادات مین اختلاف ہی
اہل حدیث کے نزدیک پہونچتا ہی اور بعضون کے نزدیک نہین پہونچتا **عن** ابن عباس ان رجلا قال یا رسول اللہ
ان امی توفیت افینفعہا ان تصدقت عنہا قال نعم قال فان لی مخرفا وانی اشہدک انی قد تصدقت
بہ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں
مر گئی ہی کیا اوسکو نفع یعنی ثواب پہونچیگا اگر مین اوسکیطرف سے خیرات کرون آپ نے فرمایا ہان یعنی پہونچیگا اوس نے
کہا تو میری ایک باغ ہی مین آپ کو گواہ کرتا ہون کہ مین نے اوسکو تصدق کردیا اپنی ماں کیطرف سے **باب** فی وصیۃ
الحربی یسلم وولیہ ایلزمہ ان ینفذہا ایک کافر مر جاوے اور اوسکا وارث مسلمان ہو جاوے تو کافر کی
وصیت پوری کرے **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان العاص بن وائل اوصی ان یعتق عنہ
مائۃ رقبۃ فاعتق ابنہ ہشام خمسین رقبۃ فاراد ابنہ عمرو ان یعتق عنہ الخمسین الباقیۃ فقال
حتی اسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان ابی اوصی
بعتق مائۃ رقبۃ وان ہشاما اعتق عنہ خمسین وبقیت علیہ خمسون رقبۃ افاعتق عنہ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان مسلما فاعتقتم عنہ او تصدقتم عنہ او حججتم عنہ
بلغہ ذلک **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی کہ عاص بن وائل نے وصیت کی تھی اپنی طرف سے
سو غلام آزاد کرنے کے تو اوسکی بیٹے ہاشم نے اوسکیطرف سے پچاس غلام آزاد کیے بعد اوسکی اوسکی دوسرے بیٹے عمرو نے یہ چاہا
کہ پچاس غلام جو باقی ہین وہ مین اوسکیطرف سے آزاد کرون پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے پر کہا اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آکر بولا یا رسول اللہ میری باپ نے وصیت کی تھی سو غلام آزاد کرنے کے تو اوسکے بیٹے ہشام
نے پچاس غلام اوسکیطرف سے آزاد کیے اور پچاس اوسپر باقی ہین کیا مین آزاد کردون اوسکیطرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اگر وہ مسلمان ہوتا اور تم اوسکیطرف سے آزاد کرتے یا صدقہ دیتے یا حج کرتے تو اوسکو ثواب پہونچتا **ف** اور جب وہ
کافر مرا تو اوسکے عمل جو خود اوس نے کیے تھے لغو اور بیکار ہو گئے۔ اولئک الذین حبطت اعمالہم فلا نقیم لہم یوم القیمۃ وزنا
پھر تم اگر اعمال صالحہ اوسکیطرف سے کرو گے تو کیا فائدہ ہوگا بغیر اسلام کے آخرت مین کسی عمل صالح کا فائدہ نہ ملیگا
باب فی الرجل یموت وعلیہ دین ولہ وفاء یستنظر غرماؤہ ویرفق بالوارث ایک شخص قرضدار ہو کر مر جاوے
اور مال چہوڑ جاوے تو قرضخواہون سے مہلت دلوائی جاوے گی وارث کو **عن** جابر بن عبد اللہ انہ اخبرہ ان اباہ
توفی وترک علیہ ثلاثین وسقا لرجل من الیہود فاستنظرہ جابر فابی فکلم جابر النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ان یشفع له الیه فجاء رسول الله صلی الله علیه وسلم وکلم الیهودی لیاخذ ثمر نخله بالذی له علیه فابی وکلمه رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ینظره فابی وساق الحدیث **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے اون کے باپ نے انتقال کیا اور اپنے اوپر تیس وسق (ایک وسق ساٹھہ صاع کا ہوتا ہے) کھجور کا قرضہ ایک یہودی کا چھوڑ گئے جابر نے اوس یہودی سے مہلت مانگی اوس نے انکار کیا جابر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش چاہی (یعنی آپ یہودی سے سفارش کرین مہلت دینے کے لیے) آپ اوس یہودی پاس گئے اور گفتگو کی آپ نے فرمایا تو اپنے قرض کے بدلے مین جتنے پہل کھجور کے جابر کے باغ مین ہین لے لے اوس نے انکار کیا پہر آپ نے اوس سے کہا اچھا جابر کو مہلت دی اوس نے انکار کیا اخیر حدیث تک

ف پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جابر کے باغ مین کھجورون کو سب قرضخواہون کو تقسیم کرنا شروع کیا سب کا قرضہ ادا ہو گیا اور کھجورون کے ڈہیر ویسے ہی بہرے رہے یہہ آپ کا معجزہ تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الفرائض

کتاب فرائض کے بیان مین **ف** فرائض جمع ہے فریضہ کی یعنے اون حصون کا بیان جو اللہ نے مقرر کیے ہین

باب فی تعلیم الفرائض علم فرائض کے سیکہنے کی فضیلت **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال العلم ثلاثة وما سوی ذلك فهو فضل اٰية محكمة او سنة قائمة او فريضة عادلة **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم دین تین چیزین ہین اور سوا ان کے فضول ہے ایک آیت جو محکم ہو (یعنی منسوخ نہ ہو) دوسری حدیث جو صحیح اور درست ہو تیسری ہر مسئلہ فرائض کا جس سے تقسیم ترکے کی انصاف سے ہو سکے

باب فی الکلالة کلالے کا بیان جسکا باپ زندہ نہ ہو نہ اوس کی اولاد ہو **عن** جابر یقول مرضت فاتی النبی صلی الله علیه وسلم یعودنی هو وابو بکر ماشیین وقد اغمی علی فلم اکلمه فتوضأ وصبه علی فافقت یا رسول الله کیف اصنع فی مالی ولی اخوات قال فنزلت آیة المیراث یستفتونك قل الله یفتیکم فی الکلالة **ترجمہ** جابر سے روایت ہے مین بیمار ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر پاپیادہ میری دیکھنے کو آئے مین بیہوش تھا تو آپ سے بات نہ کر سکا آپ نے وضو کیا اور وضو کا پانی میری اوپر ڈالا (مجھے ہوش آ گیا) مین نے کہا یا رسول اللہ مین اپنے مال کو کیا کرون سوا بہنون کے کوئی میرا نہین ہے اوس وقت میراث کی آیت اوتری یستفتونك اخیر تک یعنے اللہ کا حکم کلالے مین یہہ ہے اگر کوئی مر جاوے اوسکی اولاد نہ ہو اور ایک بہن ہو تو آدہا مال لیو دو ہون تو دو ثلث لیوین اگر بہین بہائی ہون تو بہائی کو دو حصے بہین کو ایک حصہ ملے گا اخیر تک

باب من کان لیس له ولد وله اخوات جو شخص اولاد نہ رکہتا ہو اور بہنین رکہتا ہو **عن** جابر قال اشتکیت وعندی سبع اخوات فدخل علی رسول الله صلی الله

علیہ وسلم فنفخ فی وجہی فافقت فقلت یارسول اللہ الا اوصی لاخواتی بالثلث قال احسن قلت الشطر قال احسن ثم خرج وترکنی فقال یاجابر لا اراک میتا من وجعک ھذا وان اللہ قد انزل فبین الذی لاخواتک فجعل لھن الثلثین قال فکان جابر یقول انزلت ھذہ الآیۃ فی یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے میں بیمار ہوا میرے پاس سات بہنیں تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میرے مونھ پر پھونکا مجھے ہوش آگیا میں نے کہا یارسول اللہ کیا میں اپنی بہنوں کو یہ تہائی مال کی وصیت کردوں آپ نے فرمایا نیکی کر میں نے کہا آدھے مال کی وصیت کروں آپ نے فرمایا نیکی کر پھر آپ نکلے اور مجھے چھوڑ گئے آپ نے فرمایا اے جابر میں نہیں جانتا کہ تم اس بیماری سے مرجاؤ (یعنی اس مرض سے نہیں مروگے) اور اللہ جل جلالہ نے اوتارا کلام اپنا اور بیان کیا حصہ تمہاری بہنوں کا تو اونکے لیے دو ثلث مقرر کیے راوی نے کہا جابر کہا کرتے تھے میرے باب میں یہ آیت اوتری ہے یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ یعنے پوچھتے ہیں تم سے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کلالے کو کہو اللہ حکم دیتا ہے تم کو کلالے میں اخیر تک **عن** البراء بن عازب قال آخر آیۃ نزلت فی الکلالۃ یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے سب سے اخیر وہ آیت اوتری ہے جو کلالے کے باب میں ہے یعنی یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالہ (جو سورہ نساء کے آخر میں ہے) **عن** البراء بن عازب قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یارسول اللہ یستفتونک فی الکلالۃ ما الکلالۃ قال تجزیک آیۃ الصیف فقلت لابی اسحاق ھو من مات ولم یدع ولدا ولا والدا قال کذلک ظنوا انہ کذلک **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا یارسول اللہ یستفتونک فی الکلالۃ میں کلالہ سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا کافی ہے تجھے وہ آیت جو گرمی میں اوتری ہے (یعنے جو سورہ نساء کے آخر میں ہے اور جو شروع میں ہے وہ جاڑے میں اوتری) ابوبکر نے کہا میں نے ابو اسحاق سے پوچھا کلالہ وہی ہے جو نہ باپ کو نہ چھوڑے نہ اولاد کو ہو نے کہا ہاں ایسا ہی لوگوں نے سمجھا ہے

باب ما جاء فی الصلب اولاد

کی میراث کا بیان یعنے بیٹا بیٹی پوتا پوتی کی میراث کا **عن** ھزیل بن شرحبیل الاودی قال جاء رجل الی ابی موسے الاشعری وسلمان بن ربیعۃ فسالھما عن ابنۃ وابنۃ ابن واخت لاب وام فقالا لابنۃ النصف وللاخت من الاب والام النصف ولم یورثا ابنۃ الابن شیئا وأت ابن مسعود فانہ سیتابعنا فاتا الرجل فسالہ واخبرہ بقولھما فقال لقد ضللت اذا وما انا من المھتدین ولکنی اقضی فیھما بقضاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم لابنتہ النصف ولابنۃ الابن سھم تکملۃ الثلثین وما بقی فللاخت من الاب والام **ترجمہ** ہزیل بن شرحبیل اودی سے روایت ہے ایک شخص ابی موسے اشعری اور سلمان بن ربیعہ پاس آیا اور ان دونوں سے اس مسئلہ کو پوچھا کہ ایک بیٹی ہو اور ایک پوتی اور ایک بہن سگی ہو یعنی ایک شخص

مری ان کو وارث چھوڑ کر تو اوسکی میراث کیونکر بیٹے تو دونون نے جواب دیا کہ بیٹی کو آدہا اور سگی بہن کو آدہا۔ یعنے پوتی کو محروم
کیا اور پوتی کو کسی چیز کا وارث نہین کیا اور پوچھنے والے سے دونون نے کہا کہ تو عبد اللہ بن مسعود پاس جا یعنے
اونسے بھی اس مسئلے کو پوچھہ تو وہ بھی اس مسئلے مین ہمارے موافقت کرینگے یعنے ایسا ہی کہینگے تو وہ پوچھنے والا شخص عبد اللہ
بن مسعود پاس آیا اور جو فتوے اون دونون نے دیا تھا اوسکو عبد اللہ بن مسعود سے کہا تو عبد اللہ بن مسعود نے کہا اگر مین
بھی ایسا فتوے دون تو اوسوقت گمراہ ہون اور راہ پانیوالون مین سے نہ ہون لیکن مین تو اس مسئلے مین وہ فتوی دونگا
جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے اور وہ یہہ ہے بیٹی کو آدہا اور پوتی کو چھٹا حصہ دو تہائی کے پورا کرنیکے
لیے یعنے حق دو بیٹیونکا یا زیادہ کا دو سے دو تہائی تہا جب ایک بیٹی نے آدہا پایا تو چھٹا حصہ پوتی کو دیکر دو تھائی پوری کردینگے
اور جو باقی رہے تو بہن سگی کیواسطے ہے (یہ سنکر ابو موسے نے کہا جبتک یہہ عالم تم مین ہے مجھ سے نہ پوچھو) **عن** جابر

بن عبد اللہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی جئنا امراۃ من الانصار فی الاسواق
فجاءت المرأۃ بابنتین فقالت یا رسول اللہ ھاتان بنتا ثابت بن قیس قتل معک یوم احد وقد استفاء
عمہما مالہما ومیراثہما کلہ فلم یدع لہما مالا الا اخذہ فما تری یا رسول اللہ فواللہ لا تنکحان ابدا الا
ولہما مال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقضی اللہ فی ذلک قال ونزلت سورۃ النساء یوصیکم
اللہ فی اولادکم الایۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادعوا لی المرأۃ وصاحبہا فقال لعمہما
اعطہما الثلثین واعط امہما الثمن وما بقی فلک **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو ایک انصاری عورت پاس پہنچے اسواق مین (اسواق مدینے کے حرم کو کہتے ہین) وہ اپنی
دو بیٹیونکو لیکر آئی اور بولی یا رسول اللہ یہ دونو بیٹیان ہین ثابت بن قیس کے جو قتل کیا گیا آپکے ساتھ احد کے
دن (ابو داؤد نے کہا یہہ راوی کی غلطی ہے وہ بیٹیان سعد بن ربیع کی تہین اور ثابت بن قیس حضرت ابو بکر کی خلافت
مین جنگ یمامہ مین شہید ہوئے) ان کے چچا نے انکا مال اور اسباب سب لے لیا۔ اور ان کیواسطے کچھہ نہ رکھا اب آپ کیا فرماتے
ہین قسم خدا کی انکا نکاح نہین ہوسکتا جبتک انکے پاس مال نہ ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ اسکا
فیصلہ کریگا پھر یہہ آیتین اترین یوصیکم اللہ فی اولادکم الایۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس عورت کو بلا
بھیجا اور اوسکے دیور کو بھی بلایا اور دیور سے کہا دونو لڑکیون کو دو تھائی مال دیدے اور اون کی مان کو آٹھوان حصہ
دیدے تو باقی لے لے **ف** تو مسئلہ ۲۴ سے ہوگا ۱۶ دونو بیٹیونکے اور ۳ اون کی مانکے اور ۵ اونکے چچا کے۔
یہہ حدیث نسخہ مطبوعہ مصر میں اسباب مین ہے اور نسخہ مطبوعہ دہلی مین پہلے کے باب مین ہے جو غالبا صحیح معلوم نہین
ہوتا کیونکہ اوس مین کلالے کا ذکر ہے نہ میراث صلب کا مگر نسخہ قلمی بھی مطابق نسخہ مطبوعہ دہلی کے ہے واللہ اعلم **عن**

جابر بن عبد اللہ ان امراۃ سعد بن الربیع قالت یا رسول اللہ ان سعدا ہلک وترک ابنتین وساق

عمومۃ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے سعد بن ربیع کی عورت نے کہا یا رسول اللہ سعد مر گیا اور دو بیٹیاں چھوڑ
گیا پھر بیان کیا اسی حدیث کو اخیر تک **ف** ابو داؤد نے کہا یہ روایت صحیح ہے اور اس سے معلوم ہوگئی غلطی پہلی روایت کی
جسمین سعد بن الربیع کے بدلے ثابت بن قیس مذکور ہے **عن** الاسود بن یزید ان معاذ بن جبل ورث اختا
و بنتا فجعل لکل واحدۃ منہما النصف وھو بالیمن ونبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یومئذ حی **ترجمہ**
اسود بن یزید سے روایت ہے کہ معاذ بن جبلؓ نے ترکہ تقسیم کیا بہن اور بیٹی مین اسطرح کہ آدھا مال بیٹی کو دلایا اور آدھا بہن کو
اسوقت معاذ یمن مین تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تھے **ف** کیونکہ بہن بیٹی کے ساتھ عصبہ ہوجاتی ہے **باب**
فی الجدۃ دادی اور نانی کی میراث کا بیان **عن** قبیصۃ بن ذویب انہ قال جاءت الجدۃ الی ابی بکر الصدیق
تسالہ میراثہا فقال مالک فی کتاب اللہ شیء وما علمت لک فی سنۃ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا
فارجعی حتی اسأل الناس فسأل الناس فقال المغیرۃ بن شعبۃ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطاھا
السدس فقال ابو بکر ھل معک غیرک فقام محمد بن مسلمۃ فقال مثل ما قال المغیرۃ بن شعبۃ فانفذہ
لہا ابو بکر ثم جاءت الجدۃ الاخری الی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ تسالہ میراثہا فقال مالک
فی کتاب اللہ تعالی شیء وما کان القضاء الذی قضی بہ الا لغیرک وما انا بزائد فی الفرائض ولکن
ھو ذلک السدس فان اجتمعتما فیہ فھو بینکما وایتکما خلت بہ فھو لہا **ترجمہ** قبیصہ بن ذویب سے روایت
ہے کہ میت کی نانی ابو بکر صدیق رض پاس میراث مانگنے کو آئی ابو بکر نے کہا اللہ کی کتاب مین تیرا حصہ کچھ نہین ہے نہ میرے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین کوئی حدیث سنی ہے جا تو مین لوگون سے پوچھکر دریافت کرونگا ابو بکر
صدیق رض نے لوگون سے پوچھا مغیرہ بن شعبہ نے کہا مین اسوقت موجود تھا میرے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نانی کو چھٹا حصہ دلایا ہے ابو بکر نے کہا اور بھی کوئی تمہارے ساتھ ہے (جو اس معاملے کو جانتا ہو) تو محمد بن مسلمہ کھڑے ہوئے
اور جیسا مغیرہ بن شعبہ نے کہا تھا ویسا ہی بیان کیا ابو بکر صدیق نے چھٹا حصہ اسکو دلا دیا پھر حضرت عمر کے وقت مین
دادی میراث مانگنے کو آئی حضرت عمرؓ نے کہا اللہ کی کتاب مین تیرا کچھ حصہ نہین ہے اور پہلے جو حکم ہوچکا ہے (رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر کے زمانے مین) وہ نانی کے باب مین ہوا تھا اور مین اپنی طرف سے فرائض مین کچھ بڑھا
نہین سکتا لیکن وہی چھٹا حصہ تو بھی لے اگر نانی بھی ہو تو تم دونو سدس کو بانٹ لو اور جو تم دونو مین اکیلی ہو یعنی صرف
نانی ہو یا صرف دادی ہو وہی چھٹا حصہ لے لیوے **عن** ابی بریدۃ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل
للجدۃ السدس اذا لم یکن دونہا ام **ترجمہ** ابی بریدہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نانی کے لیے چھٹا حصہ ٹھہرایا ہے اگر اسکو ماں حاجب نہ ہو **ف** یعنی اگر میت کی ماں جیتی ہوگی تو وہ حاجب ہوگی یعنی
نانی کو حصے سے محروم کرے گی **باب** میراث الجد دادا کی میراث کا بیان **عن** عمران بن حصین ان رجلا

اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان ابن ابنی مات فما لی من میراثہ فقال لک السدس فلما ادبر دعاہ فقال لک
السدس الآخر طعمة قال قتادة فلا یدرون مع ای شیء ورث الجد السدس ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے ایک
شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ میرا پوتا مرگیا ہے تو مجھے اوسکے میراث سے کیا پہنچتا ہے آپنے فرمایا
تیرے لیے چھٹا حصہ ہے جب وہ لوٹ کر چلا تو اوسکو پھر بلایا اور فرمایا ایک اور چھٹا حصہ تحفہ ہے تیرے لیے قتادہ نے کہا صحابہ
کو معلوم نہین کب دادا کو چھٹا حصہ ملتا ہے (اور کب ثلث ملتا ہے اسمین علما کا بہت اختلاف ہے) عن الحسن ان عمر
قال ایکم یعلم ما ورث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجد فقال معقل بن یسار انا ورثه رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم السدس قال مع من قال لا ادری قال لا دریت فما تغنی اذا ترجمہ حسن سے روایت ہے حضرت عمر
نے کہا تم مین سے کون جانتا ہے یہ بات کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دادا کو ترکے مین سے کیا دلایا معقل بن یسار نے
کہا مین جانتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو چھٹا حصہ دلایا انہون نے کہا کس وارث کے ساتھ معقل نے
کہا یہ معلوم نہین عمر نے کہا پھر تم کیا جانتے ہو کیا فائدہ

باب فی میراث العصبة عصبات کی میراث کا بیان جیسے بیٹا باپ بھائی

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقسم المال بین اهل الفرائض
علی کتاب اللہ فما ترکت الفرائض فلاولی ذکر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بانٹ مال کو درمیان مین ذوی الفروض کے (ان لوگون کے جنکے حصے مقرر ہین اللہ کی کتاب مین) موافق
کتاب اللہ پھر جو اون کے حصون سے بچ رہے وہ اس مرد کو ملے گا جو میت سے زیادہ قریب ہو

باب فی میراث ذوی الارحام ذوی الارحام کی میراث کا بیان جو نہ ذوی الفروض ہین نہ عصبہ

عن المقدام قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک کلا فالی وربما قال الی اللہ والی رسوله ومن ترک مالا فلورثته و
انا وارث من لا وارث له اعقل له وارثه والخال وارث من لا وارث له یعقل عنه ویرثه ترجمہ مقدام
بن معدیکرب سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص قرضہ یا عیال و اطفال چھوڑ جاوے تو میری
طرف ہے یا اللہ اور رسول کی طرف ہے (یعنی مین اوسکا قرض ادا کرونگا اوسکی اولاد کی خبرگیری کرونگا) اور جو مال چھوڑ جاوے
وہ اوسکے وارثون کا ہے اور مین وارث ہون اوسکا جسکا کوئی وارث نہین مین اوسکیطرف سے دیت دونگا اور مال اوسکا
ترکہ لونگا ایسا ہی ماموں وارث ہے اوسکا جسکا کوئی اور وارث نہین ہے وہ اوسکی دیت دیگا اور اوسکا وارث ہوگا

عن المقدام الکندی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اولی بکل مؤمن من نفسه فمن
ترک دینا او ضیعة فالی ومن ترک مالا فلورثته وانا مولی من لا مولی له ارث ماله وافک عانه
والخال مولی من لا مولی له یرث ماله ویفک عانه قال ابوداود ورواه الزبیدی عن راشد عن
ابن عائذ عن المقدام ورواه معویة بن صالح عن راشد قال سمعت المقدام سمعت ابا داود

يقول الضيفة معناه عيال **ترجمہ** مقدام کندی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین لائق
تر ہون ساتھ ہر مسلمان کے یعنی مین قریب تر مسلمانون سے ہون اون کی ذاتون سے زیادہ سو جو کوئی اپنے ذمہ پر کچھ قرض
چھوڑ جاوے یا عیال چھوڑ جاوے تو اوس قرض کا ادا کرنا یا اون عیال کی پرورش کرنا میری طرف ہے اور جو کوئی مال چھوڑ
جاوے تو وہ اوسکے وارثون کے لیے ہے اور جسکا کوئی والی اور کارساز نہین اوسکا مین والی اور کارساز ہوتا ہون اور
اوسکے مال کا وارث ہوتا ہون یعنی اوسکو بیت المال مین رکھتا ہون ورنہ انبیا کسی کے وارث نہین ہوتے اور نہ اونکا کوئی وارث
ہوتا ہے۔ اور مین اوسکی قیدیون کو چھوڑاتا ہون۔ یعنی جو اوسپر خون بہا دینا لازم تھا اوسکو ادا کرتا ہون اور جسکا کوئی
کارساز نہین اوسکا ماموں اوسکا کارساز ہے اوسکے مال کا وارث ہوتا ہے اوسکی قیدیون کو چھوڑاتا ہے (یعنی جب ذوی الفروض
اور عصبات مین سے کوئی نہ ہو تو ماموں ہی وارث ہوگا **عن** صالح بن يحيى بن المقدام عن ابيه عن جده قال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انا وارث من لا وارث له افك عانيه وارث ماله والخال وارث
من لا وارث له يفك عانيه ويرث ماله **ترجمہ** صالح بن یحییٰ بن مقدام نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت
کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے آپ فرماتے تھے جسکا کوئی وارث نہین اوسکا مین وارث ہون اوس
کیطرف سے دیت دیتا ہون اور اوس کے مال کا وارث ہوتا ہون اور ماموں وارث ہے اوسکا جسکا کوئی وارث نہین وہ
دیت ادا کریگا اور مال کا وارث ہوگا (اپنے بہانجے کا) **عن** عائشة رضي الله عنها ان مولى للنبي صلى الله عليه
وسلم مات وترك شيئا ولم يدع ولدا ولا حميما فقال النبي صلى الله عليه وسلم اعطوا ميراثه رجلا من اهل
قريته قال ابو داؤد وحديث سفيان اتم وقال مسدد قال فقال النبي صلى الله عليه وسلم ههنا احد
من اهل ارضه قالوا نعم قال فاعطوه ميراثه **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا ایک غلام آزاد کیا ہوا مر گیا کچھ مال چھوڑ گیا اور کوئی وارث نہ چھوڑا نہ اولاد نہ عزیز تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اوسکا ترکہ دیدو ایک شخص کو جو اوسکی بستی والون مین سے تھا (وہ ترکہ آپ کا حق تھا مگر آپنے تصدق کر دیا اوسکی ہموطن پر
اسمین کوئی مصلحت ہوگی کیونکہ امام کو ایسا اختیار ہے) مسدد کی روایت مین ہے کہ آپنے پوچھا اسجگہہ پر کوئی شخص اوسکی ملک
والون مین سے ہے لوگون نے کہا ہان ہے آپنے فرمایا وہ ترکہ اوسی کو دیدو ابو داؤد نے کہا سفیان کی روایت بہت پوری ہے
ف جب کوئی مر جاوے اور اوسکا کوئی وارث نہ ہو تو وہ ترکہ بیت المال مین رکہنا چاہیے سب مسلمانونکا حق اوس مین ہوگا
عن عبد الله بن بريدة عن ابيه قال اتى النبي صلى الله عليه وسلم رجل فقال ان عندي ميراث رجل من
الازد ولست اجد ازديا ادفعه اليه قال اذهب فالتمس ازديا حولا قال فاتاه بعد الحول فقال يا رسول
الله لم اجد ازديا ادفعه اليه قال فاذهب فالتمس ازديا حولا قال فاتاه بعد الحول فقال يا رسول الله لم اجد
ازديا ادفعه اليه قال فانطلق فانظر اول خزاعي تلقاه فادفعه اليه فلما ولى قال علي الرجل فلما جاءه

قال انظر وا اکبر خزاعه فادفعه الیه **ترجمہ** عبداللہ بن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور بولا میرے پاس ترکہ ہے ایک شخص کا جو قبیلہ ازد مین سے تھا اب مجھکو کوئی شخص ازد کا نہین ملتا کہ وہ ترکہ اوسے دیدون آپ نے فرمایا جا کسی شخص کو تلاش کر جو ازد مین سے ہو ایک سال تک راوی نے کہا پھر وہ ایکسال کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ مجھکو تو کوئی ازدی نہین ملتا کہ مین مال اوسکے حوالے کرون آپنے فرمایا جا اور تلاش کر کسی خزاعی کو اگر ملجاوے تو وہ مال اوسکو دیدے (کیونکہ خزاعہ بھی ایک شاخ ہے ازد کی) جب وہ شخص پیٹھ پھیر کر چلا تو آپنے فرمایا پھر بلاؤ اوسکو جب وہ آیا آپنے فرمایا دیکھ جو شخص خزاعہ سے بہت نزدیک ہوگا جو جد اعلی ہے اس بطن کا وہ ازد سے قریب ہوگا بہ نسبت اوس شخص کے جو اوس سے زیادہ خزاعہ سے فاصلہ رکھتا ہوگا **عن** بریدة قال مات رجل من خزاعة فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمیراثه فقال التمسوا له وارثا او ذا رحم فلم یجد له وارثا ولا ذا رحم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطوه الکبیر من خزاعة قال یحیی قد سمعته مرة یقول فی هذا الحدیث انظروا اکبر رجل من خزاعة **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے ایک شخص خزاعہ (نام ہے ایک قبیلہ کا) مین سے مر گیا اوسکی میراث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی آپ نے فرمایا اوسکی وارث کو ڈھونڈو (یعنی ذوی الفروض یا عصبات یا ذی رحم کو) تو اوسکا کوئی وارث نہ ملا اور نہ کوئی ذی رحم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خزاعہ مین جو بڑا ہووے اوسکو میراث دو (بڑا ہووے یعنی خزاعہ سے زیادہ نزدیک ہو پشتون مین) یحیی نے کہا ایکبار مین نے شریک سے سنا یون کہتے تھے دیکھو جو شخص بڑا ہو خزاعہ مین سے اوسکو دیدو **عن** ابن عباس ان رجلا مات ولم یدع وارثا الا غلاما له کان اعتقه فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هل له احد قالوا لا الا غلاما کان اعتقه فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میراثه له **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص مر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اور کوئی وارث نہ چھوڑا مگر ایک غلام جسکو اوس نے آزاد کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کوئی اوسکا وارث ہے لوگون نے کہا کوئی نہین سوا ایک غلام کے جسکو اوس نے آزاد کیا تھا آپنے فرمایا اوسی کو ترکہ دیدو (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معتق آزاد کیا ہوا اپنے وارث ہوتا ہے آزاد کرنے والا کا جب اور کوئی وارث نہ ہو لیکن جمہور اسکے خلاف ہین)

باب میراث ابن الملاعنة

جس عورت سے لعان ہوا ہو اوسکے بچے کی میراث کا بیان **عن** واثلة بن الاسقع عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المرأة تحرز ثلاث مواریث عتیقها ولقیطها وولدها الذی لاعنت عنه **ترجمہ** واثلہ بن الاسقع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت تین شخصون کی میراث کو پا سکتی ہے۔ آپنے آزاد کیے ہوئے کی۔ یعنی جس بردہ کو عورت آزاد کرے اور وہ مرجاوے تو میراث اوسکی عورت لیگی۔ اور پائے ہوئے کی۔ یعنی جس بچے کو راہ مین پایا۔ اور اپنے بچے کی جس سے لعان ہو

یعنی جسکی نسبت سے خاوند منکر ہو گیا ہو تو عورت اوس کے وارث ہو گی **عن** مکحول قال جعل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم میراث ابن الملاعنة لامه ولورثتها من بعدها **ترجمہ** مکحول سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے لعان والی عورت کے بچے کی میراث اوسکی مان کو دلائی پھر اوسکی مان کے بعد مان کے وارثون کو دلائی کیونکہ باپ
اور اوسکے وارثون سے کچھ علاقہ نہ رہا **باب** ھل یرث المسلم الکافر کیا مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہے **عن** اسامة بن
زید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یرث المسلم الکافر ولا الکافر المسلم **ترجمہ** اسامہ بن زید سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ کافر مسلمان کا وارث ہوتا ہے اور نہ مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہے **عن** اسامة
بن زید قال قلت یا رسول اللہ این تنزل غدا فی حجته قال وھل ترک لنا عقیل منزلا ثم قال نحن نازلون
بخیف بنی کنانة حیث تقاسمت قریش علی الکفر یعنی المحصب وذالک ان بنی کنانة خالفت
قریشا علی بنی ھاشم ان لا یناکحوھم ولا یبایعوھم ولا یؤوھم قال الزھری والخیف الوادی **ترجمہ** اسامہ
بن زید سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کل کہان اتریں گے یہ قصہ حج کا ہے آپنے فرمایا کیا عقیل نے ہمارے
واسطے کوئی گھر چھوڑا ہے یعنی مکے میں اب کوئی گھر ہمارا ہے یا نہیں پھر آپنے فرمایا ہم اوتریں گے بنی کنانہ کے خیف میں
جہان کیواسطے قریش نے قسم کھائی تھی کفر پر یعنی محصب میں کیونکہ بنی کنانہ نے عہد لیا تھا قریش سے کہ بنی ہاشم سے
نکاح نہ کریں گے خرید و فروخت نہ کریں گے اپنے یہان جگہ نہ دیں گے **ف** یہ حدیث کتاب الحج میں گزر چکی قصہ
اسکا مشہور ہے قریش اور بنی کنانہ نے ایک اقرار نامہ لکھا تھا کہ ہم بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کو مکے سے نکال دیں گے اور ان
سے کسیطرح کا ارتباط شادی بیاہ یا معاشے کا نہ رکہیں گے وس اقرار نامہ کو دیمک چاٹ گئی **عن** عبد اللہ بن عمر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتوارث اھل ملتین شتی **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو مختلف دین والون میں وراثت نہیں ہوتی (یعنی کافر اور مسلمان میں) **عن** عبد اللہ بن بریدة
ان اخوین اختصما الی یحیی بن یعمر یھودی ومسلم فورث المسلم منھما وقال حدثنی ابو الاسود ان رجلا
حدثه ان معاذا حدثه قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الاسلام یزید ولا ینقص
فورث المسلم **ترجمہ** عبد اللہ بن بریدہ سے روایت ہے دو بھائیون نے جھگڑا کیا یحیی بن یعمر کے پاس اون میں سے ایک یہودی
تھا ایک مسلمان انہون نے مسلمان کو میراث دلائی اور کہا حدیث بیان کی مجھسے ابو الاسود نے انہون نے ایک شخص سے سنا
اوس نے معاذ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اسلام بڑھتا ہے کم نہیں ہوتا پھر انہون نے ترکہ دلایا مسلمان کو
ف تو مسلمان کافر کا وارث ہو سکتا ہے مگر کافر مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا یہ مذہب جمہور علما کے خلاف ہے
دوسری روایت میں ہے ان معاذا اتی بمیراث یھودی وارثه مسلم یعنی معاذ ایک یہودی کا ترکہ جسکا وارث
مسلمان تھا جبکہ آئے پھر وہی حدیث بیان کی **باب** فیمن اسلم علی میراث میراث کی تقسیم ہونیسے پہلے اگر وارث

مسلمان ہوجاوے **عن** ابن عباس قال قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم کل قسم قسم فی الجاھلیۃ فھو علی قسم وکل قسم
ادرکہ الاسلام فھو علی قسم الاسلام **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ترکہ بانٹ دیا
گیا جاہلیت میں تو وہ اسلام کے زمانے میں بھی اوسی حال پر رہیگا اور جو ترکہ تقسیم نہیں ہوا اسلام کے زمانے تک تو وہ اسلام کے
قاعدوں کیموافق تقسیم کیاجاویگا **باب** فی الولاء ولاء آزاد کیے ہوئے بردے کا ترکہ کا بیان **عن** ابن عمر ان
عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا ام المؤمنین ارادت ان تشتری جاریۃ تعتقھا فقال اھلھا نبیعکھا
علی ان ولاءھا لنا فذکرت عائشۃ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا یمنعک ذلک فان
الولاء لمن اعتق **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک لونڈی کو خرید کر
آزاد کرنا چاہا لونڈی کے مالکون نے کہا ہم بیچتے ہیں لونڈی کو اس شرط سے کہ ولا اوس کی ہمکو ملے حضرت عائشہ نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ذکر کیا آپنے فرمایا تو خرید لے مت رک ولا اوسی کو ملے گی جو آزاد کرے (یعنی یہی شرط پر خرید کر
کہ ولا انکو ملیگی اور خوف نہ کر یہ شرط خود لغو ہوجاویگی اور ولا تجھی کو پہونچیگی **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم الولاء لمن اعطے الثمن وولی النعمۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے ولا اوسکو ملیگی جو مول لیوے قیمت دیکے اور احسان کرے بردہ پر یعنی اوسکو آزاد کرے **عن** عمرو بن شعیب عن
ابیہ عن جدہ ان رباب بن حذیفۃ تزوج امرأۃ فولدت لہ ثلاثۃ غلمۃ فماتت امھم فورثوھا رباعھا
وولاء موالیھا وکان عمرو بن العاص عصبۃ بنیھا فاخرجھم الی الشام فماتوا فقدم عمرو بن العاص
ومات مولی لھا وترک مالا فخاصمہ اخوتھا الی عمر بن الخطاب فقال عمر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ما احرز الولد او الوالد فھو لعصبتہ من کان قال فکتب لہ کتابا فیہ شھادۃ عبد الرحمن
بن عوف وزید بن ثابت ورجل اخر فلما استخلف عبد الملک اختصموا الی ھشام بن اسماعیل او
اسماعیل بن ھشام فرفعھم الی عبد الملک فقال ھذا من القضاء الذی ما کنت اراہ قال فقضی
لنا بکتاب عمر بن الخطاب فنحن فیہ الی الساعۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رباب
بن حذیفہ نے نکاح کیا ایک عورت سے اوس سے تین لڑکے پیدا ہوئے پھر ان لڑکون کی ماں مرگئی وہ لڑکے اپنی مان کے وارث
ہوئے اوسکے گھرونکے اور اوس کے آزاد کیے ہوئے بردونکے ولا کے اور عمرو بن العاص ان لڑکونکے عصبہ تھے (یعنی وارث
تھے) بعد اوسکے عمرو بن العاص نے ان لڑکون کو شام کیطرف نکالدیا وہ وہان مرگئے اور عمرو بن عاص آئے اور اوس عورت
کا ایک بردہ آزاد کیا ہوا مرا اور مال چھوڑ گیا تو جھگڑا کیا اوس عورت کے بھائیون نے اوسکی ولا کے سبب حضرت عمر بن خطاب
پاس حضرت عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ولا اولاد یا باپ حاصل کرے تو وہ اوسکے عصبون کو ملیگی (بعد
اولاد کے یا باپ کے مرجانے کے اور مان کے وارثون کو نہ ملیگی) پھر حضرت عمر نے اسباب میں ایک فیصلہ نامہ لکھدیا اوسپر

عبدالرحمن بن عوف اور زید بن ثابت اور ایک اور شخص کی گواہی کر دی جب عبدالملک بن مروان خلیفہ ہوا تو پھر ان
لوگون نے جھگڑا کیا ہشام بن اسمعیل یا اسمعیل بن ہشام پاس اوس نے عبدالملک پاس مقدمہ کو بھیجدیا عبدالملک
نے کہا یہ فیصلہ تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے مین اسکو دیکھ چکا ہون راوی نے کہا پھر عبدالملک نے وہی فیصلہ عمر بن
خطاب کا جو تہا اوسی کے موافق فیصلہ کیا اور وہ ولا اب تک ہماری پاس ہے **باب** الرجل یسلم علی ید
الرجل کوئی شخص کسی کے ہاتھہ پر مسلمان ہو تو وہ اوسکا وارث ہوگا **عن** تمیم الداری انه قال یا رسول الله
وقال یزید ان تمیما قال یا رسول الله ما السنة فی الرجل یسلم علی ید الرجل من المسلمین قال
هو اولی الناس بمحیاه ومماته **ترجمہ** تمیم داری سے روایت ہے مین نے کہا یا رسول اللہ شرع کا کیا حکم ہے اوس
شخص کے باب مین جو ایک مسلمان شخص کے ہاتھہ پر اسلام لایا تو آپنے فرمایا وہ شخص یعنی جسکے ہاتھہ پر مسلمان ہوا ہے
لائق تر ہے ساتھہ زندگی اوسکے کے اور مرنے اوسکے کے (اگر کوئی وارث نہ ہو تو وہی وارث ہوگا) **باب** فی
بیع الولاء ولا کا بیچنا درست نہین ہے **عن** ابن عمر قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن بیع الولاء و
عن هبته **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولا کے بیع اور ہبہ سے
(یعنے حق ولا کی بیع اور ہبہ سے کیونکہ وہ بالفعل معدوم ہے) **باب** فی المولود یستهل ثم یموت
ایک بچہ زندہ پیدا ہوا اور رو کر مر جاوے **عن** ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا
استهل المولود ورث **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لڑکا آواز
کرے تو وارث کیا جاوے (یعنی بچہ پیدا ہونے کے بعد اوس کے آثار زندگی معلوم ہون تو اوس کی میراث شرع میں
ثابت ہے **باب** نسخ میراث العقد بمیراث الرحم ناتے کے میراث نے اقرار کی میراث کو موقوف
کر دیا **عن** ابن عباس قال والذین عاقدت ایمانکم فاتوهم نصیبهم کان الرجل یحالف الرجل
لیس بینهما نسب فیرث احدهما الآخر فنسخ ذلك الانفال فقال واولوا الارحام بعضهم اولی
ببعض **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے فرمایا اللہ تعالی نے جن لوگون سے تم نے قسمین کہائین اون کو
اونکا حصہ دیدو اگلے زمانے مین ایک دوسرے شخص سے قسم کہاتا جس سے قرابت نہ ہوتی پھر ایکدوسرے کا وارث ہوتا یہ
حکم منسوخ ہو گیا سورہ انفال کی اس آیت سے واولوا الارحام بعضهم اولی ببعض فی کتاب اللہ یعنی ناتے والے آپس
مین ایکدوسرے کے مال کے حقدار ہین اون لوگون سے جو ناتا نہین رکہتے) اللہ کی کتاب مین **عن** ابن عباس
فی قوله والذین عاقدت ایمانکم فاتوهم نصیبهم قال کان المهاجرون حین قدموا المدینة
توریث الانصار دون ذوی رحمه للاخوة التی آخی رسول الله صلی الله علیه وسلم بینهم
فلما نزلت هذه الآیة ولکل جعلنا موالی مما ترك قال نسختها والذین عاقدت ایمانکم

فآتوہم نصیبہم من النصرة والنصیحة والرفادة ویوصی له وقد ذهب المیراث **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے یہ جو اللہ جل جلالہ نے فرمایا والذین عاقدت ایمانکم فآتوہم نصیبہم یعنی جن لوگون سے تم نے قسمین کہائین اونکو اونکا حصہ دیدو اس آیت کا قصہ یہ ہے کہ مہاجرین (جب مکے سے) مدینے کو ہجرت کرکے آئے تو وہ وارث ہوتے تھے انصار کے (اور انصار اون کے وارث ہوتے تھے) اور رشتہ دار اقربا وارث نہ ہوتے اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہائی چارہ کر دیا تہا انصار اور مہاجرین مین (اسی کا نام عہد مواخاة ہے) جب یہ آیت اوتری - ولکل جعلنا موالی مما ترک الوالدان والاقربون - یعنی ہم نے ہر ایک کے وارث بنائے اوس مال کے جسکو چھوڑ جاوین مان باپ یا اور کنبے والے تو منسوخ ہو گئی وہ آیت یعنی والذین عاقدت ایمانکم فآتوہم نصیبہم اور جو حصہ اون لوگونکا بوجہ مدد کرنے اور نصیحت کرنے اور اعانت اور رفاقت کے مقرر تھا وہ جاتا رہا اب وصیت اون کے لیے کرسکتا ہے (تہائی مال تک لیکن میراث جاتی رہی (وہ کنبے والون کے لیے رہے) **عن داود** بن الحصین قال کنت اقرأ علی ام سعد بنت الربیع وکانت یتیمة فی حجر ابی بکر فقرأت والذین عاقدت ایمانکم فقالت لا تقرأ والذین عاقدت ایمانکم انما نزلت فی ابی بکر وابنه عبد الرحمن حین ابی الاسلام فحلف ابو بکر ان لا یورثه فلما اسلم امر الله تعالی نبیه علیه السلام ان یؤتیه نصیبه زاد عبد العزیز فما اسلم حتی حمل علی الاسلام بالسیف **ترجمہ** داؤد بن الحصین سے روایت ہے مین کلام اللہ پڑہتا تہا ام سعد بنت ربیع سے اور وہ یتیم تہین پرورش پائی تھی اُنہون نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی گود مین تو مین نے اس آیت کو پڑہا والذین عاقدت ایمانکم اُنہون نے کہا مت پڑہ اس آیت کو (کیونکہ یہ منسوخ ہو گئی ہے یا خاص تھی ایک شخص سے نہ پڑہنے سے مراد یہ ہے کہ اوسپر عمل نہ کر) یہ آیت ابوبکر اور اون کے بیٹے عبد الرحمن کے باب مین اوتری جب عبد الرحمن نے مسلمان ہونے سے انکار کیا تو ابوبکر رضہ نے قسم کہائی کہ مین اونکو اپنا وارث نہ کرونگا پھر وہ مسلمان ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اونکا حصہ دینے کا عبد العزیز کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ عبد الرحمن مسلمان نہین ہوئے مگر تلوار کے زور سے (یعنی جب اسلام کو غلبہ ہوا) **عن** ابن عباس والذین آمنوا وهاجروا والذین آمنوا ولم یهاجروا فکان الاعرابی لا یرث المهاجر ولا یرثه المهاجر فنسختها فقال واولوا الارحام بعضهم اولی ببعض **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے پہلے اللہ نے یون فرمایا تہا جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی وہ ایک دوسرے کے وارث ہین اور جو لوگ ایمان لائے لیکن ہجرت نہ کی تو تم اون کے وارث نہ ہوگے جبتک وہ ہجرت نہ کرین پس جو مسلمان کسی اور ملک مین رہتا گاؤن کے وہ مہاجر کا وارث نہ ہوتا نہ مہاجر اوسکا وارث ہوتا - بعد اوسکے یہ حکم منسوخ ہو گیا اس آیت سے واولوا الارحام بعضهم اولی ببعض [illegible] فی الحلف -

کسی بات کا قول قرار کرنا اوسپر قسمین کہانا عن جبیر بن مطعم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا حلف فی الاسلام وایما حلف کان فی الجاهلیة لم یزده الاسلام الا شدة ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمانہ کفر کی قسم اور عہد وپیمان کا اسلام مین کچھ اعتبار نہین اور جو عہد وپیمان نیک کام مین تہا کفر کے وقت تو اسلام نے اوسکی زیادہ تر مضبوطی کی **ف** کفار عرب کا دستور تہا کہ ایک قوم دوسری قوم سے ہم قسم ہوتا تو ایک دوسری کا حق اور ناحق مین مدد کیا کرتا سو فرمایا کہ اسلام مین کفر کی قسم اور عہد وپیمان کا کچہ اعتبار نہین ہاں لیکن مظلوم کی مدد کرنا اور حق کام کی تائید کرنا سو اسلام مین اوس کی زیادہ تر تاکید ہے عن عاصم الاحول قال سمعت انس بن مالک یقول حالف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین المهاجرین والانصار فی دارنا فقیل له الیس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا حلف فی الاسلام فقال حالف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین المهاجرین والانصار فی دارنا مرتین او ثلاثا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد مواخاۃ کرایا (بہائی چارہ) مہاجرین اور انصار مین ہماری گہر مین کسینے انس سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین فرمایا کہ اسلام مین حلف (یعنی عہد وپیمان) نہین ہے۔ انس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محالفہ (عہد مواخاۃ اور بہائی چارہ کرنا قسمین کہا کر کہ ایکدوسرے سے بہائیون کے طور پر رہین گے) کیا درمیان مین مہاجرین اور انصار کے ہماری گہر مین دوبار یا تین بار بہی کہا (اور وہ جو آپ نے فرمایا اسلام مین حلف نہین ہے اوس سے مراد یہہ ہے وہ اقرار نہین ہے جو شر اور فساد کے لیے ہو)

باب فی المرأة ترث من دیة زوجها عورت اپنے خاوند کی دیت مین سے حصہ پاویگی

عن سعید قال کان عمر بن الخطاب یقول الدیة للعاقلة ولا ترث المرأة من دیة زوجها شیئا حتی قال له الضحاک بن سفیان کتب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اورث امرأة اشیم الضبابی من دیة زوجها فرجع عمر قال احمد بن صالح ترجمہ سعید سے روایت ہے پہلے حضرت عمر کہا کرتے تہے دیت کنبے والون کے لیے ہے اور عورت اپنے خاوند کی دیت مین سے کچھ حصہ نہ پاوے گی یہانتک کہ ضحاک بن سفیان نے اون سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لکھ بہیجا تھا کہ مین وارث کرون اشیم ضبابی کی عورت کو اوسکے خاوند کی دیت مین سے (یعنی حصہ دلاؤن اوسکو اوس مین سے) جب یہہ عمر نے سنا تو اپنے قول سے پہر گئے (کیونکہ حدیث پہونچ گئی جب حدیث یا آیت ملجاوے تو پھر رائے اور قیاس کا دخل دینا لغو ہے جب خلفاء راشدین جنکا اتباع رسول اللہ صلعم کے حکم سے ضروری ہے اونکا یہ حال ہو کہ اپنی رائے اور قیاس کو حدیث پہونچتے ہی چھوڑ دین تو اور فقہا اور مجتہدین کی رائے کس شمار مین ہے + الحمد للہ تمام ہوا پارہ اٹھارہوان سنن ابے داؤد کی چہتیس پارون مین سے اب شروع ہوتا ہے پارہ اونیسوان اوسی کے فضل و کرم پر اعتماد اور بہروسا کرکے وہی دکہانیوالا ہے اور وہی توفیق دینے والا یا اللہ جلد تمام کروا دے اس کتاب کو اپنے فضل و کرم سے اور قبول کر اسکو دنیا اور آخرت مین فقط

تم الجزء الثامن عشر ویتلوه الجزء التاسع عشر انشاء اللہ تعالی

فہرست پارہ ہژدہم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ

تمت

الجزء التاسع عشر
پارۂ اونیسوان

کتاب الخراج والامارة محاصل اور سرداری کا بیان **عن** عبدالله بن عمران رسول
الله صلی الله علیه وسلم قال الا کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیته فالامیر الذی علی
الناس راع علیهم وهو مسئول عنهم والرجل راع علی اهل بیته وهو مسئول عنهم والمرأة
راعية على بيت بعلها وولده وهي مسئولة عنهم والعبد راع علی مال سیده وهو مسئول
عنه فکلکم راع وکلکم مسئول عن رعیته **ترجمه** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو تم مین سے ہر ایک نگہبان ہی اپنی رعیت کا اور پوچھا جاویگا (قیامت کے دن) اپنی
رعیت سے (یعنی تونے کسطرح اور کیونکر اپنی رعیت کی نگہبانی کے موافق شرع کے یا مخالف شرع کے) پس امیر جو حاکم
ہو لوگونکا تو وہ اونکا نگہبان ہے پوچھا جاویگا اپنی رعیت سی اور آدمی نگہبان ہی اپنے گھر والونکا پوچھا جاویگا اون سے
دن قیامت کے اور عورت نگہبان ہی اپنی خاوند کے گھر کی (اوسکے مال اور آبرو کی محافظت کی) اور اپنی خاوند کی اولاد
کی پوچھی جاوے گی اون سے اور غلام نگہبان ہے اپنی مالک کے مال کا اور وہ پوچھا جاویگا اوس سے تو ہر ایک تم مین سی راعی
(یعنی نگہبان) ہے اور ہر ایک تم مین سے پوچھا جاویگا اپنی رعیت سے **باب** ماجاء فی طلب الامارة حکومت کو
طلب کرنا منع ہے **عن** عبدالرحمن بن سمرة قال قال لی النبی صلی الله علیه وسلم یا عبدالرحمن بن
سمرة لا تسئل الامارة فانك ان اعطیتها عن مسئلة وکلت فیها الی نفسك وان اعطیتها من غیر
مسئلة اعنت علیها **ترجمه** عبدالرحمن بن سمرہ سی روایت ہی فرمایا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے
عبدالرحمن بن سمرہ مت مانگ حکومت کو کیونکہ اگر تجھے مانگنے سے حکومت ملیگی تو تو سونپ دیا جاویگا اپنی نفس کیطرف
(یعنی اللہ تعالے تیری مدد نہ کریگا اوسکے سر انجام پر) اور جو تجھے بن مانگے حکومت ملے گی تو تو مدد کیا جاویگا اوس پر **عن**
ابی موسے قال انطلقت مع رجلین الی النبی صلی الله علیه وسلم فتشهد احدهما ثم قال جئتنا
لتستعین بنا علی عملك فقال الآخر مثل قول صاحبه فقال ان اخونکم عندنا من طلبه فاعتذر
ابو موسے الی النبی صلی الله علیه وسلم وقال لم اعلم لما جاء اله فلم یستعن بهما علی شیء حتی مات **ترجمه**
ابو موسی سے روایت ہی مین دو آدمیون کو ساتھ لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اون مین سے ایک نے خطبہ پڑہا یعنی تشہد
پڑہا پھر کہنے لگا ہم اسواسطے آپ پاس آئے کہ آپ ہم سی مدد لیجیے حکومت پر (یعنی ہم کو کوئی کام دیجیے عامل بنایئے) پھر دوسرے نے
بھی ایسا ہی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سب مین زیادہ چور ہمارے نزدیک وہی ہی جو حکومت کو طلب کرے پھر

ابوموسی نے عذر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مجھکو معلوم نہین تہا کہ یہ دونو آدمی اس کام کو آئے ہین (ورنہ مین انکو
اپنے ساتھہ نہ لاتا) بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے کسی کام مین مدد نہ لی یہانتک کہ آپ کی وفات ہوئی **ف**
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی جب کوئی کسی کام کو طلب کرتا اور اوس کی خواہش کرتا تو وہ کام اوسکو نہ دیتے **باب**
فی الضریر یولی اندہے کو حاکم کرنا درست ہی **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استخلف ابن ام مکتوم
علی المدینۃ مرتین **ترجمہ** انس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبار (جب جہاد کو جانے لگے) عبد اللہ
بن ام مکتوم کو اپنا خلیفہ کیا مدینے مین **باب** فی اتخاذ الوزیر وزیر مقرر کرنے کا بیان **عن** عائشۃ قالت قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد اللہ بالامیر خیرا جعل لہ وزیر صدق ان نسی ذکرہ وان ذکر
اعانہ واذا اراد اللہ بہ غیر ذلک جعل لہ وزیر سوء ان نسی لم یذکرہ وان ذکر لم یعنہ **ترجمہ** حضرت
ام المومنین عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اللہ جل جلالہ کسی حاکم کی بہلائی چاہتا
ہی تو اوسکو سچا وزیر عنایت فرماتا ہی اگر حاکم بہول جاتا ہے تو وہ یاد دلا دیتا ہے اور جو یاد رکہتا ہے تو وزیر اوسکی مدد
کرتا ہے اور جب اللہ کسی حاکم کو بگاڑنا چاہتا ہے تو اوسکو برا وزیر دیتا ہے اگر حاکم کچہ بہول جاتا ہے تو وہ یاد نہین
دلاتا اگر یاد رکہتا ہے تو وزیر اوسکی مدد نہین کرتا **ف** یہہ حدیث ایک اصل عظیم ہے امراء اسلام کے لیے تواریخ کی
کتابون کو دیکہا تو معلوم ہوا کہ اکثر بادشاہون کی حکومت اسی وجہ سے تباہ ہوئی کہ اونکے وزیر اور مشیر نالائق اور
برے ہوئے جن بادشاہون کے وزیر اور مشیر عمدہ اور عقیل ہوتے ہین اونکی حکومت کو روز بروز ترقی ہوتی ہے ہر بادشاہ
کو چاہیے کہ اپنی جلسہ وزراء امین عمدہ متدین اور ہوشیار لوگ بھرتی کرے جو ملک کے عادات اور رسوم سے اور قدیمی سلطنتون
کے حالات اور تدبیر و انتظام اور سیاست مدن سے بخوبی واقف ہون اور ہر وقت بادشاہ کو صلاح نیک دین اور بری بات سے
باز رکہین **باب** فی العرافۃ عرافت کا بیان **ف** حاکم کیطرف سے رعایا کے ہر قبیلے اور قوم مین ایک ایک
چودہری رہتا ہی جو ضرورت کیوقت اپنی قوم کے ہر ایک شخص کا رویہ اور چلن حاکم سے بیان کرتا ہی اور بری بہلے کے
خبر حاکم کو دیتا رہتا ہی اوسکو عریف کہتے ہین **عن** المقدام بن معدیکرب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ضرب علی منکبیہ ثم قال افلحت یا قدیم ان مت ولم تکن امیرا ولا کاتبا ولا عریفا **ترجمہ** مقدام
بن معدیکرب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھہ مارا اون کے مونڈہون پر اور فرمایا ای قدیم **ف**
مقدام کی تصغیر قدیم ہے یہ واسطے شفقت کے ہی **ت** تو نے نجات پائی اگر تو مر گیا اور نہ امیر ہوا نہ منشی ہوا نہ عریف ہوا
ف اس لیے کہ ہر ایک سرکاری کام مین مواخذے اور تقصیر خدمت کا خوف ہی اسی واسطے سلف نے زراعت
اور تجارت اور کسب کو نوکری سے بہتر جانا ہے **عن** غالب القطان عن رجل عن ابیہ عن جدہ انہم کانوا علی
منہل من المناہل فلما بلغہم الاسلام جعل صاحب الماء لقومہ مائۃ من الابل علی ان یسلموا فاسلموا

وقسم الابل بینهم وبدا له ان یرتجعها منهم فارسل ابنه الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال له ایت
النبی صلی الله علیه وسلم فقل له ان ابی یقرئك السلام وانه جعل لقومه مائة من الابل علی ان یسلموا
فاسلموا وقسم الابل بینهم وبدا له ان یرتجعها منهم افهو احق بها ام هم فان قال لك نعم او لا فقل
له ان ابی شیخ کبیر وهو عریف الماء وانه یسئلك ان تجعل لی العرافة بعده فاتاه فقال ان ابی
یقرئك السلام فقال وعلیك وعلی ابیك السلام فقال ان ابی جعل لقومه مائة من الابل علی ان
یسلموا فاسلموا وحسن اسلامهم ثم بدا له ان یرتجعها منهم افهو احق بها ام هم فقال ان
بدا له ان یسلمها لهم فلیسلمها وان بدا له ان یرتجعها فهو احق بها منهم فان اسلموا فلهم
اسلامهم وان لم یسلموا قوتلوا علی الاسلام وقال ان ابی شیخ کبیر وهو عریف الماء وانه
یسئلك ان تجعل لی العرافة بعده فقال ان العرافة حق ولا بد للناس من العرفاء ولکن العرفاء
فی النار ترجمہ غالب قطان سے روایت ہے اوس نے سنا ایک شخص سے اوس نے اپنے باپ سے وس نے اوس کے دادا سے
کہ کچھ لوگ عرب کے ایک چشمے پر رہتے تھے جب دین اسلام کی خبر پہونچی تو چشمے والے نے اپنی قوم والون کو سو اونٹ
دینے کہے اس شرط پر کہ وہ مسلمان ہو جاوین تو وے مسلمان ہو گئے اوس نے اونٹونکو اون مین تقسیم کر دیا بعد اوس کے
اوس نے اپنے اونٹونکو پہیرنا چاہا تو اپنے بیٹے کو بلا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجا اوس سے کہا تو حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم پاس جا اور کہہ میرے باپ نے آپ کو سلام کہا ہے اوس نے اپنی قوم کو سو اونٹ دینے کہے تہے اس شرط پر کہ وہ
مسلمان ہو جاوین وہ مسلمان ہو گئے اور میری باپ نے اونٹون کو اون مین تقسیم کر دیا۔ اب وہ چاہتا ہے کہ اون سے
اپنے اونٹ پہیر لیوے کیا پہیر سکتا ہے یا نہین آپ ہان فرماوین گے یا نہین پھر تو کہہ میرا باپ بوڑہا ضعیف ہے اور اُس
چشمے کا وہ عریف ہے وہ چاہتا ہے کہ اپنے بعد آپ مجھکو وہان کا عریف کیجیے خیر بیٹا یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے باپ نے آپکو سلام کہا ہے آپ نے فرمایا وعلیک وعلے ابیک السلام تجھپر اور تیری باپ پر
سلام ہو پھر اوس نے کہا یا رسول اللہ میری باپ نے اپنی قوم کو سو اونٹ دینے کہے تہے اس شرط پر کہ وہ مسلمان ہو جاوین سو
وہ مسلمان ہو گئے اچھی طرح اب میرا باپ چاہتا ہے کہ اون اونٹون کو اون سے پہیر لیوے کیا میرا باپ اون اونٹون کا
حقدار ہے یا وہی لوگ حقدار ہین آپ نے فرمایا اگر تیرا باپ چاہے کہ اون اونٹونکو اون لوگون کو دیدیوے تو دیدیوے اور اگر
چاہے کہ پہیر لیوے تو وہ اونکا حقدار ہے (پہیر لے سکتا ہے) اور وہ جو مسلمان ہوئے تو اپنے اسلام کا فائدہ آپ اٹھاوینگے
اگر مسلمان نہ ہون گے قتل کیے جاوینگے دین اسلام پر پھر اوس نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ بوڑہا ضعیف ہے وہ اوس
چشمے کا (وہان کی آبادی کا) عریف ہے وہ چاہتا ہے کہ آپ اوسکے بعد عرافت کا عہدہ مجھے دیجیے آپ نے فرمایا عرافت تو ضرور
ہے **ف** یعنی ایک ایسی خدمت ہے جسکے بغیر چارہ نہین امام کو ساری قوم کا حال اوس سے معلوم ہوتا ہے جب مجاہدین کی ضرورت

ہوتی ہے تو انتخاب مجاہدین کا وہی کرتا ہے عطایا اوسی کو تمیز مین تقسیم کے لیے بڑی بہلے کا وہی جوابدار ہوتا ہے **ت** اور لوگون
کو بغیر اوسکے چارہ نہین مگر عریف جہنم مین جاوینگے **ف** یعنی قریب ہے کہ جہنم مین جاوین کیونکہ خوف ہے کہ انصاف سے
اس کام انجام نہ دین لوگون کی حق تلفی کرین حاکم سے بے سبب کسی کی بدگوئی کرین **باب** فی اتخاذ الکاتب
منشی رکھنے کا بیان **عن** ابن عباس قال السجل کاتب کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت
ہے سجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب (منشی یا محرر) کا نام تھا **باب** فی السعایۃ علی الصدقۃ زکوٰۃ وصول
کرنیکا ثواب **ف** زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے جابجا امام کیطرف سے لوگ مقرر ہوتے ہین اونکو عامل کہتے ہین **عن** رافع
بن خدیج قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول العامل علی الصدقۃ بالحق کالغازی فی
سبیل اللہ حتی یرجع الی بیتہ **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
آپ فرماتے تھے جو شخص عامل ہو زکوٰۃ کا خدا کیواسطے تو وہ مثل غازی فی سبیل اللہ کے ہے (یعنے اوسکا ثواب مثل اوسکے ہے جو
اللہ کی راہ مین جہاد کرتا ہے) جبتک لوٹ کر اپنے گھر آوے **عن** عقبۃ بن عامر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول لا یدخل الجنۃ صاحب مکس **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جنت مین نہ جاویگا جو مکس کریگا **ف** مکس کہتے ہین زیادہ لینے کو قدر واجب سے بعض عامل یہ کرتے ہین کہ زکوٰۃ لیکر کچھ زیادہ
لیتے ہین مالکین اموال سے ظلم کرکے یہ بڑا گناہ ہے آپنے فرمایا جو ایسا کریگا وہ جنت مین نہ جاویگا **عن** ابن اسحاق قال الذی یعشر
الناس قال صاحب المکس **ترجمہ** ابن اسحاق سے روایت ہے صاحب مکس وہ شخص ہے جو لوگون سے عشر (دہ یکی) لیتا ہے **عن**
ابن عمر قال قال عمر انی لا استخلف فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یستخلف وان استخلف فان
ابا بکر قد استخلف قال فواللہ ما ہو الا ان ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابا بکر فعلمت انہ لا
یعدل برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدا وانہ غیر مستخلف **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے جب حضرت
عمر زخمی ہوئے تو لوگون نے اون سے کہا کسی کو خلیفہ کرنے کیواسطے) عمر نے کہا اگر مین کسیکو خلیفہ نکرون (تو بھی ہو سکتا ہے کیونکہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کسی کو خلیفہ مقرر نہین کیا اور اگر مین کسیکو خلیفہ کرون (تو بھی ہو سکتا ہے) کیونکہ ابوبکر
صدیق نے خلیفہ مقرر کیا عبداللہ بن عمر نے کہا تو قسم خدا کی عمر نے نہین ذکر کیا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر کا تب
مین نے جانا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کسی کو کرنیوالے نہین ہین اور وہ کسیکو خلیفہ مقرر نہ کرینگے **ف**
ایسا ہی ہوا حضرت عمر نے کسی خاص شخص کو خلیفہ نہین مقرر کیا بلکہ چھہ آدمیون کو جو کبار صحابہ مین سے تھے کہا ان مین جسپر مسلمان
اتفاق کرین وہ خلیفہ ہو جاوے وہ چھہ آدمی یہ تھے۔ طلحہ۔ اور زبیر اور عثمان۔ اور علی عبدالرحمن بن عوف اور ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہم **باب** ما جاء فی البیعۃ بیعت کا بیان **عن** ابن عمر قال کنا نبایع النبی صلی اللہ علیہ وسلم
علی السمع والطاعۃ ویلقننا فیما استطعتم **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ہم بیعت کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے سنینگے اور اطاعت کرنے پر یعنی جو حکم آپ فرماوینگے اوسکو کان لگاکر سنینگے اور بجالاوینگے) اور آپ ہم کو تعلیم کرتے تھے
یہ بھی کہو جہانتک کہ ہم کو طاقت ہو **ف** یہ آپکا رحم تہا اور کرم کہ استطاعت کی قید لگانے کو فرماتے تاکہ آیندہ بیعت ٹوٹنے
کا خوف نہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بیعتین ثابت ہین وہ یہی ہین۔ ایک تو بیعت سمع اور طاعت پر دوسری
بیعت امام سے مناقشہ نکرنے پر بشرطیکہ وہ مستحق ہو امامت کے تیسری بیعت سچ بولنے پر چوتھی بیعت انصاف کی بات کہنے پر
پانچوین بیعت اپنے سے کسی کو زیادہ حصہ یا درجہ دینے پر مناقشہ نہ کرینگے چھٹی بیعت خلوص پر ہر مسلمان کے ساتھ ساتوین
بیعت نہ بہاگنے پر آٹھوین بیعت لڑکر مرجانے پر نوین بیعت جہاد پر دسوین بیعت ہجرت پر گیارہوین بیعت ترک معاصی
جو آپنے عورتون سے لی تہی کہ ہم خاوندون کی ناشکری نہ کرینگے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نکرینگے۔ مطلق بیعت کی
اصل تو کلام اللہ سے بھی ثابت ہے ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم اور اقسام بیعت کے احادیث مین
مذکور ہین جو اوپر مذکور ہوئے پر اس قسم کی بیعت جو اس زمانے مین درویشون مین رواج ہے کہ خاص ایک سلسلہ مین داخل
ہوتے ہین اور پھر اپنے پیر کے سوا دوسرے سے بیعت نہین کرسکتی اسکی اصل بصراحت کتاب و سنت سے ثابت نہین ہے البتہ اسقدر
بیعت ہر مرد صالح پر انسان کرسکتا ہے کہ فرائض اور واجبات کو ادا کرینگے اور معاصی اور مناہی شرعیہ سے بچینگے۔ مگر
اسمین یہ ضرور نہین ہے کہ جب ایک شخص سے یہ بیعت کرلی ہو تو دوسرے سے نہ کرے بلکہ ہر ایک صالح اور متقی شخص کے ہاتھہ پر
یہ بیعت کرسکتا ہے اگرچہ پہلے کسی اور سے بیعت کرچکا ہو اور وہ موجود ہو۔ فقہائے حنفیہ نے لکہا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کا مرید
ہو اور پھر اپنے پیر کے سوا کسی اور سے بیعت کرلے تو کچہ قباحت نہین ہے نہ یہ موجب گناہ کا ہے (تنقیح الحامدیہ) **عن**
عروة ان عائشة رض اخبرته عن بیعة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النساء قالت ما مس النبی صلی اللہ علیہ
وسلم بیدہ امراة قط الا ان یاخذ علیھا فاذا اخذ علیھا فاعطته قال اذھبی فقد بایعتک **ترجمہ**
عروہ سے روایت ہے حضرت عائشہ نے اون سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتون سے کس طرح بیعت کرتے تہی انہون
نے کہا آپنے اپنے ہاتھہ سے کبھی کسی اجنبی عورت کو نہین چہوا۔ البتہ عورت سے عہد لیتے جب وہ عہد دیتی تو آپ فرماتے جا
مین تجھسے بیعت کرچکا **عن** عبد اللہ بن ھشام قال وکان قد ادرک النبی وذھبت به امه زینب بنت حمید الی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ بایعه فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو صغیر
فمسح راسه **ترجمہ** عبد اللہ بن ہشام سے روایت ہے اون کو اونکی ماں زینب بنت حمید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
لیگئین اور بولین یا رسول اللہ اس سے بیعت لیجیے آپنے فرمایا یہ کمسن ہے۔ پھر آپنے اون کے سر پر ہاتھہ پھیرا **باب**
فی ارزاق العمال عاملون کی تنخواہ کا بیان **عن** بریدة عن ابیه عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من
استعملناہ علی عمل فرزقناہ رزقا فما اخذ بعد ذلک فھو غلول **ترجمہ** بریدہ نے اپنے باپ سے روایت کیا
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو ہم عامل کرین کسی کام پر اور اوسکا کچہ حصہ مقرر کرین پھر وہ اوسمین سے سوا اوسکے

کچھ لیوے تو وہی چوری ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تحصیلدار یا کسی کارخانے کے داروغہ کو مالک کے بدون مرضی کوئی چیز لینا درست نہین **عن** ابن الساعدی قال استعملنی عمر علی الصدقة فلما فرغت امر لی بعمالة فقلت انما عملت لله قال خذ ما اعطیت فانی قد عملت علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فعملنی **ترجمہ** ابن الساعدی سے روایت ہے مجھ حضرت عمرؓ نے عامل کیا صدقے پر (یعنی وصول کرنے پر مقرر کیا) جب مین اوس کام سے فارغ ہوا تو اونھون نے میرے واسطے اجرت دینے کا حکم کیا مین نے کہا مین نے تو خدا کے واسطے یہ کام کیا ہے حضرت عمرؓ نے کہا جو تجھکو دیا جاتا ہے لے لے مین نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین کام کیا تھا (زکوۃ کی تحصیلداری کا) آپ نے مجھے اوسکی اجرت دی **عن** المستورد بن شداد قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول من کان لنا عاملا فلیکتسب زوجة فان لم یکن له خادم فلیکتسب خادما فان لم یکن له مسکن فلیکتسب مسکنا قال قال ابو بکر اخبرت ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من اتخذ غیر ذلك فهو غال او سارق **ترجمہ** مستورد بن شداد سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص ہمارا عامل ہو تو وہ ایک بی بی رکھ لیوے (یعنی بی بی کا خرچ بیت المال مین سے دے سکتا ہے) اگر اوسکی پاس کوئی خدمتگار نہ ہو تو ایک خدمتگار رکھ لیوے اگر رہنے کے لیے گھر نہ ہو تو ایک مکان رہنے کے لیے لے لیوے مستورد نے کہا ابو بکرؓ نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے پھر جو شخص ان چیزون کے سوا اور اوس مین سے لیوے تو وہ خائن اور چور ہے (کہ مسلمانون کا روپیہ اپنی ہیات مین صرف کرتا ہے) **باب** فی هدایا العمال عاملون کو ہدیہ لینا نادرست ہے

عن ابی حمید الساعدی ان النبی صلی الله علیه وسلم استعمل رجلا من الازد یقال له ابن اللتبیة قال ابن السرح ابن الاتبیة علی الصدقة فجاء فقال هذا لکم وهذا اهدی لی فقام النبی صلی الله علیه وسلم علی المنبر فحمد الله واثنی علیه وقال ما بال العامل نبعثه فیجیئ فیقول هذا لکم وهذا اهدی لی الا جلس فی بیت امه او ابیه فینظر ایهدی له ام لا لا یاتی احد منکم بشیء من ذلك الا جاء به یوم القیامة ان کان بعیرا فله رغاء او بقرة فلها خوار او شاة تیعر ثم رفع یدیه حتی راینا عفرة ابطیه ثم قال اللهم هل بلغت اللهم هل بلغت **ترجمہ** ابی حمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ لینے والے پر ایک شخص کو ازد مین سے عامل کیا اسکو ابن اللتبیہ کہتے تھے اور ابن السرح نے کہا کہ اسکو ابن اتبیہ کہتے تھے پھر جب وہ آیا یعنی مدینے مین تو کہا مسلمانون سے کہ یہ مال تو تمہارے لیے ہے اور یہ میرے لیے تحفہ بھیجا گیا ہے یعنی زکوۃ کے مال مین سے اپنے لیے تحفہ جدا کر لایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر حمد وثنا کے بعد فرمایا کہ عامل کو کیا لائق نہین ہے جو ہم اوسے بھیجین اور وہ مال زکوۃ لاوے اور کہے کہ یہ مال تمہارے لیے ہے اور یہ میرے لیے ہدیہ دیا گیا ہے جو وہ اپنی مان باپ کے گھر مین بیٹھا رہتا تو وہ دیکھتا کہ کیا تحفہ ملتا ہے یا نہین جو کوئی تم مین سے کوئی چیز لیگا وہ اسکو قیامت کے

دن لے اویگا اگر اونٹ ہوگا تو وہ پکارتا ہوگا یا بیل ہوگا تو وہ بہی پکارتا ہوگا یا بکری ہوگی تو آواز کرتی ہوگی پہر حضرت
نے اپنے دونو ہاتہہ اسقدر اوٹہائے کہ ہم نے آپ کی بغلون کی سفیدی دیکھی یعنے بہت اونچے اوٹہائے پہر فرمایا الٰہی یعنے جو
تو نے فرمایا تہا تحقیق مینے اوسکو پہونچا دیا الٰہی تحقیق مینے پہونچا دیا **ف** اپنے مان باپ کے گہر بیٹہا رہتا یعنے اگر اس کام
پر مقرر نہ ہوتا تو وہ ہدیہ اوسکو کبھی نہ ملتا پھر ایسا ہدیہ لینا جو کام کے ڈر سے لوگ بہیجین رشوت مین داخل ہے ہان البتہ جو ہدیہ
کام سے پہلے بہی آیا کرتا ہو اوسکا لینا درست ہے **باب** فی غلول الصدقة زکوٰۃ مین سے چورانے کا بیان

عن ابی مسعود الانصاری قال بعثنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساعیا ثم قال انطلق ابا مسعود ولا
الفینك یوم القیامة تجئ علی ظهرك بعیر من ابل الصدقة له رغاء قد غللته قال اذا لا انطلق قال
اذا لا اکرهك **ترجمہ** ابو مسعود انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجہے عامل مقرر کیا اور فرمایا جا اے ابو مسعود مگر ایسا نہ ہو کہ قیامت مین مین تجہے دیکہون تو آتا ہو اپنے پیٹہ پر زکوٰۃ
کا ایک اونٹ لادے ہوئے (جو دنیا مین چرایا ہو) وہ آواز کرتا ہو ابو مسعود نے کہا اگر ایسا ہی تو مین اس کام پر نہین
جاتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین بہی تجہہ پر جبر نہین کرتا (کہ خواہ نخواہ تو جاوے بلکہ اگر تجہکو اپنے نفس پر
اطمینان ہو تو جا ورنہ جانا بہتر ہے تیری لیے) **باب** فیما یلزم الامام من امر الرعیة امام پر رعیت کے کیا حقوق
ہین

عن ابی مریم الازدی قال دخلت علی معویة فقال ما انعمنا بك ابا فلان وهی کلمة تقولها
العرب فقلت حدیثا سمعته اخبرك به سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ولاه الله
عز وجل شیئا من امر المسلمین فاحتجب دون حاجتهم وخلتهم وفقرهم احتجب الله عنه دون حاجته
وخلته وفقره قال فجعل رجلا علی حوائج الناس **ترجمہ** ابی مریم ازدی سے روایت ہے مین معاویہ بن ابی سفیان
پاس گیا انہون نے کہا کیا خوب ہوا تیرا آنا ہمارے پاس اے فلانے مین نے کہا مین نے ایک حدیث سنی ہے تم سے بیان
کرتا ہون سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جس شخص کو اللہ جل جلالہ کوئی کام مسلمانون کا
عنایت کرے (یعنے کوئی خدمت پر مامور ہو) پھر وہ لوگون کی حاجت پوری نہ کرے جب وے محتاج ہون یا فقیر تو اللہ
جل جلالہ بہی اوسکے حاجت اور ضرورت اور کام کو پورا نہ کریگا۔ یہ سنکر معاویہ نے ایک شخص کو مقرر کیا لوگون کے
کامون پر (یعنے جو شخص رعایا کی فریاد نہ سنے گا اون کے مقصد پوری نہ کریگا تو اللہ جل جلالہ بہی اوسکی طرف سے
اعراض کریگا اور اوسکے مقاصد اور حاجات کو پورا نہ کریگا

عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ما اوتیکم من شئ وما امنعکموه ان انا الا خازن اضع حیث امرت **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی چیز تم کو اپنی طرف سے نہ دیتا ہون نہ روکتا ہون مین تو اللہ جل جلالہ کا
خزانچی ہون جہان حکم ہوتا ہے وہان صرف کرتا ہون (یعنے مجہکو مثل اور بادشاہون کی نہ سمجہو جو اپنی خواہش کے

موافق کسیکو دیتے مین کسی کو نہین دیتے عن مالک بن اوس بن الحدثان قال ذکر عمر بن الخطاب یوما الفئی فقال ما انا باحق بهذا الفئ منکم وما احد منا باحق به من احد الا انا علی منازلنا من کتاب الله عز وجل وقسم رسول الله صلی الله علیه وسلم فالرجل وقدمه والرجل وبلاؤه والرجل وعیاله والرجل وحاجته ترجمہ مالک بن اوس بن حدثان سے روایت ہے عمر بن خطاب نے ایک دن فئی کا ذکر کیا اور کہا مین تم سے زیادہ اس فئے کے لائق نہین ہون اور نہ کوئی ہم مین سے لائق تر اس فئے کے ہے لیکن اللہ عز وجل کی کتاب مین ہم اپنے اپنے مراتب پر ہین اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تقسیم سے تو جو شخص یا قدیم الاسلام یا شجاع یا عیالدار یا حاجتمند ہو تو اوسکی لیاقت کیموافق تقسیم کرتے مین دسکو (یعنی استحقاق مال کے یہی اسباب ہین۔ قدامت اسلام۔ شجاعت عیالداری محتاجی وغیرہ) **باب** فی قسم الفئ۔ مال غنیمت کو جو بغیر جنگ کے ملے تقسیم کرنیکا بیان عن زید بن اسلم ان عبد الله بن عمر دخل علی معویة فقال حاجتك یا ابا عبد الرحمن فقال عطاء المحررین فانی رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم اول ما جاءه شئ بدأ بالمحررین ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر معاویہ کے پاس آئے تو معاویہ نے کہا اے ابا عبد الرحمن کیا حاجت ہے تو انہون نے کہا آزاد کیے ہوئے غلامونکا حصہ دو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مین نے دیکھا تہا جب آپ کے پاس فئے (یعنی غنیمت بلا جنگ) آتی تو آپ اوسمین سے اول آزاد غلامونکا حصہ دینا شروع کرتے ف اسواسطے کہ آزاد غلامونکا نام حاکم کے دفتر مین نہین ہوتا تو وہ بیچارے خالی رہ جاتے مین عن عائشة رضی الله عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم اتی بظبیة فیها خرز فقسمها للحرة والامة قالت عائشة کان ابی رضی الله عنه یقسم للحر والعبد ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک تہیلا آیا جس مین نگینے تہے سو آپنے اوسکو بانٹا لونڈیون کو اور بی بیون کو اور حضرت عائشہ نے کہا کہ میرے باپ تقسیم کرتے تہے غلام اور آزاد کو (یعنے معلوم ہوا کہ نگینہ کی تقسیم عورتون کے لیے مخصوص نہین) عن عوف بن مالك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا اتاه الفئ قسمه فی یومه فاعطی الاهل حظین واعطی العزب حظا زاد ابن المصفی فدعینا وکنت ادعی قبل عمار فدعیت فاعطانی حظین وکان لی اهل ثم دعی بعدی عمار بن یاسر فاعطی حظا ولحدا ترجمہ عوف بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب فئے کا مال آتا تو اوسکو اوسی دن بانٹ دیتے اور بی بی والے کو دو حصے دیتے اور مجرد کو ایک حصہ دیتے ابن المصفی نے زیادہ کیا۔ یہہ کہ بلائے گئے ہم اور مین عمار کے پہلے بلایا جاتا تہا تو مجہے بلا کر دو حصے دیے کیونکہ میرے گھر کے لوگ بھی تہے پہر میرے بعد عمار بلائے گئے اونکو ایک حصہ ملا ف یعنی مجرد آدمیون کو ایک ایک حصہ دیا اور عیالدار لوگون کو دو دو حصے دیے اونکا صرف مجرد لوگون سے زیادہ ہوتا ہے تو اونکا حصہ بھی زیادہ چاہیے **باب** فی ارزاق الذریة مسلمانون کی اولاد کو حصے دینا عن جابر بن عبد الله قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول انا اولی بالمؤمنین من انفسهم من ترك مالا فلاهله ومن ترك دینا

او ضیاعا فالی و علی ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مین قریب تر مسلمانون سے
ہون انکی ذاتون سے سو جو کوئی مسلمانون سے مرے اور مال چھوڑ جاوے تو اوسکی گھر والون کا حق ہے اور جو کوئی قرض چھوڑ جاوے یا عیال
تو وہ میری پر ہے یعنی قرض کا ادا کرنا اور عیال کی پرورش کا ذمہ میرا ہے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من ترک مالا فلورثتہ ومن ترک کلا فالینا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی
مال چھوڑ جاوے یعنی بعد مرنے کے تو اوسکے وارثون کے لیے ہے اور جو کوئی عیال و اطفال چھوڑ جاوے تو انکی پرورش ہمارے ذمہ ہے عن
جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول انا اولی بکل مؤمن من نفسہ فایما رجل مات وترک
دینا فالی ومن ترک مالا فلورثتہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مین ہر
مسلمان کے قریب تر ہون اوسکی ذات سے سو جو کوئی مر جاوے اور قرض چھوڑ جاوے تو اوسکی ادای کا میرا ذمہ ہے اور جو مال چھوڑ جاوے
وہ اوسکے وارثون کا حق ہے مین نہ لونگا) باب متی یفرض للرجل فی المقاتلۃ کس عمر کے مرد کا حصہ لگانا چاہیے عن
ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عرضہ یوم احد وھو ابن اربع عشرۃ فلم یجزہ وعرضہ یوم الخندق
وھو ابن خمس عشرۃ فاجازہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے وہ پیش کیے
گئے احد کے دن جب اون کی عمر چودہ برس کے تھی آپنے اون کو قبول نہین کیا پھر وہ پیش کیے گئے جنگ خندق مین اوس
وقت اونکی عمر پندرہ برس کی تھی آپنے قبول کیا باب فی کراھیۃ الافتراض فی اخر الزمان آخر زمانے مین حصہ
لینے کی کراہت کا بیان عن ابی مطیر انہ خرج حاجا حتی اذا کان بالسویداء اذا انا برجل قد جاء کانہ یطلب
دواء او حضضا فقال اخبرنی من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع وھو یعظ الناس و
یامرھم وینھاھم فقال یا ایھا الناس خذوا العطاء ما کان عطاء فاذا تجاحفت قریش علی الملک وکان
عن دین احدکم فدعوہ ترجمہ ابو مطیر سے روایت ہے وہ حج کرنیکو نکلے جب سویدا مین پہونچے (ایک مقام کا نام ہے) تو ایک
شخص آیا دوا ڈہونڈہتا ہوا یا رسوت ڈہونڈہتا ہوا اور بولا مجھے اوس شخص نے خبر دی جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حجۃ الوداع مین لوگون کو نصیحت کرتے تھے اور حکم کرتے تھے نیک بات کا اور منع کرتے تھے بری بات
سے آپنے فرمایا ای لوگو لے لیا کرو امام یا حاکم کی عطا کو جبتک وہ عطا ہے (یعنی موافق شرع کے حاصل ہوا اور موافق شرع کے
تقسیم ہو) پھر جب قریش نے ایک دوسرے سے لڑین سلطنت پر اور عطا قرض کے بدلے مین ملے تو اوسکو چھوڑ دو (یعنی نہ لو اوس وقت
محنت اور مزدوری کرکے کہانا بہتر ہے بادشاہون کی عطا سے) عن سلیم بن مطیر من اھل وادی القری عن ابیہ
انہ حدثہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع فامر الناس ونھاھم ثم قال اللھم ھل بلغت
قالوا اللھم نعم ثم قال اذا تجاحفت قریش علی الملک فیما بینھا وعاد العطاء وکان رشا فدعوہ فقیل من
ھذا قالوا ھذا ذوالزوائد صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ سلیم بن مطیر وادی القری کے رہنے والے

نے اپنے باپ سے روایت کیا ہی اوس نے ایک شخص سے سنا کہ اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع مین سنا آپنے
لوگون کو حکم کیا اچھی باتونکا اور منع کیا بری باتون سے بعد اوسکے فرمایا یا خدا مین نے تیرا پیام پہونچا دیا لوگون نے کہا ہان پہونچا
دیا آپنے پہر فرمایا جب قریش کے لوگ آپس مین حکومت اور سلطنت کیواسطے لڑنے لگین اور
عطا رشوت ہو جاوے (یعنی مستحقون کو نہ ملے اور غیر مستحقون کو ملنے لگے) تو چہوڑ دو اوسکو لوگون نے کہا یہ کون شخص ہے معلوم
ہوا وہ ذوالزوائد تہا صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا (ذوالزوائد ایک صحابی کا لقب ہے تقریب التہذیب مین
ہی کہ اوسکا نام معلوم نہین ہوا کیا تہا) - **باب** فی تدوین العطاء جن لوگونکو عطا ملنا چاہیے اونکا نام بادشاہی دفتر مین لکھنا،

عن عبد اللہ بن کعب بن مالک الانصاری ان جیشا من الانصار کانوا بارض فارس مع امیرھم وکان
عمر یعقب الجیوش فی کل عام فشغل عنھم عمر فلما مر الاجل قفل اھل ذلک الثغر فاشتد علیھم وتواعدھم
وھم اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا عمر انک غفلت عنا وترکت فینا الذی امر بہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من اعقاب بعض الغزیۃ بعضا **ترجمہ** عبد اللہ بن کعب بن مالک انصاری سے روایت ہی ایک لشکر انصار
کے لوگونکا فارس کے ملک مین تہا اپنے امیر کے ساتہہ اور حضرت عمرؓ ہر سال لشکرون کی تبدیل کیا کرتے تہے (یعنی جو دشمن کے
ملک مین ہوتا اوسکو بلا لیتے اور دوسرا لشکر وہان بہیجدیتے تاکہ وہ پریشان نہ ہو جاوین) حضرت عمر دوسرے کام مین مشغول ہو گئے
(یعنی دفتر مرتب کرتے تہے) جب میعاد پوری ہو گئی تو اوس لشکر کے لوگ لوٹ آئے پہر یہ امر اون پر سخت گذرا اور دہمکایا اون کو
ڈرایا اون لوگون نے کہا ای عمر تم ہم سے غافل ہو گئے اور تم نے وہ قاعدہ چہوڑ دیا ہم مین جسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حکم دیا تہا ایک لشکر بہیجنا دوسرے کے بعد تاکہ پہلا لشکر لوٹ آوے اور یہ وہان رہے **عن** عمر بن عبد العزیز کتب ان من سال

عن مواضع الفیء فھو ما حکم فیہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فراہ المومنون عدلا موافقا لقول النبی
صلی اللہ علیہ وسلم جعل اللہ الحق علی لسان عمر وقلبہ فرض الاعطیۃ وعقد لاھل الادیان ذمۃ بما فرض
علیھم من الجزیۃ لم یضرب فیھا بخمس ولا مغنم **ترجمہ** عمر بن عبد العزیز نے لکہا جو شخص پوچہے کہ مال فئے کو کہاں کہاں
صرف کرنا چاہیے تو اوسکا جواب یہ ہی کہ جیسے حضرت عمر بن الخطاب رضؓ نے حکم دیا پہر مسلمانون نے اوسکو انصاف کیموافق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے مطابق سمجہا کہ اللہ جل جلالہ نے حق جاری کر دیا ہی عمر کی زبان پر اور دل پر (یعنی جو بات عمر
کہتے ہین وہ انصاف کی اور سچی کہتے ہین) حضرت عمر نے مقرر کیا عطاؤن کو اور سب دین والون کا ذمہ لیا (یعنی اونکو امن دیا اور اونکی
حفاظت کی) جزیہ کے بدلے مین نہ اوس مین پانچوان حصہ مقرر کیا نہ اوسکو مثل مال غنیمت کے سمجہا (جو مجاہدین مین تقسیم
ہو جاتا ہے اور پانچوان حصہ اللہ اور رسول کا نکال لیا جاتا ہی) **عن** ابی ذر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول ان اللہ وضع الحق علی لسان عمر یقول بہ **ترجمہ** ابو ذرؓ سے روایت ہی مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے آپ فرماتے تہے اللہ نے حق رکہدیا ہی عمر کی زبان پر وہ حق ہی کہا کرتے ہین (جب کہتے ہین) **باب** فی صفایا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الاموال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن مالون کو اپنے لیے خاص کر لیتے تھے اموال غنیمت مین سے
اونکا بیان **عن** مالک بن اوس بن الحدثان قال ارسل الی عمر رضی اللہ تعالی النہار فجئتہ فوجدتہ جالسا علی
سریر مفضیا الی رمالہ فقال حین دخلت علیہ یا مال انہ قد دف اہل ابیات من قومک وقد امرت فیہم
بشیء فاقسم فیہم قلت لو امرت غیری بذلک فقال خذہ فجاءہ یرفا فقال یا امیر المومنین ہل لک فی عثمان
بن عفان وعبد الرحمن بن عوف والزبیر بن العوام وسعد بن ابی الوقاص قال نعم فاذن لہم فدخلوا ثم جاءہ
یرفا فقال یا امیر المومنین ہل لک فی العباس وعلی قال نعم فاذن لہم فدخلوا فقال العباس یا امیر المومنین
اقض بینی وبین ہذا یعنی علیا فقال بعضہم اجل یا امیر المومنین اقض بینہما وارحمہما قال مالک بن اوس
خیل الی انہما قدما اولئک النفر لذلک فقال عمر رحمہ اللہ اتئدا ثم اقبل علی اولئک الرہط فقال انشدکم
باللہ الذی باذنہ تقوم السماء والارض ہل تعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نورث ما
ترکنا صدقۃ قالوا نعم ثم اقبل علی علی والعباس رضی اللہ عنہما فقال انشدکما باللہ الذی باذنہ تقوم
السماء والارض ہل تعلمان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نورث ما ترکنا صدقۃ فقالا نعم قال
فان اللہ خص رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم بخاصۃ لم یخص بہا احدا من الناس فقال اللہ تعالی وما افاء اللہ علی
رسولہ منہم فما اوجفتم علیہ من خیل ولا رکاب ولکن اللہ یسلط رسلہ علی من یشاء واللہ علی کل شیء قدیر
فکان اللہ افاء علی رسولہ بنی النضیر فواللہ ما استاثر بہا علیکم ولا اخذہا دونکم فکان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یاخذ منہا نفقۃ سنۃ او نفقتہ ونفقۃ اہلہ سنۃ ویجعل ما بقی اسوۃ المال
ثم اقبل علی اولئک الرہط فقال انشدکم باللہ الذی باذنہ تقوم السماء والارض ہل تعلمون ذلک
قالوا نعم ثم اقبل علی العباس وعلی رضی اللہ عنہما فقال انشدکما باللہ الذی باذنہ تقوم السماء والارض
ہل تعلمان ذلک قالا نعم فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو بکر انا ولی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فجئت انت وہذا الی ابی بکر تطلب انت میراثک من ابن اخیک ویطلب ہذا میراث امراتہ من
ابیہا فقال ابو بکر رحمہ اللہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نورث ما ترکنا صدقۃ واللہ یعلم انہ
لصادق بار راشد تابع للحق فولیہا ابو بکر فلما توفی قلت انا ولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وولی
ابی بکر فولیتہا ما شاء اللہ ان الیہا فجئت انت وہذا وانتما جمیع وامرکما واحد فسالتمانیہا فقلت
ان شئتما ان ادفعہا الیکما علی ان علیکما عہد اللہ ان تلیاہا بالذی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یلیہا فاخذتماہا منی علی ذلک ثم جئتمانی لاقضی بینکما بغیر ذلک واللہ لا اقضی بینکما بغیر ذلک حتی
تقوم الساعۃ فان عجزتما عنہا فرداہا الی **ترجمہ** مالک بن اوس بن حدثان سے روایت ہے حضرت عمر نے میرے

بلانے کو آدمی بہیجا جب دن چڑہ گیا تو مین آیا اونکے پاس اور اونکو ایک تخت پر بیٹہے ہوئے پایا بغیر بچہونے کے جب مین ان
کی پاس پہونچا تو مجہے دیکہکر کہا ای مالک کچہ لوگ تمہارے قوم والون مین سے میری پاس آئے اور مین نے اونکو دینے کیلیے
کچہ حکم کیا سو تم تقسیم کردو اون کو مین نے کہا کاش آپ اس کام کیوسطے کسی اور کو کہتے حضرت عمر نے کہا نہین لے لو اوسکو اور اوس مال
کو جو مین نے دیا ہے اون لوگون مین تقسیم کرنے کیوسطے اتنے مین یرفا آیا (یرفا حضرت عمر رض کے دربان کا نام تہا وہ اونکا
غلام تہا آزاد کیا ہوا) اور کہا کہ عثمان بن عفان اور عبدالرحمن بن عوف اور زبیر بن العوام اور سعد بن ابی الوقاص دروازہ
پر بیٹہے ہوئے اذن چاہتے ہین آنیکی لیے تو کہا آنے دے پہر وہ آئے پہر تہوڑی دیر کے بعد یرفا آیا اور کہا کہ عباس اور علی بہی
اذن چاہتے ہین اگر حکم ہو تو اونکو بہی آنے دین کہا کہ آنے دی جب وہ آئے تو عباس نے کہا یا امیرالمومنین ہمارے اور ان کے
درمیان مین فیصلہ کر دیجیے (یعنی اوس مال کے باب مین جو اللہ جل جلالہ نے اپنے رسول کو عنایت فرمایا تہا اموال بنی نضیر
اور فدک اور خیبر) اتنے مین وہ چند لوگ بول اوٹہے ہان ای امیرالمؤمنین فیصلہ کر دیجیے انکا اور راحت دیجیے ان کو۔ مالک بن اوس
نے کہا مجہے ایسا خیال ہی کہ علی اور عباس نے ہی اون لوگون کو (عثمان اور عبدالرحمن بن عوف اور زبیر وغیرہ) آگے بہیجا تہا اسی
کام کیوسطے تو حضرت عمر نے کہا صبر اور سہولت کرو پہر متوجہ ہوئے اون صحابہ کیطرف اور کہا مین تم کو قسم دیتا ہون اوس خدا کی جسکی
حکم سے آسمان اور زمین قائم ہین آیا تم جانتے ہو کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی نہین چہوڑتے ہم یعنی گروہ انبیا میراث
جو کچہ کہ ہم چہوڑتے ہین صدقہ ہی جو صحابہ وہان بیٹہے تہے اونہون نے کہا ہان بلاشبہ فرمایا ہے پہر حضرت عمر رض حضرت علی رض اور
حضرت عباس رض کیطرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ مین تم کو خدا کی قسم دیتا ہون جسکی حکم سی آسمان اور زمین قائم ہین آیا تم نہین
جانتے ہو کہ آنحضرت صلعم نے یہہ فرمایا تہا کہ ہم میراث نہین چہوڑتے جو ہم چہوڑ جاوین وہ صدقہ ہی علی اور عباس نے کہا ہان حضرت
عمر نے کہا اللہ جل جلالہ نے خاص کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ایسی امر سے جو کسی آدمی کو اوس سے خاص نہین کیا۔ فرمایا وما
افاء اللہ علی رسولہ منہم فما اوجفتم علیہ (آیت) تک (یعنی جو ہاتہہ لگایا اللہ نے اپنے رسول کو اون سے سو تم نے نہین دوڑائے اوس پر گہوڑے
اور نہ اونٹ لیکن اللہ جتا دیتا ہے اپنے رسولون کو جسپر چاہے اور اللہ سب چیز پر قادر ہے۔ اللہ نے اپنے رسول کو بنی نضیر کا مال دلا دیا
قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مال اپنی لیے نہ رکہہ لیا نہ صرف اوسی مال کو لیا اور کو نہ دیا بلکہ آپ اس مال مین سے ایکسال
کا خرچ اپنا نکال لیتے اور اپنے اہل و عیال کا اور جو باقی رہتا وہ برابر ہوتا دوسرے مالون کی بعد اوسکی حضرت عمر متوجہ ہوئے اون صحابہ
کیطرف (عثمان اور عبدالرحمن وغیرہ) پہر کہا مین تم کو قسم دیتا ہون اوس خدا کے جسکی حکم سی آسمان اور زمین قائم ہین تم اس حال کو
جانتے ہو یا نہین انہون نے کہا کہ ہان ہم جانتے ہین (یعنی ایسا ہی ہی) پہر حضرت عمر رض حضرت عباس اور حضرت علی کیطرف متوجہ
ہوئے اور کہا کہ مین تم کو خدا کی قسم دیتا ہون جسکی حکم سے آسمان اور زمین قائم ہین کیا تم دونون اس حال کو جانتے ہو اونہون نے
کہا ہان بیشک ہم جانتے ہین۔ تو جب وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابوبکر صدیق رض نے کہا مین متولی ہون رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے مال کا تو تم (ای عباس) اور یہہ (علی رض) ابوبکر کے پاس گئے تم اپنی میراث مانگتے تہے اپنے بہتیجے سے (رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) اور یہ یعنی علی میراث مانگتے تہے اپنی بی بی کی باپ کے مال مین سے (یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ترکہ طلب کرتے تہے) ابوبکر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہین ہوتا جو ہم چھوڑ جاوین وہ صدقہ ہے اور اللہ جانتا ہے کہ ابوبکر سچے اور نیک اور ہدایت پانیوالے حق کے تابع تہے پھر ابوبکر اوس مال پر قابض ہی رہا یہانتک کہ انہون نے وفات پائی جب مین نے کہا مین متولی ہون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف سی اور ابوبکر کیطرف سے پھر مین اون مالون پر متولی رہا جبتک اللہ جل جلالہ کو میرا متولی رہنا منظور تھا پھر تم ای عباس اور یہ یعنی علے رضہ آئے اور تم سب ایک ہو تمہارا کام بھی ایک ہے تم دونون نے مجھسے کہا کہ وہ مال ہمارے قبضے مین دیدو مین نے کہا اگر تم چاہو تو وہ مال مین تم کو دے دیتا ہون اس شرط سے کہ تم کو قسم ہے اللہ کی اوس مال مین اوسی طرح کام کرو جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس میز متولی رہتے تھے تم نے اسی شرط پر وہ مال مجھسے لی لیا پھر اب تم دونون میری پاس آئے ہو کہ مین تمہارا فیصلہ کرون سوا اسکے اور طریق پر (یعنی اوس مال کو تقسیم کردون تم دونون مین اور وہ تم مین سے ہر ایک کے ملک ہو جاوے) تو قسم خدا کی مین سوا اوس طور کے اور کسی طرحکا فیصلہ نہ کرونگا قیامت تک البتہ اگر تم سے اون مالونکا اہتمام نہ ہو سکے تو پہر مجھے دیدو ف یعنی پہر مین اوس کی تولی شروع کرون جیسے پہلے کیا کرتا تہا۔ حضرت فاطمہ رضہ نے جب یہ اموال حضرت ابوبکر سے طلب کیے تو حضرت ابوبکر نے یہی حدیث سنائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہم گروہ انبیا کے ہمارا کوئی وارث نہین ہوتا جو ہم چھوڑ جاوین وہ صدقہ ہے مگر حضرت فاطمہ بمقتضای بشریت اور نیز اسوجہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے قلق مین تہین حضرت ابوبکر رضہ سے خفا ہوگئین بعد اوسکے منقول ہے کہ حضرت ابوبکر نے اون کیخدمت مین عذرخواہی کی کہ قرابت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی میری قرابت پر مقدم ہے مگر جو آپ نے فرمایا اوسکی تعمیل ضرور ہے پھر حضرت عمر نے اپنی خلافت مین وہ مال حضرت علی اور عباس ہی کے سپرد کردیے نہ بطریق ملکیت کے بلکہ بطریق ولایت اور خبرگیری کے جب اون دونون نے اوسکو تقسیم کرنا چاہا تو حضرت عمر نے اس سے انکار کیا **عن** مالك بن اوس بهذه القصة وهما يعني عليا والعباس رضي الله عنهما يختصمان فيما افاء الله على رسوله من اموال بني النضير **ترجمہ** مالک بن اوس سے اسی قصے مین مروی ہے کہ وہ دونون یعنی علی اور عباس رضی اللہ عنہما جھگڑا کرتی تہے اون مالون مین جو اللہ جل جلالہ نے عنایت فرمایا تہا اپنے رسول کو یعنی بنی نضیر کے مالون مین (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بدون جنگ کے ملے تہے یہودیون سے یہ واقعہ سنہ ۴ ہجری مین ہوا)

عن عمر قال كانت اموال بني النضير مما افاء الله على رسوله مما لم يوجف المسلمون عليه بخيل ولا ركاب كانت لرسول الله صلى الله عليه وسلم خالصا ينفق على اهل بيته قال ابن عبدة ينفق على اهله قوت سنة فما بقي جعل في الكراع وعدة في سبيل الله عز وجل قال ابن عبدة في الكراع والسلاح **ترجمہ** حضرت عمر سے روایت ہے بنی نضیر کا مال اس قسم کا تہا جو اللہ تعالی نے اپنے نبی کو عطا فرمایا اور مسلمانون نے اوسپر گھوڑے اور اونٹ نہین دوڑائے تہے تو وہ مال حضرت کے لیے خاص ہوا اوسکو آپ اپنے گھر والون پر خرچ کرتی تہی اور ابن عبدہ نے کہا کہ ایک برس کا

خرچ اپنے گہر والون پر صرف کرتی تہے اور مابقی کو جانورون کے خریدنے مین صرف کرتی تہے اور جہاد کا سامان لیتی تہی ابن عبدہ نے کہا آپ مابقی کو صرف کرتے تہے جانورون اور ہتہیارون مین ف یہی حکم ہی فئے کا یعنی جو مال کفار سے ہاتہہ لگی بغیر جنگ کے وہ مال مسلمانون کے لیے ہی مگر اختیار اوسکا حضرت کو تہا جسکو چاہین دین جسکو چاہین نہ دین عن الزهری قال قال عمر هذه لرسول الله صلی الله علیه وسلم خاصة قری عربیة فدك وكذا وكذا ما افاء الله علی رسوله من اهل القری فلله وللرسول ولذی القربی والیتامی والمساكین وابن السبیل وللفقراء الذین اخرجوا من دیارهم واموالهم والذین جاؤا من بعدهم فاستوعبت هذه الایة الناس فلم یبق احد من المسلمین الا له فیها حق قال ایوب او قال حظ الا بعض من تملكون من ارقائكم ترجمہ حضرت عمر نے کہا اللہ جل جلالہ نے فرمایا جو مال اللہ نے عنایت فرمایا اپنے رسول کو نہین دوڑائے اوسپر تم نے اپنے گہوڑے نہ اونٹ اس آیت سے خاص ہوتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چند گانون عرب کے جیسے فدک وغیرہ اور دوسری آیتین جیسے یہہ فرمایا جو اللہ نے دلایا اپنے رسول کو گانون والون سے تو وہ اللہ اور رسول اور عزیزون اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون کے لیے ہی اور فرمایا اون فقیرون کیواسطے جو اپنے گہرون اور مالون مین سے نکالے گئے اور جو لوگ اپنے گہرون اور مالون مین سے نکالے گئے اور فرمایا جو لوگ دار الاسلام مین آگئے اور مسلمان ہو گئے پہلے اون سے اور جو لوگ آئے بعد اون کے اس آیت سے تمام مسلمان شریک ہو گئے تو اب کوئی ایسا مسلمان نہین رہا جسکو حق نہ ہو فئے مین مگر غلامون اور لونڈیون کو جنکے تم مالک ہو ف یعنی فی مین سب مسلمانون کا حصہ ہی اوس مین خمس نہین ہی نہ خاص ہی کسی قسم کے مسلمانون سے حضرت عمرؓ کا مذہب یہی ہی عن مالك بن اوس بن الحدثان قال كان فیما احتج به عمر رضی الله عنه انه قال كانت لرسول الله صلی الله علیه وسلم ثلاث صفایا بنو النضیر فكانت حبسا لنوائبه واما فدك فكانت حبسا لابناء السبیل واما خیبر فجزأها رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلاثة اجزاء جزئین بین المسلمین وجزأ لنفقة اهله فما فضل عن نفقة اهله جعله بین فقراء المهاجرین ترجمہ مالک بن اوس بن حدثان سے روایت ہی حضرت عمر نے جن مین حجت پکڑی تہی وہ یہہ تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تین صفایا تہے سو بنو نضیر یعنی جو مال کہ اونکی زمین سے حاصل ہوا تہا وہ تو آنحضرتؐ کے حاجتون کے لیے محبوس یعنی مقرر تہا جیسے مہمانون کی ضیافت اور مجاہدون کے ہتہیار وسواری وغیرہ اور جو محاصل فدک تہا سو محتاج مسافرون کے لیے تہا اگرچہ وطن مین اونکا مال ہوتا اور خیبر کو آنحضرتؐ نے تین حصے تقسیم کیے تہے دو حصے تو مسلمانون کے لیے اور ایک حصہ اپنے اہل و عیال کے خرچ کے لیے پھر جو آپکے اہل کے خرچ سے بچتا سو فقرا و مہاجرین پر خرچ کرتے ف حجت پکڑی یعنی جب حضرت علی اور عباس جہگڑتے ہوئے آئے تہے اور صفایا جمع ہی صفیہ کی اور صفیہ اوس مال کو کہتے ہین جو امام چہانٹ لیوے مال غنیمت مین سے اپنے لیے قبل تقسیم ہونے غنیمت کے اور یہہ بات خاص تہی حضرتؐ سے کہ خمس کے ساتہہ اور بہی جو چیزین چاہین لے لیوین عن عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم انها اخبرته

ان فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم ارسلت الی ابی بکر الصدیق رضی الله عنه تساله میراثها من
رسول الله صلی الله علیه وسلم مما افاء الله علیه بالمدینة وفدك وما بقی من خمس خیبر فقال ابوبکر ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا نورث ما ترکنا صدقة انما یاکل آل محمد من هذا المال وانی والله لا
اغیر شیئا من صدقة رسول الله صلی الله علیه وسلم عن حالها التی کانت علیه فی عهد رسول الله صلی الله
علیه وسلم فلاعملن فیها بما عمل به رسول الله صلی الله علیه وسلم فابی ابوبکر رضی الله عنه ان یدفع الی فاطمة
علیها السلام منها شیئا **ترجمہ** حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت سیدۃ النسا فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے ابوبکر صدیق پاس بہیجا کسیکو اپنی میراث مانگنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
جو اللہ نے اونکو دیا تہا مدینے مین اور فدک مین اور جو باقی رہا تہا خیبر کے پانچوین حصے مین سے ابوبکر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہین ہوتا جو ہم چہوڑ جاوین وہ صدقہ ہی تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اس مال مین
سی صرف کہانیکی مقدار لین گے اور مین قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صدقہ کو نہ بدلونگا اوس حال سی جیسا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین تہا اور مین اوس مین وہی کام کرونگا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تہے حاصل
یہ ہی کہ ابوبکر نے انکار کیا حضرت فاطمہ کو اوس مین سی کچہہ بہی دینے سے **ف** کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد
کی خلاف ہوتا تہا اور حضرت فاطمہ زہرا رض اوس مال کو بطریق میراث طلب کرتی تہین نہ بطریق ولایت اور حفظ ہی واسطے
حضرت عمر نے اپنے عہد خلافت مین وہ مال بطریق ولایت حضرت علی اور عباس کو سپرد کیا بخاری کی روایت مین ہی حضرت
فاطمہ یہہ سنکر ناراض ہوئین اور انہون نے چہوڑ دیا ابوبکر کو پھر اوس سے نہ بولین دم وفات تک۔ ظاہر ہی کہ یہ خفگی ایک خیال سی
تہے جبکو حضرت فاطمہ زہرا صحیح جانتے تہین اور ابوبکر اوسکے خلاف حدیث سن چکے تہے اسواسطے اوسپر عمل نہ کرسکتے تہے **عن**
عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم بهذا الحدیث قال وفاطمة علیها السلام حینئذ تطلب صدقة
رسول الله صلی الله علیه وسلم التی بالمدینة وفدك وما بقی من خمس خیبر قالت عائشة رضی الله
عنها فقال ابوبکر علیه السلام ان رسول الله قال لا نورث ما ترکنا صدقة وانما یاکل آل محمد فی هذا
المال یعنی مال الله لیس لهم ان یزیدوا علی الماکل **ترجمہ** حضرت عائشہ سے یہی حدیث مروی ہی اس روایت مین یہ ہے
حضرت فاطمہ زہرا رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے کو مانگتی تہین جو مدینے اور فدک مین تہا اور جو بچ رہا تہا خیبر کے
پانچوین حصے مین سے حضرت عائشہ نے کہا کہ ابوبکر صدیق نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہین
ہوتا جو ہم چہوڑ جاوین وہ صدقہ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد اس مال مین سے اپنے کہانے کی مقدار لینگے یعنے اللہ کے مال
مین سے (نہ اون کی مال مین سے کیونکہ وہ ترکے مین نہین آیا بلکہ صدقہ ہے خدا کا مال ہی) یہ نہین اونکو پہونچتا کہ کہانے سے زیادہ
اس مال مین سے لین **عن** عروة ان عائشة رضی الله عنها اخبرته بهذا الحدیث قال فیه فابی ابوبکر رضی الله

عنه علیها ذلک وقال لست تارکا شیئا کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یعمل به الا عملت به انی اخشی
ان ترکت شیئا من امره ان ازیغ فاما صدقته بالمدینة فدفعها عمر الی علی وعباس رضی الله عنهم فغلبه
علی علیها واما خیبر وفدک فامسکهما عمر وقال هما صدقة رسول الله صلی الله علیه وسلم کانتا لحقوقه
التی تعروه ونوائبه وامرهما الی من ولی الامر قال فهما علی ذلک الیوم ترجمہ حضرت عائشہ نے عروہ سے
یہی حدیث بیان کی اوس مین یہ ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ مانگتی تہین تو
ابوبکر نے انکار کیا اون کو دینے سے اور کہا مین چہوڑنے والا نہین ہون اوس کام کو جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتی تہے
بلکہ اوسی کو کرونگا مین ڈرتا ہون اگر کوئی کام جو آپ کرتی تہے مین اوسکو چہوڑ دون تو گمراہ ہو جاؤن پہر جب ابوبکر کی وفات
ہوئی اور عمر کی خلافت ہوئی تو جو صدقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ مین تہا۔ اوسکو عمر نے علی اور عباس ع کے
حوالے کیا مگر علی اوسپر قابض رہے اور غالب آئے عباس پر اور خیبر اور فدک کو حضرت عمر نے رکہہ چہوڑا اور کہا یہ دونو صدقے
ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہ صرف ہوتی تہے آپکے کامون اور مطلبوان مین (یعنی جب دین کا کوئی کام آ
پڑتا مثلاً مجاہدین کی تیاری ہتہیارون کی خریدی مسافرون کی خبرگیری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مالونکا ان کامون
مین صرف کرتے) انکا اختیار اوسکو ہے گا جو والی ہو امر کا یعنی خلافت کا راوی نے کہا پہر وہ دونو اوسی طرح پر رہے (یعنی جو
خلیفہ ہوتا رہا اوسکی قبضے مین خیبر اور فدک رہے پہلی ابوبکر پاس پہر عمر پاس پہر عثمان پاس پہر علی پاس) عن
الزهری فی قوله فما اوجفتم علیه من خیل ولا رکاب قال صالح النبی صلی الله علیه وسلم اهل فدک و
قری قد سماها لا احفظها وهو محاصر قوما اخرین فارسلوا الیه بالصلح قال فما اوجفتم علیه من
خیل ولا رکاب یقول بغیر قتال قال الزهری وکانت بنو النضیر للنبی صلی الله علیه وسلم خالصا لم یفتحوها
عنوة افتتحوها علی الصلح فقسمها النبی صلی الله علیه وسلم بین المهاجرین لم یعط الانصار منها شیئا
الا رجلین کانت بهما حاجة ترجمہ زہری سے روایت ہے یہ جو اللہ نے فرمایا فما اوجفتم علیه من خیل ولا رکاب یعنی نہین
دوڑائے تم نے اون مالون کیواسطے گہوڑے اور اونٹ یعنی بغیر لڑائی کے حاصل ہوئے اسکا قصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے صلح کی فدک اور کئی گانوؤن والون سے جنکا نام زہری نے لیا لیکن راوی کو یاد نہ رہا اوس حال مین کہ آپ محاصرہ کیے ہوئے تہی
ایک اور قوم کا اور اون لوگون نے آپ پاس مال بہیجا بطور صلح کے تو اللہ نے فرمایا نہین دوڑائے تم نے ان مالون پر گہوڑے اور اونٹ یعنی
بغیر لڑائی کے یہ مال ہاتھ آیا اللہ نے دیا اپنے رسول کو زہری نے کہا بنو النضیر کے مال بھی خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اختیار
مین تہے کیونکہ بغیر جنگ کے وہ حاصل ہوئے تہی کچہ زور سے تو اون کو فتح نہین کیا تہا بلکہ صلح کے طور پر فتح کیا تہا اسواسطے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون مالونکو تقسیم کر دیا مہاجرین کو اور انصار کو اون مین سے کچہ دیا مگر دو شخصونکو جو حاجت رکہتے
تہی عن المغیرة قال جمع عمر بن عبد العزیز بنی مروان حین استخلف فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم

كانت له فدك فكان ينفق منها ويعود منها على صغير بني هاشم ويزوج فيها ايمهم وان فاطمة سالته
ان يجعلها لها فابى فكانت كذلك في حيات رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى مضى لسبيله فلما ان ولى
عمر عمل فيها بمثل ما عملا حتى مضى لسبيله ثم اقطعها مروان ثم صارت لعمر بن عبد العزيز قال يعني عمر
بن عبد العزيز فرايت امرا منعه رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطمة عليها السلام ليس لي بحق وانا اشهد
كم اني قد رددتها على ما كانت يعني على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** مغیرہ سے روایت ہی کہ عمر بن
عبد العزیز بن مروان بن حکم نے مروان کے بیٹون کو جمع کیا جس وقت وہ خلیفہ کیا گیا تو کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا جو فدک
تہا تو آپ اوسکی آمدنی سے خرچ کرتے یعنی اہل وعیال و فقرا و مساکین پر اور وسہمین سے بنی ہاشم کے چھوٹے لڑکون پر احسان کرتے
تھی اور بیوہ عورتون کے نکاحمین صرف کرتی یا بے خاوند والی بی بی کے نکاحمین صرف کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی حضرت
فاطمہ نے فدک کا سوال کیا تہا یعنی فدک کو دیوین اونکے لیئے تو آپنے ندیا اور پھر وہ ویسا ہی رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
زندگی بھر یہانتک کہ حضرت کی وفات ہوگئی پھر جب حضرت عمر خلیفہ ہوی تو اونہون نے بھی ویسا ہی عمل کیا یعنی جسطرح حضرت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی مین آپنے اہل وعیال اور برادران بنی ہاشم پر اور نکاح مذکور وغیرہ مین صرف کرتی ویسی ہی حضرت عمر
نے کیا یہانتک کہ حضرت عمر کی بھی وفات ہوئی پہر مروان نے اوسکو جاگیر کر لیا یعنی اپنے لیئے اور اپنی توابع کے لیئے حضرت عثمان کے
خلافت مین یا اپنی بادشاہت مین پھر وہ عمر بن عبد العزیز کے قبضہ مین و تصرف مین آیا تو اوس نے کہا مین نے اوسمین ایسا امر دیکہا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو حضرت فاطمہ کو نہین دیا تو وہ میرے لیئے بھی سزاوار نہین اور مین تم کو گواہ کرتا ہون
کہ مین نے اوسکو پہیر دیا اوسی طرح پر جیسے آنحضرت صلعم کے زمانے مین تھا یعنے پھر وقف کر دیا **عن** ابي الطفيل قال جاءت فاطمة
رضي الله عنها الى ابي بكر رضي الله عنه تطلب ميراثها من النبي صلى الله عليه وسلم قال فقال ابو بكر
عليه السلام سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله عز وجل اذا اطعم نبيا طعمة فهي للذي يقوم
من بعده **ترجمہ** ابو الطفیل سے روایت ہی حضرت فاطمہ زہرا آئین ابو بکر رض پاس اپنی میراث مانگنی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے ابو بکر نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے بیشک اللہ تعالی جب کسی پیغمبر کو کوئی معاش
دیتا ہے تو وہ بعد اوسکی اوسکی قائم مقام کو ملتی ہی اور اوسکی وارثونکو نہین ملتی وجہ اسکی یہہ ہے کہ پیغمبر دنیا مین لوگونکو ہدایت کرنے
کیواسطی بھیجے گئی ہین نہ دنیا کا مال حاصل کرنیکیواسطی اسواسطی جو مال اونکو زندگی مین ملا وے وہ بھی اون کی وفات کے بعد صدقہ
ہوگا تاکہ لوگون کو گمان نہو کہ اپنے وارثون کیلیئے مال جمع کرنیمین مصروف تہے **عن** ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال لا تقتسم ورثتي دينارا ما تركت بعد نفقة نسائي ومؤنة عاملي فهو صدقة **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری ورثہ تقسیم نہ کرین گے ایک اشرفی کو بھی جو مین چہوڑ جاؤن اپنی بی بیون کے خرچ اور عامل
کی محنت کے سوا وہ صدقہ ہے (عامل سے مراد خلیفہ ہی جو مال کی حفاظت اور ولایت کری یا جو محنت کرے **عن** ابي البختري

قال سمعت حدیثا من رجل فاعجبنی فقلت اکتبه لی فاتی به مکتوبا مدبرا دخل العباس و علی علی
عمر و عنده طلحة والزبیر و عبد الرحمن و سعد و هما یختصمان فقال عمر لطلحة والزبیر و عبد الرحمن
و سعد الم تعلموا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کل مال النبی صلی الله علیه وسلم صدقة الا ما
اطعمه اهله و کساهم انا لا نورث قالوا بلی قال فکان رسول الله صلی الله علیه وسلم ینفق من ماله علی اهله
و یتصدق بفضله ثم توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم فولیه ابوبکر سنتین فکان یصنع الذی
کان یصنع رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم ذکر شیئا من حدیث مالک بن اوس **ترجمہ** ابو البختری سے روایت
ہے میں نے ایک حدیث سنی ایک شخص سے (شاید وہ مالک بن اوس ہو) وہ پسند آئی مجھکو میں نے کہا اسکو مجھے لکھدو وہ لکھ کر
لایا صاف اوسمین عباس اور علی داخل ہوئے عمر کے پاس اور ان کے پاس طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن وقاص بیٹھے تھے
دونوں یعنی علی اور عباس آپس میں جھگڑتے تھے عمر نے طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن اور سعد سے کہا کیا تم نہیں جانتے ہو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب مال میرا صدقہ ہے مگر جسقدر میری اہل بیت کے کہانے اور کپڑے کے لیے ضرور ہو اور ہم لوگوں کا کوئی
وارث نہیں ہوتا اون لوگوں نے کہا کیوں نہیں ہم جانتے ہیں آپ نے ایسا ہی فرمایا عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے
مال میں سے اپنے اہل پر صرف کرتے اور جو کچھ بچ رہتا وہ صدقہ کرتے بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور اوس
مال کے متولی ابوبکر ہوئے دو برس تک پھر وہ بھی ایسا ہی کرتے ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے **ف** یعنی آپ کے
بی بیوں کو اوس میں سے بقدر ضرورت خرچ دیتے تھے اور جو بچا وہ مسلمانوں کے بہتر کاموں میں صرف کرتے تھے۔ اس
روایت سے تصدیق ہوگئی اوس حدیث کی جسکو ابوبکر صدیق نے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بوجہ اتفاق کرنے اکثر
صحابہ کے اسپر اور تسلیم کر لینے علی اور عباس کے پس کوئی شبہہ باقی نہ رہا اون شبہوں میں سے جو لوگ کیا کرتے ہیں **عن**
عائشة انها قالت ان ازواج النبی صلی الله علیه وسلم حین توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم اردن ان یبعثن
عثمان بن عفان الی ابی بکر الصدیق فیسالنه ثمنهن من النبی صلی الله علیه وسلم فقالت لهن عائشة الیس قد
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا نورث ما ترکنا فهو صدقة **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ کی بی بیوں نے ارادہ کیا کہ حضرت عثمان بن عفان کو بھیجیں ابوبکر صدیق
پاس اپنا آٹھواں حصہ طلب کرنے کو جو پہونچتا تھا اون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال میں سے حضرت عائشہ نے اون سے
کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا ہے ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے **ف** اور
کلام اللہ میں جو حضرت زکریا کا یہ قول منقول ہے یرثنی ویرث من آل یعقوب اور یہ جو فرمایا وورث سلیمان داؤد مراد اوس وراثت
سے علم کی وراثت ہے نہ دنیا کے مال کی اور تفصیل اس بحث کی کتب کلام اور تفسیر میں معلوم ہوگی **عن** ابن شہاب باسناده
نحوه قلت الا تتقین الله الم تسمعن رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا نورث ما ترکنا فهو صدقة وانما

هذا المال لآل محمد لنائبتهم ولضيفهم فاذا مت فهو الی من ولی الامر من بعدی ترجمہ ابن شہاب سے حدیث
اوسی طرح مروے ہی جیسے اوپر گزری اس مین یہہ ہی کہ حضرت عائشہ نے اون بی بیون سے کہا کیا تم نہین ڈرتے ہو اللہ سے کیا تم
نے نہین سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول آپ فرماتے تھے ہمارا کوئی وارث نہین ہوتا جو ہم چھوڑ جاوین وہ صدقہ
ہی اور یہ مال آل محمد کیواسطے ہی اون کی ضرورتون اور مہمانون کیواسطے اور جب مین مر جاؤن تو یہ مال اوسکی پاس رہیگا جو خلیفہ
ہو بعد میرے

باب فی بیان موضع قسم الخمس وسهم ذی القربی

وہ خمس جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت
مین سے لیتے تہے کہان کہان تقسیم کرتے تھے اور کن کن قرابت والونکو

عن جبیر بن مطعم انه جاء هو وعثمان
بن عفان يكلمان رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما قسم من الخمس بين بني هاشم وبني المطلب
فقلت يا رسول الله قسمت لاخواننا بني المطلب ولم تعطنا شيئا وقرابتنا وقرابتهم منك واحدة
فقال النبي صلى الله عليه وسلم انما بنو هاشم وبنو المطلب شيء واحد قال جبير ولم يقسم لبني
عبد الشمس ولا لبني نوفل من ذلك الخمس كما قسم لبني هاشم وبني المطلب قال وكان ابو بكر
يقسم الخمس نحو قسم رسول الله صلى الله عليه وسلم غير انه لم يكن يعطي قربى رسول الله صلى الله
عليه وسلم ما كان النبي صلى الله عليه وسلم يعطيهم قال وكان عمر بن الخطاب يعطيهم منه وعثمان
بعده ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہی وہ اور حضرت عثمان بن عفان آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گفتگو
کرنے کو اوس مال مین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم کر دیا تہا خمس کو بنی ہاشم اور بنی المطلب مین مین نے کہا
یا رسول اللہ آپ نے حصہ دلایا ہمارے بہائیون بنی المطلب کو اور نہ حصہ دلایا ہمکو حالانکہ ہماری اور آپ کی قرابت مثل اون
کی قرابت کی ہی ف کیونکہ عبد مناف کے چار بیٹے تہے ایک ہاشم جنکی اولاد مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے دوسرے
مطلب تیسرے عبد شمس جنکی اولاد مین حضرت عثمان تھے چوتھے نوفل جنکی اولاد مین جبیر بن مطعم تھے ف رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی ہاشم اور بنی مطلب ایک مین (یعنی ہمیشہ ایکدوسرے کی مدد کرتے رہے اسی واسطے جب کفار نے
ایک عہد نامہ لکہا تہا اوسمین بنی ہاشم اور بنی مطلب دونون کو شریک کیا تہا کہ اون سے نکاح شادی نہ کرین گے یہ قرد و
نہ کرینگے) جبیر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد شمس اور بنی نوفل کو خمس مین سے نہ دیا جیسے بنی ہاشم اور
بنی مطلب کو دیا پہر ابو بکر صدیق بہی اپنی خلافت مین اسی طرح تقسیم کرتے تہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کرتے
تھے مگر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیزون کو نہ دیتے تھے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کو دیتے تھے
(اس سبب سے کہ وہ اوس وقت مین غنی ہون گئے اور دوسرے لوگ اون سے زیادہ حاجت مند ہون گئے) اور عمر بن الخطاب
اون کو دیتے تہے اور عثمان بہی عمر کے بعد اونکو دیتے تہے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیزون کو جیسے آپ اون
کو دیا کرتے تہے)

عن جبير بن مطعم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقسم لبني عبد الشمس ولا

لبني نوفل من الخمس شيئا كما قسم لبني هاشم وبني المطلب قال وكان ابو بكر يقسم الخمس نحو قسم رسول الله
صلى الله عليه وسلم غير انه لم يكن يعطي قربى رسول الله صلى الله عليه وسلم كما كان يعطيهم رسول الله
صلى الله عليه وسلم وكان يعطيهم ومن كان بعده منه **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہین تقسیم کیا بنی عبد شمس اور بنی نوفل کو خمس مین سے کچھہ جیسے تقسیم کیا بنی ہاشم اور بنی المطلب کو اور ابو بکر نے
صدیق بھی خمس کو اوسی طرح تقسیم کرتے تہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کرتے تھے مگر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے عزیزونکو نہ دیتے تھے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کو دیا کرتے تھے البتہ عمر رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے عزیزونکو دیا کرتے تھے اور اون کے بعد جو خلیفہ ہوئے وہ بھی دیا کرتے تہے **ف** حضرت ابوبکر نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے عزیزونکو اس واسطے نہ دیا کہ وہ اوس وقت مین غنی ہون گے اونکو حاجت نہ ہوگی جیسا آگے دوسری روایت
مین حضرت علی سے مروی ہے کہ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو ایک حصہ خمس مین سے دیدیا تہا جب حضرت عمر نے اون کو
بلایا حصہ دینے کے لیے تو اونہون نے نہ لیا اور کہا ہم غنی ہین **عن** جبیر بن مطعم قال لما كان يوم خيبر وضع رسول الله
صلى الله عليه وسلم سهم ذي القربى في بني هاشم وبني المطلب وترك بني نوفل وبني عبد شمس فانطلقت
انا وعثمان بن عفان حتى اتينا النبي صلى الله عليه وسلم فقلنا يا رسول الله هؤلاء بنو هاشم لا ننكر
فضلهم للموضع الذي وضعك الله به منهم فما بال اخواننا بني المطلب اعطيتهم وتركتنا وقرابتنا
واحدة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا وبنو المطلب لا نفترق في جاهلية ولا اسلام وانما نحن
وهم شيء واحد وشبك بين اصابعه **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ جب خیبر کی جنگ ہوچکی تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت مین سے ذوی القربے کا حصہ بنی ہاشم اور بنی المطلب مین تقسیم کیا اور بنی نوفل اور بنی عبد شمس
کو چھوڑ دیا تو مین اور عثمان بن عفان ملکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ البتہ بنی ہاشم
کی تو فضیلت کا ہم انکار نہین کرتے کیونکہ اللہ جل جلالہ نے آپ کو اون مین سے بنایا لیکن بنی المطلب ہماری بہائیون کا کیا
حال ہے آپنے اونکو دیا اور ہم کو نہ دیا حالانکہ ہماری بھی قرابت ایک ہی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم اور بنی مطلب
کبھی جدا نہین ہوئے نہ جاہلیت مین نہ اسلام مین اور ہم وہ ایک ہین اور انگلیون کو ایک ہاتھ کے دوسری ہاتھ کے انگلیون
مین ڈالا **ف** یہہ جو فرمایا ہم اور بنی مطلب ایک ہین جدا نہین ہوئے جاہلیت مین نہ اسلام مین قصہ اسکا یہ ہے کہ قریش اور
بنی کنانہ نے حلف کیا تہا بنی ہاشم اور بنی مطلب کے جدا کردینے پر کہ نہ اون سے نکاح کرینگے نہ خرید و فروخت کرینگے جبتک وہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری سپرد نہ کرین اور اوس عہدنامہ کو محصب مین لٹکا دیا اللہ جل جلالہ کی قدرت سے دیمک اوسکو سب چاٹ گئی
اور کفار مغلوب ہوئی **عن** السدي في ذي القربى قال هم بنو عبد المطلب **ترجمہ** اسمعیل بن عبد الرحمن سدی سے روایت ہے
انہون نے کہا کلام اللہ مین ذی القربے سے مراد عبد المطلب کے اولاد ہے **عن** يزيد بن هرمز ان نجدة الحروري حين حج في فتنة

ابن الزبیر ارسل الی ابن عباس یسالہ عن سہم ذی القربیٰ ویقول لمن تراہ قال ابن عباس لقربیٰ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسمہ لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد کان عمر عرض علینا من ذالک
عرضا رأیناہ دون حقنا فرددناہ علیہ وابینا ان نقبلہ **ترجمہ** یزید بن ہرمز سے روایت ہے کہ نجدہ حروری
خارجیون کے رئیس نے جب حج کیا جب عبد اللہ بن زبیر کی شہادت ہوئی (حجاج بن یوسف چڑھ کر آیا تھا مکے مین)
ایک شخص کو اوس نے بہیجا۔ عبد اللہ بن عباس پاس ذی القربےٰ کا حصہ پوچھنے کو (جو اس آیت مین مذکور ہے واعلموا انما غنمتم
من شئ فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربےٰ الآیۃ) ابن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیز مراد ہین
اونکو حصہ دیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حضرت عمرؓ نے پیش کیا تہا ہمپر اوسمین سے کچھہ مگر ہم نے اوسکو اپنے
حق سے کم پایا اسواسطے پہیر دیا اور نہ لیا۔ **ف** حضرت عمر نے مثل اور مسلمانون کے اون کو حصہ دیا ہوگا اور وہ خمس
کی پانچوین حصے کے مستحق تھے اسواسطے اُنہون نے پہیر دیا **عن** عبد الرحمن بن ابی لیلی قال سمعت علیا یقول ولانی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس الخمس فوضعتہ مواضعہ حیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وحیات ابی بکر وحیات عمر فاتی بمال فدعانی فقال خذہ فقلت لا اریدہ قال خذہ فانتم احق
بہ قلت قد استغنینا عنہ فجعلہ فی بیت المال **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابی لیلے سے روایت ہے مین نے حضرت
امیر المؤمنین علیؓ سے سنا فرماتے تہے ولایت مین دیا مجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس کے خمس کو تو مین اوسکو
صرف کرتا رہا اپنے مقامون مین جبتک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہے اور ابوبکر اور عمر زندہ تہے پہر عمر پاس
ایکبار مال آیا انہون نے مجہے بلایا اور کہا اسکو لیلو مین نے کہا نہین مین نہین چاہتا انہون نے کہا لیلو تم اسکے حقدار
ہو مین نے کہا ہم کو اسکی حاجت نہین پہر حضرت عمر نے وس مال کو بیت المال مین رکہہ دیا (جب اونکو احتیاج نہ تہے)
عن علی علیہ السلام یقول اجتمعت انا والعباس وفاطمۃ وزید بن حارثۃ عند النبی صلی اللہ علیہ و
سلم فقلت یا رسول اللہ ان رأیت ان تولینی حقنا من ہذا الخمس فی کتاب اللہ فاقسمہ حیاتک
کیلا ینازعنی احد بعدک فافعل قال ففعل ذلک قال فقسمتہ حیاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم ثم ولانیہ ابو بکر رضی اللہ عنہ حتی اذا کانت اخر سنۃ من سنی عمر رضی اللہ عنہ فانہ اتاہ مال
کثیر فعزل حقنا ثم ارسل الی فقلت بنا عنہ العام غنی وبالمسلمین الیہ حاجۃ فارددہ علیہم فردہ
علیہم ثم لم یدعنی الیہ احد بعد عمر فلقیت العباس بعد ما خرجت من عند عمر فقال یا علی حرمتنا
الغداۃ شیئا لا یرد علینا ابدا وکان رجلا داہیا **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابی لیلے سے روایت ہے مین نے
حضرت علیؓ سے سنا کہتے تہے مین اور عباس اور فاطمہ اور زید بن حارثہ جمع ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ مناسب جانیے تو جو حق ہمارا خمس مین ہے اللہ کی کتاب کے موافق وہ ہمارے اختیار

مین دیدیجیے اپنی زندگی مین تاکہ پہر کوئی آپ کے بعد مجھسے جہگڑا نہ کرے آپ نے ایساہی کیا مین اوسکو تقسیم کیا۔ جبتک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہے پہر ابو بکر نے مجھے اوسکا اختیار دیا یہانتک کہ جب حضرت عمر کی خلافت کا آخری سال
تہا اونکے پاس بہت سا مال آیا اُنہون نے اوسمین سے ہمارا حق نکالا اور مجہسکو بلا بہیجا مین نے کہا اس سال ہمکو مال کی حاجت
نہین اور مسلمان اوسکی حاجت رکہتے مین آپ اون کو دیدیجیے حضرت عمر نے اونکو دیدیا پہر عمر کے بعد کسی نے مجھکو نہ بلایا اوس مال
کیواسطے (یعنی خمس الخمس دینے کے لیے) پہر مین عباس سے ملا جب عمر کے پاس سے آیا اُنہون نے کہا اے علی تُم نے ہمکو آجکے دن سے
محروم کیا اب کبھی یہہ حصہ ہمکو نہ ملیگا اور عباس بہت عقلمند آدمی تہے **ف** تجربہ کار اونہون نے زمانے کیحالات دیکہکر کہا
کہ مال کا دینا لوگون پر خصوصًا دنیا دارون پر بہت شاق ہوتا ہے ذرا سا بہی حیلہ ملجاوے تو وہ نہین دیتے سب لوگ عمر کے سے تہوڑے
ہون گے جو تم کو بلایا کرین اور وین ایساہی ہوا **عن** عبد المطلب بن ربیعة بن الحرث بن عبد المطلب ان اباہ
ربیعة بن الحرث وعباس بن عبد المطلب قالا لعبد المطلب بن ربیعة وللفضل بن عباس ائتیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقولا له یا رسول اللہ قد بلغنا من السن ما ترے واحببنا ان نتزوج وانت یا رسول اللہ ابر الناس
واوصلهم لیس عند ابوینا ما یصدقان عنا فاستعملنا یا رسول اللہ علی الصدقات فلنؤد الیک ما یؤدی
العمال ولنصب ما کان فیها من مرفق قال فاتی علی بن ابی طالب ونحن علی تلک الحال فقال لنا ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال لا واللہ لا نستعمل منکم احدا علی الصدقة فقال له ربیعة هذا من امرک قد نلت
صهر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم نحسدک علیہ فالقی علی رداءہ ثم اضطجع علیہ فقال انا ابو حسن القرم
واللہ لا اریم حتی یرجع الیکما ابناکما بحور ما بعثتما به الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال عبد المطلب
فانطلقت انا والفضل الی باب حجرة النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی توافق صلاة الظهر قد قامت فصلینا
مع الناس ثم اسرعت انا والفضل الی باب حجرة النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو یومئذ عند زینب بنت
جحش فقمنا بالباب حتی اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ باذنی واذن الفضل ثم قال اخرجا ما تصرران
ثم دخل فاذن لی وللفضل فدخلنا فتواکلنا الکلام قلیلا کلمته او کلمه الفضل قد شک فی
ذلک عبد اللہ قال کلمه بالامر الذی امرنا به ابوانا فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساعة ورفع بصره
قبل سقف البیت حتی طال علینا انه لا یرجع الینا شیئا حتی راینا زینب تلمع من وراء الحجاب بیدها ترید
ان لا تعجلا وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی امرنا ثم خفض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راسه
فقال لنا ان هذه الصدقة انما هی اوساخ الناس وانها لا تحل لمحمد ولا لال محمد ادعوا لی نوفل بن
الحرث فدعی له نوفل بن الحرث فقال یا نوفل انکح عبد المطلب فانکحنی نوفل ثم قال النبی صلی اللہ علیہ و
سلم ادعوا لی محمیة بن جزء وهو رجل من بنی زبید کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استعمله علی الاخماس

فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لمحمية انكح الفضل فانكحه ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فمن فاصدق عنهما من الخمس كذا وكذا لم يسمه لی عبد الله بن الحرث ترجمہ عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث سے روایت ہے کہ اون کے باپ ربیعہ بن الحارث نے اور عباس بن عبد المطلب نے اون کو اور فضل بن عباس کو کہا جاؤ رسول الله صلی الله علیہ وسلم پاس اور عرض کرو آپ سے یا رسول الله اب ہمارا جوبن ہو گیا ہے اوسکو آپ جانتے ہین (یعنی ہم بڑی شادی کی لائق ہو گئے ہین) اور ہم چاہتے ہین کہ نکاح کرین اور آپ یا رسول الله سب آدمیونسے زیادہ نیکی پہونچانے والے ہین اور سب سے زیادہ ناتے والون کے ساتھ سلوک کرنیوالے ہین اور ہمارے باپون کے پاس مہر دینے کیواسطے کچھ نہین ہے تو آپ ہم کو عامل کر دیجیے صدقات وصول کرنے پر ۔ ہم آپ کو وہی دیا کرینگے جو اور عامل دیا کرتے ہین اور جو فائدہ حاصل ہوگا وہ ہم پاوین گے عبد المطلب نے کہا ہم یہی گفتگو کر رہے تہے کہ علی بن ابی طالب آئے اونہون نے کہا کہ قسم خدا کی رسول الله صلی الله علیہ وسلم تم مین سے کسیکو صدقے کا عامل نہ کرینگے (کیونکہ آپ کی عادت شریف یہہ تھی جو کسی کام کو سوال کرتا وہ کام اوسکو نہ دیتے) ربیعہ نے کہا یہ تم حسد سے کہتے ہو تم تو رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے داماد بن گئے اور ہم نے تم پر کچھہ حسد نہین کیا اس بات پر علی رضہ نے یہہ سنکر اپنی چادر بچھائی اور اوسپر لیٹے پھر کہا مین ابو الحسن ہون عقل مین سب سے زیادہ ہون (جیسے بڑا اونٹ اونچو مین ہوتا ہے) قسم خدا کی مین یہین ہونگا جب تک تمہاری بیٹے اوس کام سے نا امید ہو کر نہ آوین جسکام کے لیے تم اون کو بھیجتے ہو رسول الله صلی الله علیہ وسلم پاس عبد المطلب نے کہا مین اور فضل بن عباس دونون گئے جب ہم پہونچے تو ظہر کی نماز کی تکبیر ہوئی ہم نے نماز پڑہی لوگون کے ساتھہ پھر مین اور فضل جلدی کرکے چلے رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے حجرے کے دروازے کیطرف آپ اوسدن زینب بنت جحش پاس تہے ہم دروازے پر کہڑے ہو لیے یہانتک کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم آگئے آپ نے میرا اور فضل کا کان پکڑا (پیار سے) بعد اوسکے کہا جو تمہارے دل مین ہے کہو بعد اوسکے آپ گہر مین چلے گئے اور ہم کو دونون کو اجازت دی اندر آنے کی ہم اندر گئے اور ہم مین سے ہر ایک نے دوسرے کو کہنے کے لیے کہا پھر مین نے کہا یا فضل نے (اسمین عبد الله کو شک ہے جو راوی ہے اس حدیث کا) وہی کہا جو ہمارے باپون نے حکم کیا تہا رسول الله صلی الله علیہ وسلم یہ سنکر ایک گہڑی تک چپ ہو رہے اور اپنی آنکھہ اوٹھا کر چہت کیطرف دیکھا بڑی دیر تک یہانتک کہ ہم سمجھے آپ کچھہ جواب دینگے اور ہم نے زینب کو دیکھا وہ اشارہ کر رہی تہین پردے کی آڑ سے اپنی ہاتھہ سے کہ جلدی نہ کرو رسول الله صلی الله علیہ وسلم ہمارے مطلب کی فکر مین ہین بعد اوسکے رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے اپنی سر کو نیچے کیا اور فرمایا یہ صدقہ میل ہے لوگونکا (یعنی میل ہے مالونکا) اور وہ درست نہین ہے محمد کے لیے نہ محمد کی آل کے واسطے (یعنی بنی ہاشم کے واسطے) بلاؤ نوفل بن حارث کو وہ بلائے گئے آپ نے اون سے فرمایا تم نکاح کر دو اپنی بیٹی کا عبد المطلب سے تو نوفل نے میری ساتہہ نکاح کر دیا پھر فرمایا آپ نے بلاؤ محمیہ بن جزء کو اور وہ ایک شخص تہا بنی زبید مین سے کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے اوسکو عامل کیا تہا خمس وصول کرنے پر آپ نے اوس سے فرمایا تم نکاح کر دو فضل کا اوس نے میرا نکاح کر دیا بعد اوسکے رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا کھڑا ہو اور مہر ادا کر دے ان دونون کیطرف

سے خمس کے مال مین سے اتنا اتنا ابن شہاب نے کہا عبداللہ بن الحارث نے مجہسے مہر کی مقدار بیان نہین کی **ف** تو صدقہ بنی ہاشم اور اون کی موالی کے لیے درست نہین ہے اور ایک روایت ابو حنیفہ سے یہ ہے کہ اس زمانے مین صدقہ لینا بنی ہاشم کو درست ہے کیونکہ خمس کا خمس جو اون کے لیے معین تہا اب نہین ملتا ابو یوسف نے کہا کہ بنی ہاشم کو بنی ہاشم کی زکوۃ لینا درست ہے

عن علی بن ابی طالب قال کانت لی شارف من نصیبی من المغنم یوم بدر وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطانی شارفا من الخمس یومئذ فلما اردت ان ابتنی بفاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واعدت رجلا صواغا من بنی قینقاع ان یرتحل معی فناتی باذخر اردت ان ابیعہ من الصواغین فاستعین بہ فی ولیمۃ عرسی فبینا انا اجمع لشارفی متاعا من الاقتاب والغرائر والحبال وشارفای مناخان الی جنب حجرۃ رجل من الانصار اقبلت حین جمعت ما جمعت فاذا شارفی قد اجتبت اسنمتہا وبقرت خواصرہما واخذ من اکبادہما فلم املک عینی حین رایت ذلک المنظر فقلت من فعل ہذا قالوا فعلہ حمزۃ بن عبد المطلب وہو فی ہذا البیت فی شرب من الانصار غنتہ قینۃ واصحابہ فقالت فی غنائہا + الا یا حمز للشرف النواء ÷ فوثب الی السیف فاجتب اسنمتہما وبقر خواصرہما واخذ من اکبادہما قال علی فانطلقت حتی ادخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ زید بن حارثۃ قال فعرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی لقیت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لک قال قلت یا رسول اللہ ما رایت کالیوم عدا حمزۃ علی ناقتی فاجتب اسنمتہما وبقر خواصرہما وہا ہو ذا فی بیت معہ شرب فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بردائہ فارتداہ ثم انطلق یمشی واتبعتہ انا وزید بن حارثۃ حتی جاء الباب الذی فیہ حمزۃ فاستاذن فاذن لہ فاذا ہم شرب فطفق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلوم حمزۃ فیما فعل فاذا حمزۃ ثمل محمرۃ عیناہ فنظر حمزۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم صعد النظر فنظر الی رکبتیہ ثم صعد النظر فنظر الی سرتہ ثم صعد النظر فنظر الی وجہہ فقال حمزۃ وہل انتم الا عبید لابی فعرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ ثمل فنکص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی عقبیہ القہقری فخرج وخرجنا معہ۔

ترجمہ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میرے پاس ایک اونٹنی تھی بہت عمر والی میرے حصے کی جو ملا تہا غنیمت سے دن بدر کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور اونٹنی بہت عمر والی اوسدن خمس مین سے مجھے دی تھی جب مین نے قصد کیا کہ ہم صحبت ہون ساتہ فاطمہ زہرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے تو مین نے وعدہ کیا ایک سنار سے جو بنی قینقاع مین سے تہا کہ میرے ساتھ چلے اور ہم دونون ملکر اذخر (ایک گہانس ہے خوشبودار) لاوین اور اوسکو سنارون کے ہاتہ بیچکر مین اپنے نکاح کا ولیمہ کرون تو اسی خیال مین مین اپنی اونٹنیون کیلیے سامان اکٹھا کر رہا تہا جیسے پالان اور گہانس کے ٹوکرے اور رسیان اور میری دونو اونٹنیان ایک مرد انصاری کے حجرے کے

پہلو مین بیٹھی ہوئی تہین تو مین سامان اکٹہا کرکے جب لوٹ کر آیا تو اپنی دونو اونٹنیونکو دیکھا اون کے کوہان کٹی ہوئی ہین
اور کمرین پھٹی ہوے ہین اور جگر اون کے کسی نے نکال لیے ہین جب مین نے یہ حال اپنی آنکھونسے دیکھا تو مجھسے دیکھا نہ گیا اور مین نے
کہا یہ کس نے کیا ہے انہون نے کہا حمزہ بن عبد المطلب نے اور وہ اس گھر مین ہین چند انصاریون کے ساتھہ جو شراب پی رہے
ہین ایک گانیوالی نے اونکے سامنے اور اونکے ساتھیون کے سامنے یون گایا الا یا حمز للشرف النوار **ف** وہن معقلات بالفناء
ضع السکین فی اللبات منہا ﴿ وضرجہن حمزۃ بالدماء ﴿ وعجل من اطائبہا لشرب ﴿ قدیرا من طبیخ او شواء ﴿ یعنی اے حمزہ
اوٹہہ اور یہ موٹی موٹی اونٹنیان جو بندہی ہوئی ہین میدان مین رکہہ دے چہری کو ان کے حلق پر اور خون کردے انکو اے حمزہ
اور جلدی تیار کر انکے پاکیزہ ٹکڑون سے (یعنی کوہان اور جگر سے) پکا ہوا یا بہنا ہوا گوشت شراب پینیوالونکے لیے **ت**
حمزہ یہ سنکر فوراً اوٹھے اور تلوار لیکر اونکے کوہانون کو کاٹ ڈالا اور اونکے کمرون کو پہاڑ ڈالا اور کلیجہ نکال لیا حضرت علی
نے کہا مین چلا یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور آپکے پاس زید بن حارثہ بیٹھے تہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھکو دیکھکر پہچان لیا (چہری کو دیکھکر پہچان لیا کہ کچہہ صدمہ یا رنج ہوا ہے) آپنے فرمایا کیا ہوا تجھکو مین نے کہا
یا رسول اللہ مین نے آج کے دن کا سا کبھی نہین دیکھا حمزہ نے میری اونٹنیون پر ظلم کیا اونکے کوہان کاٹ ڈالی اونکے
پیٹ پہاڑ ڈالے اور وہ یہان ایک گہر مین بیٹھے ہوے ہین شراب پینیوالون کے ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر
منگوائی اور اوسکو اوڑہ کر چلے مین بھی ان کے پیچھے چلا اور زید بن حارثہ بھی یہانتک کہ اوس گھر مین پہونچے جہان حمزہ تہے
آپنے اذن چاہا تو اذن دیا گیا جب اندر گئے تو دیکھا سب شراب پئے ہوئی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمزہ کو ملامت کرنی
لگے اس کام پر دیکھا تو حمزہ نشے مین ہین اون کی آنکھین سرخ ہین حمزہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف دیکھا
پھر تہوڑی نظر بلند کی تو آپکے گھٹنون کو دیکھا پہر تہوڑی سے نظر بلند کی اور آپکے ناف کو دیکھا پہر تہوڑی نظر بلند کی اور آپ
کے چہرہ مبارک کو دیکھا بعد اسکے حمزہ نے کہا تم تو میری باپکے غلام ہو **ف** حمزہ عبد المطلب کے بیٹے تہے جو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی جد امجد تھی اور حضرت علی کی بھی جد امجد تہے اور زید بن حارثہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے غلام
تھی حمزہ نے نشے کیحالت مین ان تینون کو اپنی باپ کا غلام کہا اوسوقت تک شراب حرام نہ ہوا تہا عرب کے محاورے مین دادا کو
بھی کہتے ہین اس معنے سے تو ہر پوتا اپنی دادا کا غلام ہو سکتا ہے ایک حدیث مین ہے انت و مالک لابیک **ت** تب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے پہچانا کہ حمزہ نشے مین مست ہین آپ اولٹی پانون وہان سے پھرے اور نکلے ہم بھی آپکے ساتھہ نکل کھڑے ہوئے

عن الفضل بن الحسن الضمری ان ام الحکم او ضباعة ابنتی الزبیر بن عبد المطلب حدثته عن احدا
هما انها قالت اصاب رسول الله صلی الله علیه وسلم سبیا فذهبت انا واختی و فاطمة بنت رسول الله
صلی الله علیه وسلم فشکونا الیه ما نحن فیه وسالناه ان یامر لنا بشیء من السبی فقال رسول الله صلی الله
علیه وسلم سبقکن یتامی بدر ولکن سادلکن علی ما هو خیر لکن من ذلک تکبرن الله علی اثر کل صلاة

ثلاثا وثلاثين تكبيرة وثلاثين تسبيحة ثلاثا وثلثين تحميدة ولا اله الا الله وحده لا شريك

له له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير قال عياش وهما ابنتا عم النبي صلى الله عليه وسلم **ترجمہ**

فضل بن حسن ضمری سے روایت ہے کہ ام حکم یا ضباعہ جو زبیر بن عبد المطلب کے بیٹیاں تہین ان مین سے کسی ایک نے کہا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم پاس قیدی آئے تو مین اور میری بہن اور حضرت فاطمہ زہرا صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

آپ پاس گئین اور شکوہ کیا اپنے حال کا (یعنی بسبب مفلسی کے کوئی غلام لونڈی میسر نہین ہے سب کام اپنے ہاتھہ سے کرنا پڑتا ہے)

اور آپ سے چاہا کہ کوئی قیدی ہمکو دلواوین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے مستحق ہین ان کی وہ لڑکیان جنکے

باپ بدر کے روز شہید ہوئے (یعنی تم سے پہلے اونہون نے اکثر قیدیون کی درخواست کی اور اون کو دلیا) لیکن مین تم کو بتاتا

ہون وہ بات جو اس سے بہتر ہے تمہارے لیے اللہ اکبر کہو ہر نماز کے بعد تینتیس بار اور سبحان اللہ کہو تینتیس بار اور الحمد للہ کہو

تینتیس بار اور لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئی قدیر کہو ایک بار سو وین مرتبہ مین عیاش نے

کہا یہ ضباعہ اور ام حکم دونو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کی بیٹیان تہین **ف** زبیر کی جو عبد المطلب کے بیٹے تھے

علماء نے کہا ہے کہ اس عمل کا تجربہ ہو چکا ہے جسکے پاس نوکر یا غلام نہ ہو اور اوسکے ہاتھ سے سب کام اپنے نہ ہو سکتے ہون تو وہ

ہر نماز کے بعد یہی کلمات کہا کرے اللہ تعالے اوسکے اعضا مین طاقت دیگا اور وہ کام اپنے آپ کریگا **عن** ابن اعبد قال قال لی علی

رضي الله عنه الا احدثك عني وعن فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت من احب اهله اليه قلت

بلى قال انها جرت بالرحى حتى اثر في يدها واستقت بالقربة حتى اثر في نحرها وكنست البيت حتى اغبرت

ثيابها فاتى النبي صلى الله عليه وسلم خدم فقلت لو اتيت اباك فسالتيه خادما فاتته فوجدت عنده

حداثا فرجعت فاتاها من الغد فقال ما كان حاجتك فسكتت فقلت انا احدثك يا رسول الله جرت

بالرحى حتى اثرت في يدها وحملت بالقربة حتى اثرت في نحرها فلما ان جاءك الخدم امرتها ان تاتيك

فتستخدمك خادما يقيها حر ما هي فيه قال اتقي الله يا فاطمة وادي فريضة ربك واعملي عمل اهلك

فاذا اخذت مضجعك فسبحي ثلاثا وثلاثا واحمدي ثلاثا وثلاثين وكبري اربعا وثلاثين فتلك مائة

فهي خير لك من خادم قالت رضيت عن الله عز وجل وعن رسوله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** ابن اعبد سے

روایت ہے حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب نے مجھسے فرمایا کیا مین حدیث نہ بیان کرون تجھسے اپنی اور فاطمہ زہرا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کنبے والون مین اونکو سب سے زیادہ محبوب تھین میں (یعنی

حضرت فاطمہ زہرا کے برابر آپ کسیکو نہین چاہتے تھے) مین نے کہا کیون نہین فرمائیے حضرت علی نے کہا فاطمہ زہرا نے

چکی پیسی یہانتک کہ اونکے ہاتھون مین نشان پڑگیا اور پانی بہرا مشک مین یہانتک کہ اونکے سینے مین درد ہونے لگا اور

جہاڑو دی گھر مین یہانتک کہ اونکے کپڑے خاک آلود ہوگئے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس غلام لونڈیون آئی تو مین نے

کہا کاش تم اپنے باپ پاس جاتین اور آپسے ایک خادم مانگتین وہ گئین تو دیکہا آپ پاس کئی آدمی بیٹھے باتین کر رہی ہین
تو لوٹ آئین پہر دوسرے دن گئین تب آپنے پوچہا کیا کام ہی وہ چپ ہو رہین مین نے کہا یا رسول اللہ مین عرض کرتا ہون
اُنہون نے چکی پیسی یہانتک کہ انکے ہاتہون مین نشان ہو گیا اور مشک اُٹہائی یہانتک کہ سینے مین درد ہونے لگا اب آپ پاس
خادم آئے ہین تو مین نے ان سی کہا کہ آپ پاس جاوین اور ایک خادم آپسے مانگ لاوین جو ان کو محنت سے بچالے آپ نے
فرمایا ای فاطمہ خدا سے ڈر اور اپنی پروردگار کا حکم بجا لا اور اپنی گہر کا کام کیا کر جب تو سونے لگے تو تینتیس بار سبحان اللہ
کہہ اور تینتیس بار الحمد للہ کہہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہہ سب سو بار ہوئی یہ تیری واسطے خادم سی بہتر ہی حضرت فاطمہ بولین
مین خوش ہون اللہ سے اور اوسکے رسول سی **ف** شاید اسی مین کچہہ مصلحت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو
دنیا مین تکلیف ہی اور مصیبت تا کہ آخرت مین درجہ اونکا زیادہ ہو **عن** علی بن الحسین بهذه القصة قال ولم
يخدمها امام زین العابدین سے بھی یہ حدیث منقول ہی اوسمین یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو خادم نہ دیا

عن عنبسة بن عبد الواحد القرشي قال ابو جعفر يعني ابن عيسى كنا نقول انه من الابدال قبل ان
نسمع ان الابدال من الموالي قال حدثني الدخيل بن اياس بن نوح بن مجاعة عن هلال بن سراج بن مجاعة
عن ابيه عن جده مجاعة انه اتى النبي صلى الله عليه وسلم يطلب دية اخيه قتلته بنو سدوس من بني
ذهل فقال النبي صلى الله عليه وسلم لو كنت جاعلا لمشرك دية جعلت لاخيك ولكن ساعطيك منه
عقبى فكتب له النبي صلى الله عليه وسلم بمائة من الابل من اول خمس يخرج من مشركي بني ذهل فاخذ
طائفة منها واسلمت بنو ذهل فطلبها بعد مجاعة الى ابي بكر واتاه بكتاب النبي صلى الله عليه وسلم
فكتب له ابو بكر باثني عشر الف صاع من صدقة اليمامة اربعة الاف قمح واربعة الاف شعير واربعة الاف تمر وكان
في كتاب النبي صلى الله عليه وسلم لمجاعة بسم الله الرحمن الرحيم هذا كتاب من محمد النبي لمجاعة
بن مرارة من بني سلمى اني اعطيته مائة من الابل من اول خمس يخرج من مشركي بني ذهل عقبة من
اخيه **ترجمہ** عنبسہ بن عبد الواحد سی روایت ہی (ابو جعفر یعنی محمد بن عیسی نے کہا ہم کہا کرتی تھی کہ عنبسہ ابدال مین سی ہین بوجہ
عبادت اور زہد عنبسہ کے) پہلے اس سے کہ سنین ہم کہ ابدال موالی مین سی ہوتے ہین) اُنہون نے سنا دخیل بن ایاس سے
اُنہون نے ہلال بن سراج سے اُنہون نے اپنی باپ سے اُنہون نے اوسکے دادا مجاعہ سی روایت کی کہ وہ آئے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس اپنے بہائی کی دیت مانگنے کو جسکو مار ڈالا تہا بنی سدوس نے جو بنی ذہل مین سی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اگر مین کسی مشرک کی دیت دلاتا تو تیری بہائی کی دیت دلاتا لیکن مین اوسکا بدلہ تجہی دلائے دیتا ہون پہر آپنے اوسکی
واسطے سو اونٹ لکہدیے اول خمس مین سے جو حاصل ہو بنی ذہل کے مشرکین سی پہر مجاعہ کو اون اونٹون مین سے کچہہ اونٹ ملے بعد اوسکے
بنو ذہل مسلمان ہو گئے اور مجاعہ نے اپنی باقی اونٹون کو ابو بکر صدیق سی جب وہ خلیفہ ہوئے طلب کیا اور اونکی پاس رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب لیکر آئے ابو بکر نے مجاعہ کو بارہ ہزار صاع یمامہ کے صدقے مین سے دلائے چار ہزار صاع گیہون کے اور چار ہزار جو کے اور چار ہزار کہجور کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کتاب مجاعہ کو لکہدی تھی اوسکا یہ مضمون تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا کتاب من محمد النبی صلی اللہ علیہ وسلم لمجاعۃ بن مرارۃ من بنی سلمی انی اعطیتہ مائۃ من الابل من اول خمس یخرج من مشرکی بنی ذہل عقبۃ من اخیہ یعنی شروع کرتا ہون مین اللہ کے نام سے جو بڑا رحم کرنیوالا ہی بہت مہربان یہ کتاب ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سی مجاعہ بن مرارہ کے لیے جو بنی سلمی مین سے ہے مین نے اوسکو سو اونٹ دیے اول خمس مین سے جو حاصل ہو بنی ذہل کے مشرکون سی یہ بدلہ ہے اوسکی بہائی کا جو مارا گیا ہے **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مشرک کی کوئی دیت نہین ہی جب مارا جاوی کافرون کے ہاتہہ سے یا مسلمانون کے ہاتہہ سے مگر جو مشرک ذمی ہو یعنی دار الاسلام مین رہتا ہو اور اوس سے جزیہ لیا جاتا ہو اوسکو اگر کافر مار ڈالے تو قصاص ہوگا یا دیت اور جو مسلمان مار ڈالے تو دیت دینا ہوگا اور بعضون کے نزدیک قصاص واجب ہوگا)

باب ما جاء فی سہم الصفی (صفی کا بیان جو رسول اللہ صلعم غنیمت مین سی کوئی چیز پسند کرکے لے لیتے) **عن** عامر الشعبی قال کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم سہم یدعی الصفی ان شاء عبدا وان شاء امۃ وان شاء فرسا یختارہ قبل الخمس **ترجمہ** عامر شعبی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک حصہ مقرر تہا جسکو صفی کہتے تہے آپ چاہتے تو غلام یا لونڈی یا گہوڑا پسند کرکے نکال لیتے مال غنیمت مین سی خمس سے پہلے **عن** ابن عون سالت محمدا عن سہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم والصفی قال کان یضرب لہ بسہم مع المسلمین وان لم یشہد والصفی یؤخذ لہ راس من الخمس قبل کل شیء **ترجمہ** ابن عون سی روایت ہی مین نے محمد سی پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے کو اور صفی کو انہون نے کہا مسلمانون کے ساتہہ آپکا بہی ایک حصہ لگایا جاتا اگرچہ آپ اوس لڑائی مین شریک نہ ہون اور صفی آپکے لیے لیا جاتا خمس مین سی سب سے پہلے **ف** اس سی معلوم ہوا کہ صفی خمس مین سے ہوتا ہی اور اور حدیثون سے معلوم ہوتا ہی کہ خمس نکالنے سے پہلے لیا جاتا اور وہی صحیح ہی **عن** قتادۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا غزا کان لہ سہم صاف یاخذہ من حیث شاء فکانت صفیۃ من ذلک السہم وکان اذا لم یغز بنفسہ ضرب لہ بسہمہ ولم یخیر **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خود لڑائی مین شریک ہوتے تو ایک حصہ چہانٹ کر آپ جہان سے چاہتے لے لیتے صفیہ جو جنگ خیبر مین آپکو ملین اوسی حصے مین آئین اور جب آپ خود لڑائی مین شریک نہ ہوتے تو ایک حصہ آپکے لیے لگایا جاتا مگر آپ کو اختیار نہ ہوتا کہ جو چاہین چہانٹ کے لیوین **عن** عائشۃ قالت کانت صفیۃ من الصفی حضرت عائشہ نے کہا صفیہ صفی مین سے تہین **عن** انس بن مالک قال قدمنا خیبر فلما فتح اللہ تعالی الحصن ذکر لہ جمال صفیۃ بنت حیی وقد قتل زوجہا وکانت عروسا فاصطفاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لنفسہ فخرج بہا حتی بلغنا سد الصہباء حلت فبنی بہا

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی ہم آئے خیبر پر جب اللہ نے فتح کیا اوس قلعے کو تو لوگون نے صفیہ بنت حیی کا حسن و جمال آپ سے بیان کیا اونکا خاوند مارا گیا تہا وہ دولہن تہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو چن لیا اپنے واسطے پہر آپ اون کو لیکر نکلے یہانتک کہ پہونچے سد الصہبا مین وہان حلال ہوئین یعنے حیض سے فارغ ہوئین تو عدت اون کی پوری ہوگئی آپنے اون سے صحبت کی ف صفیہ کا نام بعضون نے کہا پہلے زینب تہا جب آپ نے اونکو چنا تو اون کا نام صفیہ ہوا

عن انس بن مالک قال صارت صفیة لدحیة الکلبی ثم صارت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی پہلے صفیہ دحیہ کلبی کے حصے مین آگئی تہین پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے مین آئین ف آپنے اونکو دوسری عورت دیکر صفیہ کو اپنے واسطے لے لیا اسواسطے کہ وہ قریظہ اور نضیر کے سردار کی بیٹی تہین

عن انس قال وقع فی سہم دحیة جاریة جمیلة فاشتراھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسبعة ارؤس ثم دفعھا الی ام سلیم تصنعھا وتھیئھا ترجمہ انس سے روایت ہی کہ دحیہ کلبی کے حصے مین ایک لونڈی حسینہ آئی (صفیہ) آپنے اوسکو خرید لیا دحیہ سے سات بردے دیکر پہر اوس لونڈی کو حوالے کیا ام سلیم کے تاکہ اوسکا بناؤ اور سنوار کر دے حماد نے کہا مین سمجہتا ہون آپنے فرمایا عدت گذارے صفیہ بنت حیی ام سلیم کے گہر مین

عن انس قال جمع السبی یعنے بخیبر فجاء دحیة فقال یا رسول اللہ اعطنی جاریة من السبی قال اذھب فخذ جاریة فاخذ صفیة بنت حیی فجاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا نبی اللہ اعطیت دحیة قال یعقوب صفیة بنت حیی سیدة قریظة والنضیر ما تصلح الا لک قال ادعوہ بھا فلما نظر الیھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ خذ جاریة من السبی غیرھا وان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتقھا وتزوجھا ترجمہ انس سے روایت ہی سب قیدی جمع کیے گئے خیبر مین تو دحیہ کلبی آیا اور بولا یا رسول اللہ ایک لونڈی مجہے دیجیے ان قیدیون مین سے آپنے فرمایا جا اور لے لے ایک لونڈی اوس نے صفیہ بنت حیی کو لے لیا تو ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ آپنے دحیہ کو دیدیا صفیہ بنت حیی کو جو سردار ہی قریظہ اور نضیر کے یہودیون کی وہ نہین لائق ہی مگر آپ کے واسطے آپنے فرمایا بلاؤ دحیہ کو صفیہ سمیت جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو آزاد کیا اور اون سے نکاح کیا ف شاید یہ معاملہ دحیہ کلبی کے رضامندی کے ساتہ ہوا دوسرے یہ کہ آپنے اون کو ایک لونڈی کے لینے کی اجازت دی تہی عام لونڈیون مین سے نہ یہ کہ چہانٹ کر جو سب سے بہتر ہو اوسکو لیوے تیسری یہ کہ صفیہ سردار تہین اپنے قوم مین اونکا رہنا ایک ادنے صحابی پاس مناسب نہ تہا اون کو رشک ہوتا چوتہی یہ کہ اگر ایسی عورت دحیہ پاس رہتی تو وہ دحیہ کی عزت نہ کرتی آخر کار لڑائی ہوتی اور فساد ہوتا

عن قرة قال سمعت یزید بن عبد اللہ قال کنا بالمربد فجاء رجل اشعث الراس بیدہ قطعة ادیم احمر فقلنا کانک من اھل البادیة فقال اجل قلنا ناولنا ھذہ القطعة الادیم التی فی یدک فناولناھا فقرأناھا فاذا فیھا من محمد رسول اللہ الی بنی زھیر بن اقیش انکم ان شھدتم ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ

کو اقمتم الصلوٰۃ واتیتم الزکوٰۃ وادیتم الخمس من المغنم وسہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسہم الصفی انتم آمنون
بامان اللہ ورسولہ فقلنا من کتب لک ہذا الکتاب قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** یزید بن عبد اللہ سے
روایت ہے ہم مربد میں تھے (ایک موضع کا نام ہے) ایک شخص آیا جسکے بال بکھرے ہوئے تھے اور ہاتھ میں ایک ٹکڑا لال چمڑے کا لیے ہوئے
تھا ہم نے کہا شاید تو جنگل کا رہنے والا ہے بولا ہاں ہم نے کہا یہ ٹکڑا چمڑے کا ہم کو دے جو تیرے ہاتھ میں ہے اوس نے ہم کو دیا ہم
نے اوس میں جو لکھا تھا پڑھا اوس میں یہ لکھا تھا محمد کی طرف سے جو اللہ کے رسول ہیں بنی زہیر بن قیس کو معلوم ہو بیشک
تم اگر گواہی دوگے اسبات کی کہ کوئی سچا معبود نہیں ہے سوا خدا کے اور محمد اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں اور قائم کروگے تم نماز کو اور
ادا کروگے تم زکوٰۃ کو اور ادا کروگے غنیمت کے مال میں سے پانچویں حصے کو (جو حق ہے اللہ اور رسول کا) اور ادا کروگے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ اور صفی (یعنی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پسند کریں مال غنیمت میں سے) تو تم کو امان ہوگی
اللہ کی امان اور اوسکے رسول کے امان ہم نے پوچھا یہ کتاب تجھکو کس نے لکھی بولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **ف** اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ صفی خمس کے سوا ہوتا ہے تو پہلے کل مال میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار تھا جو چیز چاہیں
پسند کرلیں یہ صفی ہے پھر پانچواں حصہ اللہ اور رسول اور یتامی وغیرہ کے لیے نکالا جاتا پھر غنیمت تقسیم ہوتی **باب** کیف
کان اخراج الیہود من المدینۃ یہود مدینے سے کیونکر نکالے گیے اوسکا بیان **عن** کعب بن مالک وکان احد الثلاثۃ
الذین تیب علیہم وکان کعب بن الاشرف یہجو النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویحرض علیہ کفار قریش وکان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین قدم المدینۃ واہلہا اخلاط منہم المسلمون والمشرکون یعبدون
الاوثان والیہود وکانوا یوذون النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ فامر اللہ عز وجل نبیہ بالصبر
والعفو ففیہم انزل اللہ ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم الآیۃ فلما ابی کعب بن الاشرف
ان ینزع عن اذی النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن معاذ ان یبعث رہطا
یقتلونہ فبعث محمد بن مسلمۃ وذکر قصۃ قتلہ فلما قتلوہ فزعت الیہود والمشرکون فغدوا علی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا طرق صاحبنا فقتل فذکر لہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی کان یقول
ودعاہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی ان یکتب بینہ وبینہم کتابا ینتہون الی ما فیہ فکتب النبی صلی اللہ
علیہ وسلم بینہ وبینہم وبین المسلمین عامۃ صحیفۃ **ترجمہ** کعب بن مالک سے روایت ہے اور وہ اون تین
شخصوں میں سے ہیں جنکا گناہ معاف ہوا تھا (غزوہ تبوک میں جو سنہ ۹ ہجری میں واقع ہوا) اور کعب بن اشرف (ایک یہودی
بڑا مالدار تھا) ہجو کیا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قریش کے کافروں کو آپ سے لڑنے کی ترغیب دیا کرتا تھا
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے میں تشریف لائے تھے اوس وقت وہاں سب قسم کے لوگ ملے جلے تھے بعض اون میں مسلمان تھے
بعض مشرکین جو بتوں کو پوجتے تھے بعضے یہود اور یہود بہت ستاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے اصحاب کو تو

اللہ جل جلالہ نے حکم کیا اپنے پیغمبر کو صبر کرنے کا اور درگزر کرنے کا اونھی کے شان مین یہ آیت اوتری ولتسمعن
من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم ومن الذین اشرکوا اذی کثیرا یعنے تم سنوگے اون لوگون سے جو دیے گیے
کتاب (یہود اور نصاری) تم سے پہلے اور اون لوگون سے جو شرک کرتے ہین بہت مصیبت یعنے تم کو برا کہینگے اور ایذا پہونچاوینگے
اگر تم صبر کرو اور ڈرو اللہ سے تو بڑا کام ہے) تو جب کعب بن اشرف نے انکار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا سے باز
رہنے سے آپ نے حکم کیا سعد بن معاذ کو کہ چند آدمی بھیجکر اوسکو قتل کرا دین انہون نے محمد بن مسلمہ کو بھیجا اور بیان کیا قصہ اوسکے قتل
کا (جو اوپر گزر چکا) جب کعب بن الاشرف کو اون لوگون نے مار ڈالا تو یہودی اور مشرکین سب ڈر گئے اور صبح کو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کرنے لگے کہ ہمارا صاحب رات کو مارا گیا (یعنی کعب بن الاشرف) رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اون سے بیان کیا جو وہ کہا کرتا تہا (یعنے آپکے برائیان اور ہجو جو وہ کیا کرتا تہا) بعد اوسکے آپنے اون سے کہا
کہ اب ہماری اور تمھاری درمیان مین ایک عہدنامہ لکہا جاوے جسپر دونو فریق تھم جاوین پھر آپ نے ایک کتاب لکھی درمیان
اونکے اور اپنے اور سب مسلمانون کے عموم کے طور سے **ف** پھر اوسکی چند روز کے بعد سنہ ہجری مین جنگ خیبر ہوئے
جسمین یہودیون کی کمر ٹوٹ گئی بعد اوس کے حضرت عمر نے اپنی خلافت مین یہود کو خیبر سے بھی نکال دیا وہ شام کو چلے گئے
اور جزیرہ عرب بموجب ارشاد نبوی کے کافرون اور مشرکون سے بالکل صاف کر دیا گیا سب مسلمان ہی مسلمان وہان ہوگیے **عن**
ابن عباس قال لما اصاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریشا یوم بدر وقدم المدینۃ جمع الیہود فی سوق
بنی قینقاع فقال یا معشر یہود اسلموا قبل ان یصیبکم مثل ما اصاب قریشا قالوا یا محمد لا یغرنک
من نفسک انک قتلت نفرا من قریش کانوا اغمارا لا یعرفون القتال انک لو قاتلتنا لعرفت
انا نحن الناس وانک لم تلق مثلنا فانزل اللہ عز وجل فی ذلک قل للذین کفروا ستغلبون قرا مصرف
الی قولہ فئۃ تقاتل فی سبیل اللہ واخری کافرۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے قریش پر فتح حاصل کی جنگ بدر مین اور آپ مدینے مین لوٹ کر آئے تو آپنے یہودیون کو اکٹھا کیا بنی قینقاع
کے بازار مین اور فرمایا ای گروہ یہودیون کے مسلمان ہو جاؤ قبل اسکے کہ تمہارا بھی وہی حال ہو جو قریش کا حال ہوا انہون نے
کہا یا محمد تم اس بات پر مغرور نہ ہو کہ تم نے چند لوگون کو قریش کے قتل کیا جو ناتجربہ کار تھے لڑائی کے فن سے واقف نہ تھے اگر
تم ہم سے لڑتے تو البتہ تم کو معلوم ہوتا کہ ہم بھی کوئی آدمی ہین اور تم نے ہماری مثل کسی کو نہ دیکھا ہوتب اللہ تعالی نے یہ آیت
اوتاری قل للذین کفروا ستغلبون **ف** وتحشرون الی جہنم وبئس المہاد قد کان لکم آیۃ فی فئتین التقتا فئۃ تقاتل
فی سبیل اللہ واخری کافرۃ یرونہم مثلیہم رای العین واللہ یؤید بنصرہ من یشاء ان فی ذلک لعبرۃ لاولی الابصار **یعنی**
کہدو اے محمد کافرون سے کہ اب تم مغلوب ہوگے اور ہانکے جاؤگے دوزخ کو اور کیا بری تیاری ہے ابھی ہو چکا ہے تم کو ایک نمونہ
دونو جون مین جو بھڑی تہین ایک فوج ہے جو لڑتی ہے اللہ کی راہ مین اور دوسری کافر ہے یہ اون کو دیکھتے ہین اپنے دو اوپر تاریخ

آنکھون سے اور اللہ زور دیتا ہی اپنی مدد کا جسکو چاہتا ہی اسی مین خبردار ہو جاوین جنکو آنکھین ہین (یعنی کفار اصل مین تین برابر تھی مگر اللہ نے دو برابر کر دکہلائے تاکہ مسلمان گہبراوین نہین) **عن** محیصة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من ظفرتم به من رجال یهود فاقتلوه فوثب محیصة علی شبیبة رجل من تجار یهود کان یلابسهم فقتله وکان حویصة اذ ذاک لم یسلم وکان اسن من محیصة فلما قتله جعل حویصة یضربه و یقول یا عدو الله اما والله لرب شحم فی بطنک من ماله **ترجمہ** محیصہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودیون مین سے جس مرد کو تم پاؤ اوسکو مار ڈالو تو محیصہ نے حملہ کیا ایک شخص پر یہود کے سوداگرون مین سی جسکا نام شبیبہ تہا اور اوسکو قتل کیا اوسوقت محیصہ یہودیون سے ملا جلا رہتا تہا جبتک حویصہ محیصہ کا بہائی مسلمان نہین ہوا تہا اور وہ بڑا تہا محیصہ سے تو جب محیصہ نے اوس یہودی کو مار ڈالا حویصہ اوسکو مارتے تھی اور کہتے تہے ای دشمن خدا کے قسم اسکی بہت چربی ہی تیری پیٹ مین اوسکی مال کی **ف** تو یہ قول حویصہ کا اوسحالت مین تہا جب وہ ایمان نہ لائے تہی ورنہ ایسا کیون کہتی اس لیے کہ محیصہ نی تو اوس یہودی کو بموجب ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مار ڈالا تہا۔ شاید اسوجہ سی ملامت کرتے ہون گے کہ محیصہ نے اوس یہودی کو فریب سے مارا ہوگا **عن** ابی هریرة انه قال بینا نحن فی المسجد اذ خرج الینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال انطلقوا الی یهود فخرجنا معه حتی جئناهم فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم فناداهم فقال یا معشر یهود اسلموا تسلموا فقالوا قد بلغت یا ابا القاسم فقال لهم رسول الله صلی الله علیه وسلم ذلک ارید ثم قالها الثالثة اعلموا انما الارض لله ورسوله وانی ارید ان اجلیکم من هذه الارض فمن وجد منکم بماله شیئا فلیبعه والا فاعلموا انما الارض لله ورسوله صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی ہم مسجد مین تہے ناگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف تشریف لائے اور فرمایا کہ یہود کیطرف نکلو تو ہم حضرت کے ساتہ نکلے یہانتک کہ ہم یہود کے مقام پر پہنچگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوئے اور اونکو بلایا اور فرمایا ای یہودیو گروہ مسلمان ہو جاؤ تا سلامت رہو یعنی دنیا اور آخرت کی بلاؤن سی تو اونہون نے کہا کہ یا ابا القاسم آپ نے پیغام پہونچا دیا تو پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سی فرمایا یہی اونہون نے ایسا ہی جواب دیا بعد اوسکی آپ نے کہا یہی میرا مقصد تہا پہر تیسری بار مین کہا جانو کہ تحقیق زمین خدا کے لیے ہی یعنی وہ اوسکا خالق اور مالک ہی اور اوسکی رسول کیواسطے ہی یعنی نیابت اور خلافت اور مین تمہاری کو جلاوطن کرنے کا ارادہ کرتا ہون اس زمین سی یعنی خیبر عرب سے سو جو شخص کہ پاوے تم مین سی اپنی مال سی کچہہ الفت یعنی جانا اوسکا دشوار ہو جیسی زمین وغیرہ تو اوسکو بیچ ڈالے اور نہین تو یہہ سمجہہ لو کہ زمین اللہ کی اور اوسکی رسول کی ہی **ف** یعنی ابہی سی ہو سکی تو بیچ ڈالو ہیں نہ کہالو پہر زمین متاع سب چہن جاوے گی اور افسوس کچہہ کام نہ آویگا

باب فی خبر النضیر یہود بنی النضیر کا حال جو سنہ ۴ ہجری مین مدینہ سی نکالی گئی **عن** عبد الرحمن بن کعب بن مالک عن رجل من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم ان کفار قریش کتبوا الی ابن ابی ومن کان یعبد معه

الاوثان من الاوس والخزرج ورسول الله صلى الله عليه وسلم يومئذ بالمدينة قبل وقعة بدر انكم اويتم
صاحبنا وانا نقسم بالله لتقاتلنه او لتخرجنه او لنسيرن اليكم باجمعنا حتى نقتل مقاتلتكم ونستبيح
نساءكم فلما بلغ ذلك عبد الله بن ابي ومن كان معه من عبدة الاوثان اجتمعوا لقتال النبي صلى الله عليه
وسلم فلما بلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم لقيهم فقال لقد بلغ وعيد قريش منكم المبالغ ما كانت تكيدكم باكثر مما تريدون ان تكيدوا
به انفسكم تريدون ان تقاتلوا ابناءكم واخوانكم فلما سمعوا ذلك من النبي صلى الله عليه وسلم تفرقوا
فبلغ ذلك كفار قريش فكتبت كفار قريش بعد وقعة بدر الى اليهود انكم اهل الحلقة والحصون و
انكم لتقاتلن صاحبنا او لنفعلن كذا وكذا ولا يحول بيننا وبين خدم نسائكم شيء وهي الخلاخيل
فلما بلغ كتابهم النبي صلى الله عليه وسلم اجتمعت بنو النضير بالغدر فارسلوا الى رسول الله صلى الله عليه
وسلم اخرج الينا في ثلاثين رجلا من اصحابك وليخرج منا ثلاثون حبرا حتى نلتقي بمكان المنصف فيسمعوا
منك فان صدقوك وامنوا بك امنا بك فلما كان الغد غدا عليهم رسول الله صلى الله عليه
وسلم بالكتائب فحصرهم فقال لهم انكم والله لا تامنون عندي الا بعهد تعاهدوني عليه فابوا ان
يعطوه عهدا فقاتلهم يومهم ذلك ثم غدا الغد على بني قريظة بالكتائب وترك بني النضير ودعاهم
الى ان يعاهدوه فعاهدوه فانصرف عنهم وغدا على بني النضير بالكتائب فقاتلهم حتى نزلوا على
الجلاء فجلت بنو النضير واحتملوا ما اقلت الابل من امتعتهم وابواب بيوتهم وخشبها فكان نخل
بني النضير لرسول الله صلى الله عليه وسلم خاصة اعطاه الله اياها وخصه بها فقال وما افاء الله على
رسوله منهم فما اوجفتم عليه من خيل ولا ركاب يقول بغير قتال فاعطى النبي صلى الله عليه وسلم اكثرها
للمهاجرين وقسمها بينهم وقسم منها لرجلين من الانصار وكانا ذوي حاجة لم يقسم لاحد من
الانصار غيرهما وبقي منها صدقة رسول الله صلى الله عليه وسلم التي في ايدي بني فاطمة رضي الله
عنها **ترجمہ** عبد الرحمن بن کعب بن مالک سے روایت ہی انہون نے سنا ایک شخص سے جو صحاب مین سی تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے قریش کے کافرون نے عبد اللہ بن ابی اور اوسکی ساتہیون کو جو بت پرستی کرتی تھی اوس اور خزرج مین سی لکہا
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسوقت مدینہ مین تھی بدر کی لڑائی سی پہلے کہ تم نے جگہہ دی ہماری ساتھی کو (یعنی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو) اور ہم قسم کہا کر کہتی ہین کہ تم اوس سے لڑو یا اوسکو نکال دو نہین تو ہم سب ملکر تمہاری اوپر حملہ کرینگے
اور جو لوگ تم مین سی لڑنیوالے ہین اونکو قتل کرینگے اور تمہاری عورتون کو اپنی تصرف مین لاوینگے جب یہہ خط عبد اللہ بن
ابی کو پہونچا اور اوسکی ساتہیونکو جو بت پرستی کرتے تہے تو وی سب جمع ہوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی لڑنے کو جب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر پہونچی آپنے اون سی جاکر ملاقات کی اور اون کو سمجھایا کہ قریش نے جو تم کو دہمکایا ہی وہ انتہا

کی دہمکی ہی تمہاری نزدیک حالانکہ قریش تمکو اتنا ضرر نہین پہونچا سکتی جتنا تم خود اپنی تئین ضرر پہونچاتی ہو کیونکہ تم چاہتی ہو کہ
لڑو اپنی بیٹون اور بہائیون سی **ف** یعنی قریش نے تو تم کو یہی دہمکی دی ہے کہ اگر تم محمدؐ سے نہ لڑو گے تو ہم تم سے لڑین گے پس اگر تم
اونکا کہنا مان لوگے تو تمہارا زیادہ نقصان ہوگا اسوجہ سے کہ اپنے لوگون سے لڑنا ہوگا یعنی اپنے اون عزیزون سے جو تم مین سے
مسلمان ہوگئی ہین پہر تم بہی مارے جاؤگے اور تمہارے ہاتھ سے تمہارے عزیزون کا بہی خون ہوگا اور جو تم قریش کا کہنا نہ مانوگے
تو صرف یہی نقصان ہوگا کہ وہ تم سے لڑین گے ہمین چندان نقصان نہین ہے خصوصًا جب ہم بہی قریش سے لڑنے کو تیار ہون
ت جب اون لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ تقریر سنی تو وے جدا جدا ہوگئی یعنے متفرق ہوگئی (اور جنگ کا
ارادہ فسخ کیا) پہر یہہ خبر قریش کے کافرون کو پہونچی اُنہون نے بعد جنگ بدر کے یہود کو لکہا کہ تم گہر بار والے اور قلعے والے ہو (یعنے
سازوسامان ہتہیار اور قلعے رکہتے ہو) تو تم لڑو ہمارے ساتھی سے (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے) نہین تو ہم ایسا کرینگے ایسا کرینگے (
یعنی تم کو قتل کرینگے) اور تمہاری عورتون کی پازیبین ہم سے کوئی نہ بچا سکیگا (یعنی کوئی حائل نہ ہوگا) مطلب یہ ہی کہ ہم
مردونکو تمہارے قتل کرین گے اور تمہاری عورتون کو اپنے تصرف مین لاوین گے) جب یہ کتاب بنی النضیر کے یہودیون کو پہونچی
اُنہون نے اتفاق کیا فریب کرنیکا اور عہد توڑنے کے لیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہلا بہیجا کہ آپ اپنے صحابہ
مین سے تیس آدمی لیکر نکلی اور ہم مین سے بہی تیس عالم نکلکر آپ سے ملاقات کرین گے ایک درمیانی مقام مین (یعنی دونو کے لوگ جدا
جدا دور پر رہین گے) وہ عالم ہماری آپ کی گفتگو سنینگے اگر آپ کی تصدیق کرین اور آپ پر ایمان لائین تو ہم بہی سب
آپ پر ایمان لاوین گے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ خبر صحابہ سے بیان کی جب دوسرا دن ہوا تو آپ لشکر لیکر
اونکے پاس گئے اور اونسے کہا قسم خدا کی مجہے تم پر اطمینان نہ ہوگا جبتک تم مجہسے عہد نہ کرو اونہون نے انکار کیا عہد
کرنیسے (کیونکہ اون کی نیت مین دغا تہی) آپ اونسے لڑے دن بہر پہر دوسرے دن بنی قریظہ کی یہودیون پر گئی لشکر لیکر
اور بنی نضیر کو چہوڑ دیا اور اونسے کہا تم عہد کرو اونہون نے عہد کر لیا (کہ ہم آپ سے نہ لڑینگے نہ آپ کے دشمن کی مدد کرین گے)
پہر آپ دوسری روز بنی نضیر پر گئے فوجین لیکر اور لڑے اون سے یہانتک کہ وہ راضی ہوئی جلاوطن ہونے پر پہر وہ لوگ جلا
وطن ہوئے اور جو کچہہ اون کے اونٹون سے اوٹہہ سکا اپنے اسباب اور کاٹ کواڑ توڑ توڑ کر لیگئے اور اونکے درخت کہجور
کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی اللہ نے آپ کو عنایت کی خاص آپ ہی کو فرمایا اللہ تعالی نے وما افاء الله على
رسوله منهم فما اوجفتم عليه من خيل ولا ركاب یعنی جو کچہہ عنایت کیا اللہ نے اپنے رسول کو کافرون کے مال میز
سے تو نہین دوڑائے تم نے اون پر گہوڑے نہ اونٹ مطلب یہہ ہی کہ بغیر لڑائی کے حاصل ہوا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس
مین سے اکثر حصہ مہاجرین کو دیا اور اون مین تقسیم کر دیا اور دو انصاریون کو بہی دیا جو حاجت مند تہی اور انصار کو نہین دیا
اور جسقدر باقی رہا وہ صدقہ تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو بنی فاطمہ کے ہاتہہ مین ہے **ف** یہود کو درخت خرما کہ متصل اون
کی گڈہی کے تہی بہت محبوب تہے مثل اولاد کے یا بہن خیال کہ اگر یہ درخت کاٹ ڈالی جاوین تو اونکے روح پر صدمہ ہوگا آپ نے

حکم درختونکے کاٹنے کا دیا اصحاب نے درخت کاٹنے شروع کیے بعضون نے عمدہ قسم کے درخت کاٹے باین نیت کہ اونکے
کٹنے سے کافرونکو رنج زیادہ ہوگا بعضے صحابہ نے بُرے قسم کے کاٹے باین نیت کہ اونکو یقین کامل اسبات کا تہا کہ اہل اسلام
کی فتح ہوگی اور سب اموال بنی نضیر کے اہل اسلام کے قبضے مین آوینگے عمدہ قسم مسلمانون کے لیے بچ رہے اللہ تعالی کو دونون
فعل بمقتضای حسن نیت پسند ہوئے اور دونون کو خدا تعالی نے اپنا حکم فرمایا ما قطعتم من لينة او تركتموها قائمة
على اصولها فباذن الله وليخزي الفاسقين یعنی جو کاٹے تم نے ایک قسم درخت خرما کے یا چہوڑ دی قائم اپنی جڑونپر
سو بحکم خدا ہے اور اس لیے کہ رسوا کرے نافرمانونکو اور صحیح بخاری مین ہے کہ آپنے درختون کے جلانے کا بھی حکم دیا تہا چنانچہ
کچھ درخت وہان جلائی بھی گئی اسی باب مین حضرت حسان بن ثابت کا یہ شعر ہے ع وهان على سراة بني لوي +
حريق بالبويرة مستطير + یعنی آسان ہوا سرداران بنی لوی پر آگ لگا دینا بویرہ مین کہ شرارے اوسکی اوڑتے تھے بویرہ
اوس جگہہ کا نام ہے جہان درخت خرما بنی نضیر کے تہے اور لوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد مین سے ایک شخص ہین
اللہ جل جلالہ نے سورہ حشر مین بنی نضیر کے نکالے جانیکا بیان فرمایا هو الذي اخرج الذين كفروا من اهل الكتاب
وہی ہے جس نے نکالا اونکو جو کافر ہین اہل کتاب مین سے اون کے گہرون مین سے پہلے ہی بار کے لشکر جمع کرنے مین گمان نہ
تہا کہ وہ نکل جاوینگے اور اونکا یہ گمان تہا کہ اونکے قلعے اونکو اللہ سے بچا لیوینگے سو آیا اون پر عذاب اللہ کا اوس جگہہ سے
جہان اونکو خیال نہ تہا اور ڈالا اونکے دلون مین رعب اوجاڑتے تہے اپنے گہرون کو اپنے ہاتہون سے اور مسلمانون کے ہاتہون
سے سو عبرت لو ای عبرت لینے والو (یعنی غور کرو اور فکر کرو کہ اللہ کی نافرمانی اور اوسکے رسول کی نافرمانی کا انجام یہی ہے) عن
ابن عمر ان يهود النضير وقريظة حاربوا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاجلى رسول الله صلى الله عليه
وسلم بني النضير واقر قريظة ومن عليهم حتى حاربت قريظة بعد ذلك فقتل رجالهم وقسم نساءهم
واولادهم واموالهم بين المسلمين الا بعضهم لحقوا برسول الله صلى الله عليه وسلم فامنهم واسلموا
واجلى رسول الله صلى الله عليه وسلم يهود المدينة كلهم بني قينقاع وهم قوم عبد الله بن سلام ويهود
بني حارثة وكل يهودي كان بالمدينة ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ بنی نضیر اور بنی قریظہ کے یہودیون نے
جنگ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے نکال باہر کیا بنی نضیر کو اور قائم رکہا بنی قریظہ کو اس لیے کہ انہون نے
عہد کر لیا جب جنگ خندق ہوئی تو بنی قریظہ نے بدعہدی کی اور در پردہ کفار قریش کی اعانت کو تیار ہوئی اور آپسے
باغی ہونا چاہا) آپنے اون پر احسان کیا یہانتک کہ پہر بنی قریظہ لڑے آپنے اون کے مردون کو قتل کیا اور اون کی عورتون
اور بچون کو اور مالون کو مسلمانون مین تقسیم کیا مگر بعضون کو جو آپسے آ کر مل گئے آپنے اونکو امان دی وے مسلمان ہوگئے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے سے کل یہودیون کو نکال دیا بنی قینقاع کو جو عبد اللہ بن سلام کی قوم تھی اور بنی حارثہ
کو اور جو یہودی مدینے مین تہا ف کوئی نہ رہنے پایا مدینے مین سب مسلمان ہی مسلمان ہوگئے اور اسلام کو غلبہ ہوا۔ یہ آپکے

صبر کے بدلے اللہ جل جلالہ نے اپنا فضل کیا کہ یہود یونکا نام جزیرہ عرب سے مٹ گیا اور اونکی اولاد لونڈی غلام ہوگئی **باب**
فی حکم ارض خیبر خیبر کی زمین کا بیان یعنی اوسکا حکم **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قاتل اھل
خیبر فغلب علی النخل والارض والجأھم الی قصرھم فصالحوہ علی ان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصفراء
والبیضاء والحلقۃ ولھم ما حملت رکابھم علی ان لا یکتموا ولا یغیبوا شیئا فان فعلوا فلا ذمۃ
لھم ولا عھد فغیبوا مسکا لحیی بن اخطب وقد کان قتل قبل خیبر کان احتملہ معہ یوم بنی النضیر حین
اجلیت النضیر فیہ حلیھم قال فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لسعیۃ این مسک حیی بن اخطب قال
اذھبتہ الحروب والنفقات فوجدوا المسک فقتل ابن ابی الحقیق وسبی نساءھم وذراریھم واراد
ان یجلیھم فقالوا یا محمد دعنا نعمل فی ھذہ الارض ولنا الشطر ما بدا لک ولکم الشطر وکان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یعطی کل امرأۃ من نسائہ ثمانین وسقا من تمر وعشرین وسقا من شعیر **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی کی خیبر والوں سے تو غالب ہوگئے اون کی زمین اور درختون پر اور محصور کر دیا اون کو
اون کے مکان مین پہر اونہون نے آپ سے صلح کی اس شرط پر کہ چاندی اور سونا اور ہتہیار جو کچہ ہین وہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو ملین اور باقی جسقدر اسباب اون کے اونٹ اوٹہا سکین وہ لیجاوین مگر اس شرط پر کہ کوئی چیز نہ چہپاوین
نہ غائب کرین اگر ایسا کرین گے تو جو مسلمانون نے اونکا ذمہ لیا ہے وہ ٹوٹ جاویگا اور عہد نہ رہیگا پہر اونہون نے
غائب کر دی ایک تہیلی چمڑی کی جو حیی بن اخطب پاس تھی اور وہ قتل کیا گیا تہا خیبر سے پہلے وہ اوس مین بنی نضیر کے
زیور بہر کر اوٹہا لایا تہا جب بنی نضیر نکالے گئے تہے راوی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سعیہ سے جو ایک
یہودی تہا کہان ہے تہیلی حیی بن اخطب کی وہ بولا جنگون مین تباہ ہوگئی اور مصارف مین خرچ ہوگئی پہر صحابہ نے
اوس تہیلی کو پایا تب آپ نے قتل کیا ابن ابی الحقیق کو۔ اوہی یہودیون مین سے اور اون کی عورتون کو قید کیا اور اولاد
کو غلام بنایا اور قصد کیا اون کے جلاوطن کرنے کا وہ بولے ای محمد ہم کو یہین رہنے دو ہم محنت کرینگے زمین مین اور جو پیدا
ہو اوسکا آدہا تم کو دینگے اور آدہا ہم لینگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی آمدنی مین سے ہر عورت کو اپنی بی بیون
مین سے ۸۰ وسق کہجور کے دیتے اور بیس وسق جو کے دیتے (سال بہر مین خرچ کیواسطے) **عن** عبد اللہ بن عمران عمر
قال ایھا الناس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان عامل یھود خیبر علی انا نخرجھم اذا
شئنا فمن کان لہ مال فلیلحق بہ فانی مخرج یھود فاخرجھم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت
عمر نے کہا ای لوگو تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاملہ کیا تہا خیبر کے یہودیون سے اس بات پر کہ جب چاہین ہم انکو
نکال دین تو جس شخص کا مال یہودیون کے پاس ہو وہ اپنی مال کو لے لے کیونکہ مین نکالنے والا ہون یہود کو پہر نکالدیا انکو **ف**
یہودیون نے حضرت عمر سے کہا آپ ہم کو نکالتے ہین حالانکہ تمہارے پیغمبر نے ہم کو یہان رکہا تہا حضرت عمر نے جواب دیا کہ پیغمبر نے

فرمایا جزیرہ عرب مین دو دین نہ رہین اسواسطے مین تم کو نکالتا ہون عن عبد اللہ بن عمر قال لما افتتحت خیبر سالت یہود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقرھم علی ان یعملوا علی النصف مما خرج منہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرکم فیہا علی ذلک ما شئنا فکانوا علی ذلک وکان التمر یقسم علی السھمان من نصف خیبر ویاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخمس وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطعم کل امراۃ من ازواجہ من الخمس مائۃ وسق تمرا وعشرین وسقا شعیرا فلما اراد عمر اخراج الیہود ارسل الی ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لھن من احب منکن ان اقسم لہا نخلا بخرصہا مائۃ وسق یکون لہا اصلہا وارضہا وماؤھا ومن الزرع مزرعۃ خرص عشرین وسقا فعلنا ومن احب ان نعزل الذی لہا فی الخمس کما ھو فعلنا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی جب خیبر فتح ہوا تو یہودیون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ ہم کو رہنے دین اس شرط پر کہ ہم محنت کرین گے اور جو پیدا وار ہوا اوسکا آدہا ہم لیین گے اور آدہا آپکو دین گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچہا مین تم کو رکہونگا اس شرط پر جبتک ہم چاہین پھر وہ اسی شرط پر رہے تو خیبر کی کہجور کئی حصے ہوتی اوس مین سے پانچوان حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر عورت کو اپنی اوس خمس مین سے ایکسو وسق کہجور کے دیتے اور بیس وسق جو کے دیتے جب حضرت عمر نے یہود کو نکالنا چاہا تو آپ کی بی بیون سے کہلا بہیجا تم مین سے جسکا جی چاہے مین اوسکو اتنی درخت دیدون جن مین سے سو وسق کہجور نکلین مع جڑ اور زمین اور پانی کے اسیطرح کہیتی مین سے اوسقدر زمین جسمین بیس وسق جو پیدا ہون اور جو چاہے تو مین خمس مین سے اوسکا حصہ نکالا کرون عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزا خیبر فاصبناھا عنوۃ فجمع السبی ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا خیبر پر پہر ہم نے اوسکو حاصل کیا لڑکر تو اکٹھا کیے گئے قیدی تاکہ مسلمانون مین تقسیم کیا جاوے ہر ایک اون مین سے کیونکہ وہ حق تھی مسلمانون کے عن سھل ابن ابی حثمۃ قال قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر نصفین نصفا لنوائبہ وحاجتہ ونصفا بین المسلمین قسمہا بینہم علی ثمانیۃ عشر سہما ترجمہ سھل بن ابی حثمہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم کیا تہا خیبر کو دو حصے پر ایک حصہ تو اپنے کامون اور ضرورتون کیواسطے اور دوسرا حصہ مسلمانون کیواسطے تقسیم کیا تہا اوس حصے کو اٹھارہ حصون پر کیونکہ لشکر کے لوگ ایک ہزار پانسو تھے اون مین تین سو سوار تھے سوارون کو دوہرا حصہ ملتا تہا اور پیادون کو اکہرا حصہ سب اٹھارہ سو حصے ہوے عن بشیر بن یسار انہ سمع نفرا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا فذکر ھذا الحدیث قال فکان النصف سھام المسلمین وسھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعزل النصف للمسلمین لما ینوبہ من الامور والنوائب ترجمہ بشیر بن یسار سے روایت ہی اوسنے سنا چند صحابہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

اونہون نے نقل کیا اسی حدیث کو کہا کہ نصف آمدنی مین سب مسلمانون کے حصے تہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
بھی حصہ تہا اور جو نصف باقی رہتا وہ مسلمانون کے اون کامون کے لیے رکہا جاتا جو اون کو پیش آتے (یعنی حوادث اور ضرورت
کیواسطے جیسے مصارف جنگ وغیرہ) **عن** بشیر بن یسار مولی الانصار عن رجال من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ
وسلم لما ظہر علی خیبر قسمہا علی ستۃ وثلاثین سہما جمع کل سہم مائۃ سہم فکان لرسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وللمسلمین النصف من ذلک وعزل النصف الباقی لمن نزل بہ من الوفود
والامور ونوائب الناس **ترجمہ** بشیر بن یسار سے جو انصار کا مولی (غلام آزاد) ہے اوس نے سنا چند صحابہ سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غالب ہوئے خیبر پر تو تقسیم کیا اوسکو چھتیس حصون پر ایک حصے
مین سو حصے تہے تو اوس مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک نصف ملا مع سب مسلمانون کے اور وہ جو نصف بچا
تو رکہا گیا اون لوگون کے خرچ کیواسطے جو آپ پاس آیا کرتے اپنی قومون کیطرف سے یعنی وفود کے لیے اور اور ضروری کامون اور ضروری
حاجتون کیواسطے **عن** بشیر بن یسار قال لما افاء اللہ علی نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر قسمہا علی ستۃ و
ثلاثین سہما جمع کل سہم مائۃ سہم فعزل نصفہا لنوائبہ وما ینزل بہ الوطیحۃ والکتیبۃ وما احیز
معہما وعزل النصف الآخر فقسمہ بین المسلمین الشق والنطاۃ وما احیز معہما **ترجمہ** بشیر بن
یسار سے روایت ہے جب اللہ تعالی نے اپنے رسول کو خیبر عطا فرمایا آپ نے اوسکو چھتیس حصون پر تقسیم کیا ہر حصے مین سو حصے تھے
پھر آدہے حصے ان مین سے (یعنی اٹھارہ حصے) اپنی ضروری حادثون اور کامون کیواسطے رکہے انہی حصون مین تہا وطیحہ
اور کتیبہ اور جو اونکی متعلق تہا (وطیحہ اور کتیبہ خیبر کے گانون ہین) اور آدہے باقی کو تقسیم کیا مسلمانون مین اون مین شق
تہا اور نطاۃ (جو گانون کے نام ہین) اور جو انکے متعلق تہا **ف** مطلب یہ ہے کہ نصف زمین کی آمدنی اخراجات کیواسطے
بیت المال مین رکھی اور نصف مسلمانون کو تقسیم کر دی **عن** بشیر بن یسار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لما افاء اللہ علیہ خیبر قسمہا ستۃ وثلاثین سہما جمع فعزل للمسلمین الشطر ثمانیۃ عشر سہما یجمع
کل سہم مائۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم معہم لہ سہم کسہم احدہم وعزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثمانیۃ
عشر سہما وہو الشطر لنوائبہ وما ینزل بہ من امر المسلمین فکان ذلک الوطیح والکتیبۃ والسلالم
وتوابعہا فلما صارت الاموال بید النبی صلی اللہ علیہ وسلم والمسلمین لم یکن لہم عمال یکفونہم عملہا
فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیہود فعاملہم **ترجمہ** بشیر بن یسار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کو جب اللہ نے خیبر عطا فرمایا آپ نے اوسکے چھتیس حصے کیے بڑے بڑے حصے کہ ہر ایک حصہ سو حصون کو شامل تہا پھر مسلمانو
کیواسطے اون مین سے آدہا جدا کیا یعنی اٹھارہ حصے کہ ہر ایک حصے مین سو آدمی تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل اور صحابہ
کے تہے یعنی آپ کو بھی ایک ہی حصہ ملا جیسے اوروں کو ایک ایک حصہ ملا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھارہ حصے یعنی نصف

(حاشیہ: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

جدا کیے اپنی ضروری حادثون کے واسطے (یعنی مصارف اتفاقی کیواسطے جو پیش آویں جیسے جنگ وغیرہ) اور جو حادثے مسلمانون کو پیش آوین آپ پر اون کے لیے اس نصف مین (نطیح اور کتیبہ اور سلالم اور اون کے متعلقات تھے) یہہ خیبر کے دیہات کے نام ہین جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبضے مین یہہ مال آئے اور مسلمانون کو کام کرنیوالے نہ ملے جو اون کیطرف سے محنت کرین آپنے یہودیون کو قائم رکہا محنت مشقت پر اور نصف بٹائی کرلی اون سے **عن** مجمع بن یعقوب بن مجمع بن یزید الانصاری قال سمعت ابی یعقوب بن مجمع یذکر عن عمه عبد الرحمن بن یزید الانصاری عن عمه مجمع بن جارية الانصاری وكان احد القراء الذين قرؤا القران قال قسمت خيبر على اهل الحديبية فقسمها رسول الله صلى الله عليه وسلم على ثمانية عشر سهما وكان الجيش الفا وخمسمائة فيهم ثلثمائة فارس فاعطى الفارس سهمين واعطى الراجل سهما **ترجمہ** مجمع بن یعقوب بن مجمع بن یزید انصاری سے روایت ہے انہون نے کہا سنا مین نے اپنے باپ یعقوب بن مجمع سے وہ نقل کرتے تہے اپنے چچا عبد الرحمن بن یزید انصاری سے وہ اپنے چچا مجمع بن جاریہ انصاری سے جو منجملہ قرآن کے قاریون کے ایک قاری تھے کہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم کیا خیبر کو اون لوگون پر جو صلح حدیبیہ مین شریک تھے (کیونکہ یہی لوگ تھے جن سے اللہ نے خیبر کی جنگ مین لیا تھا) اٹھارہ حصے پر اور سب لشکر کی تعداد ایکہزار پانسو تھی اون مین تین سو سوار تھے (اور بارہ سو پیادے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوار کو دو حصے دیے (تو سب چھہ سو حصے ہوئے سوارون کے) اور پیادے کو ایک حصہ دیا (اون کے بارہ سو حصے ہوئے سب ملکر اٹھارہ سو حصے ہوئے **عن** الزهرى وعبد الله بن ابى بكر وبعض ولد محمد بن مسلمة قالوا بقيت بقية من اهل خيبر تحصنوا فسالوا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يحقن دماءهم ويسيرهم ففعل فسمع بذلك اهل فدك فنزلوا على مثل ذلك فكانت لرسول الله صلى الله عليه وسلم خاصة لانه لم يوجف عليها بخيل ولا ركاب **ترجمہ** ابن شہاب زہری سے اور عبد اللہ بن ابی بکر اور محمد بن مسلمہ کے بعض لڑکون سے روایت ہے ان سب نے کہا کہ جب خیبر فتح ہوگیا تو کچھہ لوگ خیبر مین رہ گئے اور وہ ایک قلعے مین بند ہوئے انہون نے درخواست کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ہمارے جانون کو امن ملے اور ہم کو روانہ کر دیجیے (یعنے ہم یہان سے چلے جاوینگے) آپنے قبول کیا یہ خبر فدک والون کو پہنچی (وہ بھی ایک قلعہ تہا خیبر کے متعلقات مین سے) وہان کے لوگ بھی اسی شرط پر نکل کھڑے ہوئے پھر یہ فدک خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گنا جاتا اسوجہ سے کہ اوس پر گھوڑے اور اونٹ نہین دوڑائے گئے (یعنے بغیر جنگ کے حاصل ہوا اگر جنگ سے حاصل ہوتا تو سب مسلمانون کا حق اوسمین ہوتا) **عن** الزهرى ان سعيد بن المسيب اخبره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم افتتح بعض خيبر عنوة قال ابو داود قرئ على الحرث بن مسكين وانا شاهد اخبركم ابن وهب قال حدثنى مالك عن ابن شهاب ان خيبر كان بعضها عنوة وبعضها صلحا

والكتيبة اكثرها عنوة وفيها صلح قلت لمالك وما الكتيبة قال ارض خيبر وهي اربعون الف عذق **ترجمہ** زہری سے روایت ہے سعید بن المسیب نے اونکو خبر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ خیبر فتح کیا زور سے اور کچھ فتح کیا صلح سے (مگر اکثر زور سے فتح کیا) اور کتیبہ (جو ایک قریہ ہے خیبر کا) فتح ہوا زور سے اکثر اوس کا اور کچھ اوسمین صلح سے بھی فتح ہوا۔ ابن وہب نے کہا مین نے مالک سے پوچھا کتیبہ کیا ہے اونہون نے کہا خیبر کی زمین میں ایک زمین ہے جس مین چالیس ہزار کھجور کے درخت تھے **ف** خیبر مین اکثر اشجار کھجور ہی کے تھے اور زراعت بھی تھی اور کچھ زراعت بھی ہوتی تھی۔ چنانچہ اب تک مدینہ منورہ مین خیبر کی کھجورین آتی ہین اور بعض قسم اون مین سے بہت عمدہ ہوتی ہین جیسے شلبی وغیرہ **عن** ابن شہاب قال بلغني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم افتتح خيبر عنوة بعد القتال ونزل من نزل من اهلها على الجلاء بعد القتال **ترجمہ** ابن شہاب سے روایت ہے مجھے پہونچا یہ امر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح کیا خیبر کو زور سے لڑائی کر کے اور وہان سے لوگ جو قلعے سے اوترے تھے تو وطن سے نکلجانے کی شرط پر اوترے تھے **ف** پھر اونہون نے منت کی اور کہا ہم کو یہان رہنے دو ہم زراعت کرینگے اور نصف پیداوار تم کو دینگے **عن** ابن شهاب قال خمس رسول الله صلى الله عليه وسلم خيبر ثم قسم سائرها على من شهدها ومن غاب عنها من اهل الحديبية **ترجمہ** ابن شہاب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچوان حصہ نکال لیا خیبر کے مال مین سے (جو غنیمت مین آیا) اور جو بچا اوسکو تقسیم کیا اون لوگون پر جو حاضر تھے جنگ مین اور جو حاضر نہ تھے جنگ مین مگر صلح حدیبیہ کیوقت موجود تھے (جو جنگ خیبر سے ایکسال پہلے ہوئی) **عن** عمر قال لولا اخر المسلمين ما فتحت قرية الا قسمتها كما قسم رسول الله صلى الله عليه وسلم خيبر **ترجمہ** حضرت عمر رضی سے روایت ہے اگر مجھے خیال نہ ہوتا اون مسلمانون کا جو ہمارے بعد پیدا ہونگے یعنی اونکی محتاجی کا تو مین جو گانو یا شہر فتح ہوتا اوسکو اوسی طرح تقسیم کر دیتا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو تقسیم کیا

باب ما جاء في فتح مكة مکے کی فتح کا بیان (جو سنہ ۸ ہجری مین ہوا)

عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الفتح جاءه العباس بن عبد المطلب بابي سفيان بن حرب فاسلم بمر الظهران فقال له العباس يا رسول الله ان ابا سفيان رجل يحب هذا الفخر فلو جعلت له شيئا قال نعم من دخل دار ابي سفيان فهو امن ومن اغلق بابه فهو امن **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جس سال مکہ فتح ہوا حضرت عباس رضی اللہ عنہ ابو سفیان بن حرب کو لیکر آئے وہ مسلمان ہوئے مر الظہران مین (ایک مقام ہے قریب مکے کے) اوس وقت حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ ابو سفیان ایسا شخص ہے جو نمود اور بڑائی کو دوست رکھتا ہے آپ کچھ اوسکے لیے ایسی بات ارشاد فرما دین جسمین اوسکو فخر ہو جاوے تو مناسب ہے آپ نے فرمایا جو شخص ابو سفیان کے گھر مین چلا جاوے اوسکو امن ہے اور جو شخص اپنا دروازہ بند کر لیوے اوسکو امن ہے **ف** یعنی ہم اوسکو نہ مارینگے

عن ابن عباس قال لما نزل رسول الله صلی الله علیه وسلم مر الظهران قال العباس قلت والله لئن دخل رسول الله صلی الله علیه وسلم مکة عنوة قبل ان یاتوه فیستامنوه انه لهلاک قریش فجلست علی بغلة رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت لعلی اجد ذا حاجة یاتی اهل مکة فیخبرهم بمکان رسول الله صلی الله علیه وسلم لیخرجوا الیه فیستامنوه فانی لاسیر سمعت کلام ابی سفیان وبدیل بن ورقاء فقلت یا ابا حنظلة فعرف صوتی فقال ابو الفضل قلت نعم قال مالک فداک ابی وامی قلت هذا رسول الله صلی الله علیه وسلم والناس قال فما الحیلة قال فرکب خلفی ورجع صاحبه فلما اصبح غدوت به علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاسلم قلت یا رسول الله ان ابا سفیان رجل یحب هذا الفخر فاجعل له شیئا قال نعم من دخل دار ابی سفیان فهو امن ومن اغلق علیه داره فهو امن ومن دخل المسجد فهو امن قال فتفرق الناس الی دورهم والی المسجد **ترجمه** عبد الله بن عباس سے روایت ہے جب رسول الله صلی الله علیه وسلم (مع لشکر ہمایون جو مکے کے فتح کے لیے لائے تھے) مر الظہران مین اوترے تو عباس نے اپنے دل مین خیال کیا اگر رسول الله صلی الله علیه وسلم بہت لشکر لیے ہوئے زبردستی مکے مین داخل ہوجاوینگے اور قریش پہلے سے اگر حاضر نہ ہوئے اور انہون نے امان نہ لی تو وہ سب تباہ ہوجاوینگے پھر عباس نے کہا مین رسول الله صلی الله علیه وسلم کے خچر پر سوار ہوکر نکلا اس خیال سے کہ شاید کوئی شخص کام کاج کے لیے نکلا ہوا رستے مین ملجاتا ہو وہ مکے والون کو جاکر اطلاع کرے اون سے آپکے خبر کردیوے (کہ آپ مع لشکر جرار تمہارے سر پر آن پہونچے ہین) تاکہ وہ لوگ باہر نکلین اور حضور اقدس مین حاضر ہوکر امان لیوین مین اسی خیال مین جارہا تہا کہ مین نے ابوسفیان اور بدیل بن ورقا کی آواز سنی مین نے پکارکر کہا ای ابا حنظلہ (کنیت ہے ابوسفیان کی) اوس نے میری آواز پہچان لی اور بولا ابو الفضل (یہ کنیت ہے حضرت عباس کی) مین نے کہا ہان بولا تم کو کیا ہوا فدا ہون تم پر مان باپ میرے مین نے کہا یہ رسول الله صلی الله علیه وسلم ہین اور آپ کے ساتھ کے لوگ ہین ابوسفیان نے کہا پھر کیا تدبیر کرون حضرت عباس نے اوسے اپنے پیچھے سوار کرلیا اور اوسکا ساتھی (بدیل بن ورقاء) لوٹ گیا جب صبح ہوئی تو عباس کہتے ہین مین ابوسفیان کو رسول الله صلی الله علیه وسلم پاس لے گیا وہ مسلمان ہوگیا **ف** حضرت عمر نے ابوسفیان کو دیکھکر اوسکے قتل کا ارادہ کیا مگر حضرت عباس نے کہا مین نے اوسکو امان دی ہے اور دونون جھگڑتے ہوئے رسول الله صلی الله علیه وسلم کے پاس گئے آپ نے حضرت عباس سے فرمایا تم رات کو ابوسفیان کو اپنے ڈیرے مین رکھو صبح کو لیکر آؤ جب صبح کو لیکر آئے تو ابوسفیان کو آپ نے نصیحت کی مسلمان ہونے کے لیے اوس نے تامل کیا عباس نے عمر سے ڈرایا کہ اگر مسلمان نہ ہوگا تو وہ تیرا سر کاٹ لینگے یہ سنکر ابوسفیان مسلمان ہوگیا **ف** حضرت عباس نے کہا یا رسول الله ابوسفیان فخر اور غرور چاہتا ہے تو کوئی بات فخر کی اوسکے لیے کردیجیے آپ نے فرمایا ہان جو ابوسفیان کے گھر مین چلا جاوے اوسکو امن ہے اور جو دروازہ بند کرلیوے اوسکو امن ہے اور جو مسجد الحرام مین چلا جاوے اوسکو امن ہے

ابوسفیان

یہ سنکر لوگ اپنے اپنے گہرون مین چہپ رہے اور مسجد مین **عن** وهب قال سالت جابرا هل غنموا يوم الفتح
شيئا قال لا **ترجمہ** وہب سے روایت ہے مین نے جابر رضہ سے پوچہا کیا کچہ غنیمت ملے مسلمانونکو جسدن مکہ فتح ہوا اونہون نے
کہا نہین کچہ نہین ملی **عن** ابی هريرة ان النبی صلی الله علیه وسلم لما دخل مكة سرح الزبير بن العوام و
ابا عبيدة بن الجراح وخالد بن الوليد على الخيل وقال يا ابا هريرة اهتف بالانصار قال اسلكوا
هذا الطريق فلا يشرفن لكم احد الا انمتوه فنادى مناد لا قريش بعد اليوم فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم من دخل دارا فهو امن ومن القى السلاح فهو امن وعمد صناديد قريش
فدخلوا الكعبة فغص بهم وطاف النبی صلى الله عليه وسلم وصلى خلف المقام ثم اخذ بجنبتى
الباب فخرجوا فبايعوا النبی صلى الله عليه وسلم على الاسلام **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین داخل ہوئے تو آپ نے (زبیر بن عوام اور ابو عبیدہ بن الجراح اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہم
کو چہوڑ دیا گہوڑون پر اور فرمایا ابوہریرہ سے تم پکار دو انصار کو کہ اس راہ مین سے جاوین اور جو سامنے آوے اوسکو قتل کرین
اتنے مین ایک منادی نے آواز دی آجکے دن سے قریش نہین رہا (یعنی آج اکثر اون کے قتل کئے جاوینگے اور اونکی شوکت اور
صولت مٹ جاویگی مراد قریش سے کفار قریش ہین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے گہر مین بیٹہا رہے اوسکو
امن ہے اور جو ہتہیار دیدے اوسکو امن ہے اور قریش کے سردار کعبے کی اندر چلے گئے کعبہ اون سے بہر گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے طواف کیا خانہ کعبہ کا اور نماز پڑہی مقام ابراہیم کے پیچہے پہر دروازہ کعبہ کے دونون چوکہٹ پکڑی اوسوقت وہ لوگ جو اندر
تہے باہر نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اسلام پر **باب** ماجاء فی خبر الطائف طائف کی فتح
کا بیان **عن** وهب قال سالت جابرا عن شان ثقيف اذ بايعت قال اشترطت على النبی صلى الله عليه
وسلم ان لا صدقة عليها ولا جهاد وانه سمع النبی صلى الله عليه وسلم بعد ذلك يقول سيتصدقون
ويجاهدون اذا اسلموا **ترجمہ** وہب سے روایت ہے مین نے پوچہا جابر رضہ سے جب ثقیف نے بیعت کی تو کیا شرط کی تہی
اونہون نے کہا یہ شرط کی تہی کہ نہ ہم زکوة دینگے نہ جہاد کرینگے بعد اوسکے جابر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے
تہے قریب ہے کہ وہ زکوة دینگے اور جہاد کرینگے جب مسلمان ہو جاوینگے **ف** جب پہلے پہل ثقیف کے کچہ لوگ آپ کی خدمت
مین حاضر ہوئے اسلام کیواسطے تو اونہون نے یہ شرط کر لی کہ زکوة اور جہاد ہم کو معاف ہو آپ نے قبول کیا اس خیال سے کہ زکوة
بالفعل واجب نہین ہے جبتک مال بقدر نصاب نہ ہو اور سال نہ گزر جاوے اسی طرح جہاد کے لیے نکلنا بہی فرض عین نہین ہے
چونکہ یہ نئے مسلمان ہوے ہین تو ان پر آسانی کرنا چاہیے پہر جب اسلام انکا پورا ہو جاویگا تو آپ سے آپ سب ارکان ادا کرینگے **عن**
عثمان بن ابی العاص ان وفد ثقيف لما قدموا على رسول الله صلى الله عليه وسلم انزلهم المسجد ليكون ارق
لقلوبهم فاشترطوا عليه ان لا يحشروا ولا يعشروا ولا يجبوا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكم ان

لا تحشروا ولا تعشروا ولا خير في دين ليس فيه ركوع **ترجمہ** عثمان بن ابی العاص سے روایت ہی کہ وفد ثقیف (ایک قوم تھی طائف مین) جب آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تو آپنے اونکو اوتارا مسجد مین تاکہ اون کے دل نرم ہون اونہون نے آپ سے شرط کی کہ ہم جہاد کے لیے نہ نکالے جاوین اور ہم سے زکوۃ نہ لیجاوے (یا زکوۃ کے لیے ہم لوگون کے مال عامل تک نہ لائے جاوین) اور ہم سے عشر نہ لیا جاوے) اور ہم کو نماز نہ پڑھنا پڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیر یہ تو ہوسکتا ہے کہ تم جہاد کے لیے نہ نکالے جاؤ (کیونکہ اور لوگ جہاد کیواسطے موجود ہین) اور یہ بھی ہوسکتا ہی کہ تم زکوۃ نہ لیجاوی (بالفعل کیونکہ ابھی ایکسال نہین گزرا) لیکن وہ دین اچھا نہین ہے جسمین رکوع نہ ہو (یعنی نماز نہ ہو) **باب** في حكم ارض اليمن یمن والونکا اور یمن کے زمین کا بیان **عن** عامر بن شهر قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت لي همدان هل انت آت هذا الرجل ومرتاد لنا فان رضيت لنا شيئا قبلناه وان كرهت شيئا كرهناه قلت نعم فجئت حتى قدمت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فرضيت امره واسلم قومي وكتب رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا الكتاب الى عمير ذي مران قال وبعث مالك بن مرارة الرهاوي الى اليمن جميعا فاسلم عك ذو خيوان قال فقيل لعك انطلق الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فخذ منه الامان على قريتك ومالك فقدم وكتب له رسول الله صلى الله عليه وسلم بسم الله الرحمن الرحيم من **محمد** رسول الله لعك ذي خيوان ان كان صادقا في ارضه وماله ورقيقه فله الامان وذمة الله وذمة محمد رسول الله وكتب خالد بن سعيد بن العاص **ترجمہ** عامر بن شہر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے تو مجھسے ہمدان (ایک قبیلہ کا نام ہی) کے لوگون نے کہا کیا تم سے یہ ہوسکتا ہے کہ اس شخص کے پاس جاؤ (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس) اور ہماری طرف سے گفتگو کرو اگر تم کسی بات پر راضی ہوجاؤگے ہم اوسکو قبول کرینگے اور جس بات کو تم برا جانوگے ہم بھی اوسکو برا جانینگے مین نے کہا ہان جاؤنگا پھر مین چلا یہانتک کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور پسند کیا مین نے حکم آپ کا اور مسلمان ہوگئی میری قوم کے لوگ (راوی نے کہا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک بن مرارہ رہاوی کو تمام یمن والون پاس بھیجا اسلام کا پیام پہونچانے کو تو ایک شخص تھا ذو خیوان اوسکا نام تہا عک وہ مسلمان ہوگیا لوگون نے اوس سے کہا جا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور آپ سے امان لیکر اپنی بستی کیواسطے (تاکہ آیندہ پھر کوئی تجہپر اور تیری بستی والون پر زیادتی نہ کرے) اور اپنی مال کیواسطے وہ شخص (یعنی عک ذو خیوان) آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے اوسکے لیے لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے جو اللہ کے رسول ہین عک ذی خیوان کو لکھا جاتا ہے اگر وہ سچا ہی تو اوسکو امان ہی اوسکی زمین مین اور مالون مین اور غلامون مین اور وہ ذمی مین ہی اللہ کے اور اوسکے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ پروانہ خالد بن سعید بن العاص نے لکھا تہا **عن** ابيض بن حمال انه كلم رسول الله صلى الله عليه وسلم في الصدقة حين وفد عليه فقال يا اخا سبا لا بد من صدقة فقال انما زرعنا القطن يا رسول الله وقد تبددت سبأ ولم يبق

منهم الا قليل بمارب فصالح نبي الله صلى الله عليه وسلم على سبعين حلة من قيمة وفاء بز المعافر كل
سنة عمن بقي من سبا بمارب فلم يزالوا يؤدونها حتى قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم وان
العمال انتقضوا عليهم بعد قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما صالح ابيض بن حمال رسول
الله صلى الله عليه وسلم في الحلل السبعين فرد ذلك ابو بكر على ما وضعه رسول الله صلى الله عليه وسلم
حتى مات ابو بكر رضي الله عنه انتقض ذلك وصارت على الصدقة **ترجمہ** ابیض بن حمال سے روایت
ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی صدقے میں جب وفد میں آئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اے بھائی سبا کی (سبا ایک شہر تھا یمن میں) صدقہ دینا تو ضرور ہے ابیض بن حمال نے کہا یا رسول اللہ ہماری زراعت تو
صرف کپاس کی ہے اور سبا والے ابا جدا ہو گئے (یعنی وہ شہر وہ آبادی اب نہیں ہے جیسے پہلے بلقیس کے زمانے میں تھی اب تو
لوگ وہاں کے متفرق ہو گئے اور سبا بالکل اجاڑ ہو گیا) البتہ کچھ تھوڑے سے لوگ سبا والوں میں سے مارب میں رہ گئے ہیں (مارب ایک شہر کا
نام تھا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے ستر جوڑے کپڑے کے ٹھہرائے معافر کے کپڑے میں سے ہر سال میں (معافر ایک موضع
تھا یمن میں جہاں پر کپڑے بنتے تھے چونکہ یہ لوگ ردی حالی تھے تو آپ نے ان سے کپڑوں کے جوڑے لینا ٹھہرائے) اون لوگوں سے جو باقی
رہ گئے ہیں مارب میں پھر وہ لوگ ہمیشہ ان جوڑوں کو ادا کرتے رہے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی بعد اسکے حاکموں نے
وہ عہد توڑ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جو ابیض بن حمال نے آپ سے کیا تھا ستر جوڑے دینے کا پھر ابو بکر نے جب
یہ سنا تو جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا تھا ویسا ہی قرار دیا یعنی ستر جوڑے لیے جانے کا ہر سال میں بعد اسکے جب ابو بکر صدیق
کی وفات ہوئی تو وہ عہد ٹوٹ گیا اور صدقہ جیسے اوروں سے لیا جاتا ہے ان سے بھی لیا جانے لگا **باب** اخراج الیهود من جزیرة
العرب یہودیوں کو عرب کے ملک سے نکالنے کا بیان **عن** ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اوصى بثلاثة
فقال اخرجوا المشركين من جزيرة العرب واجيزوا الوفد بنحو ما كنت اجيزهم قال ابن عباس وسكت
عن الثالثة او قال فانسيتها **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزوں کی وصیت
فرمائی یعنی وفات کے وقت جزیرہ عرب سے مشرکوں کو نکال دینا یعنی مکے اور مدینے سے اور تم ایلچیوں سے سلوک کرتے رہنا جیسا میں انکے
ساتھ کرتا تھا اور تیسری چیز سے ابن عباس نے سکوت کیا یا ابن عباس نے کہا کہ میں اسکو بھول گیا **ف** یعنی میرے ذہن سے
نکل گئی بعضوں نے کہا شاید وہ اسامہ کے لشکر کو روانہ کرنا تھا **عن** عمر بن الخطاب انه سمع رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول لاخرجن اليهود والنصارى من جزيرة العرب فلا اترك فيها الا مسلما **ترجمہ** عمر بن خطاب
سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ یہود و نصاریٰ کو میں جزیرہ عرب سے ضرور نکال دونگا
یہاں تک کہ مسلمانوں کے سوا کسی کو نہ چھوڑونگا (یعنی عرب میں سوا مسلمان کے اور کوئی نہ رہے) **عن** عمر قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم بمعناه والاول اتم **ترجمہ** حضرت عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہی

لیکن پہلی کی حدیث اس سے زیادہ پوری ہے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تکون قبلتان
فی بلد واحد **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شہر میں دو قبلے نہیں ہو سکینگے (یعنی مسلمانوں
کا اور یہود اور نصاری کا دونوں کا رہنا عرب میں نہ ہو سکیگا) **عن** سعید یعنی ابن عبد العزیز جزیرۃ العرب ما بین
الوادی الی اقصی الیمن الی تخوم العراق الی البحر **ترجمہ** سعید بن عبد العزیز سے روایت ہے جزیرہ عرب وادی القری سے یمن کی انتہا
تک ہے ایک جانب میں اور دوسری جانب میں عراق کی حد و تک سمندر تک (شاید یہ تحدید حجاز عرب کی ہے جس میں یمن کو
بھی داخل کر لیا ہے ورنہ عرب ایک جزیرہ تھا اس سے زیادہ وسیع ہے جسکے شمال میں ایشیا ہے روم اور مغرب میں بحر قلزم اور جنوب
میں بحر ہند اور مشرق میں خلیج فارس ہے) **عن** مالک ان عمر اجلی اهل نجران ولم یجل من تیماء لانها لیست من
بلاد العرب فاما الوادی فانی اری انما لم یجل من فیها من الیهود انهم لم یروها من ارض العرب **ترجمہ**
مالک سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے جلا وطن کر دیا نجران والوں کو (نجران ایک موضع کا نام تھا درمیان شام اور حجاز کے) اور نہیں
جلا وطن کیا تیما سے جو ایک مقام ہے سمندر کے قریب شام کے راہ میں کیونکہ تیما عرب کے شہروں میں سے نہیں ہے اور وادی القری
کی یہودی تو میرے نزدیک اسوجہ سے نہ نکالے گئے کہ ان لوگوں نے وادی القری کو عرب کی زمین نہ سمجھا) **عن** مالک قد اجلی
عمر رحمہ اللہ یهود نجران وفدک **ترجمہ** امام مالک سے روایت ہے حضرت عمر نے نکالدیا نجران اور فدک کے یہودیوں
کو (کیونکہ نجران اور فدک دونو عرب کے سرحد میں ہیں) **باب** فی ایقاف ارض السواد وارض العنوۃ (جو زمین
کافروں کے ملک میں جنگ سے ہاتھ آئے وہ مسلمانوں میں کیونکر تقسیم ہوگی) **عن** ابی هریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم منعت العراق قفیزها ودرهمها ومنعت الشام مدیها ودینارها ومنعت مصر اردبها
ودینارها ثم عدتم من حیث بدأتم ثم قالها زهیر ثلاث مرات شهد علی ذلک لحم ابی هریرۃ ودمه
ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز وہ وقت آویگا کہ عراق اپنے پیمانے اور روپیوں کو
روک دیگا (یعنی وہاں کے لوگ اوس سے محروم ہو جائینگے اور تم اوس پر قابض ہو گے) اور شام اپنی مدوں اور اشرفیوں کو روک دیگا اور مصر
اپنی اردبوں اور اشرفیوں کو روک دیگا (یعنی ان سب ملکوں کے مال اور دولت تم کو ملیگی) پھر تم ویسے ہی ہو جاؤگے جیسے شروع میں تھے
(یعنی کفار سب چھین لینگے) تین بار زہیر نے یہ کہا کہ گواہ ہے اس حدیث پر ابو ہریرہ کا گوشت اور خون **عن** ابی هریرۃ عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما قریۃ اتیتموها واقمتم فیها فسهمکم
فیها وایما قریۃ عصت اللہ ورسوله فان خمسها للہ وللرسول ثم هی لکم **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گانوں یا بستی میں تم آؤ اور وہاں رہو تو جو تمہارا حصہ ہے وہی تم کو ملیگا (یعنی غنیمت
کیطرح وہ گانوں تم میں تقسیم نہ ہوگا کیونکہ بغیر جنگ کے حاصل ہوا ہے بلکہ امام کو اختیار ہے کہ اوس میں سے جسقدر چاہے جسکو دیوے)
اور جس گانوں یا بستی کے لوگوں نے اللہ اور اوسکے رسول کی نافرمانی کی تو اوس میں سے پانچواں حصہ اللہ اور رسول کا نکال کر باقی تم کو ملجائیگا

بطور غنیمت کے تقسیم ہوجاویگا سب مجاہدین مین) **باب** فی اخذ الجزیۃ جزیہ لینیکا بیان **عن** عثمان بن ابی
سلیمان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث خالد بن الولید الی اکیدر دومۃ فاخذ فاتوہ بہ فحقن لہ دمہ وصالحہ
علی الجزیۃ **ترجمہ** عثمان بن ابی سلیمان سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو اکیدر دومہ کیطرف روانہ کیا
تو خالد نے اوسکو پکڑ لیا ہم راہیون نے اوسکو پکڑکر حضرت کے پاس لیکے آئے حضرت نے اوسکا خون معاف کیا جزیہ پر اوس سے صلح کر لی
ف اکیدر شہر دومہ کا بادشاہ تہا نصرانی اوسکے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندہ پکڑ لانیکا حکم دیا تہا جب وہ آیا تو اوسپر جزیہ
مقرر فرمایا پہر وہ کامل مسلمان ہوا **عن** معاذ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما وجھہ الی الیمن امرہ ان یاخذ من کل
حالم یعنی محتلما دینارا او عدلہ من المعافری ثیاب تکون بالیمن **ترجمہ** معاذ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جب معاذ کو یمن کی طرف متوجہ کیا یعنی قاضی یا حاکم کرکے تو اونکو یہہ حکم فرمایا کہ ہر حالم یعنی ہر بالغ سے ایک دینار لیوین یا اوسکی برابر معافری جو
ایک قسم کا کپڑا یمن مین ہوتا ہی **ف** روایت کیا اسکو بیہقی نے اور تہوڑی سی لوگ سیا والون ہی حاکم نے مستدرک مین اور کہا کہ صحیح ہی بخاری مسلم کی
شرط پر اور نہین نکالا انہون نے اوسکو اور عبد الرزاق کی روایت مین ہی کہ ٹہرایا معاذ نے کل حالم او حالمۃ دینارا یعنی ہر بالغ مرد اور بالغہ عورت سے
ایک دینار لیا جاوے) **عن** زیاد بن حدیر قال قال علی لئن بقیت لنصاری بنی تغلب لاقتلن المقاتلۃ ولاسبین الذریۃ
فانی کتبت الکتاب بینہم وبین النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ان لا ینصروا ابناءہم **ترجمہ** زیاد بن حدیر سے روایت ہی حضرت
علی نے کہا اگر مین باقی رہا تو بنی تغلب کے نصاری مین سے لڑنے والونکو قتل کرونگا اور اون کی اولاد کو قید کرونگا کیونکہ مین نے
جو عہدنامہ اون کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ہوا تہا لکہا تہا اوس مین یہہ تہا کہ نہ مدد کرین نصرانی دین کی
ابو داود نے کہا یہہ حدیث منکر ہی اور امام احمد اسکو منکر کہتی تہے اور بہت سخت انکار کرتے تہے اسکا اور بعضون کے
نزدیک یہ حدیث مثل متروک کے ہی اور لوگون نے منکر جانا اسکو عبد الرحمن بن ہانی پر ابو علی لولوئی نے کہا دوسری بار جب
ابو داود نے اس کتاب کو سنایا تو اوس مین یہہ حدیث نہین پڑہی **عن** ابن عباس قال صالح رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اہل نجران علی الفی حلۃ النصف فی صفر والبقیۃ فی رجب یؤدونہا الی المسلمین وعاریۃ
ثلاثین درعا وثلاثین فرسا وثلاثین بعیرا وثلاثین من کل صنف من اصناف السلاح یغزون بہا
والمسلمون ضامنون لہا حتی یردوہا علیہم ان کان بالیمن کید او غدرۃ علی ان لا یہدم لہم بیعۃ
ولا یخرج لہم قس ولا یفتنوا عن دینہم مالم یحدثوا حدثا او یاکلوا الربا قال اسماعیل فقد اکلوا
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح کی نجران کے نصاری سے دو ہزار جوڑون
کی نصف اون جوڑون کا ادا کرین صفر مین اور نصف رجب مین مسلمانون کو اور تیس زرہین اور تیس گہوڑے اور تیس اونٹ
اور ہر ایک قسم کے ہتہیارون مین سے تیس تیس ہتہیار دیا کرین جن سے جہاد کیا جاتا ہے بطور عاریت کے اور مسلمان ضامن رہینگے
یہانتک کہ وہ ہتہیار اونکو پہیر دین گے اور یہہ عاریت دینا اوس وقت ہوگا جب یمن مین کوئی فریب

کرے یا عہد توڑے مسلمان نہ رہے اور وہاں جنگ درپیش ہو) اس شرط پر کہ انکا کوئی گرجا نہ گرایا جاویگا اور کوئی پادری انکا
نہ نکالا جاویگا اور انکے دین مین مداخلت نہ ہوگی جبتک کوئی نئی بات نہ نکالین یا سود نہ کہاوین اسمعیل نے کہا وہ سود
کہانے لگے تو انکا عہد ٹوٹ گیا پہر وہ نکالدیے گیے عرب کے ملک سے) **باب** فی اخذ الجزیة من المجوس پارسی
آتش پرست لوگون سے جزیہ لینے کا بیان **عن** ابن عباس قال ان اهل فارس لما مات نبیهم کتب لهم ابلیس
المجوسیة **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے جب فارسیون کا پیغمبر مرگیا تو ابلیس نے اونکو مجوسیت یعنی آتش پرستی پر لگایا
(اور گمراہ کردیا) **عن** عمرو بن دینار سمع بجالة یحدث عمرو بن اوس وابا الشعثاء قال کنت کاتبا لجزء بن
معویة عم الاحنف بن قیس اذ جاءنا کتاب عمر قبل موته بسنة اقتلوا کل ساحر وفرقوا بین کل ذی
محرم من المجوس وانهوهم عن الزمزمة فقتلنا فی یوم ثلاثة سواحر وفرقنا بین کل رجل من المجوس
وحریمه فی کتاب الله وصنع طعاما کثیرا فدعاهم فعرض السیف علی فخذه فاکلوا ولم یزمزموا والقوا
وقر بغل او بغلین من الورق ولم یکن عمر اخذ الجزیة من المجوس حتی شهد عبد الرحمن بن عوف ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم اخذها من مجوس هجر **ترجمہ** بجالہ بن عبدہ سے روایت ہے کہ مین منشی تہا جزء بن معاویہ کا
جو چچا تہا احنف بن قیس کا ایکبار ہمارے پاس حضرت عمرؓ کا نامہ آیا اونکی وفات سے ایک سال پہلے اسمین یہ لکہا تہا مارڈالو ہر جادوگر کو اور
جدائی کردو درمیان مین محارم کے مجوسیون مین **ف** یعنی جو پارسی اپنی بہن یا خالہ وغیرہ کسی محرم سے شادی کرلے تو جدائی کردو درمیان مین
اوسکی اور اوسکی عورت کے۔ شاید پارسی محارم سے شادی بیاہ کرتے ہونگے **ت** اور منع کرو اون کو گنگنانے سے (جیسے گنگناتے ہین
وہ کہانے کے بعد معلوم نہین کیا بکتے ہین) تو ہمنے ایکدن مین تین جادوگرون کو قتل کیا اور جس مجوسی کے نکاح مین کوئی اوسکی
کی محرم عورت تہی اوسکو جدا کردیا اور احنف بن قیس نے بہت سارا کہانا پکوایا پہر پارسیونکو بلا بہیجا اور تلوار کو اپنی ران پر رکہا
انہون نے کہانا کہایا لیکن گنگنایا نہین اور ایک خچر کے بوجہہ یا دو خچرون کے بوجہہ کے برابر چاندی ڈالدی تو حضرت عمرؓ نے
پارسیون سے جزیہ نہین لیا یہانتک کہ عبدالرحمن بن عوف نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جزیہ لیا ہجر کے پارسیون
سے **ف** ہجر ایک موضع تہا بحرین مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہان کے پارسیون سے جزیہ لیا تہا **عن** ابن عباس
قال جاء رجل من الاسبذیین من اهل البحرین وهم مجوس اهل هجر الی رسول الله صلی الله علیه وسلم
فمکث عنده ثم خرج فسالته ما قضی الله ورسوله فیکم قال شر قلت مه قال الاسلام او القتل قال
وقال عبد الرحمن بن عوف وترکوا ما سمعت انا من الاسبذی **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے ایک
شخص اسبذیین مین سے بحرین کے رہنے والون مین سے ہجر کے مجوسیون مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور تہوڑی
دیر آپ پاس ٹہرا پہر نکلا تو مینے پوچہا اللہ اور رسول نے کیا فیصلہ کیا تمہارا بولا برا فیصلہ کیا مینے کہا چپ ایسی بات
کہتا ہے بولا فیصلہ کیا یہ کہ اسلام لاؤ نہین تو قتل ہو جاؤ ابن عباس نے کہا لیکن عبدالرحمن بن عوف نے یہ کہا کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے جزیہ لینا قبول کیا تو لوگون نے عبدالرحمن بن عوف کے قول پر عمل کیا اور مین نے جو اسبذی سے سنا اوسکو چہوڑ دیا **ف** اسلیے کہ عبدالرحمن بن عوف صحابی جلیل القدر عشرہ مبشرہ مین سے تہے۔ اونہون نے صحیح ہی کہا ہوگا برخلاف ابن عباس کے کہ اونہون نے کا ذب سے سنا تہا اوسکے قول کا کیا اعتبار۔ اسبذی عمان کے رئیس تہے یہ ایک لفظ فارسی ہے جسکے معنی یہ ہین گہوڑے کی پرستش کرنیوالے شاید وہ یا اون کے باپ دادے گہوڑے کو پوجتے ہونگے اسپ کہتے ہین فارسی مین گہوڑے کو اسبذی منسوب ہے اسپ کیطرف واللہ اعلم۔ الحمد للہ تمام ہوا پارہ اونیسوان سنن ابی داود کی تیس پارون مین سے اب شروع ہوتا ہے پارہ بیسوان اوسکے فضل اور عنایت اور مدد بے پرواہ کے فقط

تم الجزء التاسع عشر ویتلوہ الجزء العشرون ان شاء اللہ تعالی

فہرست پارہ نوزدہم سنن ابی داود علیہ الرحمۃ

تمت

باب التشدید فی جبایة الجزیة جزیہ وصول کرنیمین سختی کرنیکا بیان **عن** عروة بن الزبیر ان هشام بن حکیم بن حزام وجد رجلا وهو علی حمص یشمس ناسا من القبط فی اداء الجزیة فقال ما هذا سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الله یعذب الذین یعذبون الناس فی الدنیا **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہی کہ ہشام بن حکیم بن حزام نے دیکھا ایک شخص کو جو عامل تہا حمص کا (ایک شہر کا نام ہی) دو چند لوگون کو قبطیون مین سے دہوپ مین کہڑا کرتا تہا جزیہ ادا کرنیکیواسطے ہشام نے کہا کیا ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتی تہی بیشک اللہ تعالے عذاب کریگا اون لوگون کو جو دنیا مین لوگون پر عذاب کرتے ہین **ف** یعنی ظلم کرتے ہین اور بندگان خدا کو حد سے زیادہ سزا دیتے ہین یا بلا قصور ستاتے ہین۔ یہ حدیث نسخہ مطبوعہ دہلی مین کمر لکہی گئی ہی غلطی ہے **باب** فی تعشیر اهل الذمة اذا اختلفوا بالتجارات جب کافر ذمی مال تجارت لیکر پہرین تو اون سے دسوان حصہ محصول لیا جاوے **عن** حرب بن عبید الله عن جده ابی امه عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما العشور علی الیهود والنصاری ولیس علی المسلمین عشور **ترجمہ** حرب بن عبید اللہ سے روایت ہی اونہون نے سنا اپنی نانا سے انہون نے اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دسوان حصہ یہود اور نصاری سے لیا جاویگا اور مسلمانون سے نہ لیا جاویگا **ف** یعنی مال تجارت مین سے بلکہ مسلمانون سے چالیسوان حصہ لیا جاویگا البتہ پیداوار زراعت مین مسلمانون سے دسوان حصہ لیا جاویگا **عن** حرب بن عبید الله عن النبی صلی الله علیه وسلم بمعناه قال خراج مکان العشور **ترجمہ** حرب بن عبید اللہ سے روایت ہی انہون نے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اوس کی جو اوپر گذرا یعنی دسوان حصہ خراج کا (مال تجارت مین سے) یہود اور نصاری سے لیا جاویگا اور مسلمانون کے اموال تجارت مین سے دسوان حصہ نہ لیا جاویگا **عن** عطاء عن رجل من بکر بن وائل عن خاله قال قلت یا رسول الله اعشر قومی قال انما العشور علی الیهود والنصاری **ترجمہ** عطا سے روایت ہی انہون نے سنا ایک شخص سے جو بکر بن وائل مین سے تہا اوس نے سنا اپنی مامون سے وہ کہتا تہا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا مین دسوان حصہ لیا کرون اپنی قوم سے آپ نے فرمایا دسوان حصہ یہود اور نصاری پر ہی اموال تجارت مین سے مسلمانون پر اون پر چالیسوان حصہ ہے جیسا اوپر گذر چکا **عن** حرب بن عبید الله بن عمیر الثقفی عن جده رجل من بنی تغلب قال اتیت النبی صلی الله علیه وسلم فاسلمت وعلمنی الاسلام وعلمنی کیف اخذ الصدقة من قومی ممن اسلم ثم رجعت الیه فقلت یا رسول الله کل ما علمتنی قد حفظته الا الصدقة افا عشرهم قال لا انما العشور

علی النصاری وایہود ترجمہ حرب بن عبید اللہ سے روایت ہی اونہون نے سنا اپنے دادا سی جو ایک شخص تہا بنی تغلب مین سے وہ

کہا مین آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور مسلمان ہوا آپنے مجہی اسلام سکہایا اور یہہ بہی سکہایا کہ مین کسطرح صدقہ لیا کرون

اپنی قوم مین اون لوگون سے جو مسلمان ہو جاوین پہر جب مین دوبارہ لوٹ کر آپ پاس آیا تو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ جو کچہہ آپنے

مجہی سکہایا تہا سب مجہے یاد ہی مگر صدقہ یاد نہ رہا کیا مین اپنی قوم سے دہ یک لیا کرون (یعنی دسوان حصہ اونکے مالون مین سے جو تجارت

کر کے لاوین) آپنے فرمایا نہین دسوان حصہ تو یہود اور نصاری پر ہے (اور مسلمانون پر دسوان حصہ پیداوار زمین پر ہے نہ اموال تجارت

مین) **عن** العرباض بن سارية السلمی قال نزلنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر ومعه من معه من

اصحابه وكان صاحب خيبر رجلا ماردا منكرا فاقبل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال يا محمد الكم ان تذبحوا

حمرنا وتاكلوا ثمرنا وتضربوا نساءنا فغضب يعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال يا ابن عوف اركب

فرسك ثم ناد الا ان الجنة لا تحل الا لمؤمن وان اجتمعوا للصلوة قال فاجتمعوا ثم صلی بهم النبی صلی

اللہ علیہ وسلم ثم قام فقال ايحسب احدكم متكئا علی اريكته قد يظن ان اللہ لم يحرم شيئا الا ما فی

هذا القرآن الا وانی واللہ قد امرت ووعظت ونهيت عن اشياء انها لمثل هذا القرآن او اكثر وان

اللہ عز وجل لم يحل لكم ان تدخلوا بيوت اهل الكتاب الا باذن ولا ضرب نسائهم ولا اكل ثمارهم

اذا اعطوكم الذی عليهم **ترجمہ** عرباض بن ساریہ سلمی سے روایت ہی ہم اوترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ساتہہ خیبر مین اور آپکے ساتہہ آپکے اصحاب تہے اور خیبر کا رئیس ایک شخص تہا شریر اور سرکش وہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم پاس اور عرض کیا اوس نے یا محمد کیا تم کو یہ درست ہی کہ ہماری گدہون کو کاٹ ڈالو اور ہماری میوے کہا جاؤ اور ہماری عورتون

کو مارو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ سنکر غصے ہوئے اور فرمایا ای عبد الرحمن بن عوف سوار ہو گہوڑے پر پہر پکار دے یہہ بات

کہ جنت نہین حلال ہے مگر مسلمان کے لیے اور جمع ہو جاؤ سب لوگ نماز کیواسطے پہر وہ سب لوگ جمع ہوئے آپنے نماز پڑہائی

پہر کہڑے ہوئے اور فرمایا کیا تم مین سے کوئی شخص اپنے مسند پر تکیہ لگا کر یہہ سمجہتا ہے کہ اللہ جل جلالہ نے نہین حرام کیا کسی چیز کو

مگر اون چیزونکو جسکا ذکر قرآن مین ہی آگاہ ہو جاؤ مین نے نصیحت کی اور حکم کیا چند باتون کا اور منع کیا چند باتون سے وہ باتین

بہی ایسے ہی ہین جیسی وہ باتین جنکا ذکر قرآن مین ہے یا اوس سے زیادہ ہین **ف** یعنی حدیث بہی مثل قرآن کے واجب العمل

ہی پہر یہہ سمجہو کہ جو حکم قرآن مین نہین ہی اوسپر عمل کرنا چندان ضرور نہین ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بات کا حکم کیا

وہ اللہ ہی کا حکم ہے اور جس چیز سے منع کیا گویا اللہ نے اوس سے منع کیا من يطع الرسول فقد اطاع اللہ اس سے یہی مقصود ہے -

اب اس زمانے مین بہت لوگ ایسے پیدا ہوئے ہین جنہون نے حدیث کو چہوڑ دیا ہی **ت** بیشک اللہ تعالی نے نہین تمپر حلال کیا اہل کتاب کے

گہرون مین جانا مگر اذن سے اور نہین حلال کیا اون کی عورتون کو ستانا اور اونکے میوے کہانا جبتک وہ تم کو دیے جاوین جو تمہارا

اون پر ہے (یعنے جزیہ دیا کرین) **عن** رجل من جهينة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلكم تقاتلون

قوما فتظهرون عليهم فيتقونكم باموالهم دون انفسهم وابنائهم قال سعيد في حديثه فيصالحونكم على صلح ثم اتفقا فلا تصيبوا منهم فوق ذلك فانه لا يصلح لكم ترجمہ ایک شخص سے روایت ہی جو قبیلہ جہینہ سے ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شاید تم لڑو گے ایک قوم سے پھر غالب ہو گے اون پر وہ اپنی تئین بچاوین گے تم سے اپنا مال دیکر یعنی اپنی جانون کو اور اپنی اولاد کو پھر صلح کر لین گے تم سے ایک مال پر تو نہ لینا زیادہ اوس سے کیونکہ وہ درست نہین ہی تمہارے واسطے (یعنی جب ایک مال معین ہو گیا اون سے اور صلح کر لی اوسپر تو پھر اوس سے زیادہ مانگنا نا درست ہوگا) عن عدة من ابناء اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ابائهم دنية عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الا من ظلم معاهدا او انتقصه او كلفه فوق طاقته او اخذ منه شيئا بغير طيب نفس فانا حجيجه يوم القيامة ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے چند بیٹون سے روایت ہے انہون نے سنا اپنے بابون سے جو ایک دوسرے کے عزیز تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ظلم کریگا کسی ذمی پر یا اوس کے حق مین کمی کریگا یا طاقت سے زیادہ اوسکو تکلیف دیگا یا بے اوسکے خوشی کے کوئی چیز اوس سے لیگا تو مین حجت کرونگا اوس سے دن قیامت کے (یعنی اوسکا دشمن ہو جاؤنگا اور اوس پر قصور ثابت کرونگا)

باب في الذمي يسلم في بعض السنة هل عليه جزية

جو ذمی مسلمان ہو جاوے سال کے اندر تو جتنے دن سال مین سے گزرے ہین اوسکا جزیہ لیا جاویگا عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس على المسلم جزية ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان پر جزیہ نہین ہی (اس کی تفسیر آگے آتی ہی) عن محمد بن كثير قال سئل سفيان عن تفسير هذا فقال اذا اسلم فلا جزية عليه ترجمہ سفیان سے کسی نے اس حدیث کا مطلب پوچھا انہون نے کہا مطلب یہ ہے جب ذمی مسلمان ہو جاوے تو اوسپر جزیہ نہ ہوگا (اون دنون کا جو اوس سال مین سے گزر گئے)

باب في الامام يقبل هدايا المشركين

امام کو مشرکین کا ہدیہ لینا درست ہی یا نا درست اوسکا بیان عن عبد الله الهوزني قال لقيت بلالا مؤذن رسول الله صلى الله عليه وسلم بحلب فقلت يا بلال حدثني كيف كانت نفقة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما كان له شيء كنت انا الذي الي ذلك منه منذ بعثه الله الى ان توفي وكان اذا اتاه الانسان مسلما فراه عاريا يامرني فانطلق فاستقرض فاشتري له البردة فاكسوه واطعمه حتى اعترضني رجل من المشركين فقال يا بلال ان عندي سعة فلا تستقرض من احد الا مني ففعلت فلما ان كان ذات يوم توضات ثم قمت لاؤذن بالصلاة فاذا المشرك قد اقبل في عصابة من التجار فلما راني قال يا حبشي قلت يا لباه فتجهمني وقال لي قولا غليظا وقال لي اتدري كم بينك وبين الشهر قال قلت قريب قال انما بينك وبينه اربع فاخذك بالذي عليك فاردك ترعى الغنم كما كنت قبل ذلك فاخذ في نفسي ما ياخذ في انفس الناس حتى اذا صليت العتمة

ربع رسول الله صلی الله علیہ وسلم الی اهله فاستاذنت علیه فاذن لی فقلت یا رسول الله بابی انت ان المشرک

الذی کنت ادین منه قال لی کذا وکذا ولیس عندک ما تقضی علی ولا عندی وهو فاضحی فاذن لی

ان ابق الی بعض هؤلاء الاحیاء الذین قد اسلموا حتی یرزق الله رسوله صلی الله علیه وسلم ما یقضی

عنی فخرجت حتی اذا اتیت منزلی فجعلت سیفی وجرابی ونعلی ومجنی عند راسی حتی اذا انشق عمود

الصبح الاول اردت ان انطلق فاذا انسان یسعی یدعو یا بلال اجب رسول الله صلی الله علیه وسلم

فانطلقت حتی اتیته فاذا اربع رکائب مناخات علیهن احمالهن فاستاذنت فقال لی رسول الله

صلی الله علیه وسلم ابشر فقد جاءک الله بقضائک ثم قال الم تر الرکائب المناخات الاربع فقلت

بلی فقال ان لک رقابهن وما علیهن فان علیهن کسوة وطعاما اهداهن الی عظیم فدک فاقبضهن

واقض دینک ففعلت فذکر الحدیث ثم انطلقت الی المسجد فاذا رسول الله صلی الله علیه وسلم

قاعد فی المسجد فسلمت علیه فقال ما فعل ما قبلک قلت قد قضی الله کل شئ کان علی رسول الله صلی

الله علیه وسلم فلم یبق شئ قلت نعم قال انظر ان تریحنی منه فانی لست بداخل علی احد من اهلی حتی

تریحنی منه فلما صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم العتمة دعانی فقال ما فعل الذی قبلک قال قلت

هو معی لم یاتنا احد فبات رسول الله صلی الله علیه وسلم فی المسجد وقص الحدیث حتی اذا صلی

العتمة یعنی من الغد دعانی قال ما فعل الذی قبلک قال قلت قد اراحک الله منه یا رسول الله

فکبر وحمد الله شفقا من ان یدرکه الموت وعنده ذلک ثم اتبعته حتی جاء ازواجه فسلم علی امراة

امراة حتی اتی مبیته فهذا الذی سالتنی عنه ترجمہ عبد اللہ ہوزنی سے روایت ہے میں نے ملاقات کی بلال

سے جو موذن تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلب میں (حلب ایک شہر کا نام ہے شام کے ملک میں) اور کہا اے بلال بیان

کرو مجھ سے کیونکر خرچ کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلال نے کہا آپ پاس کوئی چیز نہ ہوتی مگر میں ہی اوسکا بندوبست

کرتا جب سے اللہ نے آپ کو پیغمبر بنایا وفات تک **ف** یعنی ابتدای نبوت سے تا دم وفات میں آپ کے ساتھ رہا جو کچھ مال آپ

پاس آتا اوسکو میں صرف کیا کرتا جسطرح آپ فرماتے **ف** اور جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس کوئی مسلمان آتا اور آپ

اوسکو ننگا دیکھتے (یعنے کپڑا اوسکے پاس نہ ہوتا) تو آپ مجھکو حکم کرتے میں جاتا اور قرض لیکر اوسکو چادر خرید دیتا پھر وہ کپڑا

اوسکو پہناتا اور کھانا اوسکو کھلاتا یہانتک کہ ایک روز ایک شخص مشرکین میں سے مجھکو ملا اور بولا اے بلال میرے پاس بہت

مال ہے تو تو کسی سے قرض نہ لیا کر سوا میرے میں نے ایسا ہی کیا ایک دن میں نے وضو کیا اور اذان دینے کو کھڑا ہوا تو وہی مشرک

ایک سوداگروں کا گروہ اپنے ساتھ لیے ہوئے آن پہونچا جب مجھے دیکھا تو بولا اے حبشی میں نے کہا یا لباہ (یعنی حاضر ہوں

یہ کلمہ ہے جو بجای جی یا حاضر کے بولا جاتا ہے عرب میں) وہ سختی کرنے لگا اور برا کہنے لگا مجھکو اور کہنے لگا تو جانتا ہے مہینہ

(اور تعریف کی او سکی کہ اوس نے نجات دی مال سے) آپکو ڈر تھا اسباب کا کہین مرجاؤن اور وہ میرے پاس رہے پھر آپکے پیچھے
مین ہو لیا آپ اپنی بی بیون پاس تشریف لے گئے اور ایک ایک کو سلام کیا یہانتک کہ اپنے سونیکی جگہہ مین تشریف لیگئے تو یہی ہے وہ جو
پوچھا تھا تم نے مجھسے (راوی عبد اللہ ہوزنی) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفار کے ہدایا لینے درست ہین آپنے قبول
کیا ہدیہ مقوقس کا اور اکیدر دومہ کا۔ بعضون نے کہا اہل کتاب کے ہدایا لینے درست ہین اور مشرکین کے ہدایا درست نہین مین
دلیل دوسری حدیث کے جو آگے آتی ہے کیونکہ مشرکین کے ذبیحے بھی درست نہین ہین **عن معوية** بمعنی اسناد ابی توبة
وحديثه قال عند قوله ما يقضي عني فسكت عني رسول الله صلى الله عليه وسلم فاغتمزتها **ترجمہ**
معاویہ سے بھی ایسا ہی مروی ہے جیسے اوپر گذرا اس روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ جب مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میرے
پاس نہ آپ پاس اتنا مال ہے کہ میرا قرضہ ادا ہو تو آپ یہ سنکر چپ ہو رہے تو مجھے دل مین برا معلوم ہوا اور گران گزرا کہ شاید آپ
نے میری تقریر پر التفات نہین کیا **عن** عياض بن حمار قال اهديت للنبي صلى الله عليه وسلم ناقة
فقال النبي صلى الله عليه وسلم اسلمت فقلت لا قال اني نهيت عن زبد المشركين **ترجمہ** عیاض بن حمار سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مین ایک اونٹنی تحفہ لایا آپ نے فرمایا تو مسلمان ہوگیا مین نے کہا نہین آپنے
فرمایا مجھے ممانعت ہے مشرکون سے تحفہ لینے کی

كتاب القطائع

کتاب مقطعہ دینے کے بیان مین

باب اقطاع الارضين زمین مقطعہ دینا **عن** علقمة بن وائل عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم
اقطعه ارضا بحضرموت **ترجمہ** علقمہ بن وائل نے اپنے باپ وائل بن حجر سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے انکو ایک زمین دی مقطعہ کے طور پر حضرموت مین **ف** حضرموت ایک شہر ہے یمن مین اس سے معلوم ہوا کہ
امام کو مقطعہ یا جاگیر کسیکو دینا درست ہے **عن** عمرو بن حريث قال خط لي رسول الله صلى الله عليه وسلم دارا
بالمدينة بقوس وقال ازيدك ازيدك **ترجمہ** عمرو بن حریث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ
مین ایک گھر کیواسطے زمین مجھکو دی کمان سے لکیر کھینچکر اور فرمایا زیادہ دونگا زیادہ دونگا تجھکو (یعنی اب بفعل یہ لے
پھر اور زیادہ دونگا) **عن** ربيعة بن ابي عبد الرحمن عن غير واحد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اقطع
بلال بن الحرث المزني معادن القبلية وهي من ناحية الفرع فتلك المعادن لا يؤخذ منها الا الزكاة
الى اليوم **ترجمہ** ربیعہ بن ابی عبد الرحمن نے کئی لوگون سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالمقطعہ دین تھین بلال
بن حارث کو کانین قبلیہ کی جو فرع کیطرف مین (قبلیہ ایک موضع ہے فرع کے متعلقات مین سے فرع ایک مقام ہے مکہ اور مدینے
کے درمیان) تو ان کانون سے آج تک کچھ نہین لیا جاتا سوا زکوۃ کے **ف** اور یہہ زکوۃ بھی جبتک ہے کہ آمدنی جاری ہے
جب آمدنی بند ہو جاوے تو زکوۃ بھی موقوف ہو جاوے گی (موطا) **عن** كثير بن عبد الله بن عوف المزني عن
ابيه عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم اقطع بلال بن الحرث المزني معادن القبلية جلسيها وغوريها

وقال غیرہ جلسها وغورها وحیث یصلح الزرع من قدس ولم یعطه حق مسلم وکتب له النبی صلی الله

علیه وسلم بسم الله الرحمن الرحیم ما اعطی محمد رسول الله بلال بن الحرث المزنی اعطاه معادن القبلیة

جلسیها وغوریها وقال غیره جلسها وغورها وحیث یصلح الزرع من قدس ولم یعطه حق مسلم قال

ابو اویس وحدثنی ثور بن زید مولی بنی الدیل بن بکر بن کنانة عن عکرمة عن ابن عباس

مثله ترجمہ کثیر بن عبد اللہ بن عوف مزنی نے روایت کیا اپنے باپ سے انہوں نے اوسکے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے بالمقطعہ دی تھین بلال بن حارث مزنی کو کانین قبلیہ کے جو بلندی پر تھین اور جو پستی مین تھین اور جو زمین زراعت

کی لائق تھی قدس مین (ایک پہاڑ کا نام ہے) نہ وہ زمین اونکو بالمقطعہ دی جسکا کوئی قابض نہ تھا) اور رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے ایک سند اونکو لکھدی بسم اللہ الرحمن الرحیم وہ کاغذ ہے جسکی رو سے محمد نے جو اللہ کے رسول ہین بلال بن حارث

مزنی کو بخشدیا قبلیہ کے کانون کا جو بلند مین ہین اور جو پستی مین ہین اور جہان کہیتی ہو سکتی ہے قدس مین اور

نہین دیا اونکو کسی مسلمان کا حق ۔ ابو اویس راوی نے کہا مجہسے ثور بن زید بنی دیل کے مولے نے ایسی ہی حدیث بیان کی

انہون نے عکرمہ سے سنا انہون نے ابن عباس سے **ف** یہ جو فرمایا نہین دیا کسی مسلمان کا حق اس سے مقصود یہ ہے کہ سند مین وہ

ارضی داخل نہین ہین جن سے کسی کی حقیت متعلق ہے یعنی اور کوئی رعیت اوسکو جوتتی اور بوتے ہے بلکہ سند مین وہی ارضی داخل

ہین جنسے کسی کی حقیت متعلق نہین ہے اور وہ زراعت کے لائق ہین یعنی شور اور سنگلاخ نہین ہے ۔ مالک نے کہا کان مثل

زراعت کے ہے جبتک مال اوسمین سے نکلے زکوۃ لیجاوے **عن محمد** بن النضر قال سمعت الحنینی قال قرأته

غیر مرة یعنی کتاب قطیعة النبی صلی الله علیه وسلم قال ابو داود حدثنا غیر واحد عن حسین بن محمد

انا ابو اویس حدثنی کثیر بن عبد الله عن ابیه عن جده ان النبی صلی الله علیه وسلم اقطع بلال بن الحرث المزنی

معادن القبلیة جلسیها وغوریها قال ابن النضر وجرسها وذات النصب ثم اتفقا وحیث یصلح الزرع

من قدس ولم یعط بلال بن الحرث حق مسلم وکتب له النبی صلی الله علیه وسلم هذا ما اعطی رسول الله

صلی الله علیه وسلم بلال بن الحرث المزنی اعطاه معادن القبلیة جلسها وغورها وحیث یصلح الزرع من

قدس ولم یعطه حق مسلم زاد ابن النضر وکتب ابی بن کعب ترجمہ امام ابو داود نے سنا محمد بن النضر سے

انہون نے سنا اسحق بن ابراہیم حنینی سے انہون نے کہا مین نے کئی بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب کو پڑہا جس مین

مقطعہ کا مذکور تہا ابو داود نے کہا ہم سے حدیث بیان کی گئی لوگون نے حسین بن محمد سے انہون نے کہا خبر دی ہم کو ابو اویس

نے انہون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے کثیر بن عبد اللہ نے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے اون کے دادا سے (عمرو بن عوف مزنی

سے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقطعہ دیا بلال بن حارث مزنی کو قبلیہ کے کانون کا جو بلند مقام مین تھین اور جو پست

مقام مین تھین اور جرس اور ذات النصب کو **ف** جرس اور ذات النصب کے معنے معلوم نہین ہوے بعض نے کہا زمین کے

قسموں کے نام ہیں بعضوں نے کہا موضع کے نام ہیں واللہ اعلم **ف** اور اون اراضی کو جو زراعت کے قابل نہیں قدس میں
اقدس ایک پہاڑ کا نام ہے یا یہ موضع جو بلند ہو اور زراعت کے لائق ہو) اور نہیں دیا انکو حق کسی مسلمان کا **ف** کہا
ابو داود نے حدیث بیان کی مجھ سے ثور بن زید نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
مثل اسکے ابن نضر نے اتنا زیادہ کیا کہ یہ سند ابی بن کعب نے لکھی تھی۔ امام مالک نے کہا کہ کانوں میں سے جو مال برآمد ہو اوس میں سے
کچھ نہ لیا جاوے جبتک قیمت اوسکی بیس دینار یا دو سو درہم کو نہ پہونچے البتہ جب بقدر قیمت کا مال نکلے تو اوسمیں سے زکوۃ لیجاوے
اور جو اس سے بھی زیادہ ہو تو اوسی حساب سے زکوۃ لی جاوے **عن** ابیض بن حمال انه وفد الی رسول الله صلی الله علیه و
سلم فاستقطعه الملح قال ابن المتوکل الذی بمارب فقطعه له فلما ان ولی قال رجل من المجلس اتدری ما
قطعت له انما قطعت له الماء العد قال فانتزع منه قال وسالته عما یحمی من الاراک قال ما لم تنله خفاف
وقال ابن المتوکل اخفاف الابل **ترجمہ** ابیض بن حمال سے روایت ہے وہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور چاہا کہ جاگیر دیں
آپ اوسکو نمک کے کان کے جو مارب میں تھی (مارب ایک موضع ہے یمن میں) آپ نے دیدی جب وہ چلا تو ایک شخص بولا یا رسول اللہ
آپ جانتے ہیں کیا دیا آپ نے اوسکو آپ نے تیار پانی دیدیا اوسکو (یعنی جو ہمیشہ نکلا کریگا کبھی بند نہ ہوگا بلا محنت اور مشقت
کے ریگا) آپ نے جاگیر پہیر لی اوس سے (کیونکہ آپ یہ سمجھے تھے کہ وہاں نمک محنت اور مشقت سے تیار ہوتا ہوگا جیسا اور کانوں سے
مال تیار ہوتا ہے) پہر پوچھا اوس نے آپ سے کونسی زمین گہیری جاوے پیلو کی درختوں کی (جسمیں اور لوگ نہ آسکیں اپنے جانوروں
کو وہان نہ چرا سکیں) آپ نے فرمایا جہاں اونٹوں کے پاؤں نہ پہنچیں (یعنی الگ ہو چراگاہ اور آبادی سے) **عن** محمد
بن الحسن المخزومی ما لم تنله اخفاف الابل یعنی ان الابل تاکل منتهی رؤسها ویحمی ما فوقه **ترجمہ** محمد بن حسن
مخزومی نے کہا اونٹوں کے پاؤں نہ پہنچنے سے یہ غرض ہے کہ اوس قدر پیلو کا درخت تو روک سکتا ہے جہانتک اونٹوں کا منہ نہ پہنچ
سکے یعنی جہانتک اونٹ کا منہ پہنچیگا وہ روک نہیں سکتا اونٹ اوسکو کہاوینگے البتہ اوس سے اوپر کو روک سکتا ہے (اگر کوئی
چڑہ کر پتے توڑے) **عن** ابیض بن حمال انه سال رسول الله صلی الله علیه وسلم عن حمی الاراک فقال رسول
الله صلی الله علیه وسلم لا حمی فی الاراک فقال اراکة فی حظاری فقال النبی علیه السلام لا حمی فی الاراک
قال فرج یعنی بحظاری الارض التی فیها الزرع المحاط علیها **ترجمہ** ابیض بن حمال سے روایت ہے اوس نے پوچھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیلو کے روک رکھنے کو (یعنی ایک احاطہ اپنا باندہنے کو جس میں پیلو کے درخت اور لوگ آنکر نہ کاٹیں نہ اپنے جانور وہان
کو وہاں چرا دیں) آپ نے فرمایا پیلو میں روک نہیں ہو سکتی وہ بولا یہ وہ پیلو ہیں جو میرے کہیت کے اندر ہیں آپ نے فرمایا پیلو
میں روک نہیں ہو سکتی **ف** اسلیے کہ پیلو سے سب آدمیوں کو حاجت پڑتی ہے مسواک بنانے کے لیے اور اور کاموں کیواسطے تو اوسکا
روکنا درست نہ ہوگا مراد ان درختوں سے وہ درخت ہیں جو پہلے سے اوسکے کہیت میں تہے **عن** صخر ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم غزا ثقیفا فلما ان سمع ذلک صخر رکب فی خیل یمد النبی صلی الله علیه وسلم فوجد نبی الله صلی الله علیه

وسلم قد انصرف ولم يفتح فجعل صخر يومئذ عهد الله وذمته ان لا يفارق هذا القصر حتى ينزلوا على حكم رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يفارقهم حتى نزلوا على حكم رسول الله صلى الله عليه وسلم فكتب اليه صخر اما بعد فان ثقيفا قد نزلت على حكمك يا رسول الله وانا مقبل اليهم وهم في خيل فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم بالصلاة جامعة فدعا لاحمس عشر دعوات اللهم بارك لاحمس في خيلها ورجالها واتاه القوم فتكلم المغيرة بن شعبة فقال يا نبي الله ان صخرا اخذ عمتي ودخلت فيما دخل فيه المسلمون فدعاه فقال يا صخر ان القوم قد اسلموا احرزوا دماءهم واموالهم فادفع الى المغيرة عمته فدفعها اليه وسال نبي الله صلى الله عليه وسلم ما لبني سليم قد هربوا عن الاسلام وتركوا ذلك الماء فقال يا نبي الله انزلنيه انا وقومي قال نعم فانزله واسلم يعني السلميين فاتوا صخرا فسالوه ان يدفع اليهم الماء فابى فاتوا النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا يا نبي الله اسلمنا واتينا صخرا ليدفع الينا ماءنا فابى علينا فاتاه فقال يا صخر ان القوم اذا اسلموا احرزوا اموالهم ودماءهم فادفع الى القوم ماءهم قال نعم يا نبي الله فرايت وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم يتغير عند ذلك حمرة حياء من اخذه الجارية واخذه الماء

ترجمہ صخر بن عیلہ بن عبد اللہ بن ربیعہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا ثقیف سے (قلعہ طائف پر) جب یہ خبر صخر کو پہونچی تو وہ چند سوار لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کو چلا دیکھا تو آپ وہان سے پہر آئی ہین اور فتح نہین ہوئی (وہ قلعہ بڑا مضبوط اور مستحکم تھا ایک برس کی رسد اوسمین کافرون نے جمع کرلی تھی آپنے پندرہ روز تک محاصرہ کیا جب دیکھا کہ بالفعل یہ قلعہ فتح نہین ہوسکتا تو آپ نے وہان سے مراجعت فرمائی) صخر نے اوسوقت عہد کیا اللہ سے اور اوسکا ذمہ لیا کہ مین اس قلعے کو نہ چہوڑونگا جبتک فتح نہ کرونگا اور یہ لوگ قلعہ خالی نہ کرینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم قبول کرکے پہر ایسا ہی ہوا (وہ قلعہ فتح ہوگیا) اور لوگ اوتر آئے قلعے مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم قبول کرکے اوسوقت صخر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لکہا بعد حمد و صلوۃ کے واضح ہو کہ ثقیف آپکا حکم مانکر قلعے سے اوتر آئے یا رسول اللہ اور مین ان کے پاس جاتا ہون اور وہ گہوڑون کے بیچ مین ہین جب آپ کو یہ خبر پہونچی تو حکم کیا نماز پڑہنے کا جماعت سے اور دعا کی احمس کے لیے (احمس ایک قبیلہ ہے جس مین سے صخر تہے) دس بار اور فرمایا الٰہی اللہ برکت دے احمس کے گہوڑون اور مردون مین پہر سب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے (یعنی صخر اور اوسکے ساتھی) اوسوقت مغیرہ بن شعبہ نے کہا یا نبی اللہ صخر نے میری پہوپہی کو پکڑ لیا ہے حالانکہ وہ مسلمان ہوگئی تہی آپ نے صخر کو بلایا اور فرمایا جب کوئی قوم مسلمان ہوجاوے تو اون کی جانین اور مال محفوظ ہوجاتے ہین سلیے دیدو مغیرہ کو پہوپہی اوسکی صخر نے دیدی مغیرہ کو پہوپہی اوسکی پہر صخر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ بنی سلیم کا ایک پانی ہے (یعنے چشمہ یا تالاب) وہ بہاگ گئے ہین اسلام کے خوف سے اوس پانی کو چہوڑکر تو اے نبی اللہ کے آپ مجہکو اور میری قوم کو اوس پانی پر رہنے

کی اجازت دیجیے آپ نے فرمایا اچھا پھر چند روز کے بعد بنی سلیم مسلمان ہوئے اور صخر کے پاس آکر انہوں نے اپنا پانی مانگا
صخر نے اوسکے دینے سے انکار کیا اس خیال سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ پانی مجھکو اور میری قوم کو دے چکے
یہ سنکر بنی سلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا اے نبی اللہ کے ہم مسلمان ہوگئے اور صخر ...
ہمارا پانی ہمکو حوالہ کردے مگر صخر نے دینے سے انکار کیا آپ نے صخر کو بلا بھیجا اور ارشاد فرمایا اے صخر جب کوئی قوم مسلمان ہو
اپنی جانوں کو اور مالوں کو محفوظ کر لیا تو انکو انکا پانی دیدو صخر نے کہا بہت اچھا اے نبی اللہ ... صخر نے کہا میں نے رسول اللہ ...
سلم کے چہرہ مبارک کو دیکھا اوسوقت رنگ بدل گیا سرخ ہوگیا شرم سے کہ میں نے اس سے لونڈی بھی لی اور پانی بھی لے
ف لونڈی تو وہی مغیرہ کی پھوپھی اور پانی وہی بنی سلیم کا آپ کو حیا آئی کہ صخر نے اتنا بڑا کام کیا اور کوئی ...
اوس کے پاس نہ رہا عن سبرة بن عبد العزيز بن الربيع الجهني عن ابيه عن جده ان النبي صلى الله عليه
نزل في موضع المسجد تحت دومة فاقام ثلاثا ثم خرج الى تبوك وان جهينة لحقوه بالرحبة فقال لهم
من اهل ذي المروة فقالوا بنو رفاعة من جهينة فقال قد اقطعتها لبني رفاعة فاقتسموها فمنهم
من باع ومنهم من امسك فعمل ثم سالت اباه عبد العزيز عن هذا الحديث فحدثني ببعضه ولم يحدثني
به كله ترجمہ سبرہ بن عبد العزیز بن ربیع بن سبرہ جہنی سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ عبد العزیز بن ربیع سے انہوں نے
سنا اپنے دادا سبرہ بن معبد جہنی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب جہاں مسجد ہے ... کے موضع میں ایک درخت کے
تلے اوترے تین دن وہاں رہے پھر تبوک کو چلے (تبوک ایک موضع ہے شام میں جہاں پر سنہ ۹ ہجری میں لشکر اسلام گیا تھا)
تو جہینہ کے لوگ آپ سے جاکر ملے رحبہ میں (یعنی ایک وسیع میدان میں) آپ نے فرمایا یہاں کون لوگ رہتے ہیں لوگوں نے
کہا بنو رفاعہ جو ایک شاخ ہے قبیلہ جہینہ کی آپ نے فرمایا میں نے یہ زمین مقطعہ دیدی بنی رفاعہ کو تو تقسیم کر لیا انہوں نے
اوس زمین کو کسی نے اپنا حصہ بیچ ڈالا کسی نے رکھ لیا اور اوسمیں محنت کی (کھیتی زراعت کی) ابن سبرہ نے کہا میں نے
پھر اس حدیث کو سبرہ کے باپ عبد العزیز سے پوچھا انہوں نے کچھ بیان کیا اور کچھ بیان نہیں کیا (یعنی پوری روایت نقل نہیں کی)
عن اسماء بنت ابي بكر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اقطع الزبير نخلا ترجمہ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقطعہ دیا کھجور کے درختوں کا زبیر کو (جو خاوند تھے اسماء کے) عن عبد الله بن حسان العنبري
حدثني جدتاي صفية ودحيبة ابنتا عليبة وكانتا ربيبتي قيلة بنت مخرمة وكانت جدة ابيهما انها
اخبرتهما قالت قدمنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت تقدم صاحبي تعني حريث بن حسان وافد
بكر بن وائل فبايعه على الاسلام عليه وعلى قومه ثم قال يا رسول الله اكتب بيننا وبين بني تميم بالدهناء
لا يجاوزها الينا منهم احد الا مسافر او مجاوز فقال اكتب له يا غلام بالدهناء فلما رايته قد امر له بها
شخص بي وهي وطني وداري فقلت يا رسول الله انه لم يسالك السوية من الارض اذ سالك انما هي هذه

الدهنا عندك مقيد الجمل ومرعى الغنم ونساء بني تميم وابناؤها وراء ذلك فقال امسك يا غلام صدقت المسكينة المسلم اخو المسلم يسعهما الماء والشجر ويتعاونان على الفتان **ترجمہ** عبد اللہ بن حسان عنبری سے روایت ہے حدیث بیان کی مجہہ سے میری دادی اور نانی نے جنکا نام صفیہ اور دحیبہ تہا جو بیٹیاں تہین علیبہ کی اور وہ دونو پالی ہوئی تہین قیلہ بنت مخرمہ کی اور قیلہ اون دونو کے باپ کی دادی تھی قیلہ نے اون سے بیان کیا کہ ہم آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور ہمارا ساتھی حریث بن حسان جو بکر بن وائل کیطرف سے پیام لیکر آیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیعت کی اسلام پر اپنی طرف سے اور اپنی قوم کیطرف سے پھر عرض کیا یا رسول اللہ ہماری اور بنی تمیم کی سرحد دہنا پر کر دیجیے دہنا ایک موضع کا نام ہے کہ وہان سے بڑھکر ہماری پاس کوئی اون میں سے نہ آوے مگر جو مسافر ہو یا آگے جانے والا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی لڑکے لکھدی اسکیواسطے دہنا کو قیلہ نے کہا جب مین نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دہنا اوسکو دیدیا تو مجھی رنج ہوا کیونکہ دہنا میرا وطن تھا اور وہین میرا گھر تہا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اس شخص نے انصاف سے سچی سرحد آپ سے نہین مانگا تو اونٹ باندہنی کی جگہہ ہے اور بکریون کا چراگاہ ہے اور بنی تمیم کے عورتین اور بچے اوسکے پیچھے ہین یہ سنکر آپ نے فرمایا ہی لڑکے سچ کہا اس ضعیفہ نے مسلمان دوسری مسلمان کا بہائی ہے ایک پانی اور درخت سے دوسرا نفع اٹھا سکتا ہے اور ایک دوسرے کی مدد کرنا چاہیے فتنی مین **ف** یعنی جب غیر قوم کے لوگ کسی مسلمان کو ضرر پہونچانا چاہین تو سب مسلمانون کو اوسکا ایک ہونا اور اوسکے ضرر سے بچانا ضرور ہے

عن اسمر بن مضرس قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم فبايعته فقال من سبق الى ما لم يسبقه اليه مسلم فهو له قال فخرج الناس يتعادون يتخاطون **ترجمہ** اسمر بن مضرس سے روایت ہی مین آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور آپ سے بیعت کی آپ نے فرمایا جو شخص کسی ایسے پانی پر پہونچے جہان اوس سے پہلے کوئی مسلمان نہ پہونچا ہو تو وہ اوسی کا ہے تو لوگ دوڑتے ہوئے اور لکیر کرتے ہوئے چلے اتنا اونکی یہانتک ائی تہی

عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم اقطع الزبير حضر فرسه فاجرى فرسه حتى قام ثم رمى بسوطه فقال اعطوه من حيث بلغ السوط **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر دی زبیر کو جہان تک اونکا گھوڑا دوڑ سکے پھر انہون نے گھوڑا دوڑایا یہانتک کہ کہڑے ہوگئے اور کوڑا پھینکا آپ نے فرمایا دیدو اون کو جہانتک اونکا کوڑا پہونچا

باب فی احیاء الموات

بنجر یا وارث زمین کو آباد کرنیکا

عن سعید بن زید عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من احيا ارضا ميتة فهي له وليس لعرق ظالم حق **ترجمہ** سعید بن زید سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص آباد کرے بنجر زمین کو تو وہ اوسی کا ہوگا اور ظالم کی رگ کا کچھ حق نہوگا رگ سے مراد درخت ہی جو ظالم ظلم سے وہان لگا دے

عن عروة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من احيا ارضا ميتة فهي له وذكر مثله قال فلقد خبرني الذي حدثني هذا الحديث ان رجلين اختصما الى رسول الله صلى الله عليه وسلم غرس احدهما نخلا في ارض الآخر فقضى لصاحب الارض بارضه

وامر صاحب النخل ان یخرج نخله منها قال فلقد رایتها وانها لتضرب اصولها بالفؤس وانها
لنخل عم حتی اخرجت منها ترجمہ عروہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص آباد کرے بنجر زمین
کو تو وہ اوسی کی ہی اور بیان کی ایسی ہی حدیث جیسی اوپر گزری بعد اوسکے عروہ نے کہا مجھ سے اوسی نے ذکر کیا جسنے یہ حدیث
بیان کی کہ دو شخصون نے جھگڑا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اون مین سے ایک نے دوسرے کی زمین پر کھجور کے پیڑ
لگائے تھے آپنے جسکی زمین تھی اوسکو زمین دلوادی اور پیڑ والے کو حکم کیا کہ تو اپنے پیڑ اوکھاڑ لیجا تو مین نے دیکھا اوسکی
جڑین کاٹی جاتی تہین کلہاڑیون سے حالانکہ وہ بڑے پورے درخت ہوگئے تھے (یعنے خوب لنبے اور گنجان) یہانتک کہ نکالی
گئی اوس زمین سے ف کیونکہ پیڑ لگانے والے نے ظلم کیا پرائی زمین مین اپنا بیجڈالا پہر سوا نقصان کے اور کیا حاصل ہوگا
البتہ اگر زمین والا درختون کی قیمت دینے پہ راضی ہوجاوے تو قیمت اوس سے لے سکتا ہے عن ابن اسحاق باسنادہ و
معناہ الا انہ قال عند قولہ مکان الذی حدثنی ہذا فقال رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم واکثر
ظنی انہ ابو سعید الخدری فانا رایت الرجل یضرب فی اصول النخل ترجمہ ابن اسحاق (زہری) سے روایت ہی سند سے
(یحیی بن عروہ سے اوسنے اپنے باپ سے) اسی طرح جیسے مروی ہو مگر اتنا فرق ہی اس مین یہ ہو کہ عروہ نے یون کہا ایک شخص نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیون مین سے یون کہا اور میرا ظن غالب یہ ہی کہ وہ ابو سعید خدری ہونگے انہون نے کہا مین نے
دیکہا اس شخص کو (جسکی زمین تھی) کہ اپنے درختون کی جڑون پر مارتا تہا عن عروۃ قال اشہد ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قضی ان الارض ارض اللہ والعباد عباد اللہ ومن احیا مواتا فہو احق بہ جاءنا بہذا
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذین جاؤا بالصلوات عنہ ترجمہ عروہ سے روایت ہی مین گواہی دیتا ہون اسبات
کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین سب اللہ کی ہی اور بندے بھی سب اللہ کے بندے ہین اور جو شخص آباد کرے
بنجر زمین وہ اوسکا زیادہ حقدار ہے یہ حدیث بیان کی ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اون لوگون نے جنہون نے
نماز کو سنا یا آپ سے (یعنے بہت سے صحابہ نے اسکو روایت کیا جنہون نے نماز کے مسائل آپ سے نقل کیے) عن سمرۃ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال من احاط حائطا علی ارض فہی لہ ترجمہ سمرہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو شخص گہیر لیوے حاطے کی بنجر زمین پر تو وہی اوسکا حقدار ہوگا (صرف دیوار کہینچنے سے امام احمد کے نزدیک اور ائمہ
ثلثہ کے نزدیک اوسکو آباد بھی کرے یا رہنے کے لیے کہینچے) عن مالک قال ہشام العرق الظالم ان یغرس الرجل فی
ارض غیرہ فیستحقہا بذلک قال مالک والعرق الظالم کل ما اخذ واحتفر وغرس بغیر حق ترجمہ امام
مالک سے روایت ہے ہشام بن عروہ نے کہا ظالم رگ سے مراد یہ ہے کوئی شخص غیر کے زمین مین پیڑ لگا دے پہر پیڑ لگا کر اپنی حقیت
اوس مین پیدا کرے امام مالک نے کہا ظالم رگ یہی ہے کہ پرائی زمین مین سے کچھ لیوے یا وہان گڈہا کہودے یا درخت لگاوے ناحق
(یعنے جو تصرف غیر کی زمین مین) عن ابی حمید الساعدی قال غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تبوك فلما اتى وادى القرى اذا امرأة فى حديقة لها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاصحابه
اخرصوا فخرص رسول الله صلى الله عليه وسلم عشرة اوسق فقال للمرأة احصى ما يخرج منها فاتينا تبوك
فاهدى ملك ايلة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم بغلة بيضاء وكساه بردة وكتب له ببحره يعنى
قال فلما اتينا وادى القرى قال للمرأة كم كان فى حديقتك قالت عشرة اوسق خرص رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انى متعجل الى المدينة فمن اراد منكم ان يتعجل
معى فليتعجل ترجمہ ابی حمید ساعدی سے روایت ہے کہا مین جہاد کو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
تبوک تک جب آپ وادی القرے مین پہونچے تو ایک عورت کو دیکھا اپنے باغ مین بیٹھی ہوئی ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا اسکی باغ کی پہل انگور یعنی جتنی پہل درختون مین لگی ہین تخمینا کتنی ہوگی اوسکا
اندازہ کرو) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا اندازہ کیا دس وسق کا (ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے
اور ہر صاع پانچ رطل کا) بعد اوسکے عورت سے فرمایا جب میوہ نکلے تو اوسکو ماپ لینا ابو حمید نے کہا پھر ہم سب تبوک
مین آئے تو ایلہ (ایک بستی ہے شام مین) کے بادشاہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک نقرہ رنگ کا خچر تحفہ
بہیجا آپ نے اوسکو ایک چادر دی اور اوسکو اوسکی ملک کے سند لکہدی (جزیے کی شرط پر) پھر جب ہم لوٹ کر وادی القرے
مین آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس عورت سے پوچھا کیون کتنا میوہ نکلا تیرے باغ مین اوسنے کہا دس
وسق اسی قدر اٹکا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد اوسکے آپ نے فرمایا مین مدینے کو بہت جلد جاؤنگا تم مین سے
جسکا قصد جلدی میرے ساتھ چلنے کا ہو تو وہ چلے (اور جسکا جی چاہے ٹھہر تا ہوا آہستہ آوے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باغ والی عورت کی حقیت قائم رکھی اور وہ باغ اوس سے چھین کر اور کو نہ دیا یہی تعلق ہے اس
باب سے) عن زینب انها كانت تفلى راس رسول الله صلى الله عليه وسلم وعنده امرأة عثمان بن عفان
ونساء من المهاجرات وهن يشتكين منازلهن انها تضيق عليهن ويخرجن منها فامر رسول الله صلى
الله عليه وسلم ان تورث دور المهاجرين النساء فمات عبد الله بن مسعود فورثته امرأته دارا بالمدينة
ترجمہ زینب سے روایت ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک سے جوئین نکالتی تہین اوسوقت آپ کے پاس حضرت
عثمان کی بی بی اور کئی عورتین مہاجرین کی بیٹھی ہوئی تہین اور شکایت کر رہی تھین مکانون کی ہم کو تنگی ہوتی
ہے مکان کی اور ہم نکالے جاتے ہین مکانون سے (جب ہمارے خاوند مر جاتے ہین تو اوسکے وارث مکان لے لیتے ہین
اور ہم کو نکال باہر کرتے ہین پھر غربت مین ہم دوسرا مکان کہان سے لاوین کدہر جاوین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے حکم کیا کہ مہاجرین کی عورتین اون کے گہرون کی وارث ہون جب مر جاوین تو عبد اللہ بن مسعود جب مرے اون
کی عورت اون کے گہر کی وارث ہوئی جو مدینے مین تہا (شاید یہ حکم مخصوص ہو مہاجرین سے یا وارث ہونے سے یہ غرض ہے کہ

عدت تک خاوند کے ارث اوسکو وہان سے نکال نہ سکین) **باب** فی الدخول فی ارض الخراج خراجی زمین مین

رہنا کیسا ہی (یعنی جو زمین مسلمانون نے جنگ سے فتح کی) **عن** معاذ انه قال من عقد الجزیة فی عنقه فقد بری

مما علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** معاذ سے روایت ہی انہون نے کہا جس شخص نے اپنے اوپر جزیہ

مقرر کرایا (یعنی خراجی زمین کافر سے مول لے اور خراج دینا قبول کیا) تو وہ بری ہوا اوس طریقے سے جس پر رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم تھے (یعنی اچھا نہ کیا) **عن** ابی الدرداء قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اخذ ارضا بجزیتها

فقد استقال هجرته ومن نزع صغار کافر من عنقه فجعله فی عنقه فقد ولی الاسلام ظهره قال فسمع

منی خالد بن معدان هذا الحدیث فقال اشبیب حدثك قلت نعم قال اذا قدمت فسله فلیکتب

الی بالحدیث قال فکتبه له فلما قدمت سالنی خالد بن معدان القرطاس فاعطیته فلما قراه ترك ما

فی یده من الارضین حین سمع ذلك **ترجمہ** ابی الدرداء سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

جس شخص نے زمین لیکر اوسکا جزیہ دینا قبول کیا تو اوس نے اپنی ہجرت توڑ ڈالی اور جس نے کافر کی ذلت کی بات کو

(یعنی جزیے کو) اوسکی گلے سے نکالکر اپنے گلے مین ڈالا (یعنی جزیے کی زمین مول لیکر زراعت کرنے لگا اور جزیہ دینا قبول کیا)

تو اوس نے اسلام کیطرف سے اپنی پیٹھ موڑ لی (سنان نے جو راوی اس حدیث کا ہی) کہا مین نے یہ حدیث خالد بن معدان سے

بیان کی انہون نے کہا کیا شبیب نے تم سے یہ حدیث بیان کی مین نے کہا ہان انہون نے کہا جب شبیب پاس تو جاوے

تو اوس سے کہنا یہ حدیث مجھکو لکھ بھیجے سنان نے کہا پھر شبیب نے یہ حدیث خالد کے لیے لکھکر مجھکو دی جب مین آیا

تو خالد بن معدان نے مجھسے وہ پرچہ مانگا مین نے اون کو دیا انہون نے جب اوسکو پڑھا تو جتنی زمین خراجی اون کے پاس تھے

سب چھوڑ دی جب یہ حدیث سنی **ف** شاید یہ حکم ابتدای اسلام مین تھا جبتک اسلام ملکون مین خوب پھیلا

نہ تھا تو آپ نے کافرون کے ملک مین مسلمانون کا ہمیشہ کے لیے رہنا پسند نہین کیا بعضون نے کہا یہ حکم تہدیدا ہی ایسا نہو

نرے زمیندار ہو کر جہاد کو بھول جاؤ **باب** فی الارض یحمیها الامام او الرجل کسی مین کے گھانس یا پانی کو امام

روکے یا اور کوی شخص روکے (یعنی اور کسی کو وہان کی گھانس نہ لینے دیوے یا پانی تو کیسا ہے) **عن** الصعب بن جثامة

ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا حمی الا لله ولرسوله قال ابن شهاب وبلغنی ان رسول الله صلی

الله علیه وسلم حمی النقیع وقال لا حمی الا لله عز وجل **ترجمہ** صعب بن جثامہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا نہین ہے حمی (روند) مگر اللہ اور رسول کیواسطے (یعنی جہاد کے جانورون کیواسطے یا زکوۃ کے جانورون کے لیے)

ابن شہاب نے کہا مجھے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلعم نے نقیع کو حمی کیا اور فرمایا کہ حمی نہین ہی مگر اللہ کے واسطے (نقیع ایک موضع

ہی جہان پانی اکٹھا کیا جاتا تھا مطلب یہ ہی کہ اللہ ہی کیواسطے گھانس یا پانی روکنا درست ہی اگر ضرورت ہو) **باب**

ما جاء فی الرکاز رکاز کا بیان (جو مال گڑا ہوا لاوارث ملے) **عن** ابی هریرة یحدث ان النبی صلی الله

علیہ وسلم قال فی الرکاز الخمس ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکاز مین سے پانچوان حصہ
دیا جاویگا اور باقی پانیوالیکا ہے عن حسن قال الرکاز الکنز العادی ترجمہ حسن سے روایت ہے انہونے کہا رکاز وہ خزانہ
ہے جو پرانا ہوا گلے وقت کا یعنی کافرون کا عن ضباعۃ بنت الزبیر بن عبد المطلب بن هاشم انها
اخبرتها قالت ذهب المقداد لحاجته ببقیع الخبجبۃ فاذا جرذ یخرج من جحر دینارا ثم لم یزل
یخرج دینارا دینارا حتی اخرج سبعۃ عشر دینارا ثم اخرج خرقۃ حمراء یعنی فیها دینار فکانت ثمانیۃ عشر
دینارا فذهب بها الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبره وقال له خذ صدقتها فقال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم هل هویت الی الجحر قال لا فقال له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارک اللہ لک فیها ترجمہ ضباعہ
بنت زبیر بن عبد المطلب بن ہاشم سے روایت ہے کہ مقداد کسی کام کو بقیع خبجبہ خا معجمہ سے پھر بای موحدہ پھر جا معجمہ
پھر بای موحدہ سے ایک موضع کا نام ہے اطراف مدینہ مین) مین گئے تو دیکھا ایک چوہے کو اوسنے ایک بل مین سے
ایک دینار نکالا پھر ایک اور نکالا پھر ایک اور یہانتک کہ سترہ دینار نکالے پھر ایک تہیلی سرخ نکالی جسمین ایک دینار
تہا سب اٹھارہ دینار ہوئے مقداد اون دینارون کو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپسے حال بیان
کیا اور عرض کیا کہ اسکی زکوۃ لیجیے آپنے فرمایا کیا تم نے سوراخ مین سے نکالا یا تم سوراخ پر متوجہ ہوئے تھے مقداد نے
کہا نہین آپنے فرمایا اللہ برکت دے تمکو اس مین **ف** یعنی آپنے یہ پوچھا تم تو اس سوراخ کو دیکھکر ادہر
نہین گئے تھے نہ تم نے اوس مین سے ہاتھ ڈالکر نکالا تو یہ مال رکاز نہین ہوا اس لیے خمس اوسمین واجب نہ ہوگا
بلکہ مثل لقطہ کی ہوا جسکو چندروز تک بتانا چاہیے اگر اوسکا مالک ملے تو بہتر اوسی کو دیدینا چاہیے نہین تو اپنے کام مین
لانا درست ہے **باب** تفسیر القبور العادیۃ پرانی قبرین کہودنیکا بیان یعنی کافرون کی جن مین روپیہ ہو
عن عبد اللہ بن عمرو یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول حین خرجنا معه
الی الطائف فمررنا بقبر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هذا قبر ابی رغال وکان بهذا الحرم یدفع
عنه فلما خرج اصابته النقمۃ التی اصابت قومه بهذا المکان فدفن فیه وایۃ ذلک انه دفن
معه غصن من ذهب ان انتم نبشتم عنه اصبتموه معه فابتدره الناس فاستخرجوا الغصن
ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نکلے طائف کیطرف
تو راہ مین ایک قبر ملی آپنے اوسکو دیکھکر فرمایا یہ قبر ہے ابو رغال کی (جو ثقیف کا جد اعلی اور قوم ثمود مین سے تہا
اور وہ حرم مین رہتا تہا عذاب سے بچنے کے لیے (یعنی حرم کی حد سے باہر نکلتا اس خیال سے کہ عذاب سے محفوظ رہونگا
کیونکہ حرم مین عذاب نہین اوترتا) جب وہ حرم سے باہر نکلا (ایک مدت کے بعد) تو وہی عذاب اوسکو ہوا جو اوسکی قوم
کو اسی جگہہ ہوا تہا) یعنی زلزلہ) وہ اوسی جگہہ دفن کیا گیا اور نشانی اوسکی یہ ہے کہ جب وہ دفن ہوا تہا تو اوسکے ساتھہ ایک

سلاخ سونے کی گاڑدی گئی تھی اگر تم قبر کہود دو تو اوسکو پالوگے یہ سنکر لوگ دوڑے قبر کیطرف اور اوس سلاخ کو کہود کر نکال لیا۔ ف
یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا معجزہ تھا کہ ہزارون برس کی قبر کو بتادیا اور اوسکی نشانی بھی بتادی پہر جیسا آپنے فرمایا تھا
ویسا ہی نکلا۔ اس سے معلوم ہوا کہ کافرون کی قبرین کہود ڈالنا درست ہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب الجنائز

کتاب جنازے کے احکام کی

باب الامراض المکفرة للذنوب وہ کون سی بیماریان ہین جن سے گناہ معاف ہوجاتے ہین **عن** عامر الرام

اخی الخضر قال ابوداؤد قال النفیلی ھو الخضر ولکن کذا قال قال انی لبیلادنا اذ رفعت لنا رایات

والویة فقلت ما ھذا قالوا ھذا لواء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتیتہ وھو تحت شجرة قد

بسط لہ کساء وھو جالس علیہ وقد اجتمع علیہ اصحابہ فجلست الیھم فذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

سلم الاسقام فقال ان المومن اذا اصابہ السقم ثم اعفاہ اللہ منہ کان کفارة لما مضی من ذنوبہ و

موعظة لہ فیما یستقبل وان المنافق اذا مرض ثم اعفی کان کالبعیر عقلہ اھلہ ثم ارسلوہ فلم یدر

لم عقلوہ ولم یدر لم ارسلوہ فقال رجل ممن حولہ یا رسول اللہ وما الاسقام واللہ ما مرضت قط فقال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قم عنا فلست منا فبینا نحن عندہ اذ اقبل رجل علیہ کساء وفی

یدہ شیء قد التف علیہ فقال یا رسول اللہ انی لما رایتک اقبلت الیک فمررت بغیضة شجر فسمعت

فیھا اصوات فراخ طائر فاخذتھن فوضعتھن فی کسائی فجاءت امھن فاستدارت علی راسی

فکشفت لھا عنھن فوقعت علیھن معھن فلففتھن بکسائی فھن اولاء معی قال ضعھن عنک فوضعتھن

وابت امھن الا لزومھن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاصحابہ اتعجبون لرحم ام الافراخ فراخھا

قالوا نعم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فوالذی بعثنی بالحق للہ ارحم بعبادہ من ام الافراخ بفراخھا

ارجع بھن حتی تضعھن من حیث اخذتھن وامھن معھن فرجع بھن **ترجمہ** عامر رامی سے روایت ہے جو قبیلہ
خضر سے تہا کہ مین اپنی ملک مین تہا یکایک ہم کو جہنڈے اور نشان دکہائی دیے مین نے پوچہا کیا ہے معلوم ہوا کہ یہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نشان ہے تو مین آپ پاس آیا آپ ایک درخت کے تلے بیٹہے تہے ایک کملی پر جو بچہائی گئی تھی آپ
کیواسطے اور آپکے اوپر جمع ہوگئی تھی آپکے اصحاب (یعنی سب طرف سے اصحاب آپکے آپ کو گہیرے ہوتے تہے) مین بھی
جاکر اون مین بیٹہا **ف** یعنی اون کی حلقے مین شریک ہوگیا تاکہ آپکے وعظ و نصیحت سنون اور دیکہون آپ
کیسی باتین کیا فرماتے ہین **ف** تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریون کا ذکر کیا فرمایا مومن کو جب بیماری پہونچتی
ہے پہر اللہ عزوجل اوس بیماری سے اوسکو عافیت دیتا ہے تو وہ بیماری اوسکی گذری ہوئی گناہون کا کفارہ ہو جاتی ہے اور

لیکن نصیحت ہوتی ہی یعنی تنبیہ ہوتی ہی وہ گناہوں گذشتہ سے توبہ کرتا ہی اور زمانہ آیندہ مین پرہیز کرتا ہی اور منافق جب
بیمار ہوتا ہی اور تندرستی دیا جاتا ہی تو وہ مانند اونٹ کے ہوتا ہی جیسے کہ اوسکے مالک نے اوسکو باندھا اور پھر چھوڑ دیا اور
اوس نے نہ جانا کہ کسلیے اوسکو باندھا اور کس لیے چھوڑ دیا تو ایک شخص نے آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ بیماری کیا چیز ہے
خدا کی قسم مین کبھی بیمار نہین ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اوٹھ جا تو ہم مین سے نہین ہی **ف**
یہ آپ نے تہدیدًا فرمایا یعنی مومن پر ضرور کچھ نہ کچھ صدمہ آتا ہی دنیا مین تاکہ آخرت مین اوسکے گناہون کا کفارہ ہو اور کافرون کو
دنیا مین اکثر راحت ملتی ہی کیونکہ آخرت مین اونکا کچھ حصہ ہی نہین جو کچھ ہے دنیا مین ہی فرمایا اللہ تعالے نے مَا لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ
مِنْ نَصِيبٍ **ف** عامر نے کہا ہم آپکے پاس بیٹھے ہی تھے کہ ایک شخص کمل پوش آیا اوسکے ہاتھ مین کچھ دبا ہوا تھا عرض کیا
یا رسول اللہ جب مین نے آپکو دیکھا تو آپکے پاس آنے لگا راہ مین ایک جھنڈ درختون کا دیکھا وہان چڑیا کی بچون کی آواز
سنی تو مین نے اونکو پکڑ لیا اپنے کمل مین لپیٹ لیا پھر اون کی مان آئی اور میرے سر پر گھومنے لگی مین نے اوسکے بچون کو
کھولا وہ بھی اون پر گر پڑی اور اونھی کے ساتھ قید ہو گئی اب اون سبھوکو مین اپنے ساتھ کمل مین لپیٹ کر لایا ہون آپ نے
فرمایا اون کو یہان رکھ تو مین نے رکھا لیکن مان نے اپنے بچون کا ساتھ نہ چھوڑا یعنی یہ نہین کیا کہ بچون کو چھوڑ کر اوڑ جاوے
تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اصحاب سے کیا تم تعجب کرتے ہو چڑیا کی محبت پر اپنے بچون سے اونہون نے کہا
ہان یا رسول اللہؐ آپ نے فرمایا قسم اوس شخص کی جس نے مجھے بھیجا سچا پیغمبر کر کے بیشک اللہ جل جلالہ اپنے بندون سے اس سے
زیادہ محبت رکھتا ہی جتنی یہ چڑیا اپنے بچون سے رکھتی ہی لیجا ان کو اور وہین رکھ آ جہان سے تو اون کو اوٹھا لایا ہی اور ان
کو بھی انکے ساتھ لیجا پھر وہ شخص لے گیا اون کو **ف** سبحان اللہ اللہ جل جلالہ اپنے بندون پر رحم کرے تو پھر کون کرے
وہی ہم سب کا مالک اور ربی ہی **عن** ابی موسے قال سمعت النبی صلے اللہ علیہ وسلم غیر مرة ولا مرتین یقول
اذا کان العبد یعمل عملا صالحا فشغله عنه مرض او سفر کتب له کصالح ما کان یعمل وهو صحیح
مقیم **ترجمہ** ابو موسے سے روایت ہی مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی بار کچھ ایکدو بار نہین فرماتے تھے آپ
جب بندہ نیک عمل کیا کرتا ہے پھر کوئی وجہ سے اوس کام سے رک جاتا ہے جیسے بیماری یا سفر سے تو اوسکے لیے اوتنا ہی ثواب لکھا
جاتا ہی جیسے کہ وہ اچھی طرح عمل کرتا تھا صحت اور اقامت مین **ف** یعنی جتنا ثواب اوسوقت لکھا جاتا تھا اوتنا ہی اب
بھی ہوگا **باب** عیادة النساء عورتون کی بیمار پرسی کو جانا **عن** ام علاء قالت عادنی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وانا مریضة فقال یا ام العلاء ابشری فان مرض المسلم یذهب الله به خطایاه
کما تذهب النار خبث الذهب **ترجمہ** ام علاء سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری عیادت کی اور
مین بیمار تھی تو آپ نے فرمایا اے ام علاء خوش ہو جا کیونکہ مسلمان کے گناہونکو بیماری ایسا صاف کر دیتی ہی جیسے انگار سونے کی
میل کو دور کر دیتی ہی (جب سونے کو تپاؤ تو میل کچیل سے صاف ہو جاتا ہی) اسی طرح مسلمان بھی جب بیمار ہو اور صبر و شکر کرے

تو اوسکے گناہ معاف ہوجاوینگے **عن** عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ انی لاعلم اشد آیۃ فی القرآن قال
ایۃ آیۃ یا عائشۃ قالت قول اللہ تعالی من یعمل سوء یجز بہ قال اما علمت یا عائشۃ ان المؤمن
تصیبہ النکبۃ او الشوکۃ فیکافئ باسوء عملہ ومن حوسب عذب قالت الیس اللہ یقول فسوف
یحاسب حسابا یسیرا قال ذاکم العرض یا عائشۃ من نوقش الحساب عذب **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین
عائشہ صدیقہ رضہ سے روایت ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین جانتی ہون اوس آیت کو جو سب آیتون سے سخت
ہے کلام اللہ مین آپ نے فرمایا بہلا کون سی آیت ہے بتاؤ اے عائشہ انہون نے کہا یہ آیت مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ یعنی
جو شخص برائی کریگا اوسکا بدلہ دیا جاویگا (جب یہ آیت اوتری تو صحابہ پر بہت شاق گذری کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ برائی
کا بدلہ قیامت مین ضرور لیا جاویگا) آپ نے فرمایا اے عائشہ کیا تو نہین جانتی مسلمان کو جب کوئی مصیبت پہونچتی
ہے تو وہ اوسکے برے کامونکا بدلہ ہوجاتی ہے البتہ جسکا حساب کیا جاویگا قیامت مین اوسکو عذاب ہوگا حضرت عائشہ
نے فرمایا اللہ تو فرماتا ہے **فسوف یحاسب حسابا یسیرا** قریب ہے کہ آسان محاسبہ لیا جاویگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اس سے مراد صرف اعمال کا پیش کرنا ہے اپنے بندے پر اے عائشہ جس سے جہگڑا ہوگا حساب مین اوسکو ضرور عذاب ہوگا

باب فی العیادۃ بیمار پرسی کا بیان **عن** اسامۃ بن زید قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعود
عبد اللہ بن ابی فی مرضہ الذی مات فیہ فلما دخل علیہ عرف فیہ الموت قال قد کنت انہاک
عن حب یہود قال فقد ابغضہم اسعد بن زرارۃ فمہ فلما مات اتاہ ابنہ فقال یا رسول اللہ ان عبد اللہ
بن ابی قد مات فاعطنی قمیصک اکفنہ فیہ فنزع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قمیصہ فاعطاہ
ایاہ **ترجمہ** اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے بیمار پرسی کو عبد اللہ بن ابی کی اوس بیماری
مین جسمین وہ مرگیا (ہرچند عبد اللہ بن ابی منافق بلکہ منافقون کا سرگروہ تہا مگر آپنے اوسکی ساتہہ ظاہرداری نہ
چہوڑی اور جہانتک ہوسکا احسان کیا اس خیال سے کہ یہ خود شرمندہ ہوکر نفاق چہوڑدے) جب آپنے اوسکو دیکہا تو معلوم
کرلیا کہ یہ مرجاویگا آپنے فرمایا مین تجہے منع کرتا تہا یہود کی دوستی سے عبد اللہ نے کہا اسعد بن زرارہ نے اون سے
بغض رکہا تو اوسکو کیا فائدہ ہوا (یعنی وہ بہی مرگیا وہ اپنی ذہنیت مین بہی نفع سمجہتا تہا کہ آدمی موت سے بچاور
یہی ضرر جانتا تہا کہ مرجاوے) جب عبد اللہ مرگیا تو اوسکا بیٹا آپ پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ عبد اللہ بن ابی مرگیا
آپ اپنا قمیص دیجیے تو مین اوسکا کفن کردون آپنے اپنا قمیص اوتار کر اوسکو دیدیا (سبحان اللہ کسی پیغمبر کے حسن اخلاق اس سے زیادہ
کیا ہونگے)

باب فی عیادۃ الذمی کافر ذمی کی بیمار پرسی کا بیان **عن** انس ان غلاما من الیہود کان
مرض فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودہ فقعد عند راسہ فقال لہ اسلم فنظر الی ابیہ وھو عند
راسہ فقال اطع ابا القاسم فاسلم فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقول الحمد للہ الذی انقذہ بی من

النار ترجمہ انس سے روایت ہے ایک لڑکا یہودی بیمار ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی عیادۃ کے لیے تشریف
لائے اور اوسکی سر کے پاس بیٹھے اور اوسکو آپ نے فرمایا تو مسلمان ہو جا تو اوس نے اپنے باپ کیطرف دیکھا اور اوسکا باپ بیٹھے
اوسکی سرہانے تہا تو اوسکے باپ نے اوس سے کہا ابو القاسم کی اطاعت کر یعنی حضرت کی تو وہ مسلمان ہوا پھر آپ کہڑے ہوئے
اور کہتے تہے تعریف ہے واسطے اللہ کے ایسا اللہ جسنے اوسکو آگ سے نجات دی میرے سبب سے ف اس سے معلوم ہوا کہ لڑکا جب
عقل رکہتا ہو تو اوسکا اسلام صحیح ہے باب المشی فی العیادۃ عیادت یعنی بیمار پرسی کو پاپیادہ جانا عن جابر
قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی لیس براکب بغل ولا برذون ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میری بیمار پرسی کو آتے تہے نہ خچر پر سوار ہوتے تہے نہ ترکی پر ف بلکہ پاپیادہ تشریف لاتے تھے کیونکہ اس میں
زیادہ ثواب ہے باب فی فضل العیادۃ عیادت یعنی بیمار پرسی کی فضیلت کا بیان عن انس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ فاحسن الوضوء واعاد اخاہ المسلم محتسبا بوعد من جہنم مسیرۃ سبعین
خریفا قلت یا ابا حمزۃ وما الخریف قال العام ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
شخص اچھی طرح سے وضو کرے یعنی پورا وضو کرے اور اپنے مسلمان بہائی کے عیادت کرے بقصد ثواب کے تو وہ دوزخ سے مقدار
ساٹھ خریف کے دور کیا جاتا ہے ثابت نے کہا میں نے ابو حمزہ سے کہا خریف کسکو کہتے ہیں انہوں نے کہا سال کو پس تو جو کوئی
مسلمان کی بیمار پرسی کرے خدا کیواسطے وہ جہنم سے ستر برس کی راہ پر دور رہیگا عن علی قال من رجل یعود مریضا
ممسیا الا خرج معہ سبعون الف ملک یستغفرون لہ حتی یصبح وکان لہ خریف فی الجنۃ ومن اتاہ
مصبحا خرج معہ سبعون الف ملک یستغفرون لہ حتی یمسی وکان لہ خریف فی الجنۃ ترجمہ
حضرت علی سے روایت ہے کہ نہیں کوئی ایسا شخص جو آخر روز میں بیمار کی عیادت کرے یعنی دوپہر سے بعد مگر اوسکی ساتھ
ستر ہزار فرشتے رحمت و مغفرت کے نکلتے ہیں اور اوس کے لیے دعا کرتے ہیں مغفرت کی فجر تک اور اوس کے لیے بہشت
میں ایک باغ معین کیا جاتا ہے اور جو کوئی اول روز یعنی صبح کو بیمار کی عیادت کرتا ہے تو اوسکی لیے بہی ستر ہزار فرشتے نکلتے
ہیں اور شام تک اوسکی مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور جنت میں اوس کے لیے ایک باغ مقرر کیا جاتا ہے عن علی عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ لم یذکر الخریف ترجمہ حضرت علی سے دوسری روایت بہی ایسی ہے کہ یہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مگر اوسمیں باغ کا ذکر نہیں ہے) باب فی العیادۃ مرارا کئی مرتبہ ایک بیمار کی بیمار پرسی کو جانا
عن عائشۃ قالت لما اصیب سعد بن معاذ یوم الخندق رماہ رجل فی الاکحل فضرب علیہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیمۃ فی المسجد لیعودہ من قریب ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے جب جنگ خندق
میں سعد بن معاذ زخمی ہوئے اون کے ہاتہ کی رگ میں ایک تیر لگا تہا (ایسا کہ خون بند نہ ہوتا تہا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اون کے لیے مسجد میں ایک خیمہ نصب کر دیا تہا تاکہ قریب سے اون کی بیمار پرسی کر لیا کریں ف مگر حضرت

سعد بن معاذ اچھے نہ ہوئے پر انہوں نے دعا کی کہ اے خدا میں زندہ رہوں جب تک بنی قریظہ کی بد عہدی کی سزا دیکھ لوں آخر بنی قریظہ کو سزا اونکو سزا ملی بعد اسکے اون کی وفات ہوئی **باب** العیادۃ من الرمد کسی مسلمان کی آنکھ دکھتی ہو تو عیادت کو جانا **عن** زید بن ارقم قال دعانی رسول الله صلی الله علیه وسلم من وجع کان بعینی **ترجمہ** زید بن ارقم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آنکھوں کے درد میں میری عیادت کی **باب** الخروج من الطاعون جہاں پر طاعون ہو وہاں سے چلے جانا کیسا ہے **عن** عبد الرحمن بن عوف سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اذا سمعتم به بارض فلا تقدموا علیه واذا وقع بارض وانتم بها فلا تخرجوا فرارا منه **ترجمہ** عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے جس زمین میں تم سنو کہ وہاں طاعون ہے تو وہاں مت جاؤ اور جس زمین میں تم ہو اور وہاں طاعون واقع ہو تو تم وہاں سے بھاگ نہ نکلو **ف** طاعون کہتے ہیں وبا کو یعنے مرض عام کو جو ہوا کے فساد سے ہوتا ہے بعضوں نے کہا طاعون ایک درد ہے جو روح کو فنا کر دیتا ہے بعضوں نے کہا طاعون ایک زخم ہے یا پھوڑا ہے جو اکثر بغل میں یا پشت میں نکلتا ہے حفظنا الله منه **باب** الدعاء للمریض بالشفاء عند العیادۃ جب بیمار یا بیمار پرسی کو جاوے تو اوس کے واسطے دعا کرے صحت اور سلامتی کی **عن** عائشة بنت سعد ان اباها قال اشتکیت بمکة فجاءنی النبی صلی الله علیه وسلم یعودنی ووضع یده علی جبهتی ثم مسح صدری وبطنی ثم قال اللهم اشف سعدا واتمم له هجرته **ترجمہ** عائشہ بنت سعد سے روایت ہے کہ اون کے باپ سعد بن وقاص نے کہا میں بیمار ہوا مکے میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میری عیادت کو اور آپ نے اپنا ہاتھ میری پیشانی پر رکھا بعد اوسکے میری سینے اور پیٹ پر پھیر فرمایا یا اللہ شفا دے سعد کو اور پوری کر ہجرت اوسکی **ف** یعنے مدینے میں پہونچا دے ہر چند مکہ اوس وقت فتح ہو گیا تھا مگر جہاں سے ہجرت کی وہاں رہنا صحابہؓ اچھا نہ جانتے تھے اللہ نے ایسا ہی کیا سعد مدینے میں مرے **عن** ابی موسی الاشعری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اطعموا الجائع وعودوا المریض وفکوا العانی **ترجمہ** ابی موسی اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانا کھلاؤ بھوکے کو اور عیادت کرو بیمار کی اور چھڑاؤ قیدی کو یعنے جو مسلمان کافروں پاس قید ہو جاوے یہ حدیث نسخہ مطبوعہ مصر میں اسباب میں نہیں ہے **باب** الدعاء للمریض عند العیادۃ بیمار پرسی کے وقت بیمار کے واسطے دعا کرنا **عن** ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من عاد مریضا لم یحضر اجله فقال عنده سبع مرار اسال الله العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک الا عافاه الله من ذلک المرض **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرے اور اوس کی موت نہ آئی ہو اور یہ سات بار وہاں بیٹھ کر پڑھے اسال الله العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک یعنے میں خدا سے چاہتا ہوں جو عظمت والا ہے بڑی عظمت والے تخت کا

ہالک ہے کہ تجھکو شفا دیوے تو اللہ جل جلالہ اوسکو ضرور شفا دیگا اُس بیماری سے **عن** ابن عمرو قال قال النبی صلی
اللہ علیہ وسلم اذا جاء الرجل یعود مریضا فلیقل **اللّٰہم** اشف عبدک ینکأ لک عدوا او یمشی لک الی جنازۃ
ترجمہ ابن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص بیمار کے پاس عیادت کو آوے تو چاہیے
کہ یون کہے اے اللہ شفا دے اپنے بندے کو کہ زخمی کرے تیری راہ مین دشمن کو اور چلے تیرے واسطے ساتھ کسی جنازہ کے **باب**
کراھیۃ تمنی الموت موت کی آرزو کرنا منع ہے **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا یدعون احدکم بالموت لضر نزل بہ ولکن لیقل **اللّٰہم** احینی ما کانت الحیاۃ خیرا لی وتوفنی اذا کانت
الوفات خیرا لی **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ آرزو کرے ایک تمہارا موت کی بسبب تکلیف
کے جو پہونچے اوسکو ولیکن اگر کہے تو یہ کہے اے اللہ جلا تو مجھکو جبتک کہ زندگی میرے لیے بہتر ہو اور مار مجھکو جب میرے لیے موت
بہتر ہو **عن** انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یتمنین احدکم الموت فذکر مثلہ
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ آرزو کرے کوئی تم مین سے موت کی پھر بیان کیا
اوسی طرح حدیث کو جیسی اوپر گزری **باب** موت الفجاۃ ناگہانی موت کا بیان (جو دفعۃً آجاوے) **عن** عبید
بن خالد السلمی رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال موت
الفجاۃ اخذۃ اسف **ترجمہ** عبید بن خالد سلمی سے روایت ہے جو ایک صحابی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ناگہان مرجانا غضب کی پکڑ ہے **ف** ناگہان مرنا اللہ کے غضب کی نشانی ہے بندے
کے لیے ایسی کہ اوسکو مہلت نہ دی کہ وہ سفر آخرت کا سامان درست کرتا یعنی توبہ اور عمل صالح کرتا یا وصیت کرتا **باب**
فضل من مات فی الطاعون جو شخص طاعون سے مرجاوے اوسکی فضیلت کا بیان **عن** جابر بن عتیک ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جاء یعود عبد اللہ بن ثابت فوجدہ قد غلب فصاح بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم
یجبہ فاسترجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال غلبنا علیک یا ابا الربیع فصاح النسوۃ وبکین فجعل ابن
عتیک یسکتہن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعہن فاذا وجب فلا تبکین باکیۃ قالوا وما
الوجوب یا رسول اللہ قال الموت قالت ابنتہ واللہ ان کنت لارجو ان تکون شہیدا فانک قد
کنت قضیت جہازک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل قد اوقع اجرہ علی قدر نیتہ
وما تعدون الشہادۃ قالوا القتل فی سبیل اللہ تعالی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہادۃ
سبع سوی القتل فی سبیل اللہ المطعون شہید والغرق شہید وصاحب ذات الجنب شہید والمبطون
شہید وصاحب الحریق شہید والذی یموت تحت الہدم شہید والمرأۃ تموت بجمع شہیدۃ
ترجمہ جابر بن عتیک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پرسی کو آئے عبد اللہ بن ثابت پاس دیکھا تو وہ بیہوش

ہین آپ نے زور سے اون کو پکارا انہون نے جواب نہ دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُون فرمایا اور کہا
ہم مغلوب ہو گئی تیرے باب مین اے ابا الربیع (یعنے ہم بہت سا چاہتے ہین کہ تم اچھے ہو جاو مگر اللہ کی تقدیر ہماری ارادے پر غالب ہے)
یہ سنکر عورتین چیخنے لگین اور رونے لگین تو ابن عتیک اونکو چپ کرانے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہمانے دو چھوڑ دو اونکو جب واجب ہو جاوے تو اوسوقت کوئی رونیوالی نہ روے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ واجب ہونے سے
کیا مراد ہے آپ نے فرمایا جب موت آجاوے اون کی بیٹی نے اپنے باپ (عبد اللہ بن ثابت) کو کہا قسم خدا کی ہم یہ سمجھتے تھے کہ
تم شہید ہو گے کیونکہ تم نے اپنے جہاد کا اسباب تیار کیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے ہر ایک کو ثواب اوسکی نیت
کے موافق دیگا (پر عذاب نیت سے نہ دیگا جبتک گناہ نہ کرے پھر بھی بخشش کی امید ہے) ہمارا مالک کیسا رحیم و کریم ہے تم لوگ
شہید ہونا کسکو جانتے ہو انہون نے کہا اللہ کی راہ مین (جہاد مین کافرون کے ہاتھ سے) مارے جانیکو **ف** یہی مشہور اور
معروف شہادت ہے اور مطلق شہادت سے بھی یہی مراد ہوتی ہے اور یہ شہادت سب قسمون کی شہادتون سے افضل ہے اور
انسان کے سوا اس سے بہتر موت نہین ہے **ت** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سواے قتل فی سبیل اللہ کے سات شہادتین
ہین ایک تو طاعون زدہ شہید ہے دوسرا جو ڈوب کر مرجاوے وہ شہید ہے تیسرا ذات الجنب کی بیماری سے جو مرجاوے تو وہ شہید ہے
چوتہا جو پیٹ کی بیماری سے یعنی دستون وغیرہ سے مرجاوے تو وہ شہید ہے پانچوان جو آگ مین جلکر مرجاوے تو شہید ہے
چھٹے جو دیوار یا چھت وغیرہ کے نیچے دب کر مرجاوے تو شہید ہے ساتوین وہ عورت جو پیٹ سے یا باکرہ مرجاوے شہید ہے **ف**
یعنی زچگی مین مرجاوے مگر ان لوگونکو شہادت کا ثواب ہوگا نہ حکم شہید کا)

باب المریض یؤخذ من اظفاره وعانته
موت کے قریب ناخون کاٹنا اور زیر ناف کے بال لینا بہتر ہے

عن ابی ھریرۃ قال ابتاع بنو الحرث بن عامر بن نوفل خبیبا وکان خبیب ھو قتل الحارث بن عامر یوم بدر فلبث خبیب عندھم اسیرا حتی اجمعوا لقتله فاستعار من ابنة الحارث موسی یستحد بھا فاعارته فدرج بنی لھا وھی غافلة حتی اتته فوجدته مخلیا وھو علی فخذه والموسی بیده ففزعت فزعة عرفھا فقال اتخشین ان اقتله ما کنت لافعل ذلک قال ابوداود روی ھذه القصة شعیب بن ابی حمزة عن الزھری اخبرنی عبید اللہ بن عیاض ان ابنة الحارث اخبرته انھم حین اجتمعوا یعنی لقتله استعار منھا موسی یستحد بھا فاعارته

ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ بنی حارث بن عامر بن نوفل نے خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ کو خریدا اسواسطے کہ خبیب نے
بدر کے دن حارث بن عامر کو قتل کیا تہا اسوسطے حارث کے بیٹون نے اون کو خریدا تاکہ اپنے باپ کے خون کا بدلہ لین) خبیب
اون کے پاس قید رہے (کیونکہ جب یہ پہونچے تہے تو اشہر حرم تہے انہون نے انتظار کیا کہ بعد گزر جانے مہینے حرام کے انکو قتل
کرین گے) یہانتک کہ سب جمع ہوئے انکو قتل کیواسطے اوسوقت خبیب نے حارث کی بیٹی سے ایک استرہ مانگا زیر ناف کے بال
لینے کو اوس نے استرہ دیا اوسی حالت مین ایک چھوٹا بچا اوسکا خبیب پاس جا پہونچا اور اوسکی ماں کو خبر نہ تھی جب وہ آئے تو دیکھا

کہ خبیب کے ران پر بیٹھا ہے اور استرہ خبیب کے ہاتھہ مین ہے یہ دیکھکر اوسکی مان سہم گئی یہانتک کہ خبیب نے اوسکا سہم جانا پہچان لیا تب خبیب نے کہا کیا تو خوف کرتی ہے کہ مین اسکو مار ڈالونگا مین ایسا کبھی نہ کرونگا **ف** اگرچہ تم میرے قتل کے درپے ہو کیونکہ چھوٹے بچون کا قتل کرنا کسی طرح درست نہین ہے پھر اون کافرون نے خبیب کو سولی دی تنعیم مین جو حرم سے خارج ہے خبیب نے کہا مجھے اتنی مہلت دو کہ مین دو رکعت نماز پڑہ لون کفار نے مہلت دی انہون نے دو رکعت نماز پڑہ کر یہ شعر پڑہی **شعر** ولست ابالی حین اقتل مسلما + علی ای شق کان لله مصرعی + وذلک فی ذات الاله وان یشأ + یبارک علی اوصال شلو ممزع + مجھکو کچھ پرواہ نہین جبکہ مین مارا جاتا ہون مسلمان کسی کروٹ پر ہو خدا کے لیے میرا مارا جانا اور یہ قتل میرا خدا کے لیے ہے اور جو خدا چاہے تو برکت دے عضو پارہ پارہ کے ٹکڑون مین **باب** حسن الظن بالله عند الموت مرتے وقت اللہ سے نیک گمان رکھنا چاہیے کہ وہ بخشدیگا **عن** جابر بن عبد الله قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول قبل موته بثلاث قال لا یموت احدکم الا وهو یحسن الظن بالله **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا جو آپ فرماتے تھے اپنی وفات سے تین دن پہلے نہ مرے کوئی تم مین سے مگر وہ اللہ کے ساتھ اپنا گمان نیک رکھتا ہو یعنے اللہ تعالی کے کرم اور مغفرت کا امیدوار ہو کر مرے یہ نہین کہ اوسکی رحمت سے مایوس ہو کر مرے **باب** تطهیر ثیاب المیت عند الموت جب آدمی مرنے لگے تو اوسکو صاف ستھرے کپڑے پہنا دینا بہتر ہے **عن** ابی سعید الخدری انه لما حضره الموت دعا بثیاب جدد فلبسها ثم قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول المیت یبعث فی ثیابه التی یموت فیها **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ جب اون کو موت آئی تو اونہون نے نئے کپڑے منگوا کر پہنے اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے سنا ہے آپ فرماتے تھے مردہ اونہین کپڑون مین اوٹھایا جاتا ہے جنمین مرتا ہے **ف** یعنی جو مرتے وقت اوسکے بدن مین ہوتے ہین مگر اکثر لوگون نے ان کپڑون سے کفن مراد لیا ہے اور کفن اچھے نئے کپڑون کا دینا بشرط استطاعت کے مستحب جانا ہے بعضون نے کہا کپڑون سے اعمال مراد ہین یعنی مرتے وقت اچھے عمل کرے **باب** ما یستحب ان یقال عند المیت من الکلام جسوقت کوئی آدمی مرنے لگے تو اوسکے پاس والے لوگونکو کیا کہنا چاہیے **عن** ام سلمة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا حضرتم المیت فقولوا خیرا فان الملائکة یؤمنون علی ما تقولون فلما مات ابو سلمة قلت یا رسول الله ما اقول قال قولی اللهم اغفر له واعقبنا عقبی صالحة قالت فاعقبنی الله تعالی به محمدا صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم قریب المرگ یا میت کے پاس جاؤ تو بھلی بات کہو یعنی دعاء مغفرت وغیرہ اسلیے کہ فرشتے آمین کہتے ہین اوسپر جو تم کہتے ہو پھر جب ابو سلمہ ام سلمہ کے پہلے خاوند مرگئے تو مین نے کہا یا رسول اللہ مین کیا کہون تو آپ نے مجھسے فرمایا کہہ یا اللہ

بخشدے اوسکو اور اوسکا بدلہ بہتر عنایت فرما ہم کو ام سلمہ نے کہا اللہ نے مجہکو اوسکی بدلے مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت فرمایا **باب** فی التلقین مرتے وقت کونسا کلمہ سکہانا چاہیے **عن** معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان اخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہوو وہ بہشت مین داخل ہوگا **ف** اللہم اجعل آخر کلامنا لا الہ الا اللہ ای خدا ہمارا آخیر کلام لا الہ الا اللہ کردے جب کسیکو سکرات شروع ہووے تو پاس والون کو چاہیے یہی کلمہ پڑہین اور مریض کو پڑہا دین تاکہ آخری کلام اوسکا یہہ ہوجاوے **عن** ابی سعید الخدری یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقنوا موتاکم قول لا الہ الا اللہ **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قریب ہو مرنے کے اوسکو یہہ کلمہ تلقین کرو لا الہ الا اللہ یعنی نہین ہے کوئی سچا معبود سوائے خدائے عزوجل کے زکینکہ توحید اصل ہے اسلام کی) **باب** تغمیض المیت میت کی آنکہین بند کردینا **عن** ام سلمۃ قالت دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی سلمۃ وقد شق بصرہ فاغمضہ فضج الناس من اہلہ فقال لا تدعوا علی انفسکم الا بخیر فان الملائکۃ یؤمنون علی ما تقولون ثم قال اللہم اغفر لابی سلمۃ وارفع درجتہ فی المہدیین واخلفہ فی عقبہ فی الغابرین واغفر لنا ولہ رب العالمین اللہم افسح لہ فی قبرہ ونور لہ فیہ **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت داخل ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابی سلمہ کے پاس اور تحقیق اوسکی آنکہین کہلی رہ گئین تہین تو آپنے اونکو بند کیا تو اون کے گہر والے چلائے یعنے اونکو معلوم ہوا کہ اب وہ مرگئی تب آنحضرت صلعم نے اونسے کہا کہ اپنی جانون پر سوا ئی بہلائی کے کوئی دعا نکرو اس لیے کہ تم جو کہتے ہو اوسپر فرشتے آمین کہتے ہین پہر حضرت نے فرمایا ای اللہ ابو سلمہ کو بخشدے اور اوسکا درجہ بلند کر راہ پانیوالون مین اور قائم مقام یعنے کارساز اور جانشین اوسکا کر اوسکے باقیماندہ لوگون مین اور ہم کو اور اوسکو بخشدے ای ساری جہانون کے پالنے والے اور اوسکی قبر اوسکی لیے کشادہ کر اور اوسکی قبر مین روشنی کردے **باب** الاسترجاع انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے کا بیان **عن** ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اصابت احدکم مصیبۃ فلیقل انا للہ وانا الیہ راجعون اللہم عندک احتسب مصیبتی فاجرنی فیہا وابدل لی بہا خیرا منہا **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسیکو تم مین کچہہ مصیبت یعنی تہوڑی یا بہت تکلیف پہونچے تو چاہیے کہ کہے بیشک ہم اللہ ہی کے ہین اور بیشک ہم اوسی پاس پہر کر جانیوالے ہین ای اللہ تیرے پاس مین اپنی مصیبت لاتا ہون مجہکو اوسمین ثواب دے اور اوس سے بہتر بدلا مجہکو دے **باب** المیت یسجی جب آدمی مرجاوے تو اوسکو کوئی کپڑا اوڑہا دینا **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سجی فی ثوب حبرۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمانی کپڑے سے ڈہانکے گئے یعنے جب آپ کی وفات ہوئی تو حضرت کو یمن کے کپڑے سے ڈہانکا **باب** القراءۃ عند المیت سکرات کیوقت کونسی سورت پڑہنا **عن** معقل بن یسار قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اقرؤا یٰس علی موتاکم **ترجمہ** معقل بن یسار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے مردون پر یٰس پڑھو یعنی جو مرنے لگے تو اوسکے پاس سورہ یٰس پڑھو تا اوسکی برکت سے تکلیف مین تخفیف ہو **باب الجلوس عند المصیبۃ** مصیبت کیوقت بیٹھ جانیکا بیان

عن عائشۃ قالت لما قتل زید بن حارثۃ وجعفر وعبد اللہ بن رواحۃ جلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد یعرف فی وجھہ الحزن وذکر القصۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب زید بن حارثہ و جعفر بن ابی طالب اور عبد اللہ بن رواحہ کے قتل کی خبر پہونچی تو آپ مسجد مین بیٹھ گئے (آپکے چہرے سے رنج معلوم ہوتا تھا) **باب التعزیۃ** میت کے وارثون کو تعزیت دینا

عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قبرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی میتا فلما فرغنا انصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانصرفنا معہ فلما حاذی بابہ وقف فاذا نحن بامرأۃ مقبلۃ قال اظنہ عرفھا فلما ذھبت اذا ھی فاطمۃ علیہا السلام فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اخرجک یا فاطمۃ من بیتک فقالت اتیت یا رسول اللہ اھل ھذا البیت فرحمت الیھم میتھم او عزیتھم بہ فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلعلک بلغت معھم الکدی قالت معاذ اللہ وقد سمعتک تذکر فیھا ما تذکر قال لو بلغت معھم الکدی فذکر تشدیدا فی ذلک فسألت ربیعۃ عن الکدی فقال القبور فیما احسب **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک میت کو دفنایا جب اوس سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے اور ہم بھی آپ کے ساتھ لوٹے یہانتک کہ ہم میت کے مکان تک پہونچے وہان آپ ٹھہر گئے دیکھا تو ایک عورت سامنے سے چلی آتی ہے راوی نے کہا مین سمجھتا ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس عورت کو پہچان لیا جب وہ عورت چلی گئی تو معلوم ہوا کہ وہ سیدۃ النسا فاطمہ زہرا تھین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسے پوچھا تم کس لئے نکلین اپنے گھر سے انہون نے کہا یا رسول اللہ مین اس گھر مین جہان میت ہوگئی تھی گئی تہی تا اوسکے لوگون کو تسلی دون اور تعزیت کرون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاید تم اون لوگون کے ساتھ قبرستان تک گئی ہو انہون نے کہا معاذ اللہ مین تو آپسے اسکا بیان سن چکی ہون (کہ عورتون کو قبرستان مین جانیسے آپنے منع کیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اون کے ساتھ قبرستان تک جاتین تو مین ایسا کرتا کچھ سختی سے آپنے ارشاد فرمایا **ف** مگر ابو داؤد اس سختی کی تصریح نسائی کی روایت مین ہے آپنے فرمایا اگر تو اون کے ساتھ قبرستان تک جاتی تو جنت کو نہ دیکھ سکتی یہانتک کہ تیرے باپ کا دادا اوسکو دیکھے یعنی عبد المطلب جنت مین جاوے اور اونکا جانا جنت مین مشکل ہے کیونکہ وہ مشرک ہی تہے۔ اس حدیث سے عورتون کو قبرستان مین جانا منع ہوا

باب الصبر عند الصدمۃ صبر کا ثواب اوسوقت ہے جب صدمہ ہوتے ہی صبر کرے یعنی تو رفتہ رفتہ تو سب کو صبر آجاتا ہے)

عن انس قال اتی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی امرأۃ تبکی علی صبی لھا فقال لھا اتقی اللہ

وصبري فقالت وما تبالي انت بمصيبتي فقيل لها هذا النبي صلى الله عليه وسلم فاتته فلم تجد على بابه بوابين فقالت يا رسول الله لم اعرفك فقال انما الصبر عند الصدمة الاولى او عند اول صدمة

ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت پاس گئے وہ اپنے بچے کے مرنے کے غم سے آواز کے ساتھ رو رہی تھی آپ نے اُس سے فرمایا تو خدا کے عذاب سے ڈر یعنی نوحہ مت کر ورنہ عذاب کیجاویگی اور صبر کر تو اُس عورت نے کہا میری مصیبت سی اُسمین تم گرفتار نہیں ہوئے ہو تو اوس سے کہا گیا یہہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین۔ یعنی اُس عورت نے آپکو نہیں پہچانا اور دیکھی جواب دیا تہا جب اوسکو آپکی خبر کی تو وہ عورت پھر حضرت پاس آئی آپکے دروازہ پر دربانون کو نہ پایا یعنی جیسے بادشاہون اور امیرون کے دروازون پر دربان ہوا کرتے ہین پھر اوس نے حضرت سے عرض کیا یا رسول اللہ مین نے آپکو پہچانا نہ تھا پھر آپنے اوس سے فرمایا کہ صبر کا اعتبار نہین مگر صدمہ کے شروع مین یا پہلے صدمے مین **ف** یعنی جب صدمہ پہونچے اوسی وقت صبر کرے اور زبان سے کوئی لفظ برا نہ نکالے تو اُس صورت مین صبر کا ثواب حاصل ہوگا یہ نہین کہ صدمہ ہوتے ہی خوب رو پیٹے برا بہلا کہا پہر آخر مجبور ہو کر صبر کیا **باب** البکاء علی المیت میت پر رونے کو بیان

عن اسامة بن زيد ان ابنة لرسول الله صلى الله عليه وسلم ارسلت اليه وانا معه وسعد واحسب ابيا ان ابني او ابنتي قد حضر فاشهدنا فارسل يقرئ السلام وقال قل لله ما اخذ وما اعطى وكل شئ عنده الى اجل فارسلت تقسم عليه فاتاها فوضع الصبي في حجر رسول الله صلى الله عليه وسلم ونفسه تقعقع ففاضت عينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له سعد ما هذا قال انها رحمة وضعها الله في قلوب من يشاء وانما يرحم الله من عباده الرحماء

ترجمہ اُسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی یعنی حضرت زینب نے کسی کو آپکی طرف بہیجا اور مین اور سعد آپکے ساتھ تہے اور شاید ابی بھی ساتھ تہے حضرت زینب نے کہلا بہیجا کہ میرے بیٹے یا بیٹی کی نزع ہے ہم سب وہان گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی زینب کو سلام کہلا بہیجا اور فرمایا کہ یہہ کہو تحقیق اللہ ہی کے لیے ہے جو چیز کہ لے لے اور اوسی کے لیے ہے جو چیز کہ دے یعنی اولاد وغیرہ تو اون کے ہلاک ہونے مین بہت جزع نہ چاہیے اس لیے کہ امانت اپنی لے لیتا ہے) اور ہر چیز نزدیک اوسکے ساتھ مدت معین کے ہے یعنی زندگی تیرے بیٹے کی بھی اتنے ہی تقدیر تہی کہ جتنا جیا پھر زینب نے آپکو بلا بہیجا اور قسم دیا کہ آپ تشریف لاہی ہی پہر حضرت تشریف لائے اور آپ کی گود مین بچے کو رکہا اور بچہ کی روح حرکت کرتے تہے یعنی جان کنی کیحالت تہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنکھون سے آنسو نکلنے لگے سعد نے آپ سے کہا کہ یا رسول اللہ یہ کیا ہے آپ نے فرمایا یہہ رحمت ہے اوسکو اللہ نے جسکے دل مین چاہا رکہا اور اللہ تعالے رحمت یعنی مہربانی نہین کرتا اپنے بندون مین کسی پر مگر رحمت کرنیوالون پر **ف** سعد نے گمان کیا کہ رونیکی سب اقسام حرام ہین اور حضرت بہولکر روئے تو آپ نے سعد کو آگاہ کیا کہ آنسوؤن سے رونا مکروہ اور حرام نہین بلکہ وہ تو رحمت ہے البتہ چلاکر رونا اور نوحہ اور گریبان چیرنا اور مونہہ پیٹنا حرام ہے **عن** انس بن مالك قال قال رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم ولد لی اللیلۃ غلام فسمیتہ باسم ابی ابراہیم فذکر الحدیث قال انس لقد رایتہ
یکید بنفسہ بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدمعت عینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال تدمع العین ویحزن القلب ولا نقول الا ما یرضی ربنا انا بک یا ابراہیم لمحزونون **ترجمہ** انس
بن مالک سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آجکی رات میرا ایک لڑکا پیدا ہوا ہے میں نے اوسکا نام اپنے دادا
کے نام پر ابراہیم رکھا ہے پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک انس نے کہا میں نے دیکھا اوس لڑکے کو اوسکی جان نکل رہی تھی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے **ف** بسبب رنج اور غم کے ابراہیم ماریہ قبطیہ کے
بطن سے پیدا ہوئے تھے **ف** اور آپ نے فرمایا آنسو بہاتی ہے آنکھ اور غم کرتا ہے دل اور نہیں کہتے ہم مگر وہی جو ہمارے رب
کو پسند آوے یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہیں اے ابراہیم تیری جدائی سے ہم غمناک ہیں **ف** آنکھ سے آنسو کا
نکلنا اور دل کا غم کرنا صبر کے مخالف نہیں بلکہ یہ رحمت اور نرم دلی کی نشانی ہے نوحہ کرنا اور شکوہ کرنا البتہ صبر
کے مخالف اور حرام ہے **باب فی النوح** چلا کر یا مردے کے اوصاف بیان کر کر رونا **عن** ام عطیۃ قالت ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہانا عن النیاحۃ **ترجمہ** ام عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع فرمایا نوحہ کرنے سے **عن** ابی سعید الخدری قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النائحۃ والمستمعۃ **ترجمہ**
ابی سعید خدری سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کیا نوحہ کرنیوالی عورت اور نوحہ سننے والی عورت کو **ف**
نوحہ کرنیوالی عورت یعنی جو عورت میت کی بھلائیاں بیان کر کر روے اور بعضوں نے کہا کہ میت پر آواز کے ساتھ
رونیکو نوحہ کہتے ہیں اور نوحہ سننے سے مراد یہ ہے جو قصداً اوسپر راضی ہو کر سنے **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان المیت لیعذب ببکاء اہلہ علیہ فذکر ذلک لعائشۃ فقالت وہل تعنی ابن عمر انما مر
النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی قبر فقال ان صاحب ہذا لیعذب واہلہ یبکون علیہ ثم قرأت ولا
تزر وازرۃ وزر اخری قال عن ابی معویۃ علی قبر یہودی **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا میت البتہ عذاب کیا جاتا ہے اوسکے گھر والوں کے رونے کے سبب سے جو اوسپر روتے ہیں حضرت عائشہ کے
پاس اسکا ذکر ہوا تو حضرت عائشہ نے کہا بھول گئے عبد اللہ بن عمر اور غلطی کی انہوں نے سچ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ایک قبر پر گزرے تو آپ نے فرمایا یہ صاحب قبر یعنی مردہ عذاب کیا جاتا ہے اور اوسکے گھر والے اسپر روتے ہیں پھر حضرت عائشہ
نے پڑھی یہ آیت ولا تزر وازرۃ وزر اخری اور نہیں اٹھاتا کوئی اوٹھانیوالا بوجھ دوسرے کا دوسری روایت میں ہے
کہ وہ قبر یہودی کی تھی **ف** یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجباً ارشاد فرمایا تھا کہ قبر میں تو میت کو عذاب ہو رہا ہے اور اوسکے
وارث یہاں رو رہے ہیں اس سے عبد اللہ بن عمر یہ سمجھے شاید وارثوں کے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے حالانکہ یہ غلط ہے کلام اللہ سے
عن یزید بن اوس قال دخلت علی ابی موسی وہو ثقیل فذہبت امرأتہ لتبکی او تہم بہ فقال لہا ابو موسی

اما سمعت ما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قالت بلی قال فسكت فلما مات ابو موسی قال یزید لقیت

المرأة فقلت لها ما قول ابی موسی لك اما سمعت ما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم سكت قالت قال

رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس منا من حلق ومن سلق ومن خرق ترجمہ یزید بن اوس سے روایت ہے میں ابو موسی
پاس گیا وہ بیمار تھے تو ان کی عورت نے رونے کا قصد کیا یا رونا شروع کیا ابو موسی نے اوس سے کہا تو نے نہیں سنا فرمودہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ بولی کیوں نہیں پھر وہ عورت چپ ہو رہی جب ابو موسی مر گئے تو میں اونکی عورت سے ملا اور میں نے پوچھا
وہ کیا تھا جو ابو موسی نے تم سے کہا تھا کیا تو نے نہیں سنا فرمودہ آنحضرت صلعم کا پھر تم چپ ہو رہی تھیں اوس نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے ہم میں سے وہ شخص جو میت کے غم میں اپنا سر منڈا ڈالے یا چلا کر روئے یا منہ
پیٹے یا کپڑے پھاڑے **ف** لوگوں کی رسم تھی کہ جب کوئی مر جاتا تو اوسکے غم میں یہ کام کرتے جیسے ہندوؤں میں بال منڈانے
کی رسم ہے سو آنحضرت نے منع فرمایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصیبت میں یا محرم میں جیسے عوام کی عادت ہے پیٹنا اور چلا کر
رونا حرام ہے اور ایسے لوگ حضرت کے طریق پر نہیں اس واسطے کہ مصیبت میں صبر لازم ہے اور اس قسم کے کام مخالف صبر کے ہیں

عن امرأة من المبایعات قالت كان فیما اخذ علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی المعروف الذی

اخذ علینا ان لا نعصیه فیه وان لا نخمش وجها ولا ندعو ویلا ولا نشق جیبا وان لا ننشر شعرا

ترجمہ ایک عورت سے روایت ہے جنہوں نے بیعت کی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ان باتوں میں جنکا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہم سے عہد لیا تھا یہ بھی تھے کہ ہم آپ کی نافرمانی نہ کریں دستور میں نہ نوچیں منہ اور خرابی اور تباہی نہ پکاریں اور نہ گریبان
پھاڑیں اور بال نہ بکھیریں **ف** یعنی موتی میں یہ حرکات نہ کریں اگر مصیبت پہونچے تو چپکے آہستہ آہستہ روویں صبر اور شکر کریں

باب صنعة الطعام لاهل المیت میت والوں کے گھر کہانا پکانا **عن** عبد الله بن جعفر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

اصنعوا لآل جعفر طعاما فانه قد اتاهم ما یشغلهم ترجمہ عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جعفر کے گھر والوں کے لیے کہانا تیار کرو ان پر ایسی مصیبت کا امر آیا ہے جو اوس سے اونکو فرصت نہ ہوگی **ف**
یعنی وہ رنج اور مصیبت میں ہیں کہانا پکانے کی فرصت اونکو نہ ہوگی اس سے معلوم ہوا کہ عزیزوں اور دوستوں اور ہمسایوں کو چاہیے کہ ان
میت کے گھر والوں پاس کہانا بھیجنا بہتر ہے **باب** فی ان الشهید لا یغسل شہید کو غسل نہ دینا **عن** جابر قال رمی

رجل بسهم فی صدره او فی حلقه فمات فادرج فی ثیابه كما هو قال ونحن مع رسول الله صلی الله علیه وسلم

ترجمہ جابر سے روایت ہے ایک شخص کے سینے میں یا حلق میں تیر لگا وہ مر گیا تو اوسی طرح اپنے کپڑوں میں لپیٹا گیا جیسا وہ تھا اور اوس
وقت ہم ساتھ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے **ف** یعنی اوس کے کپڑے نہ اوتارے گئے نہ اوسکو غسل دیا گیا کیونکہ وہ شہید تھا

عن ابن عباس قال امر رسول الله صلی الله علیه وسلم بقتلی احد ان ینزع عنهم الحدید والجلود وان یدفنوا

بدمائهم وثیابهم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد کے حق میں یہ فرمایا کہ اوتاریں اونکا

لوہا اور ہتیار اُتار ڈالو یعنی زرہ اور ہتیار اور چمڑا یعنی پوستین وغیرہ جو لہو سے بہری تہین اور وہ دفن کیے جاوین اپنے خون سمیت
اور کپڑون سمیت یعنی جو کپڑے خون مین بہرے ہین **عن** انس بن مالك ان شهداء احد لم يغسلوا ودفنوا
بدمائهم ولم يصل عليهم **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے شہداء احد بغیر غسل کے اپنے خون سمیت دفن ہوئے اور ان
پر نماز جنازہ بہی نہ پڑہی گئی **ف** اور بعضی روایتون مین ہے کہ پڑہی گئی مگر وہ روایتین قوی نہین ہین واللہ اعلم **عن**
انس ابن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر على حمزة وقد مثل به فقال لولا ان تجد صفية في نفسها
لتركته حتى تأكله العافية حتى يحشر من بطونها وقلت الثياب وكثرت القتلى فكان الرجل والرجلان
والثلاثة يكفنون في الثوب الواحد زاد قتيبة ثم يدفنون في قبر واحد فكان رسول الله صلى الله
عليه وسلم يسأل ايهم اكثر قرانا فيقدمه الى القبلة **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم (جنگ احد مین) حمزہ بن عبد المطلب پر گزرے تو دیکہا کہ وہ مثلہ کیے گئے ہین (یعنی کفار نے اونکے ناک کان وغیرہ
کاٹے ہین) آپ نے یہ دیکہکر فرمایا اگر صفیہ بہن حمزہ کی کو رنج نہ ہوتا تو مین حمزہ کی نعش کو پڑا رہنے دیتا یہانتک کہ درندے
اوسکو کہا جاتے پہر وہ حشر کے دن اونکے پیٹون سے نکلتا (اور شہادت کا انتہائی مرتبہ اونکو حاصل ہو جاتا اگرچہ اب بہی
حاصل ہے) اوسوقت کپڑون کی قلت بہی اور شہیدون کی کثرت تو ایک اور دو اور تین آدمی ایک ہی کپڑے مین کفن دیے
جاتے تہے قتیبہ نے زیادہ کیا پہر ایک ہی قبر مین دفن کیے جاتے تہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچہتے ان مین سے
کونسا شخص قرآن زیادہ جانتا تہا اوسکو آگے کرتے قبلہ کیجانب مین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ضرورت کیوقت ایک
کفن یا ایک قبر مین کئی آدمیون کو دفن کرنا درست ہے **عن** انس ان النبي صلى الله عليه وسلم مر بحمزة وقد مثل
به ولم يصل على احد من الشهداء غيره **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کو
دیکہا اور وہ مثلہ کیا تہا کافرون نے آپ نے کسی شہید پر نماز نہین پڑہی سوا حمزہ کے (اون پر پڑہی) **عن** جابر بن عبد الله
اخبره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يجمع بين الرجلين من قتلى احد ويقول ايهما اكثر
اخذا للقران فاذا اشير الى احدهما قدمه في اللحد وقال انا شهيد على هؤلاء يوم القيامة وامر بدفنهم
بدمائهم ولم يغسلوا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد کے شہیدون مین دو دو
آدمیون کو اکٹہا دفن کرتے تہے اور فرماتے تہے ان مدفونون مین قرآن کا حافظ زیادہ کون ہے جب کوئی بتا دیتا کہ یہ زیادہ حافظ ہے
تو آپ اوسکو آگے کرتے قبر مین آپ نے فرمایا مین ان پر گواہ ہون قیامت کے روز اور حکم کیا آپ نے اون کے دفن کر دینے کا خون
اور کپڑون مین اور نہین غسل دیا اونکو **عن** الليث بهذا الحديث بمعناه قال يجمع بين الرجلين من قتلى احد
في ثوب واحد **ترجمہ** لیث سے اسی طرح روایت ہے یعنی آپ احد کے شہیدون مین دو دو آدمیونکو اکٹہا ایک ہی کپڑے مین دفن
کرتے تہے **باب في ستر الميت عند غسله** غسل کیوقت میت کا ستر ڈہانپ دینا **عن** علي ان النبي صلى الله

علیہ وسلم قال لا تبرز فخذك ولا تنظرن الی فخذ حي ولا میت **ترجمہ** حضرت علیؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کھول ران اپنی اور مت دیکھ ران زندے کی نہ مردے کی (تو مردے کو بھی غسل دیتے وقت اسکا ستر ایک کپڑے سے چھپا دینا چاہیے) **عن** عبد اللہ بن زبیر قال سمعت عائشۃ تقول لما ارادوا غسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا واللہ ما ندری انجرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ثیابہ کما نجرد موتانا ام نغسلہ وعلیہ ثیابہ فلما اختلفوا القی اللہ علیہم النوم حتی ما منہم رجل الا وذقنہ فی صدرہ ثم کلمہم مکلم من ناحیۃ البیت لا یدرون من ھو ان اغسلوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ ثیابہ فقاموا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فغسلوہ وعلیہ قمیصہ یصبون الماء فوق القمیص ویدلکونہ بالقمیص دون ایدیہم وکانت عائشۃ تقول لو استقبلت من امری ما استدبرت ما غسلہ الا نساؤہ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے جب صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینا چاہا تو انہوں نے کہا قسم خدا کی ہم نہیں جانتے کیا آپ کے بدن سے اوتاریں جیسے اپنے مردوں کے کپڑے اوتارتے ہیں یا کپڑے پہنے رہنے دیں اور کپڑوں ہی پر غسل دیں جب اون لوگوں نے اسمین اختلاف کیا تو اللہ نے اون پر نیند بھیجی یہانتک کہ کوئی آدمی اون مین سے نہ تہا مگر اسکی ٹھوڑی اپنے سینہ پر تہی یعنی اونگھ گیا اور سو گیا اوسوقت ایک بات کرنیوالے کی آواز آئی گہر کے ایک کونے مین سے معلوم نہ ہوا کہ کون ہے بات کی وہ بات یہ تہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دو کپڑے پہنے ہوئے پہر سب لوگ اوٹھے اور آپ کو غسل دیا کرتہ پہنے ہوئے تو پانی ڈالتے تہے کرتے کے اوپر اور ملتے تہے آپکا جسم مبارک کرتے سے نہ اپنے ہاتھوں سے حضرت عائشہ کہتی ہین اگر پہلے سے مجھے یاد آتا جو بعد کو یاد آیا تو آپکی بی بیان آپ کو غسل دیتین **ف** وہ یہ تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے فرمایا اگر تو میرے سامنے مرجاوے تو مین تجھکو غسل اور کفن دون اور حضرت فاطمہ کو حضرت علیؓ نے غسل دیا اس سے معلوم ہوا کہ خاوند کو عورت غسل دے سکتی ہے اور عورت کو خاوند غسل دے سکتا ہے یہی جمہور علما کا قول ہے مگر اہل کوفہ کے نزدیک عورت خاوند کو غسل دے سکتی ہے لیکن خاوند عورت کو غسل دے نہیں سکتا پر اسپر کوئی دلیل قوی قائم نہین ہوئی **باب** کیف غسل المیت میت کو کیونکر غسل دیا جاوے **عن** ام عطیۃ قالت دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین توفیت ابنتہ فقال اغسلنہا ثلاثا او خمسا او اکثر من ذلك ان رایتن ذلك بماء وسدر واجعلن فی الاخرۃ کافورا او شیئا من کافور فاذا فرغتن فاذنني فلما فرغنا اٰذناہ فاعطانا حقوہ فقال اشعرنہا ایاہ قال عن مالك یعنی ازارہ ولم یقل مسدد دخل علینا **ترجمہ** ام عطیہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے انتقال کیا تو آئے ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا غسل دو اونکو تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ مناسب دیکھو تو پانی اور بیر کے پتے سے اور اخیر مین کافور یا کچھ کافور شریک کرو اور تم جب غسل سے فارغ ہو تو مجھے اطلاع دو کہا ام عطیہ نے جب غسل سے ہم فارغ ہوئے تو آپ کو خبر دی آپ نے اپنا تہبند دیا اور کہا

کہ بیہ اون کے بدن پر لپیٹ دو ارید بہ ازار اپنے تبرک کے طور پر دیا یہ صاحبزادی زینب تہین عن ام عطیة قالت
مشطناها ثلاثة قرون ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہی ہم نے اونکے سر کے بالون کی تین لٹین کر دین عن ام عطیة
قالت وضفرنا راسها ثلاثة قرون ثم القيناها خلفها مقدم راسها وقرنيها ترجمہ ام عطیہ کی روایت
ہی پھر ہمنے اونکے سر کے بالون کی تین لٹین گوندہ دین اور اونکو اون کے پیچھے ڈالدیا ایک لٹ سامنے والی بالون اور دو لٹین
ادہر اودہر کے بالون کی عن ام عطية ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لهن في غسل ابنته ابدان
بميامنها ومواضع الوضوء منها ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتون
فرمایا جو آپ کی صاحبزادی بی بی زینب کو غسل میت دیتے تہین کہ اوسکے داہنے طرفون سی اور وضو کے مقامون سی
غسل دینا شروع کرو ف معلوم ہوا کہ میت کے داہنے طرف سے غسل شروع کرنا سنت ہی اور اپنی طرف مین وضو کے مقامات
کو یعنی منہ اور ہاتھ کو مقدم کری عن ام عطية بمعنى حديث مالك زاد في حديث حفصة عن ام عطية
بنحو هذا وزادت فيه او سبعا او اكثر من ذلك ان رايتنه ترجمہ دوسری روایت مین بھی ایسا ہی ہے
جیسا اوپر گزرا ام عطیہ کی حدیث مین جسکو مالک نے روایت کیا اور جسکو حفصہ نے ام عطیہ سے روایت کیا اوسمین اتنا زیادہ ہے
غسل دو اوسکو تین بار یا پانچ بار یا سات بار یا اس سے زیادہ جتنا مناسب ہو عن محمد بن سيرين انه كان
ياخذ الغسل من ام عطية يغسل بالسدر مرتين والثالثة بالماء والكافور ترجمہ محمد بن سیرین غسل میت
سیکہتے تہے ام عطیہ سے تو وہ کہتے تہے پہلے دو بار بیری کی پانی سے غسل دیا جاوے پھر تیسری بار پانی اور کافور سے
باب في الكفن کفن کا بیان عن جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم انه خطب يوما
فذكر رجلا من اصحابه قبض فكفن في كفن غير طائل وقبر ليلا فزجر النبي صلى الله عليه وسلم
ان يقبر الرجل بالليل حتى يصلى عليه الا ان يضطر انسان الى ذلك وقال النبي صلى الله عليه وسلم
اذا كفن احدكم اخاه فليحسن كفنه ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
دن خطبہ پڑہا اور ایک شخص کا ذکر کیا اپنے اصحاب مین سے جو مر گیا تہا اور لوگون نے ناقص کفن دیکر دفن کر دیا رات کو
تہا تو آپ نے منع کیا کہ کوئی رات کو دفنا دے کسی کو جب تک اوسپر نماز نہ پڑہی جاوے (جماعت سے) مگر جس صورت مین مجبوری
ہو (جیسے خوف وغیرہ) یہ تو رات کو بھی دفن دینا برا نہین ہی اور فرمایا رسول اللہ تعالی علیہ وسلم نے جب کوئی تم مین
سے کفن دیوے اپنے بھائی کو تو اچھا کفن دیوے یعنی جو سنت کے موافق ہو اور صاف سفید ہو اور دہوبی ہو گرچہ پرانا ہو ف اس سے یہ مطلب
نہین کہ بہت قیمتی ہو بلکہ جامع ان کا سفید صاف پاک کپڑا مراد ہی اور اوسکے قدر و میاقت سے کم نہ ہو عن عائشة قالت
ادرج رسول الله صلى الله عليه وسلم في ثوب حبرة ثم اخر عنه ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی پہلے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لپیٹے گئے ایک چادر یمانی مین جو مخطط تہی (یعنی دہاریدار) پھر نکال لی گئی وہ چادر اور سفید چادر رکھی گئی عن جابر

قال سمعت رسول الله صلی الله علیہ وسلم یقول اذا توفی احدکم فوجد شیئا فلیکفن فی ثوب حبرة ترجمہ
جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے سنا آپ فرماتے تھے جب تم مین سے کوئی مرجاوے اور اوسکے وارث مالدار ہون
تو کفن دیوی حبرہ کا (حبرہ ایک عمدہ قسم کا کپڑا تہا یمن کا بنا ہوا) **عن** عائشة قالت کفن رسول الله صلی الله علیہ وسلم
فی ثلاثة اثواب یمانیة بیض لیس فیها قمیص ولا عمامة ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہی کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفن دیے گئے تین سفید کپڑون مین جو یمن کے تھے نہ اون مین قمیص تہا نہ عمامہ **ف**
یمن ملک کا نام ہی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفید کپڑا کفن کے لیے بہتر ہے صحاح سنہ اور حاکم نے روایت کیا ابن عباس
سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید کپڑے پہنا کرو اور اوسی مین کفن دیا کرو اپنے مردون کو اور یہ بھی معلوم
ہوا کہ تین کپڑون سے زیادہ کپڑے کفن مین شریک کرنا مکروہ ہے علے الخصوص عمامہ کہ متاخرین حنفیہ و مالکیہ نے تجویز
کیا ہے بالکل بدعت ہے **عن** عائشة مثله زاد من کرهه قال فذکر لعائشة قولهم فی ثوبین وبرد حبرة
فقالت قد اتی بالبرد ولکنهم ردوه ولم یکفنوه فیه ترجمہ حضرت عائشہ سے ایسا ہی مروی ہی اتنا زیادہ ہے
کہ ہم کپڑے روئی کے تھے پہر کسی نے حضرت عائشہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن مین دو سفید کپڑے اور ایک حبرہ
تہا (یعنی مخطط چادر) انہون نے کہا پہلے حبرہ آیا تہا لیکن صحابہ نے پہیر دیا اوسکو اور نہین کفن دیا آپ کو اوس مین
(بلکہ تینون کپڑے سفید تھے) **عن** ابن عباس قال کفن رسول الله صلی الله علیہ وسلم فی ثلاثة اثواب بنجرانیة
الحلة ثوبان وقمیصه الذی مات فیه قال ابوداود قال عثمان فی ثلاثة اثواب حلة حمراء
وقمیصه الذی مات فیه ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین کپڑون مین
کفن دیے گئے جو نجران (ایک ضلع ہے) کے بنے ہوئے تھے اون تین کپڑون مین ایک چادر اور ایک تہبند اور ایک وہ
قمیص تہا جسمین آپنے وفات پائی ابوداود نے کہا عثمان بن ابی شیبہ نے یون نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کفن دیے گئے تین کپڑون مین دو کپڑے سرخ (یعنی چادر اور تہبند) جوڑے کے اور ایک قمیص جسمین وفات پائے

باب کراهیة المغالاة فی الکفن کفن بہت گران قیمت لینا مکروہ ہے **عن** علی بن ابی طالب قال لا
تغالوا فی الکفن فانی سمعت رسول الله صلی الله علیہ وسلم یقول لا تغالوا فی الکفن فانه یسلبه سلبا
سریعا ترجمہ علی بن ابی طالب سے روایت ہی کہ کفن مین بہت قیمتی کپڑا نہ لگاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے
سنا ہی آپ فرماتے تھے کہ کفن مین زیادتی مت کرو اسلیے کہ وہ بہت جلد خراب ہوجاتا ہے **ف** یعنے جلدی پرانا ہو
خراب ہوجاتا ہے تو پھر کیا حاجت ہی نفیس اور بھاری قیمت کی غرضکہ اسراف کرنا منع ہی کفن مین اور اوسط درجہ کا کفن
مستحب ہے **عن** خباب قال ان مصعب بن عمیر قتل یوم احد ولم یکن له الا نمرة کنا اذا غطینا بها راسه
خرج رجلاه واذا غطینا رجلیه خرج راسه فقال رسول الله صلی الله علیہ وسلم غطوا بها راسه واجعلوا

علی رجلیه من الاذخر ترجمہ خباب سے روایت ہے مصعب بن عمیر احد کے دن شہید ہوئے تو سوائے ایک کملی کے کفن میسر نہ آیا
اور وہ کملی بھی ایسی چھوٹی تھی کہ جب ہم اون کے سر پر ڈالتے تھے تو پیر کھل جاتے تھے اور اگر پاؤن پر ڈالتے تھے تو سر کھل جاتا تھا تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کملی
سے سر کو ڈھانک دو اور پیرون پر گھاس رکھ دو **ف** معلوم ہوا جب کچھ میسر نہ آوے تو کفن میں ایک ہی کپڑا کفایت کرتا ہے **عن**
عبادة بن الصامت عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال خیر الکفن الحلة وخیر الاضحیة الکبش
الاقرن ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین کفن حلہ ہے اور بہترین
قربانی دنبہ ہے سینگ دار **ف** حلہ کہتے ہیں ایک تہبند اور چادر کو مقصود یہ ہے کہ ایک کپڑے سے دو کپڑے بہتر ہیں اور کفن
تو تین کپڑے ہیں اور مینڈھا سینگ دار اسلیے بہتر ہے کہ اکثر وہ زبردست اور موٹا تازہ ہوتا ہے **باب فی کفن المرأة**
عورت کے کفن کا بیان **عن** لیلی بنت قانف الثقفیة قالت کنت فیمن غسل ام کلثوم بنت رسول الله
صلی الله علیه وسلم عند وفاتها فکان اول ما اعطانا رسول الله صلی الله علیه وسلم الحقاء ثم الدرع
ثم الخمار ثم الملحفة ثم ادرجت بعد فی الثوب الاخر قالت ورسول الله صلی الله علیه وسلم جالس
عند الباب معه کفنها یناولناها ثوبا ثوبا ترجمہ لیلی بنت قانف ثقفیہ سے روایت ہے میں بھی ان
عورتون میں تھی جنہون نے غسل دیا تھا ام کلثوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو جب اونکا انتقال ہوا
تھا تو کفن کے کپڑون میں سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ازار دی پھر کرتہ دیا پھر سربند دیا پھر
چادر دی پھر ایک اور کپڑا دیا جو اوس سے لپیٹ دیا گیا لیلی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دروازے پر بیٹھے تھے اور
آپ پاس کفن کے کپڑے تھے آپ ہم کو ایک ایک کپڑا اون میں سے دیتے جاتے تھے **ف** تو مرد کے لیے کفن مسنون یہ
ہے ایک کفنی مونڈھون سے قدم تک اور ازار اور لفافہ یعنی دو چادریں سر سے قدم تک اور عورت کے لیے کفنی اور
اوڑھنی اور ازار اور لفافہ اور سینہ بند اوڑھنی دو ہاتھ کی لمبی اور ایک بالشت کی چوڑی ہو اور سینہ بند تین ہاتھ کا لمبا
اور چوڑا بغلون سے گھٹنون تک اور باقی تین کپڑے ویسے ہی جیسے مرد کے لیے یعنی کفنی مونڈھون سے قدم تک اور
دو چادریں سر سے لیکر پاؤن تک **باب** المسک للمیت میت کو مشک لگانا **عن** ابی سعید قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم اطیب طیبکم المسک ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے سب خوشبوؤن میں بہتر تمہاری مشک ہے (تو میت کو گویا کفن کو لگانا اوسکا بہتر ہوگا) **باب** التعجیل با
لجنازة جنازے کے تجہیز اور تکفین میں جلدی کرنا **عن** الحصین بن وحوح ان طلحة بن البراء مرض فاتاه
النبی صلی الله علیه وسلم یعوده فقال انی لا اری طلحة الا قد حدث فیه الموت فاذنونی به
وعجلوا فانه لا ینبغی لجیفة مسلم ان تحبس بین ظهرانی اهله ترجمہ حصین بن وحوح سے مروی ہے
کہ طلحہ بن براء بیمار ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کی عیادت کو آئے بعد اوس کے آپ نے فرمایا میں سمجھتا ہوں

طلحہ مر گئی ہونگے تو خبر دو مجھکو اون کی اور جلدی کرو اون کی تجہیز اور تکفین مین اسلیے کہ مسلمان کی نعش کو نہین چاہیے
کہ پڑی رہے اپنے گھر مین **ف** یعنے بے گور وکفن بلکہ جہانتک ہوسکے جلدی کرنا چاہیے اوسکی تجہیز اور تکفین مین البتہ اگر ضرورت
کیوجہ سے دیر ہو جاوے تو لاچاری اور مجبوری ہے **باب** فی الغسل من غسل المیّت میت کو جو غسل دے وہ خود بھی غسل
کرے **عن** عائشة انها حدثته ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یغتسل من اربع من الجنابة ویوم الجمعة
ومن الحجامة وغسل المیّت **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کیا کرتے
تھے چار چیزون سے ایک تو جنابت سے دوسرے جمعہ کے دن تیسرے پچھنے لگا کر چوتھے میت کو غسل دیکر مگر سوا جنابت کے
اور کوئی غسل فرض نہین ہے بلکہ سنت ہے **عن** ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من غسل
المیت فلیغتسل ومن حمله فلیتوضأ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میت
کو نہلاوے تو اوسکو چاہیے کہ خود بھی غسل کر لیوے اور جو کوئی جنازہ اٹھاوے تو وہ وضو کر لے **عن** ابی هریرة عن
النبی صلی الله علیه وسلم بمعناه قال ابو داود وهذا منسوخ سمعت احمد بن حنبل وسئل عن الغسل
من غسل المیت فقال یجزیه الوضوء قال ابو داود ادخل ابو صالح بینه وبین ابو هریرة فی هذا الحدیث
یعنی اسحاق مولی زائدة قال وحدیث مصعب فیه خصال لیس العمل علیه **ترجمہ** ابی ہریرہ سے
ایسا ہی مروی ہے۔ ابو داود نے کہا میت سے غسل کرنے کے حدیث منسوخ ہے مین نے سنا احمد بن حنبل سے جب اون سے
پوچھا گیا کہ میت کو غسل دیکر غسل کرنا کیسا ہے اونہون نے کہا وضو کافی ہے۔ خطابی نے کہا مین نہین جانتا کہ کسی فقیہ
نے واجب کیا ہو غسل کو میت کے غسل دینے سے نہ وضو کو میت کے اٹھانے سے شاید یہ غسل اور وضو مستحب ہو۔ بعضون نے
کہا یہ غسل مسنون ہے اور بعض سے وجوب بھی اسکا منقول ہے بہرحال احتیاط اسی مین ہے کہ غسل کر لیوے واللہ اعلم **باب**
فی تقبیل المیّت میت کو بوسہ دینا **عن** عائشة قالت رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقبل عثمان بن
مظعون وهو میت حتی رایت الدموع تسیل **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھا آپ بوسہ دیتے تھے عثمان بن مظعون کو اور وہ مر گئے تھے یہانتک کہ آنسو بہتے ہوئے آپکے مین نے دیکھے **ف**
عثمان بن مظعون مہاجرین مین سے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی تھے سب سے پہلے مہاجرین
مین اونکا انتقال مدینے مین ہوا **باب** فی الدفن باللیل رات کو دفن کرنیکا بیان **عن** جابر بن عبد الله قال
رای الناس نارا فی المقبرة فاتوها فاذا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی القبر واذا هو یقول ناولونی
صاحبکم فاذا هو الرجل الذی کان یرفع صوته بالذکر **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے لوگون
نے روشنی دیکھی رات کو قبرستان مین۔ تو وہان گئے دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے اندر کھڑے ہین اور فرماتے ہین
دو تم مجھے اپنے ساتھی کو یعنی نعش کو پھر معلوم ہوا وہ شخص تھا جو بلند آواز سے ذکر الٰہی کیا کرتا تھا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ رات کو

دفن کرنا جائز ہے اور یہی قول ہی جمہور علما اور ائمہ بعد کا **باب** فی المیت یحمل من ارض الی ارض مردے
کو ایک ملک سے دوسرے ملک لیجانا **عن** جابر بن عبد الله قال کنا حملنا القتلی یوم احد لندفنهم فجاء منادی
النبی صلی الله علیه وسلم فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم یامرکم ان تدفنوا القتلی فی مضاجعهم
فردد ناهم **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی جنگ احد کے روز ہم نے چاہا بلکہ اوٹھایا شہیدون کو دفن کرنے کیواسطے
(دوسری جگہہ مین لاکر) اتنے مین منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آیا اور پکارا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم
فرماتے ہین کہ دفن کرو مقتولین کو اونہی مقامون پر جہان وہ مارے گئی تہے سو ہم نے اون کی لاشون کو وہین رکھدیا **ف**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نعش کو ایک ملک سے دوسری ملک لیجانا ناجائز ہے **باب** فی الصفوف علی الجنازة
جنازہ کی نماز مین کتنی صفین کرے **عن** مالك بن هبيرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من مسلم
یموت فیصلی علیه ثلاثة صفوف من المسلمین الا اوجب قال فکان مالك اذا استقل اهل الجنازة
جزاهم ثلاثة صفوف للحديث **ترجمہ** مالک بن ہبیرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا
کوئی مسلمان نہین کہ وہ مر جاوے اور اوسپر مسلمانون کی تین صفین نماز پڑہین مگر اللہ تعالے اوسپر جنت واجب کرتا ہے
اور حضرت مالک جسوقت کہ آدمیون کو کم جانتے تو انکو تقسیم کرتے تین صفین بلحاظ اس حدیث کے **ف** اگرچہ ہر صف مین
تہوڑے تہوڑے آدمی ہوتے اور جو آدمی زیادہ ہون تو تین صفون سے زیادہ بہی کرنا درست ہے **باب** اتباع
النساء الجنائز عورتونکا جنازے کے ساتہہ جانا منع ہے **عن** ام عطية قالت نهينا ان نتبع الجنائز ولم يعزم
علينا **ترجمہ** ام عطیہ سے روایت ہے منع کی گئی ہم جنازون کے پیچھے چلنے سے اور ہمپر تاکید نہ کی گئی (اوسکی منع مین) **باب**
فضل الصلوة علی الجنائز وتشییعها جنازے پر نماز پڑہنے کی فضیلت اور اوس کے ساتہہ جانیکی فضیلت **عن** ابی هريرة
يرويه قال من تبع جنازة فصلی علیها فله قيراط ومن تبعها حتی یفرغ منها فله قيراطان اصغرهما
مثل احد او احدهما مثل احد **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص
جنازہ کے پیچھے جاوے یعنی ہمراہ جاوے پہر (شخص مذکور) اوسکی نماز پڑہی تو اوسکو قیراط بہر ثواب ہے اور جو کوئی تا ٹہرے کہ اوس کے
دفن وغیرہ سے فراغت پاوے تو اوس کے لیے دو قیراط برابر ثواب ہے اون دونون مین جو چہوٹا قیراط ہے وہ بہی مثل احد کے
پہاڑ کی ہے یا ایک قیراط اون مین سے احد کے برابر ہی (قیراط کہتے ہین دینار کے بارہوین حصے کو یہان قیراط سے مراد حصہ عظیم ہے)
عن ابی هريرة انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من خرج مع جنازة من بیتها وصلی
علیها فذکر معنی حدیث سفیان فارسل ابن عمر الی عائشة فقالت صدق ابو هريرة **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت
ہی کہ اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے جو شخص جنازے کے ساتہہ اوس کے گہر سے نکلے پہر نماز پڑہی
(تو اوسکو ایک قیراط کا ثواب ہے اور جو دفن تک ساتہہ رہی تو دو قیراط کا ثواب ہے) جب ابن عمر نے یہہ حدیث سنی تو حضرت

عائشہ سے پوچھا بھیجا انہون نے کہا ابوہریرہ نے سچ کہا تو ابن عمر کو پورا یقین ہوگیا اسپر) **عن** ابن عباس قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من مسلم یموت فیقوم علی جنازتہ اربعون رجلا لا یشرکون باللہ شیئا الا شفعوا فیہ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی آپ فرماتے تھی نہین کوئی ایسا مسلمان جو مرجاوے پہر اوسکے جنازہ پر چالیس مرد جو شرک نکرتے ہون خدا کے ساتھ نماز پڑہنے کہڑے ہون مگر یہہ کہ خدا اون کی سفارش اوسکے حقمین قبول کرتا ہی **ف** معلوم ہوا کہ چالیس موحد کا نماز جنازہ پڑہنا میت کی مغفرت کا سبب ہے عبداللہ بن عباس تلاش کرتے جنازہ کی نماز کیواسطے چالیس مسلمان جمع کرتے تھے اور جو عباس حدیث کے اور حضرت عائشہ کی روایت مین سو سو آدمیونکا ذکر ہے تو جب چالیس کی سفارش قبول ہی تو سو کے بدرجہ اولی قبول ہی اور جو حدیث آگے گزر گئی اوسمین تین صفون کا ذکر ہے **باب** فی النار یتبع بہا المیت جنازے کے ساتھ انگار لیجانا منع ہے

عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تتبع الجنازۃ بصوت ولا نار زاد ہارون ولا یمشی بین یدیہا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنازہ کے پیچھے آگ نہ رکھی جاوے نہ اوسکی پیچھے آواز ہو (رونے چلانے والون کی) نہ کوئی جنازہ کے آگے چلے **ف** بعض لوگونکا قاعدہ تہا کہ جنازے کے ساتھ انگار رکھتے تھے اوسمین عود دیا اگر جلاتے جاتے تھے مین اسکو منع کیا آپنے **باب** القیام للجنازۃ جنازہ کو آتے دیکھکر کہڑے ہوجانا **عن** عامر بن ربیعۃ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم الجنازۃ فقوموا لہا حتی تخلفکم او توضع **ترجمہ** عامر بن ربیعہ سے روایت ہی کہ اون کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ حدیث پہونچی جب تم جنازہ کو دیکہو تو اوٹھ کہڑے ہو یہان تک کہ وہ تم سے آگے بڑہ جاوے یا رکہدیا جاوے **ف** بعض علما کا عمل اسی حدیث پر ہی بعضون کے نزدیک یہہ حدیث منسوخ ہی **عن** ابی سعید الخدری عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تبعتم الجنازۃ فلا تجلسوا حتی توضع قال ابو داود روی ہذا الحدیث الثوری عن سہیل عن ابیہ عن ابی ہریرۃ قال فیہ حتی توضع بالارض ورواہ ابو معاویۃ عن سہیل قال حتی توضع فی اللحد وسفیان احفظ من ابی معاویۃ **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم جنازہ کے پیچھے چلو تو نہ بیٹھا کرو جبتک گردنون سے زمین پر نہ رکہا جاوے یا قبر مین نہ رکہا جاوے **ف** سنت یہی ہی کہ بدون جنازہ کے رکھے نہ بیٹھے کہ اکثر جنازہ اٹھانیوالونکو مدد کی حاجت ہوتی ہی بے جنازہ رکھی بیٹھنا مکروہ ہے البتہ جب جنازہ زمین پر رکہدیا جاوے تو اوسوقت بیٹھ جانا برا نہین ہی یہہ حکم اوس شخص کے لیے ہی جو جنازہ کے ساتھ ہو اور جو جنازے کو آتا دیکھے تو وہ کہڑا ہوجاوے بعض سلف کے نزدیک اور یہی قول ہی اوزاعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضون کے نزدیک کہڑا ہونا ضرور نہین اور یہہ قول ہی ابوحنیفہ اور مالک اور شافعی کا وہ کہتے ہین قیام کی حدیثین منسوخ ہین دوسری حدیث سے **عن** جابر قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ مرت بنا جنازۃ فقام لہا فلما ذہبنا لنحمل اذا ہی جنازۃ یہودی فقلنا یا رسول اللہ انما ہی جنازۃ یہودی فقال ان الموت فزع فاذا رایتم

بجنازة فقوموا ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ساتھ تھے اور راستے مین ایک جنازہ نکلا
تو آپ اوسکے لیے دفعۃً کھڑے ہوئے پھر جب ہم اوسکے اٹھانے کے لیے چلے تو معلوم ہوا کہ جنازہ یہودی کا ہے تو ہم نے حضرت سے
عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو یہودی کا جنازہ ہے تو آپ نے فرمایا البتہ موت ڈرنے کی چیز ہے سو جب تم جنازہ کو دیکھو تو اوٹھ
کھڑے ہو **ف** بعض کے نزدیک اول جنازہ دیکھکر اوٹھنا سنت تھا پھر منسوخ ہوا اب جنازہ دیکھکر اوٹھنا سنت نہین ہے **عن**
علی بن ابی طالب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قام فی الجنائز ثم قعد بعد **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کھڑے ہوا کرتے تھے جنازون مین پھر بیٹھنے لگے (اور کھڑے ہونا چھوڑ دیا) یہی دلیل ہے ائمہ حنفیہ وغیرہ کی **عن**
عبادة بن الصامت قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقوم فی الجنازة حتی توضع فی اللحد
فمر بہ حبر من الیہود فقال ھکذا نفعل فجلس النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اجلسوا خالفوھم **ترجمہ** عبادہ
بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنازہ کے لیے کھڑے ہوتے تو جبتک وہ قبر مین نہ رکھا جاتا آپ
نہ بیٹھتے پھر ایک یہود کا عالم آپ پاس آیا اور اوس نے کہا کہ ہم بھی اسی طرح کیا کرتے ہین یعنی جبتک مردہ کو قبر مین نہ رکھین
تب تک کھڑے رہتے ہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور فرمایا مخالفت کرو یہود کی **ف** کیونکہ یہود بہت مبغوض
تھے اللہ کے اوس زمانے مین اور دشمن تھے مسلمانون کے تو اون کی مخالفت بہتر تھی) **باب** الرکوب فی الجنازة
جنازے کے ساتھ سوار ہو کر چلنا منع ہے **عن** ثوبان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی بدابة وھو مع الجنازة
فابی ان یرکبھا فلما انصرف اتی بدابة فرکب فقیل لہ فقال ان الملائکة کانت تمشی فلم اکن لارکب
وھم یمشون فلما ذھبوا رکبت **ترجمہ** ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے لیے ایک جانور
لایا گیا اور آپ جنازے کے ساتھ تھے آپ نے سواری سے انکار کیا جب جنازہ سے فارغ ہو کر اوٹھے تو آپ ایک جانور پر سوار ہوئے لوگون
نے اوسکی وجہ پوچھی (کہ پہلے آپ کیون سوار نہین ہوئے تھے) آپ نے فرمایا پہلے جنازے کے ساتھ فرشتے پا پیادہ جا رہے تھے اسواسطے مین
سوار نہین ہوا جب وہ پانون سے چلتے تھے جب فرشتے چلے گئے تو مین سوار ہو گیا **عن** جابر بن سمرة قال صلی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم علی ابن الدحداح ونحن شھود ثم اتی بفرس فعقل حتی رکبہ فجعل یتوقص بہ ونحن نسعی حولہ
ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن دحداح کے جنازے کی نماز پڑھی اور ہم حاضر تھے پھر آپ
کی سواری کو ایک گھوڑا آیا آپ نے اوسکو باندھ دیا یہانتک کہ آپ سوار ہوئے اور گھوڑا اکودنے لگا ہم سب آپکے گرد دوڑتے جاتے
تھے) **باب** المشی امام الجنازة جنازے کے آگے چلنے کا بیان **عن** سالم عن ابیہ قال رایت النبی صلی اللہ
علیہ وسلم وابا بکر وعمر یمشون امام الجنازة **ترجمہ** سالم نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ مین نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق اور عمر بن الخطاب جنازہ کے آگے چلتے تھے **ف** معارض ہے اسکو جو روایت کیا ہے عبد الرزاق نے
کہ اوس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تا دم وفات جنازہ کے پیچھے چلتے رہے اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا کہ حضرت علی

جنازہ کے پیچھے چلتے تھے **عن** المغیرة بن شعبة قال واحسب ان اھل زیاد اخبرونی انہ رفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ و
سلم قال الراکب یسیر خلف الجنازة والماشی یمشی خلفھا وامامھا وعن یمینھا وعن یسارھا قریبا منھا
والسقط یصلی علیہ ویدعی لوالدیہ بالمغفرة والرحمة **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے یونس نے کہا میں گمان کرتا ہون
کہ زیاد والون نے یون کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار جنازہ کے پیچھے چلے اور پیادہ جنازہ کے پیچھے چلے اور آگے اور اوسکے داہنے
اوسکے اور بائین اوسکے اور پاس پاس اوسکے اور کچا بچہ نماز پڑہی جاوے اوسپر اور اوسکے ماں باپ کے لیے دعا کیجاوے بخشش
اور مغفرت کے ساتھ **ف** کچا بچہ وہ ہے جسکی مدت حمل پوری نہوی ہو لیکن جان پڑگئی ہو اور زندہ پیدا ہو اوس پر نماز
پڑھنا چاہیے اور جو جان نہ پڑی ہو یا مردہ پیدا ہو تو نماز پڑھنا ضرور نہیں ہے بلکہ یون ہی دفن کر دینا چاہیے **باب** الاسراع
بالجنازة جنازے کو جلدی لیچلنے کا بیان **عن** ابی ھریرة یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اسرعوا بالجنازة
فان تک صالحة فخیر تقدمونھا الیہ وان تک سوی ذلک فشر تضعونہ عن رقابکم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنازہ کو جلدی لیجایا کرو اس لیے کہ اگر مردہ نیک ہے تو تم اوسکو بھلائی کی
طرف جلدی پہونچاتے ہو یعنی قبر میں جا کر ثواب پاویگا اور اگر نیک نہیں ہے تو تم نے اپنی گردن سے شر کو اوتارا **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ کفن اور دفن میں جلدی کرنا مستحب ہے **عن** عبد الرحمن انہ کان فی جنازة عثمان بن ابی العاص و
کنا نمشی مشیا خفیفا فلحقنا ابو بکرة فرفع سوطہ قال لقد رأیتنا ونحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نرمل رملا **ترجمہ** عبد الرحمن سے روایت ہے ہم عثمان بن ابی العاص کے جنازے کے ساتھ تھے اور آہستہ آہستہ چلتے تھے
اسمین ابو بکرہ آن پہونچے اور اونہون نے اپنا کوڑا ہماری مارنیکو اوٹھایا اور کہا ہم نے دیکھا ہے جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ تھے جنازہ کو لیجاتے ہوئے تو جلدی جلدی چلتے تھے (جنازہ کو لیکر نہ بہت دوڑے نہ آہستہ سے چلے بلکہ ذرا تیزی سے
چلیے) **عن** عیینة بھذا الحدیث قال فی جنازة عبد الرحمن بن سمرة وقال فحمل علیھم ببغلتہ واھوی
بالسوط دوسری روایت میں بھی ایسا ہی ہے مگر اسمین یہ ہے کہ عبد الرحمن بن سمرہ کا جنازہ تھا اور ابو بکرہ نے اپنی خچر کو دوڑایا
اور کوڑے سے اشارہ کیا (کہ جلدی جلدی چلو) **عن** ابن مسعود قال سالنا نبینا صلی اللہ علیہ وسلم عن المشی
مع الجنازة فقال ما دون الخبب ان یکن خیرا تعجل الیہ وان یکن غیر ذلک فبعدا لاھل النار والجنازة
متبوعة ولا تتبع لیس معھا من تقدمھا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
پوچھا کہ جنازے کے ساتھ کیونکر چلنا چاہیے اونہون نے کہا جنب سے کچھ کم (جنب دوڑنے کی ایک قسم ہے) اگر وہ جنازہ نیک آدمی کا ہے
تو جلدی ہی پہونچا نیکی کو اور اگر نیک نہیں ہے تو جہنم والون کا دور رہنا بہتر ہے اور جنازہ آگے رہنا چاہیے (یعنے لوگون کو اوسکے
پیچھے چلنا چاہیے) نہ پیچھے اور جو جنازہ کے آگے چلتا ہے وہ گویا اوسکے ساتھ ہی نہیں ہے (یہ حدیث دلیل ہے ابو حنیفہ اور اوزاعی
کی) **باب** الامام یصلی علی من قتل نفسہ جو شخص خودکشی کرے یعنے اپنے تئین آپ مار ڈالے اوسپر امام نماز جنازہ کی نہ پڑہے **عن**

جابر بن سمرة قال مرض رجل فصيح عليه فجاء جاره الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انه قد مات
قال وما يدريك قال انا رايته قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه لم يمت قال فرجع فصيح عليه
فقالت امراته انطلق الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبره فقال الرجل اللهم العنه قال ثم انطلق الرجل
فراه قد نحر نفسه بمشقص فانطلق الى النبي صلى الله عليه وسلم فاخبره انه قد مات فقال ما يدريك
قال رايته ينحر نفسه بمشقص معه قال انت رايته قال نعم قال اذا لا اصلي عليه **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے
روایت ہی ایک شخص بیمار ہوا پہر اوسکی موت کی خبر مشہور ہوئی تو اوسکا ہمسایہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض
کیا یا رسول اللہ فلان شخص مر گیا آپ نے فرمایا تجھکو کیسے معلوم ہوا بولا مین نے خود اوسکو دیکھکر آیا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا وہ نہین مرا پہر وہ لوٹ گیا بعد اوس کے پہر خبر مشہور ہوئی اوسکی موت کی پہر وہی شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ
فلان شخص مر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ نہین مرا پہر وہ لوٹ آیا بعد اوسکی پہر خبر مشہور ہوئی اوسکی
موت کی تو اوسکی بی بی نے (یعنی مریض کی بی بی نے) اوسی شخص سے (یعنی ہمسایہ سے جو دو بار آچکا تہا) یہ کہا جا اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کر وہ بولا الٰہی اوسپر لعنت کر اوسپر راوی نے کہا پہر وہ شخص آیا اوس مریض پاس اور دیکھا اوسکو کہ اپنے
گلے کو کاٹ لیا ہی تیر کی پیکان سے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ وہ مر گیا آپ نے
فرمایا تجھکو کیونکر معلوم ہوا وہ بولا مین خود اوسکو دیکھکر آیا ہون اوسنے اپنا گلا کاٹ لیا ہی تیروں سے آپنے فرمایا تو نے دیکھا
وہ بولا ہان آپنے فرمایا پہر تو مین اوسپر نماز نہ پڑہونگا **باب** الصلوة على من قتلته الحدود جو شخص کسی حد شرعی
مین مارا جاوے اوسپر نماز جنازہ پڑہنا **عن** ابی برزة الاسلمی ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يصل على
ماعز بن مالك ولم ينه عن الصلاة عليه **ترجمہ** ابو برزہ اسلمی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز
بن مالک پر نماز نہین پڑہی (جو رجم کئے گئے تہے زنا کی حد مین) نہ منع کیا اور لوگون کو اون کے جنازے پر نماز پڑہنے سے **باب**
الصلاة على الطفل نابالغ لڑکے پر نماز جنازہ پڑہنا **عن** عائشة قالت مات ابراهيم بن النبي صلى الله عليه وسلم
وهو ابن ثمانية عشر شهرا فلم يصل عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی
جب حضرت ابراہیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون پر نماز
جنازہ نہین پڑہی (اس خیال سے کہ وہ معصوم ہین یا لوگون کے ساتھ نہ پڑہی اکیلے پڑہ لی جیسا دوسری روایت مین ہے **عن**
وائل بن داود قال سمعت البهی قال لما مات ابراهيم بن النبي صلى الله عليه وسلم صلى عليه رسول الله
صلى الله عليه وسلم فى المقاعد قال ابو داود قرات على سعيد بن يعقوب الطالقانی حدثکم ابن المبارك
عن يعقوب بن القعقاع عن عطاء ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى على ابنه ابراهيم وهو ابن سبعين
ليلة **ترجمہ** وائل بن داود سے روایت ہی مین نے سنا بہی سے جب ابراہیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کا انتقال

تہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون پر نماز پڑہی اپنی بیٹہنے کی جگہہ مین کہا ابو داؤد نے مین نے پڑہا سعید بن یعقوب طالقانی پر تم سے حدیث بیان کی۔ عبد اللہ بن المبارک نے یعقوب بن قعقاع سے انہون نے علما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی اپنے فرزند ارجمند حضرت ابراہیم پر اور اون کی عمر ستر رات کی تہی یعنی دس دن اور دو مہینے کی (یہ حدیث ابو داؤد نے پڑہ کر سنائی اپنے شیخ سعید بن یعقوب کو)

باب الصلاة على الجنازة في المسجد مسجد کے اندر جنازے کی نماز پڑہنا

عن عائشة قالت والله ما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم على سهيل بن البيضاء الا في المسجد **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے خدا کی قسم ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضا پر نہین نماز پڑہی مگر مسجد مین یعنی نماز جنازہ (تو مسجد مین نماز پڑہنا درست ہوا) **عن** عائشة قالت والله لقد صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم على ابني بيضاء في المسجد سهيل واخيه **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے خدا کی قسم ہے مقرر نماز پڑہی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیضا کی دونون بیٹون پر مسجد مین یعنی سہیل اور اوسکی بہائی پر جنازہ کی) **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى على جنازة في المسجد فلا شيء عليه **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسجد مین جنازہ کی نماز پڑہے اوسپر کچہہ گناہ نہین (دوسری روایت مین ہے اوسکو کچہہ اجر نہین تو مسجد مین نہ پڑہنا افضل ٹہرا)

باب الدفن عند طلوع الشمس وعند غروبها آفتاب نکلتے وقت یا ڈوبتے وقت دفن کرنا

عن عقبة بن عامر قال ثلاث ساعات كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهانا ان نصلي فيهن او نقبر فيهن موتانا حين تطلع الشمس بازغة حتى ترتفع وحين يقوم قائم الظهيرة حتى تميل وحين تضيف الشمس للغروب حتى تغرب او كما قال **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہے تین وقت مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو منع فرماتے تہے اون وقتون مین نماز پڑہنے اور دفن کرنے اپنے مردون کے ایک تو جب سورج نکلے چمکتا ہوا یہانتک کہ وہ بلند ہو جاوے اور دوسرے جب سیدہ کہڑا ہو دوپہر کا کہڑا ہونیوالا یہانتک کہ ڈہلے سورج اور تیسری جس وقت کہ آفتاب ڈوبنے کو جہکے **ف** دفن کرنے سے اس حدیث مین مراد جنازہ ہے اور بعضون نے دفن میت کہا ہے تو نفی اس سے ہوگی جو عمداً ان وقتون مین دفن کرے اور اگر اتفاق سے ایسے وقتون مین دفن میت کا موقعہ پڑجاوے تو بالاتفاق جائز ہے (مسک الختام)

باب اذا حضر جنائز الرجال والنساء من يقدم جب مرد اور عورت دونون کے جنازے آجاوین تو کسکو آگے کرین

عن عمار مولى الحرث بن نوفل انه شهد جنازة ام كلثوم وابنها فجعل الغلام مما يلي الامام فانكرت ذلك وفي القوم ابن عباس وابو سعيد الخدري وابو قتادة وابو هريرة فقالوا هذه السنة **ترجمہ** عمار سے جو مولی ہے حارث بن نوفل کا روایت ہے وہ حاضر ہوئے ام کلثوم کے جنازے پر اور اون کے لڑکے کے جنازے مین تو لڑکا امام کے نزدیک رکہا گیا اور عورت امام سے دور رکہی گئی قبلے سے قریب مین نے اسپر انکار کیا (یعنی مین نے اسکو خلاف سنت جانا) اور قوم لوگون مین عبد اللہ بن عباس اور ابو سعید خدری اور ابو قتادہ اور ابوہریرہ تہے اون سب نے کہا

یہی سنت ہے **ف** یعنی پہلے لڑکون کو رکہنا پھر عورتون کو اوس پر **باب** این یقوم الامام من المیت اذا صلی علیہ جب امام نماز جنازہ کی پڑہا وے تو میت کے کس عضو کے مقابل کہڑا ہووے **عن** نافع ابی غالب قال کنت فی سکۃ المربد فمرت جنازۃ معہا ناس کثیر قالوا جنازۃ عبد اللہ بن عمیر فتبعتہا فاذا انا برجل علیہ کساء رقیق علی بریذینۃ علی راسہ خرقۃ تقیہ من الشمس فقلت من ہذا الدہقان قالوا ہذا انس بن مالک فلما وضعت الجنازۃ قام انس فصلی علیہا وانا خلفہ لا یحول بینی وبینہ شیء فقام عند راسہ فکبر اربع تکبیرات لم یطل ولم یسرع ثم ذہب یقعد فقالوا یا ابا حمزۃ المراۃ الانصاریۃ فقربوہا وعلیہا نعش اخضر فقام عند عجیزتہا فصلی علیہا نحو صلاتہ علی الرجل ثم جلس فقال العلاء بن زیاد یا ابا حمزۃ ہکذا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی علی الجنازۃ کصلاتک یکبر علیہا اربعا ویقوم عند راس الرجل وعجیزۃ المراۃ قال نعم قال یا ابا حمزۃ غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم غزوت معہ حنینا فخرج المشرکون فحملوا علینا حتی راینا خیلنا وراء ظہورنا وفی القوم رجل یحمل علینا فیدقنا ویحطمنا فہزمہم اللہ وجعل یجاء بہم فیبایعونہ علی الاسلام فقال رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان علی نذرا ان جاء اللہ بالرجل الذی کان منذ الیوم یحطمنا لاضربن عنقہ فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجیء بالرجل فلما رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا رسول اللہ تبت الی اللہ فامسک رسول اللہ لا یبایعہ لیفی الآخر بنذرہ قال فجعل الرجل یتصدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیامرہ بقتلہ وجعل یہاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقتلہ فلما رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لا یصنع شیئا بایعہ فقال الرجل یا رسول اللہ نذری فقال انی لم امسک عنہ منذ الیوم الا لتوفی بنذرک فقال یا رسول اللہ الا اومضت الی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ لیس لنبی ان یومض قال ابو غالب فسالت عن صنیع انس فی قیامہ علی المراۃ عند عجیزتہا فحدثونی انہ انما کان لانہ لم تکن النعوش فکان یقوم الامام حیال عجیزتہا یسترہا من القوم **ترجمہ** نافع سے جسکی کنیت ابو غالب ہے روایت ہے مین سکۃ المربد (ایک موضع ہے) مین تہا اتنے مین ایک جنازہ نکلا اوس کے ساتھ بہت لوگ تھے لوگون نے کہا عبد اللہ بن عمر کا جنازہ ہے یہ سنکر مین بہی اوسکے پیچہے چلا تو مین نے ایک شخص کو دیکہا باریک کمل اوڑہے ہوئے ایک چہوٹے راس کے گہوڑے پر سوار ہے اونپر سر پر ایک کپڑے کا ٹکڑا دہوپ سے بچاؤ کے لیے ڈالے ہوئے ہے مین نے پوچہا یہ زمیندار کون ہے لوگون نے کہا انس بن مالک ہین (جنہون نے دس برس تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی سنہ ۹۲ یا سنہ ۹۳ مین اونکا انتقال ہوا اور سو سے زیادہ اون

کی عمر ہوئی) جب جنازہ رکھا گیا تو انس کھڑے ہوئی اور انہون نے نماز پڑہائی مین نے اون کے پیچھے تہا یہ بہی اور اون
کے بیچ مین کچہ آڑ نہ تھی انہون نے چار تکبیرین کہین نہ بہت دیر مین نماز پڑہی نہ جلدی پھر جانے لگے بیٹہنے کو لوگون نے کہا
اے ابا حمزہ (کنیت ہی حضرت انس کی) یہ عورت انصاری کا جنازہ ہے پہا اوسکو نزدیک لائے اور وہ ایک سبز تابوت میز
تھی تو انس کھڑے ہوئے اوسکی کوے کے سامنے (یعنی سر کے سامنے کہڑے نہین ہوئے جیسے مرد کے سر کے مقابل کہڑے ہوئے
تہے) پھر نماز پڑہی اوسپر اوسی طرح جیسے مرد پر نماز پڑہی تھی بعد اوس کے بیٹہے تو علا بن زیاد نے کہا اے ابا حمزہ کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنازے پہ اسی طرح نماز پڑہتے تہے جیسے تم نے پڑہی اور چار تکبیرین کہتے تہے اور مرد کے سر کے سامنے
کہڑے ہوتے تہے اور عورت کے کولے کے سامنے انس نے کہا ہان رسول اللہ صلعم اسی طرح نماز پڑہتے تہے وراستے مقام مین
کھڑے ہوتے تہے پھر علا بن زیاد نے کہا اے ابا حمزہ کیا تم نے جہاد کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کے ساتھ انہون نے
کہا ہان مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہا غزوہ حنین مین جو سنہ ۸ ہجری مین ہوا حنین ایک جگہہ کا نام ہے
نواح طائف مین آپ وہان کے کفار پر جو بقصد جنگ جمع ہوکر نکلے تہے لشکر لیگئے بارہ ہزار آدمی ہمرکاب ہمایون مین تہے) پھر
مشرکین نکلے اور انہون نے ہمپر حملہ کیا یہانتک کہ ہم نے اپنے گہوڑون کو اپنی پیٹہ کے پیچھے دیکہا (یعنی بہاگ نکلے) اور کافرون
مین ایک شخص تہا جو ہمپر حملہ کرتا تہا اور تلوار سے زخمی کرتا تہا اور مارتا تہا پھر اللہ نے اونکو شکست دی **ف** جب آپ
نے مسلمانون کا یہ حال دیکہا تو اپنی خچر کو آگے بڑہایا اور کہنا شروع کیا انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب پھر عباس
نے مسلمانونکو آواز دی وہ اوٹ کر آئے اور کافرونپر سخت حملہ کیا آپ نے ایک مٹھی خاک اور کنکریون کی کافرونپر ماری اور فرمایا
شاہت الوجوہ یعنی بُرے ہوئے منہ کافرون کے تب کافرون کو شکست ہوئی اور وہ بہاگ کھڑے ہوئے بیشمار مال غنیمت مسلمانون
کے ہاتہہ مین آیا **ت** اور اونکو لانا شروع کیا وہ آ آکر بیعت کرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم سے اسلام پہ ایک شخص نے
جو آپ کی صحابہ مین سے تہا یہ نذر کی کہ اگر اللہ اوس شخص کو لاویگا جو اوسدن ہم کو زخمی کرتا تہا تو مین اوسکی گردن مارونگا
یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہو رہے اور وہ شخص حاضر کیا گیا جب اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا
تو کہا یا رسول اللہ مین نے توبہ کی اللہ سے آپ نے توقف کیا اوس سے بیعت کرنے مین اس خیال سے کہ وہ صحابی اپنی نذر پوری
کرے (یعنی جلد اوسکو مار ڈالے) مگر وہ صحابی اس انتظار مین تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجہکو حکم کرین اوس کے قتل کا
تو مین قتل کرون اور ڈرتا تہا ایسا نہو مین اوسکو قتل کر ڈالون اور آپ خفا ہون جب آپ نے دیکہا کہ وہ صحابی کچہہ نہین کرتا (یعنی کسی طرح
اوسکو قتل نہین کرتا) تو مجبور ہوکر آپ نے اوس سے بیعت کر لی تب وہ صحابی بولا یا رسول اللہ میری نذر کیسی پوری ہوگی آپ نے
فرمایا مین جو اب تک رکا رہا اور اوس سے بیعت نہ کی تو اسی خیال سے کہ تو اپنی نذر پوری کرے وہ بولا یا رسول اللہ آپ نے مجھے اشارہ
کیون نہ کر دیا آپ نے فرمایا پیغمبر کو اشارہ کرنا لائق نہین ہے (اس لیے کہ اشارہ ایک چوری کی بات ہے اور ایسے افعال پیغمبرون کی شایان
نہین ہین) پھر ابو غالب نے کہا مین نے لوگون سے پوچھا کہ انس عورت کے کولے پاس کیون کہڑے ہوئے لوگون نے بیان کیا اسواسطے

کہ اگلے زمانے مین تابوت نہ تھی تو امام عورت کے کولہے پاس کھڑا ہوتا تاکہ مقتدیون سے اوسکی نعش چھپی رہی اور جسد کفن مین چھپی ہتی ہی مگر پردہ پوشی جہانتک ہو سکی بہتر ہے **عن** سمرة بن جندب قال صليت وراء النبي صلى الله عليه وسلم على امرأة ماتت في نفاسها فقام عليها للصلوة وسطها **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ایک عورت جنازہ پر جو وہ اپنے حالت نفاس مین مر گئی تہی تو آپ اوس کے جنازہ کے بیچ کھڑے ہوئے

باب التكبير على الجنازة جنازہ کی نماز مین تکبیرین کہنے کا بیان **عن** الشعبي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر بقبر رطب فصفوا عليه وكبر عليه اربعا فقلت للشعبي من حدثك قال الثقة من شهد عبد الله بن عباس **ترجمہ** شعبی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک تازی قبر پر گزری تو آپ آگے کھڑے ہوئے اور صحابہ نے صف باندہی آپ نے چار تکبیرین کہین ابو اسحاق نے کہا مین نے شعبی سے پوچھا تم سے یہہ حدیث کس نے بیان کی انہون نے کہا ایک معتبر آدمی نے یعنی عبد اللہ بن عباس سے سنا جو اوس وقت موجود تہے **عن** ابن ابي ليلى قال كان زيد يعني ابن ارقم يكبر على جنائزنا اربعا وانه كبر على جنازة خمسا فسالته فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكبرها **ترجمہ** ابن ابی لیلی سے روایت ہی زید بن ارقم جو صحابی ہین وہ ہمارے جنازون پر چار تکبیرین کہا کرتے تہے اور ایکبار ایک جنازہ پر اونہون نے پانچ تکبیرین کہین تو ہم نے اون سے پوچھا کہ آپ ہمیشہ چار تکبیرین کہتے تہے آج پانچ کیون کہین تو اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ تکبیرین کہا کرتے تہے **ف** کبھی اور کبھی چار کہتے جب پانچ تکبیرین کہی تو پہلے تکبیر کے بعد ثنا پڑہی دوسری کے بعد فاتحہ تیسری کے بعد درود شریف چوتھی کے بعد دعا پانچوین کے بعد سلام

باب ما يقرأ على الجنازة جنازہ کی نماز مین سورہ فاتحہ پڑہنا **عن** عبد الله بن عوف قال صليت مع ابن عباس على الجنازة فقرأ بفاتحة الكتاب فقال انها من السنة **ترجمہ** عبد اللہ بن عوف سے روایت ہی نماز پڑہی مین نے ابن عباس کے ساتھ ایک جنازہ پر تو سورۂ فاتحہ پڑہی یعنی تکبیر اولی کے بعد اور کہا یہہ سنت ہی **ف** یہی مذہب ہے محققین علما کا یعنی چار تکبیرین کہے اور سورۂ فاتحہ پڑہے مع ایک سورت کے بعد تکبیر اولی کے

باب الدعاء للميت میت کیواسطے دعا کرنے کا بیان **عن** ابي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا صليتم على الميت فاخلصوا له الدعاء **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے آپ فرماتے تہے جب تم میت پر نماز پڑہو تو اوس کے لیے اخلاص سے دعا کرو یعنی کسی کے دکھانے سنانے کو نہو محض اللہ کی خوشنودی منظور ہو اور دل سے دعا کرے **عن** علي بن شماخ قال شهدت مروان سال ابا هريرة كيف سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي على الجنازة قال امع الذي قلت قال نعم قال كلام كان بينهما قبل ذلك قال ابو هريرة اللهم انت ربها وانت خلقتها وانت هديتها للاسلام وانت قبضت روحها وانت اعلم بسرها وعلانيتها جئناك شفعاء فاغفر له **ترجمہ** علی بن شماخ سے روایت ہی مین موجود تہا

مروان پاس اوس نے پوچہا ابو ہریرہ سے تم نے سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ جنازے کی نماز مین کون سی دعا پڑہتے تہے ابو ہریرہ
نے کہا کیا تو مجہ سے ان باتون کے ساتہ پوچہتا ہے جو کچہ کہا ہی (شاید مروان مین اور ابو ہریرہ مین کچہ سخت کلامی ہو گئی تہی) مروان نے
کہا ہان - ابو ہریرہ نے کہا آپ یہ دعا پڑہتے تہے - اللہم انت ربہا اخیر تک نکلی تو اوسکا رب ہے اور تو نے اوسکو پیدا کیا اور تو نے اوسکو راہ دکہائی
اسلام کیطرف اور تو نے اوس کی جان کہینچ لی اور تو خوب جانتا ہی اوسکی ظاہر اور باطن کو ہم اوس کے سفارش کرنیوالے حاضر ہوئے ہین سو تو
اوسکو بخشدی عن ابی ھریرۃ قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی جنازۃ فقال اللہم اغفر لحینا ومیتنا
وصغیرنا وکبیرنا وذکرنا وانثانا وشاھدنا وغائبنا اللہم من احییتہ منا فاحیہ علی الایمان
ومن توفیتہ منا فتوفہ علی الاسلام اللہم لاتحرمنا اجرہ ولا تضلنا بعدہ ترجمہ ابی ہریرہ سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ کی پڑہی تو فرمایا آلہی بخشدے ہماری زندون اور مردون کو اور ہماری چہوٹون
کو اور بڑون کو اور ہماری مردون کو اور عورتون کو اور ہمارے حاضر کو اور غائب کو آلہی ہماری مین جسکو تو زندہ رکہی تو اوسکو ایمان
پر زندہ رکہہ اور ہماری مین جسکو تو مارے تو اوسکو اسلام پر مار آلہی ہمکو تو اوس کے ثواب سے محروم مت رکہہ اور بعد اوسکی ہم کو فتنی مین مت
ڈال عن واثلۃ بن الاسقع قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی رجل من المسلمین فسمعتہ یقول
اللہم ان فلان بن فلان فی ذمتک فقہ فتنۃ القبر قال عبد الرحمن فی ذمتک وحبل جوارک
فقہ من فتنۃ القبر وعذاب النار وانت اھل الوفاء والحمد اللہم فاغفر لہ وارحمہ انک انت الغفور
الرحیم قال عبد الرحمن عن مروان بن جناح ترجمہ واثلہ بن اسقع سے روایت ہی نماز پڑہی ہمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتہ مسلمانون مین سی ایک شخص پر تو مینی حضرت سی سنا آپ فرماتے تہے اللہم ان فلان بن فلان اخیر تک یعنی مقرر
فلانا فلانے کا بیٹا تیری امان مین ہی یعنے اسلیے کہ وہ تجہپر ایمان رکہتا تہا اور قرآن کے ساتہ چنگل مارنیوالا تہا کہ وہ امن دینی والا
ہی تو اوسکو قبر کے فتنے سے بچالے یعنے اوسکے عذاب سے اور آگ کے عذاب سے اور تو صاحب وفا کا ہی کہ بندون کے ساتہ جو
عہد اور وعدہ کیا ہے اوسکو پورا کرتا ہی اور تو صاحب حمد کا ہی آلہی بخشش کر اوسکی واسطے اور اوسپر رحم کر مقرر تو بخشنی والا اور مہربان
ہی اوسکی گناہون کو معاف کر دیگا باب الصلوۃ علی القبر قبر کے اوپر جاکر جنازے کی نماز پڑہنا عن ابی ھریرۃ
ان امرأۃ سوداء او رجلا کان یقم المسجد ففقدہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسال عنہ فقیل مات فقال الا
اذنتمونی بہ قال دلونی علی قبرہ فدلوہ فصلی علیہ ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی ایک کالی عورت یا ایک مرد مسجد
مین جہاڑو دیا کرتا تہا ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو نہ پایا تو پوچہا اوسکو لوگون نے کہا وہ شخص مرگیا آپنے فرمایا
تم نے مجہکو خبر نہ کی اب مجہے اوسکی قبر بتاؤ لوگون نے قبر بتادی آپنے جاکر اوسکی قبر پر نماز پڑہی ف جمہور علما کا بہی قول ہے کہ قبر پر
نماز جنازہ پڑہنا درست ہی اور یہی صحیح ہی) باب فی الصلاۃ علی المسلم یموت فی بلاد الشرک جو مسلمان کافرون
کے ملک مین جاوے اوس پر نماز جنازہ پڑہنا عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعی للناس النجاشی

فی الیوم الذی مات فیه وخرج بهم الی المصلی فصف بهم وکبر اربع تکبیرات ترجمہ
ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو خبر پہونچائی نجاشی کے مرنے کی جس دن وہ مرا آپ اپنے
صحابہ کے ساتھ عیدگاہ کیطرف نکلے پھر اون کے ساتھ صف باندہی اور چار تکبیرین کہین **ف** نجاشی لقب
ہی حبشہ کے بادشاہ کا اور اوس نجاشی کا نام اصحمہ تہا جسپر حضرت نے نماز پڑہی وہ اول نصاری کے دین پر تہا
پھر حضرت پر ایمان لایا اور جو صحابہ وہان گئے اون کی خوب طرح سے خدمت کی پھر جب وہ مرا تو حضرت نے
خبر بیان کی اور عیدگاہ مین جاکر صحابہ کے ساتھ اوسکے جنازہ کی نماز پڑہی **عن** ابی بردۃ عن ابیه
قال امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ننطلق الی ارض النجاشی فذکر حدیثه
قال النجاشی اشهد انه رسول الله صلی الله علیه وسلم وانه الذی بشر به عیسی بن
مریم ولولا ما انا فیه من الملك لاتیته حتی احمل نعلیه ترجمہ ابی بردہ نے اپنے باپ سے
روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم کیا نجاشی کے ملک مین چلے جانیکا جب کافرون نے
ایذا دی اور تکلیف پہونچائی پھر بیان کیا قصہ اوسکا نجاشی نے کہا مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ محمد
اللہ کے رسول ہین اور محمد ہے وہ شخص ہین جن کی بشارت دی عیسی بن مریم علیہ السلام نے اور مین اگر سلطنت
کے کامون مین مشغول نہوتا تو اون کے پاس جاتا اور اون کی جوتیان اوٹہاتا **ف** جاننا چاہیے کہ نجاشی حبش
کی ملک مین مرا تہا لیکن مدینے مین آپنے اوسکے جنازے کی نماز پڑہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز جنازہ
میت غائب پر درست ہی اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اکثر سلف کا **باب** فی جمع الموتی
فی قبر والقبر یعلم کئی آدمیون کو ایک قبر مین دفن کرنا اور قبر کیطرف خطاب کرنا **عن**
المطلب قال لما مات عثمان بن مظعون اخرج بجنازته فدفن امر النبی صلی الله علیه وسلم
رجلا ان یاتیه بحجر فلم یستطع حمله فقام الیها رسول الله صلی الله علیه وسلم وحسر عن
ذراعیه قال کثیر قال المطلب قال الذی یخبرنی ذلك عن رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال کانی انظر الی بیاض ذراعی رسول الله صلی الله علیه وسلم حین حسر عنهما ثم حملها
فوضعها عند راسه وقال اتعلم بها قبر اخی وادفن الیه من مات من اهلی
ترجمہ مطلب سے روایت ہے عثمان بن مظعون جب مرے تو اونکا جنازہ نکالا گیا اور دفن کیے گئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم کیا جو آپ کے پاس پتہر لاوے یعنے بڑا پتہر تا علامت
کے لیے رکہا جاوے تو وہ شخص اوس پتہر کو نہ اوٹہا سکا پہر اوسکے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے
ہوئے اور آپنے اپنے دونون ہاتہون کے آستینین چڑہائین مطلب راوی نے کہا اوس شخص نے مجہکو

خبر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گویا کہ مین دیکھتا ہون رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دونون ہاتھون کی سفیدی کی طرف جس وقت آپ نے دونون ہاتھون کو کھولا اور اوسکو اوٹھا کر عثمان کی قبر کے سرہانے رکھا اور فرمایا اسی قبر تو جانتی ہے یہہ میرا بہائی ہے اور اوسکے پاس اور شخص کو دفن کرونگا جو میرے اہلبیت مین سے مریگا ف عثمان بن مظعون کو آپ نے اپنا بہائی فرمایا اس لحاظ سے کہ اون سے اخوت دینی تھی بعضون نے کہا درحقیقت بھائی تہے کیونکہ وہ قریش مین سے تھے بعضون نے کہا آپ کے رضاعی بھائی تہے عثمان بن مظعون نے ساری عمر کبھی شراب نہین پیا نہ جاہلیت مین نہ اسلام مین[4] اور سب سے پہلے مہاجرین مین وہ دفن کیے گئے بقیع مین راضی ہوا اون سے اللہ جل جلالہ اور سب صحابہ اور تابعین سے اور اون کی طفیل سے ہم گنہگارون کا بھی بیڑا پار کرے + شکر خدا کا تمام ہوا پارہ بیسوان سنن ابی داؤد کے بتیس[32] پارون مین سے اب شروع ہوتا ہے پارہ اکیسوان اوس کے فضل اور احسان اور مدد پر توکل اور اعتماد کرکے

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

[4] اور رسول خدا صلعم کے بعد مہاجرون سے انتقال کیا مہاجرین مین سے بقیع مین دفن ہوئے

تم الجزء العشرون ویتلوہ الجزء الحادی والعشرون ان شاء اللہ تعالی

فہرست پارہ بستم سنن ابی داود علیہ الرحمۃ

تمت بعونہ تعالیٰ

الجزء الحادی والعشرون

پارہ اکیسوان

باب فی الحفار یجد العظم هل یتنکب ذلک المکان قبر کہودنیوالا اگر مردی کی ہڈی دیکھے تو اوسکو توڑے
بلکہ چہوڑدے اور دوسری جگہہ کہودے **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کسر عظم المیت
ککسرہ حیا **ترجمہ** ام المؤمنین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردہ کی ہڈی توڑنا
ایسا ہی جیسا زندہ کی ہڈی توڑنا **باب** فی اللحد بغلی قبر بنانیکا بیان **عن** ابن عباس قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللحد لنا والشق لغیرنا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا لحد ہماری واسطے ہے اور شق غیروں کے لیے ہی **ف** یعنی غیر انبیا کیواسطے یا غیر اہل اسلام کیواسطے شق کہتے
ہین صندوقی قبر کو اور لحد بغلی قبر کو تو بغلی افضل ہے اور صندوقی بھی درست ہی **باب** کم یدخل القبر
کتنے آدمی قبر کے اندر جاوین میت کو رکہنے کے لیے **عن** عامر قال غسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی
والفضل و اسامۃ بن زید وهم ادخلوه قبره قال وحدثنی مرحب او ابن ابی مرحب انهم ادخلوا
معهم عبد الرحمن بن عوف فلما فرغ علی قال انما یلی الرجل اهله **ترجمہ** عامر شعبی سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا حضرت علی رض اور فضل بن عباس اور اسامہ بن زید نے اور اونہون نے قبر
کے اندر رکہا راوی نے کہا مرحب یا ابن ابی مرحب نے (یعنی شعبی نے) بیان کیا کہ اون لوگون نے اپنے ساتھ عبد الرحمن بن عوف کو بھی شریک
کر لیا جب فارغ ہوئے دفن سے تو حضرت علی نے کہا ہر آدمی کے کام اوسی کے گھر والے کیا کرتے ہین **ف** یہ اسواسطے
کہا کہ اور صحابہ کو جو حضرت علی سے سن اور عمر مین زیادہ تھے ناگوار نہ ہو کہ ہم سے یہ کام کیون نہ لیا گیا علی اور ابن عباس تو حضرت
کے بہائی تھے اور اسامہ مولی کے بیٹے تھے **عن** ابی مرحب ان عبد الرحمن بن عوف نزل فی قبر النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال کانی انظر الیهم اربعۃ **ترجمہ** ابو مرحب سے روایت ہے کہ عبد الرحمن بن عوف رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مین اوترے تھے گویا کہ مین دیکھ رہا ہون اون چارون آدمیون کو (علی اور فضل بن عباس اور اسامہ اور
عبد الرحمن بن عوف) **باب** فی المیت یدخل من قبل رجلیہ میت قبر مین پائنتی کیطرف سے لایا جاوے **عن**
ابی اسحق قال اوصی الحرث ان یصلی علیہ عبد اللہ بن یزید فصلی علیہ ثم ادخلہ القبر من قبل
رجلی القبر وقال هذا من السنۃ **ترجمہ** ابی اسحاق سے روایت ہی حارث نے وصیت کی تھی کہ اونپر عبد اللہ
بن یزید نماز پڑہین تو عبد اللہ بن یزید نے اون پر نماز پڑہی اور اون کو قبر مین داخل کیا پائنتی کیطرف سے اور کہا یہہ سنت
ہی **ف** یہی قول ہے شافعی اور اکثر علما کا **باب** الجلوس عند القبر قبر کے پاس کیونکر بیٹہنا چاہیے

عن البراء بن عازب قال خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی جنازة رجل من الانصار فانتہینا الی القبر ولم یلحد بعد فجلس النبی صلی الله علیه وسلم مستقبل القبلة وجلسنا معہ

ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ایک شخص انصاری کے جنازہ میں جب قبر پر پہونچے تو ابھی کھدی نہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ کیطرف مونھہ کر کے بیٹھ گئے اور آپکے ساتھ ہم بھی بیٹھ گئے

باب فی الدعاء للمیت اذا وضع فی قبرہ میت کو جب قبر میں رکھنے لگیں تو کیا دعا پڑھیں **عن** ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا وضع المیت فی القبر قال بسم الله وعلی سنة رسول الله صلی الله علیه وسلم هذا لفظ مسلم ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میت کو جب قبر میں رکھتے تھے تو فرماتے تھے میں اللہ کے نام کے ساتھ رکھتا ہوں اور اللہ کے رسول کے شریعت پر یعنی بسم اللہ وعلی سنة رسول اللہ فرماتے یہ الفاظ مسلم بن ابراہیم نے نقل کیے

باب الرجل یموت له قرابة مشرك مسلمان کا کوئی رشتہ دار مشرک مرجاوے تو کیا کرے **عن** علی علیه السلام قال قلت للنبی صلی الله علیه وسلم ان عمك الشیخ الضال قد مات قال اذهب فوار اباك ثم لا تحدثن شیئا حتی تاتینی فذهبت فواریته وجئته فامرنی فاغتسلت ودعا لی

ترجمہ حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ کا بوڑھا چچا گمراہ گذر گیا (یعنی ابو طالب حضرت علی کے باپ) رسول اللہ صلعم نے فرمایا جا اور اپنے باپ کو گاڑ کر آ بیچ میں اور کوئی کام کرنا جبتک میرے پاس لوٹ کر نہ آنا میں گیا اور ابو طالب کو مٹی میں چھپا کر آیا آپ نے حکم فرمایا مجھی غسل کرنے کا تو میں نے غسل کیا اور آپنے میرے واسطے دعا کی (اس سے غسل میت ثابت ہوا)

باب فی تعمیق القبر قبر کو گہرا اور نیچا کھودنا **عن** هشام بن عامر قال جاءت الانصار الی رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم احد فقالوا اصابنا قرح وجهد فکیف تامرنا قال احفروا واوسعوا واجعلوا الرجلین والثلاثة فی القبر قیل فایهم یقدم قال اکثرهم قرانا قال اصیب ابی یومئذ عامر بین اثنین او قال واحد ترجمہ ہشام بن عامر سے روایت ہے کہ احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انصار آئے اور کہا ہم زخمی ہیں اور تھکے ہوئے ہیں) تو آپ نے فرمایا قبریں کشادہ کھودو اور دو دو تین تین کو ایک ایک قبر میں رکھو لوگوں نے کہا کسکو آگے کریں آپنے فرمایا جو قرآن زیادہ جانتا ہو ہشام نے کہا میرا باپ عامر بھی اوس دن شہید ہوا اور دو یا ایک آدمی کے ساتھ دفن ہوا **ف** دوسری روایت میں جو آگے آتی ہے کہ قبر کو گہرا کھودو محمد بن الحسن نے کہا قبر کا گہراؤ اتنا چاہیے کہ اندر قبر کے متوسط قد کا آدمی کھڑا ہو تو سینے تک ہو اور اس سے زیادہ افضل ہے **عن** حمید بن هلال باسناد ومعناه زاد فیه واعمقوا ترجمہ اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ قبر کو گہرا کرو۔ قبر کے گہرا کرنے میں یہی منفعت ہے کہ مردے کی عفونت زمین پر رہنے والوں کو اثر نہیں کرتی اور بدبو نہیں آتی

باب فی تسویة القبر قبر کو برابر کرنا اوس پر عمارت بنانا **عن** ابی الهیاج الاسدی قال بعثنی علی

قال ابعثك علی ما بعثنی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا ادع قبرا مشرفا الا سویتہ ولا
تمثالا الا طمستہ ترجمہ ابی الہیاج اسدی سے روایت ہے کہ مجھے حضرت علی نے بھیجا اور فرمایا کہ کیا بھیجوں میں تجھکو
اوس کام پر جسکام پر مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا اور وہ یہہ کام ہے کہ تو کسی قبر بلند کو بغیر برابر کیے
مت چھوڑیو اور کسی تصویر کو بغیر مٹائے کے نہ چھوڑیو ف مراد تصویر سے ذی روح کی تصویر ہے مجسم ہو یا منقش اور
بعضوں نے صرف مجسم میں بھی کو خاص کیا ہے (اس حدیث سے قبر کے اونچا کرنیکی یا اوس پر عمارت بنانے کی ممانعت نکلتی ہے) عن ابی علی الہمدانی قال کنا مع فضالۃ بن عبید برودس من ارض الروم فتوفی صاحب
لنا فامر فضالۃ بقبرہ فسوی ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامر بتسویتہا
قال ابوداؤد رودس جزیرۃ فی البحر ترجمہ ابو علی ہمدانی سے روایت ہے ہم فضالہ بن عبید کے ساتھ
تھے رودس میں (جو ایک جزیرہ ہے اسکندریہ کے سامنے) جو ملک روم میں ہے وہاں ہمارا ایک رفیق گزر گیا تو فضالہ نے
حکم کیا اوسکی قبر زمین کے برابر بنائی گئی بعد اوس کے کہا میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ حکم کرتے
تھے قبروں کے برابر کرنیکا (یعنی زمین کے ساتھ برابر کرنیکا اونچا نہ بنانے کا لیکن اگر نشان کیواسطے کسی قدر بلند کر
دیوے یا وہاں پتھر رکھدیوے تو درست ہے) عن القاسم قال دخلت علی عائشۃ فقلت یا امہ اکشفی لی عن
قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصاحبیہ رضی اللہ عنہما فکشفت عن ثلاثۃ قبور لا مشرفۃ
ولا لاطئۃ مبطوحۃ ببطحاء العرصۃ الحمراء قال ابو علی یقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقدم
وابوبکر عند راسہ وعمر عند رجلیہ راسہ عند رجلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ
قاسم سے روایت ہے حضرت عائشہ پاس جا کر میں نے کہا اے میری ماں کھولدو میرے لیے قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
اور اون کی دونوں یاروں کی یعنی حضرت ابوبکر رض اور حضرت عمر رض کی تو کھولدیں میرے لیے تینوں قبریں تو نہ بہت
بلند تھیں اور نہ زمین سے ملی ہوئی تھیں (یعنی بلکہ بالنسبت بالشت بھر بلند تھیں) اور سرخ کنکریاں میدان کی اونپر
بچھی ہوئی تھیں یعنے جو مدینہ منورہ کے گرد ہے۔ ابو علی نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے ہیں
اور آپ کے سر مبارک پاس حضرت ابوبکر صدیق ہیں اور آپ کے دونوں پاؤں کے پاس حضرت عمر فاروق ہیں تو سر حضرت عمر کا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقدام مبارک کے برابر ہے (تینوں صاحب ایک ہی حجرہ شریفہ میں مدفون ہیں) باب

الاستغفار عند القبر للمیت جب دفن کے فارغ ہوں اور لوٹنے کا قصد ہو تو میت کے لیے استغفار کریں

عن عثمان قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ من دفن المیت وقف علیہ فقال استغفروا لاخیکم وسلوا
لہ بالتثبیت فانہ الان یسئل قال ابوداؤد بحیر ابن ریسان ترجمہ حضرت عثمان سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کے دفن سے فراغت کر چکتے تھے تو وہاں توقف کرتے تھے اور فرماتے اپنے بھائی کے لیے بخشش

مانگو اور او سکے لیے ثابت قدم رہنے کی دعا کرو اسوقت وہ پوچھا جاتا ہے (یعنے ابھی تمہارے جاتے ہی منکر نکیر آوینگے اور سوال کرینگے) **باب** کراھیة الذبح عند القبر قبر کے پاس ذبح کرنیکی ممانعت **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاعقر فی الاسلام قال عبد الرزاق کانوا یعقرون عند القبر بقرة او شاة **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام مین عقر نہین ہے عبد الرزاق نے کہا جاہلیت مین لوگ قبرون کے پاس جاکر گائے یا بکری کاٹا کرتے تھے (اسکو عقر کہتے ہین اسلام مین اس سے ممانعت ہوئی اب جو کوئی ایسا کام کرے یعنے قبر پر لیجا کے کوئی جانور کاٹے تو اوسنے مشرکون کا فعل اختیار کیا) **باب** المیت یصلی علی قبره بعد حین میت کی قبر پر ایک مدت کے بعد نماز جنازہ کی پڑھنا **عن** عقبة بن عامر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوما فصلی علی اھل احد صلاته علی المیت ثم انصرف **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مدینے سے نکلے اور احد کے شہیدون پر نماز پڑھی جسطرح میت پر نماز پڑھتے تھے پھر لوٹ آئے **ف** نماز جنازہ حقیقت مین دعا اور استغفار ہے میت کیواسطے تو جب چاہے پڑھ سکتا ہے کوئی وقت یا مدت مقرر نہین) **عن** یزید بن حبیب بھذا الحدیث قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی قتلی احد بعد ثمان سنین کالمودع للاحیاء والاموات **ترجمہ** دوسری روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی احد کے شہیدون پر آٹھ برس کے بعد جیسے آپ رخصت ہوتے تھے زندون اور مردون سے **ف** گویا یہ آخری ملاقات تھی اسلیے کہ غزوہ احد ۳ھ مین ہوا اوسکے آٹھ برس بعد آپ کی وفات ہوئی) **باب** البناء علی القبر قبر پر عمارت بنانیکی ممانعت **عن** جابر یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یقعد علی القبر وان یقصص ویبنی علیہ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے آپ منع فرماتے تھے قبر پر بیٹھنے سے اور قبر کو پختہ کرنیسے اور قبر پر عمارت بنانے سے **ف** قبر پر بیٹھنے سے مراد یہ ہے کہ حاجت کے لیے اوسپر بیٹھے یا ہمیشہ وہان بیٹھے رہے بعضون نے کہا مطلق بیٹھنے سے ممانعت کی کیونکہ اسمین صاحب قبر کا استخفاف ہے بعضون نے کہا بیٹھ کر حدث کرنا اوسپر ممنوع ہے اور بیٹھنا درست ہے

عن جابر بھذا الحدیث قال ابو داؤد وقال عثمان او یزاد علیہ وزاد سلیمان بن موسی او ان یکتب علیہ ولم یذکر مسدد فی حدیثه او یزاد علیہ قال ابو داؤد خفی علی من حدیث مسدد حرف وان **ترجمہ** دوسری روایت بھی جابر سے اسیطرح ہے اسمین اتنا زیادہ ہے کہ منع فرمایا آپنے قبر پر بیٹھ کے کھانا کھانیسے اور لکھنے سے **ف** قبر پر لکھنے سے مراد وہ کتبہ ہے جو بعضے لوگ قبر پر لگاتے ہین جسمین میت کا نام اور اوسکے اوصاف اور تاریخ وفات ہوتے ہین بعضون نے کہا مراد اللہ یا رسول کا نام لکھنا ہے قبر پر کیونکہ اسمین خوف ہے نجاست یا پانی لگنے کا یا کسی حیوان کو پیشاب یا پخانہ کر دیگا اور وہ موجب ہے استخفاف کا **عن** ابی ھریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قاتل اللہ الیھود اتخذوا قبور انبیاءھم مساجد **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت

کرے اللہ یہود پر جنہوں نے پیغمبرون کی قبرون کو مسجد بنا لیا اور وہان سجدہ کرنے لگے یا بیٹھ کر عبادت کرنے لگے یا مسجد کی طرح وہان ہر وقت آنے لگے ۔ **باب** کراھیۃ القعود علی القبر قبر پر بیٹھنے کی ممانعت کا بیان **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یجلس احدکم علی جمرۃ فتحرق ثیابہ حتی تخلص الی جلدہ خیر لہ من ان یجلس علی قبر **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی تم مین سے آگ کی چنگاری پر بیٹھے اور اوس کے کپڑے جلکر کھال تک آگ پہونچے تو اوس کے حق مین قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر پر بیٹھنا یا قبرون پر چلنا پہرنا گناہ ہے **عن** بسر بن عبد اللہ قال سمعت واثلۃ بن الاسقع یقول سمعت ابا مرثد الغنوی یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجلسوا علی القبور ولا تصلوا **ترجمہ** بسر بن عبد اللہ سے واثلہ بن اسقع سے اور اوس نے ابا مرثد غنوی سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبرون پر بیٹھا نہ کرو اور اون کی طرف نماز نہ پڑہا کرو **ف** یعنی قبرون کو ایسا ذلیل بھی نہ کرو کہ اوس پر بیٹھو اور جا ضرور اور پیشاب کرو اور اتنی تعظیم بھی نہ کرو کہ اون کو قبلہ بنا کر او دہر نماز پڑہو یا اون سے دعا مانگو معلوم ہوا کہ قبرون مین نماز درست نہین **باب** المشی فی الحذاء قبرون مین جوتا پہنکر جانا کیسا ہے **عن** بشیر مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان اسمہ فی الجاھلیۃ زحم بن معبد فھاجر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما اسمک قال زحم قال بل انت بشیر قال بینما انا اماشی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بقبور المشرکین فقال لقد سبق ھؤلاء خیرا کثیرا ثلاثا ثم مر بقبور المسلمین فقال لقد ادرک ھؤلاء خیرا کثیرا وحانت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نظرۃ فاذا رجل یمشی فی القبور علیہ نعلان فقال یا صاحب السبتیتین ویحک الق سبتیتیک فنظر الرجل فلما عرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلعھما فرمی بھما **ترجمہ** بشیر سے روایت ہے جو مولی تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اوسکا نام زمانہ جاہلیت مین زحم بن معبد تہا پہر اوس نے ہجرت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپ نے پوچہا تیرا کیا نام ہے وہ بولا زحم آپ نے فرمایا نہین تو بشیر ہے **ف** زحم زحمت سے مشتق ہے آپ کی عادت شریف تہی کہ بری نام کو بدلڈالتے اور اچہا نام رکہدیتے **ت** بشیر نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ جا رہا تہا اتنے مین آپ مشرکین کے قبرون پر گذرے تو آپ نے فرمایا یہہ لوگ بڑی بہلائی کے پہلے چلے گئے تین بار فرمایا (یعنی دین اسلام کے ساتہہ مشرف ہونیسے پہلے مر گئے) پہر مسلمانون کی قبر پر گذرے تو فرمایا ان لوگون نے بہت بہلائی پائی بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دفعتہً ایک شخص کو دیکہا جو قبرون کے بیچ مین ہوکر جا رہا ہے جوتیان پہنے ہوئے آپ نے فرمایا اے جوتیان والے افسوس ہے تجہپر اوتار جوتیان اپنی اوس نے دیکہا تو پہچانا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین پہر اوس نے اپنی جوتیان اوتار پہینک دین **ف** شاید اوسکی جوتیون مین نجاست ہوگی یا وہ تکبر کی راہ سے جوتیان پہنکر چلتا ہوگا ورنہ مسجد مین جوتیان پہنکر درست ہے تو قبرستان مین کیونکر اوس سے ممانعت ہو سکتی تہی **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ

وسلم انه قال ان العبد اذا وضع فی قبره وتولی عنه اصحابه انه لیسمع قرع نعالهم **ترجمہ** انس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میت قبر مین رکہا جاتا ہے اور اوسکے ساتھی لوٹتے ہین تو وہ
اونکی جوتیون کی آواز سنتا ہے (اس سے معلوم ہوا کہ قبرستان مین جوتیان پہنی ہوئی جانا درست ہی بعضون نے
کہا جوتیان اوتارنا بہتر ہے مسلمانون کی قبرستان مین اون کے احترام کیواسطے) **باب** تحویل المیت من
موضعه للامر یحدث میت کو قبر مین سے نکالنا کسی ضرورت کیواسطے کیسا ہے **عن** جابر قال دفن
مع ابی رجل فکان فی نفسی من ذلک حاجة فاخرجته بعد ستة اشهر فما انکرت منه شیئا
الا شعیرات کن فی لحیته مما یلی الارض **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہی میری باپ کے ساتھ ایک شخص اور
دفن ہوا تہا اس سبب سے میری دل مین یہہ تھا کہ اونکو وہان سے نکال لون پھر مین نے چھ مہینے بعد اپنی باپ کو
وہان سی نکالا تو کوئی چیز مین اون کے فرق نہین ہوا تہا البتہ چند بال داڑہی کے جو زمین سی لگی ہوئی تہے اون کی حالت
بدل گئی تہی (یعنی رنگ بدل گیا تہا یا گل گئی تہی) **باب** الثناء علی المیت میت کی تعریف کرنا اور اوسکی بہتری
بیان کرنا **عن** ابی هریرة قال مروا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم بجنازة فاثنوا علیها خیرا
فقال وجبت ثم مروا باخری فاثنوا علیها شرا فقال وجبت ثم قال ان بعضکم علی بعض شهداء
ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگ گزرے ایک جنازہ پر پھر اوسکی بھلائی کی تعریف کی
آپ نے فرمایا واجب ہوئی پھر ایک اور دوسری جنازہ پر گذرے اور اوسکے برائیونکا ذکر کیا آپ نے فرمایا واجب ہوئی بعد
اوسکے فرمایا تم مین سے ہر ایک دوسری پر گواہ ہی **ف** تو جسکے لیے تمنے گواہی دی بہتری کی وہ اللہ کے نزدیک بھی بہتر ہے
اوسکے لیے جنت واجب ہوئی اور جسکے لیے تمنے گواہی دی برائی کی وہ اللہ کے نزدیک بھی برا ہے اوسکے لیے دوزخ واجب ہوئی **باب**
فی زیارة القبور قبرون کی زیارت کرنیکا بیان **عن** ابی هریرة قال اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم قبر امه
فبکی وابکی من حوله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم استاذنت ربی تعالی علی ان استغفر لها فلم یوذن
لی فاستاذنت ان ازور قبرها فاذن لی فزوروا القبور فانها تذکر بالموت **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی تو آپ روئے اور اپنے ساتھ والون کو بھی رولایا پہر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ اپنی ماں کے لیے مغفرت مانگون سو مجھکو اجازت ندی
پھر مین نے اجازت مانگی کہ اوسکی قبر کی زیارت کرون سو مجھکو زیارت کی اجازت دی اور فرمایا کہ قبرون کی زیارت کیا
کرو اسلیے کہ اوس سے موت یاد پڑتی ہی **ف** اگر کوئی کہے کہ قرآن مین مشرکون کیواسطے مغفرت مانگنا منع ہے پہر حضرت
نے کیون اپنی ماں کے لیے مغفرت مانگنے کا ارادہ کیا اوسکا جواب یہہ ہی کہ حضرت کو اپنی اختصاص کے امید ہوگی یعنی ہر چند
اور مشرکون کیواسطے مغفرت مانگنا درست نہین مگر شاید مجھکو درست ہو علی الخصوص جب کہ حضرت کی سبب سے ابو طالب کے

عذاب مین تخفیف ہوتی تھی یا یہہ کہ یہہ اجازت مانگنا منع ہونیسے قبل ہوا ہو **عن** بریدة قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم نهیتکم عن زیارة القبور فزوروها فان فی زیارتها تذکرة **ترجمہ**
بریدہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے تم کو قبرون کی زیارت سی منع کیا تہا سو اب
زیارت کرو اسلیے کہ وہ آخرت کو یاد دلاتی ہی **ف** ابتدای اسلام مین لوگ بت پرستی چہوڑکر مسلمان ہوتے تہے اسواسطے
حضرت نے زیارت قبور سے منع کیا کہ مبادا پہر کہین شرک مین گرفتار نہ ہو جاوین جب لوگون کے دلون مین اسلام اور
توحید کا عقیدہ مضبوط ہو گیا تو پہر آپ نے اجازت دی اور اوسکا فائدہ بتلایا کہ اوس سے آخرت اور موت یاد پڑتی ہی
حضرت نے یہہ فائدہ اسواسطے بتلایا تا کہ لوگ اہل قبور سے اپنی حاجت روائی نہ چاہین **باب** فی زیارة
النساء القبور عورتون کو قبرون کی زیارت کرنا کیسا ہی **عن** ابن عباس قال لعن رسول الله صلی الله علیه
وسلم زائرات القبور والمتخذین علیها المساجد والسرج **ترجمہ** ابن عباس سی روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے قبرون کی زیارت کرنیوالیون کو یعنے عورتون کو لعنت کی اور اون لوگون پر بھی لعنت کی جو قبر پر مسجدین
بناوین اور وہان چراغ جلاوین اس حدیث سی عرس اور چراغان کی صاف ممانعت ثابت ہوئی **باب** ما یقول
اذا زار القبور او مر بها جب قبرون کی زیارت کو جاوے یا قبرونکے اوپر سے ہو کر گزرے تو کیا کہے **عن** ابی هریرة ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم خرج الی المقبرة فقال السلام علیکم دار قوم مؤمنین وانا
ان شاء الله بکم لاحقون **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان کیطرف
تشریف لائے تو فرمایا سلام ہے تمپر ای مومنون کے گہر والو اور ہم خدا چاہی تو تم سے ملنے والے ہین **باب** المحرم
یموت کیف یصنع به جو آدمی احرام کیحالت مین مر جاوے تو اوس سی کیا کرین **عن** ابن عباس قال اتی النبی صلی
الله علیه وسلم برجل وقصته راحلته فمات وهو محرم فقال کفنوه فی ثوبیه واغسلوه بماء و
سدر ولا تخمروا راسه فان الله یبعثه یوم القیامة یلبی قال ابو داود سمعت احمد بن حنبل
یقول فی هذا الحدیث خمس سنن کفنوه فی ثوبیه ای یکفن المیت فی ثوبین واغسلوه بماء وسدر
ای ان فی الغسلات کلها سدرا ولا تخمروا راسه ولا تقربوه طیبا وکان الکفن من جمیع المال
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو لائے جسکی گردن اوس کی اونٹنی نے
توڑ ڈالی تھی اور وہ مر گیا تہا احرام کیحالت مین۔ آپ نے فرمایا کفن دو اوسکو اوسکی دونو کپڑون مین یعنی تہبند اور چادر
مین جو احرام کیحالت مین پہنا تہا۔ اور غسل دو اوسکو پانی اور بیری کے پتے سے اور اوسکا سر مت ڈہانپو کیونکہ اللہ جل جلالہ
قیامت کے روز اوسکو اوٹہاویگا لبیک کہتا ہوا۔ ابو داود نے کہا مین نے امام احمد بن حنبل سے سنا کہتے تہے اس حدیث مین
پانچ سنتین ہین۔ ایک تو دو کپڑون مین کفن دینا۔ دوسری پانی اور بیری کے پتے سے غسل دینا یعنی ہر غسل مین بیری کا پتہ

شریک ہی تیسری محرم کا سر نہ ڈہانپنا چوتہے اوسی خوشبو نہ لگانا پانچوین کل مال مین سے کفن دینا یعنے کفن اور دفن دیگر ثواب کے حق پر مقدم ہی پہلے کل مال مین سے تجہیز و تکفین کرینگے پھر قرض ادا کرینگے پھر ثلث سے وصیت پوری کرینگے باقی وارثون مین تقسیم ہوگا

عن ابن عباس نحوہ قال وکفنوہ فی ثوبین قال ابو داؤد قال سلیمان قال ایوب ثوبیہ وقال عمر ثوبین وقال ابن عبید قال ایوب فی ثوبین وقال عمرو فی ثوبیہ زاد سلیمان وحدہ ولا تحنطوا **ترجمہ** دوسری روایت مین ابن عباس سے ایسا ہی مروی ہی آپ نے فرمایا کفن دو اوسکو دو کپڑون مین سلیمان نے زیادہ کیا کہ خوشبو نہ لگاؤ اوسکے **ف** اسی روایت کی بنا پر امام احمد نے چوتھی سنت جو اس حدیث سے نکلی خوشبو لگانا بیان کیا ہے ورنہ پہلی روایت مین خوشبو لگانے کا ذکر نہین ہی اور وہ جو روایت ابو داؤد آگے نقل کرتے ہین اوس مین بھی یہ مذکور ہی کہ خوشبو نزدیک نہ لیجاؤ اوس کے کیونکہ وہ اوٹھیگا لبیک کہتا ہوا

عن ابن عباس قال وقصت برجل محرم ناقتہ فقتلتہ فاتی بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اغسلوہ وکفنوہ ولا تغطوا راسہ ولا تقربوہ طیبا فانہ یبعث یہل **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی کہ ایک شخص محرم کو اوسکی اونٹنی نے گردن توڑکر مار ڈالا وہ لایا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ نے فرمایا اس کو غسل دو اور کفن اور مت ڈہانپو سر اوسکا اور نہ لیجاؤ خوشبو کو نزدیک اوس کے کیونکہ وہ اوٹھیگا (قیامت کے روز) لبیک پکارتا ہوا سبحان اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الایمان والنذور

شروع ہوئی کتاب قسمون کی اور نذرون کی اور تمام ہوئی کتاب جنائز کی

باب التغلیظ فی الایمان الفاجرۃ جہوٹی قسم کہانے کا گناہ بہت بڑا ہی اوسکے فدا کا بیان

عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف علی یمین هو فیها فاجر لیقطع بها مال امرئ مسلم لقی اللہ وهو علیہ غضبان فقال الاشعث فی واللہ کان ذلک کان بینی وبین رجل من الیهود ارض فجحدنی فقدمتہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الک بینۃ قلت لا فقال للیهودی احلف قلت یا رسول اللہ اذا یحلف ویذهب بمالی فانزل اللہ تعالی ان الذین یشترون بعهد اللہ الی اخر الایۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص حلف کرے کسی بات پر اور وہ جہوٹا ہو اوس مین کسی مسلمان کا مال مارنے کے لیے تو ملیگا اللہ سے غصے کی حالت مین یعنی پروردگار اوس پر غصے ہوگا اشعث نے کہا قسم خدا کی یہہ حدیث میرے مقدمہ مین آپنے ارشاد فرمائی میری اور ایک یہودی کے بیچ مین ایک زمین مشترک تھی اوس نے انکار کیا اور مکر گیا میرے حصے سے تو مین اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آیا آپنے مجھسے پوچھا تیرے پاس گواہ ہین مین نے کہا نہین پھر آپنے یہودی سے کہا تو حلف کر مین نے

عرض کیا یارسول اللہ وہ تو حلف کریگا اور میرا مال اوڑالیگا اوسوقت اللہ جل جلالہ نے یہہ آیت اوتاری ان الذین یشترون بعہد اللہ وایمانہم ثمنا قلیلا یعنے جو لوگ اللہ کے نام پر اقرار کرکے یا قسم کہا کے تہوڑا سا مال کماتے ہین ان کو آخرت مین کچہہ حصہ نہین ہی اللہ جل جلالہ ایسی لوگون سے آخرت مین نہ بات کریگا نہ اون کی طرف دیکہیگا بلکہ اون کو دکہہ کی مار دیگا اس سے معلوم ہوا کہ مدعی علیہ جب منکر ہو تو مدعی کو گواہ لانا چاہیے ورنہ مدعی علیہ سے قسم لیجاوی گی **عن**

الاشعث بن قیس ان رجلا من الکندة ورجلا من حضرموت اختصما الی النبی صلی اللہ علیہ

وسلم فی ارض من الیمن فقال الحضرمی یا رسول اللہ ان ارضی اغتصبنیہا ابو ہذا وہی فی یدہ

قال ہل لک بینة قال لا ولکن احلفہ واللہ ما یعلم انہا ارضی اغتصبنیہا ابوہ فتہیأ الکندی

للیمین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقطع احد مالا بیمین الا لقی اللہ وہو اجذم فقال

الکندی ہی ارضہ ترجمہ اشعث بن قیس سی روایت ہی کہ ایک شخص نے قبیلہ کندہ سے جہگڑا کیا ایک شخص کے ساتہہ جو حضرموت کا رہنے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک زمین مین جو یمن مین تہی حضرموت والے نے کہا یارسول اللہ وہ زمین میری تہی اسکے باپ نے مجہہ سے غصب کرلی تہی اب وہ زمین اسکے پاس ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچہا تیرے پاس گواہ ہین وہ بولا نہین لیکن وہ قسم کہاوے اس طرح سے کہ قسم خدا کی مین نہین جانتا کہ یہ زمین اسکے ہوا اور اس سے میری باپ نے غصب کرلی ہو) یہہ سنکر کندی مستعد ہوا قسم کہا کر تو وہ اللہ سے ملے گا اوس حال مین کہ اوسکے ہاتہہ پانون کٹے ہونگے یعنے لنجا ہوگا) جب کندی نے یہہ سنا تو کہنے لگا بیشک وہ زمین اسی کی ہی **ف** جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جہوٹی قسم کی سزا سنی تو ڈر گیا اور اقرار کرلیا **عن وائل بن حجر الحضرمی**

قال جاء رجل من حضرموت ورجل من کندة الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الحضرمی یا

رسول اللہ ان ہذا غلبنی علی ارض کانت لابی فقال الکندی ہی ارضی فی یدی ازرعہا

لیس لہ فیہا حق قال فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم للحضرمی الک بینة قال لا قال فلک یمینہ قال

یا رسول اللہ انہ فاجر لا یبالی ما حلف لیس یتورع من شیء فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس لک

منہ الا ذاک فانطلق لیحلف لہ فلما ادبر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما لئن حلف علی

مال لیاکلہ ظالما لیلقین اللہ عز وجل وہو عنہ معرض ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہی ایک شخص حضرموت کا رہنے والا اور ایک شخص کندہ کا دونو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے حضرموت والے نے کہا یارسول اللہ اس نے زبردستی سے میری زمین چہین لی ہی جو میری باپ کے پاس تہی کندی نے کہا واہ وہ زمین میری ہی میرے قبضے مین ہی مین خود اوس مین کہیتی کرتا ہون اسکا کچہہ حق اوس زمین مین نہین ہی تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرموت والی سی کہا کیا تیری پاس گواہ ہین اوس نے کہا نہین آپ نے فرمایا تو پہر تیرا واسطے اوسکی قسم حضرموت

والے نے کہا یا رسول اللہ وہ فاجر ہی اوسکو باک نہین قسم کہانے مین وہ کسی بات سے پرہیز نہین کرتا رسول اللہ صلعم نے
فرمایا تیرے واسطے سوا اسکے کچہہ نہین ہوسکتا (یعنے اوس سے صرف قسم لے سکتا ہی اگرچہ وہ فاجر ہو) پہر کندی چلا قسم کہانیکو
جب اوس نے پیٹہہ پہیری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکہو اگر جہوٹی قسم کہا ویگا پرایا مال مارنے کے لیے ظلم سے
تو جب اللہ سے ملیگا اللہ اوس سے منہہ پہیر لیگا (یعنے اوسکی طرف التفات نہ کریگا نہ توجہ بندی کیو سطے اس سے زیادہ کیا عذاب
ہوگا کہ اوسکا مالک اوسکی طرف مخاطب نہ ہو) **عن** عمران بن حصین قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من حلف علی یمین مصبورۃ کاذبا فلیتبوأ بوجہہ مقعدہ من النار **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت
ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص حاکم کی مجلس مین محبوس ہوکر (یا دیدہ دانستہ) جہوٹ قسم کہا لیوی
تو وہ اپنا ٹہکانا جہنم مین بنا لیوے **ف** یعنی دنیا مین اوسکا کچہ کفارہ نہین ہی بلکہ آخرت مین اوسکا بدلہ یہی ہی کہ جہنم
مین جاوے **باب** فی تعظیم الیمین عند منبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر
شریف پر جہوٹی قسم کہانا بہت بڑا گناہ ہی **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا یحلف احد عند منبری ہذا علی یمین آثمۃ ولو علی سواک اخضر الا تبوأ مقعدہ من النار او وجبت
لہ النار **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی شخص ایسا نہین ہی جو میرے منبر کے
پاس جہوٹی قسم کہاوے اگرچہ ایک تازی مسواک کے لیے ہو مگر اوس نے اپنا ٹہکانا جہنم مین بنا لیا یا واجب ہوگیا اوس کے
لیے جہنم **ف** اگرچہ جہوٹی قسم کہانا پناہ بخدا ہر وقت اور ہر جگہہ گناہ عظیم ہی پر عمدہ اور بہتر وقت جیسے رمضان یا جمعہ اور
بزرگ مقام مین جیسے مسجد نبوی اور منبر شریف اور کعبہ اور مقام ابراہیم مین اور زیادہ گناہ ہے **باب** الحالف بالانداد
سوا اللہ جل جلالہ کے اور کسی بت کے نام پر قسم کہانا بڑا گناہ ہی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من حلف فقال فی حلفہ واللات فلیقل لا الہ الا اللہ ومن قال لصاحبہ تعال اقامرک فلیتصدق
بشیء **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قسم کہاوے کوئی شخص اور اپنی قسم مین وہ یون
کہے کہ مین لات کی قسم کہاتا ہون۔ (لات ایک بت کا نام ہی) تو اوسکو چاہیے کہ لا الہ الا اللہ کہہ لیوے اور جو کسی نے اپنے
یار سے کہا آؤ ہم تجہہ سے جوا کہیلین تو اوسکو چاہیے کہ کچہ تصدق کرے **ف** تاکہ وہ کفارہ ہوجاوے اس قصد فاسد کا اور لا الہ
الا اللہ کہنے کو اسواسطے فرمایا کہ مدار اس کلمہ طیبہ پر ہے پس جب اوس نے حلف کی غیر اللہ کے نام پر تو خوف ہی زوال اور فساد ایمان
کا اسلیے تجدید ایمان مناسب ہے **باب** فی کراہیۃ الحلف بالآباء اپنے باپ دادون کی قسم کہانا منع ہی **عن**
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحلفوا بآبائکم ولا بامہاتکم ولا بالانداد
ولا تحلفوا الا باللہ ولا تحلفوا باللہ الا وانتم صادقون **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مت قسم کہاؤ اپنی باپون کی اور ماؤن کی اور بتون کی اور نہ قسم کہاؤ مگر اللہ کے نام کی اور نہ قسم کہاؤ اللہ کے نام کی

مگر اوس صورت مین جب تم سچے ہو (یہہ حدیث نسخہ مطبوعہ مصریہ مین نہین ہی) **عن** عمر بن الخطاب (۱۰)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادرکہ وهو فی رکب وهو یحلف بابیہ فقال ان اللہ ینہاکم
ان تحلفوا بابائکم فمن کان حالفا فلیحلف باللہ اولیسکت **ترجمہ** عمر بن خطاب سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بن خطاب سے اور وہ ایک قافلے مین تھے سوارون کے اور اپنے باپ کے
قسم کہارہے تھے تو آپ نے اونسے فرمایا اللہ جل جلالہ اس بات سے تم کو منع کرتا ہی کہ تم اپنی باپون کی قسم کہاؤ جو شخص تمسے
قسم کہانا چاہیے تو اللہ کی قسم کہاوے یا چپ رہے **ف** ترمذی اور حاکم نے ابن عمر سی روایت کیا ہی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم کہاوی سوائے خدا کے اور کسیکی تو اوس نے کفر کیا اور شرک کیا۔ غیر اللہ کے
قسم کہانا مالکیہ و شافعیہ کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہی اور حنابلہ و ظاہریہ کے نزدیک حرام ہی۔ اگر سوائے اللہ کے اور کسی کے
قسم کہاوی جیسے پیغمبر یا کعبہ یا فرشتون کی پہر قسم توڑ ڈالی تو کفارہ واجب نہو گا۔ دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہی قال
عمر فواللہ ما حلفت بھذا ذاکرا ولا آثرا عمر نے قسم خدا کی پہر مین نے حلف نہ کی ان چیزون کی نہ صالۃً نہ حکایۃً
عن سعید بن ابی عبیدۃ قال سمع ابن عمر رجلا یحلف لا والکعبۃ فقال لہ ابن عمر انی سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من حلف بغیر اللہ فقد اشرک **ترجمہ** سعید بن ابی عبیدہ سے روایت
ہی عبد اللہ بن عمر نے سنا ایک شخص کو حلف کہاتی ہوئی کعبے کی تو اونہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپ فرماتے تھے جس نے حلف کی سوا خدا کی اور کسی کے نام پر تو اوس نے شرک کی یعنی مشرکون کے مشابہ کام کیا وہ بہی قسم
کہاتے ہین غیر اللہ کی یا درحقیقت شرک کی اگر غیر اللہ کے نام کو مثل اللہ کے واجب التعظیم سمجہا پر اگر اتفاق سے زبان سے نکلجاوے
تو گناہ لازم نہ ہوگا جیسا اگلی حدیث مین آتا ہے **عن** طلحۃ بن عبید اللہ یعنی فی حدیث قصۃ الاعرابی قال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم افلح وابیہ ان صدق دخل الجنۃ وابیہ ان صدق **ترجمہ** طلحہ بن عبید اللہ سے
اعرابی کی قصے مین روایت ہی رجب آپ نے اوسکو دین اسلام تعلیم کیا تہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا مراد پائی اوس نے قسم
اوسکی باپ کی اگر سچا ہے اور داخل ہوگا جنت مین قسم اوس کے باپ کی اگر سچا ہی (بعضون نے کہا یہ حدیث پہلے فرمائی ہوگے
قبل ممانعت کے پہر آپ نے صاف منع کر دیا ماں باپ کے نام پر قسم کہانے سے جیسی اوپر گزر چکا یہہ دونون حدیثین نسخہ مطبوعہ مصر
مین نہین ہین **باب** فی کراھیۃ الحلف بالامانۃ امانت پر قسم کہانیکا بیان یعنی یون کہنی کہ امانت
کی قسم **عن** بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف بالامانۃ فلیس منا **ترجمہ**
بریدہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص امانت کی قسم کہاوی تو وہ ہم لوگون مین سے نہین ہی
ف اسلیے کہ امانت اللہ جل جلالہ کے اسما اور صفات مین سے نہین ہی تو اوس کی قسم ناجائز ہوگی اور اوسمین کفارہ نہ ہو
(خطابی) اور ابو حنیفہ کے نزدیک امانت کی قسم صحیح ہی اور اوسمین کفارہ واجب ہوگا کیونکہ امین اللہ کا نام ہی **باب**

لغو الیمین لغو قسم کا بیان (جسمین گناہ نہین ہی) عن عطاء اللغو فی الیمین قال قالت عائشۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال کلام الرجل فی بیتہ کلا واللہ وبلی واللہ قال ابو داود ابراہیم الصائغ قتلہ
ابو مسلم بعرندس قال وکان اذا رفع المطرقۃ فسمع النداء سیبہا قال ابو داود روی ہذا الحدیث داود
بن ابی الفرات عن ابراہیم الصائغ موقوفا علی عائشۃ **ترجمہ** عطاء نے بیان کیا کہ لغو قسم وہ ہی جو ام المومنین حضرت
عائشہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی جو اپنے گہر مین ایسی باتین کہتا ہی۔ نہین واللہ اور
واللہ۔ یعنے عادت کی طور پر تکیہ کلام ہو جاتا ہی **ف** تو اکثر منہ سے واللہ اور باللہ نکلجاتا ہی اور قصد قسم کہانیکا نہین
ہوتا ہی قسم لغو ہے اسمین نہ کفارہ ہی نہ گناہ اور ابو حنیفہ کے نزدیک لغو وہ قسم ہی کہ کہائی جاوے سچ جانکر حالانکہ واقع مین
ایسا نہوا اور منعقدہ وہ قسم ہے کہ قسم کہاوی ایک کام کے آیندہ کرنے یا نہ کرنے پر اسمین اگر خلاف کریگا تو کفارہ واجب ہوگا
اور غموس وہ قسم ہی کہ عمداً کسی بات کو جہوٹ جان کر قسم کہاوی اور یہ رکہیہ جہنم مین لیجاوی گی **باب** المعاریض فی
الیمین قسم کہانے مین اپنا بچاؤ کر لینا فائدہ نہین بخشتا عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم یمینک علی ما یصدقک علیہا صاحبک **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تیری قسم کا اعتبار اوس چیز پر ہے جسپر تیرا ساتھی تصدیق کری **ف** یعنی مدعی کی مراد پر قسم معتبر ہی قسم کہانے والا اگر
کوئی لفظ آہستہ یا پکار کر اپنی بچاؤ کا کہہ لیوے تو مفید نہ ہوگا اور گناہ اوسکی ذمی سے نہ جاویگا عن سوید بن حنظلۃ
قال خرجنا نرید رسول اللہ ومعنا وائل بن حجر فاخذہ عدو لہ فتحرج القوم ان یحلفوا وحلفت
انہ اخی فخلی سبیلہ فاتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ ان القوم تحرجوا ان یحلفوا و
حلفت انہ اخی قال صدقت المسلم اخو المسلم **ترجمہ** سوید بن حنظلہ سے روایت ہی ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آنے کے لیے اور ہمارے ساتھ وائل بن حجر تہے اونکا ایک دشمن تہا اوس نے اون کو پکڑ لیا تو اور ساتہیون نے
برا جانا جہوٹی قسم کہانے کو اور مین نے قسم کہائی کہ وہ میرا بہائی ہی (یہ جہوٹ بہی نہ ہوا اور اون کی جان بچ گئی کیونکہ دشمن یہ سمجہا
کہ یہ وائل بن حجر نہین ہین ورنہ اسکی بہائی کیونکر ہوتے) جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو آپ سے بیان کیا
اور ذکر کیا کہ لوگون نے قسم نہ کہائی لیکن مین نے قسم کہائی کہ یہہ میرا بہائی ہی آپنے فرمایا تو نے سچ کہا مسلمان بہائی ہی
دوسرے مسلمان کا **باب** ما جاء فی الحلف بالبراءۃ من ملۃ غیر الاسلام سوا اسلام کے اور کسی ملت مین
ہو جانے پر حلف کرنا عن ثابت بن الضحاک انہ بایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحت الشجرۃ فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف بملۃ غیر ملۃ الاسلام کاذبا فہو کما قال ومن قتل نفسہ
بشیء عذب بہ یوم القیمۃ ولیس علی رجل نذر فیما لا یملکہ **ترجمہ** ثابت بن الضحاک سے روایت ہی
اوس نے بیعت کی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شجرۃ الرضوان کے تلے آپنے فرمایا جو شخص قسم کہائی سوا اسلام کے

اور کسی دین مین داخل ہونے کی (مثلاً یون کہے اگر مین یہ کام کرون تو یہودی ہون) پھر جو شخص ہو تو وہ ویسا ہی ہو جاویگا جیسا اوس نے کہا (یعنے معاذ اللہ کافر ہو جاویگا) اور جو شخص اپنے تئین مار ڈالے کسی چیز سے دنیا مین تو آخرت مین اوسی چیز سے اوسکو عذاب ہوگا اور نہین لازم آتی آدمی پر وہ نذر جسکا اختیار اوسکو نہین ہے (جیسی پرائی غلام یا لونڈی کے آزاد کرنے کی یا شل اسکے) **عن** بریدة قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم من حلف فقال انی بریٔ من الاسلام فان کان کاذبا فهو کما قال وان کان صادقا فلن یرجع الی الاسلام سالما **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص حلف کرے اسلام سے نکل جانے پر (مثلاً یون کہے اگر مین نے فلان کام کیا ہو تو مین مسلمان نہین ہون پھر در حقیقت وہ جھوٹا ہو تو سچ ہے وہ مسلمان نہ رہیگا اور اگر سچا ہو تو بھی اسلام مین سلامتی سے نہ آسکیگا (یعنے کچہ نہ کچہ خلل ضرور ہوگا گنہگار ہوگا یہ سارا باب کا باب اور اوسکی دونو حدیثین نسخہ مطبوعہ مصر مین نہین ہے **باب** اذا حلف ان لا یتادم جو شخص قسم کہاوے ادام نہ کہانے پر **عن** عبد الله بن سلام قال رأیت النبی صلی الله علیہ وسلم وضع تمرة علی کسرة فقال هذه ادام هذه **ترجمہ** عبد اللہ بن سلام سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے روٹی کے ایک ٹکڑے پر کہجور رکہی اور فرمایا یہ اسکا ادام ہے **ف** ادام کہتے ہین عرب مین نانخورش کو یعنے سالن کو جس سے روٹی کہائی جاوے حدیث سے معلوم ہوا کہ کہجور بھی نانخورش ہے اگر کوئی قسم کہاوے کہ ادام نہ کہانے پر پھر کہجور کہالیوے تو اوسکی قسم ٹوٹ جاوے گی **باب** الاستثناء فی الیمین قسم کے بعد انشاء اللہ لگا دینا **عن** ابن عمر یبلغ به النبی صلی الله علیہ وسلم قال من حلف علی یمین فقال ان شاء الله فقد استثنی **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کام پر قسم کہائی پھر کہا اگر اللہ نے چاہا تو اوس نے استثنا کیا (اب وہ قسم مین جھوٹا نہین ہو سکتا کیونکہ قسم معلق ہوگئی اللہ کی مشیت پر) **عن** ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم من حلف فاستثنی فان شاء رجع وان شاء ترك غیر حنث **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص حلف کرے پھر انشاء اللہ کہے تو چاہے قسم پورا کرے چاہے نہ کرے وہ حانث نہ ہوگا **باب** فی القسم هل یکون یمینا قسم کا لفظ بھی یمین مین داخل ہے **عن** ابن عباس ان ابا بکر اقسم علی النبی صلی الله علیہ وسلم فقال له النبی صلی الله علیہ وسلم لا تقسم **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ابوبکر صدیق نے قسم کہائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر (قصہ اسکا آگے کی روایت مین آتا ہے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت قسم کہا **عن** ابن عباس قال کان ابو هریرة یحدث ان رجلا اتی رسول الله صلی الله علیہ وسلم فقال انی اری اللیلة فذکر رؤیا فعبرها ابو بکر فقال النبی صلی الله علیہ وسلم اصبت بعضا واخطأت بعضا فقال اقسمت علیك یا رسول الله بابی انت لتحدثنی الذی

اخطأت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تقسم ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی ابو ہریرہ کہتی تہی ایک
شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بولا مین نے ایک خواب دیکہا ہی رات کو پہر اوس نے خواب بیان کیا تو
ابو بکر صدیق نے اوسکی تعبیر کہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچہ تم نے ٹہیک کہا کچہ غلطی کی ابو بکر صدیق نے کہا
یا رسول اللہ مین قسم کہاتا ہون آپ پر فدا ہون آپ پر مان باپ میرے آپ مجہے بتا دیجئے مین نے کون سی غلطی کی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین قسم نہ کہاؤ **ف** حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ تہا کہ قسم کو پورا
کراتے مگر آپ نے اس قسم کو پورا نہ کیا شاید کچہ مصلحت ہوگی اس خواب مین اصلی تعبیر بیان نہ کرنے مین **عن ابن عباس**
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہذا لم یذکر القسم زاد فیہ ولم یخبرہ **ترجمہ** ابن عباس سے ایسا ہی مروی
ہی دوسری روایت میں لیکن اوسمین قسم کا ذکر نہین ہی اتنا زیادہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر کو اوسکی غلطی بیان
نہ کی

باب فیمن حلف علی طعام لا یاکلہ جو شخص قسم کہاوے کسی چیز کی نہ کہانے پر **عن عبد الرحمن**
بن ابی بکر قال نزل بنا اضیاف لنا قال وکان ابو بکر یتحدث عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
باللیل فقال لا ارجعن الیک حتی تفرغ من ضیافۃ ہؤلاء ومن قراہم فاتاہم بقراہم فقالوا لا
نطعمہ حتی یاتی ابو بکر فجاء فقال ما فعل اضیافکم افرغتم من قراہم قالوا لا قلت قد اتیتہم بقراہم
فابوا قالوا واللہ لا نطعمہ حتی یجیئ فقالوا صدق قد اتانا بہ فابینا حتی تجیئ قال فما منعکم
قالوا مکانک قال واللہ لا اطعمہ اللیلۃ قال فقالوا ونحن واللہ لا نطعمہ حتی تطعمہ قال ما رایت
فی الشر کاللیلۃ قط قال قربوا طعامکم قال فقرب طعامہم قال بسم اللہ فطعم وطعموا فاخبرت انہ
اصبح فغدا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ بالذی صنع وصنعوا قال بل انت ابرہم و
اصدقہم ترجمہ عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق سے روایت ہی ہمارے پاس کچہ لوگ مہمان آکر اوترے اور ابو بکر رات کو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باتین کیا کرتے تہے تو بولے مین نہین آؤنگا جبتک تو فارغ نہ ہو جاویگا مہمانون کی ضیافت
سے یعنی تو اونکو کہانا دانا کہلا دیجیو مین رات گئی آؤنگا میرا انتظار نہ کرنا عبد الرحمن نے ایسا ہی کیا اور کہانا لائے مہمانون
کیپاس اونہون نے کہا ہم نہین کہاوینگے جبتک ابو بکر نہ آوین گے اتنے مین ابو بکر آئے اور پوچہا مہمانون کا کیا حال ہوا
کیا تم فارغ ہوئے اونکی مہمانی سے لوگون نے کہا نہین عبد الرحمن نے کہا مین اونکے سامنے کہانا لیکر آیا مگر انہون نے انکار
کیا اور قسم کہا کر کہا ہم کبہی نہین کہاوینگے جبتک ابو بکر نہ آوین۔ مہمانون نے عبد الرحمن کی تصدیق کی اور کہا بیشک
کہانا لیکر آئے تہے مگر ہم نے انکار کیا کہانیسی جبتک آپ نہ آوین ابو بکر نے کہا کیون تم نے کہانا نہین کہایا مہمانون نے کہا
آپ تو تہے نہین بغیر آپکے کیونکر کہاتے ابو بکر نے کہا قسم خدا کی ہم بہی نہین کہاوینگے جبتک آپ نہ کہاوینگے ابو بکر نے کہا مین
نے ایسی بری رات کبہی نہین دیکہی پہر کہا کہانا لاؤ تو کہانا لایا گیا ابو بکر نے بسم اللہ کہکر کہایا اور لوگون نے بہی کہایا

پہر مجہی معلوم ہوا کہ صبح کو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور آپ سے ذکر کیا جو اونہوں نے کیا اور جو مہمانوں نے
نے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اون سب مین زیادہ سچی اور بہت گو ہو ریعنے کفارہ قسم سہل ست و
وآزردن دل دوستان جہل) عن عبد الرحمن بن ابی بکر بہذا الحدیث نحوہ زاد عن سالم
فی حدیثہ قال فلم یبلغنی کفارۃ ترجمہ دوسری روایت بہی ایسی ہی ہے سالم سے اتنا زیادہ ہے کہ مجھے
خبر نہین ہوپہچی کہ ابو بکر نے کفارہ دیا ہو رکیونکہ یہ لغو قسم تھی) باب الیمین فی قطیعۃ الرحم ناتا توڑنے
پر قسم کہانے کا بیان عن سعید بن المسیب ان اخوین من الانصار کان بینہما میراث فسال احدہما
صاحبہ القسمۃ فقال ان عدت تسالنی عن القسمۃ فکل مال لی فی رتاج الکعبۃ فقال لہ عمر ان
الکعبۃ غنیۃ عن مالک کفر عن یمینک وکلم اخاک سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
لا یمین علیک ولا نذر فی معصیۃ الرب وفی قطیعۃ الرحم وفیما لا تملک ترجمہ سعید بن المسیب سے
روایت ہے کہ انصار مین دو بہائی تہے اور ان دونوں مین میراث تھی یعنے اون دونوں کو کسی کی میراث پہونچی تھی
جسکو بانٹنا چاہیے تہا تو ایک بہائی نے دوسری بہائی سے اوسکے بانٹنے کی درخواست کی اوس نے کہا اپنے بہائی سے اگر تو
دوبارہ پھر مجھسے میراث کے بانٹنے کی درخواست کریگا تو میرا سب مال کعبہ پر وقف ہے تو حضرت عمر نے اوس سے کہا کعبہ تیری
مال سے بے پرواہ ہے یعنے کعبے کو تیری مال کے نذر کرنے کی کچہ حاجت نہین اور یہہ امر واجب اور ضروری نہین تو تو اپنے
قسم کا کفارہ دے اور اپنے بہائی سے بات چیت کر یعنے اگر تیرا بہائی تقسیم میراث کی درخواست کرے تو اوس کے سوال کا جواب
دے اور میراث کے مال کو تقسیم کر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے سنا ہے آپ فرماتی تھی نہ قسم ہے تجہپر نہ نذر اوس بات
کی جسمین اسکی نافرمانی ہو نہ ناتا توڑنے مین نہ اوس امر مین جسکا تجھے اختیار نہین ف بلکہ ایسی صورتوں مین یا
تو قسم لغو ہے یا اوسکا کفارہ دیکر قسم کو توڑنا چاہیے جیسا دوسری حدیث مین ہے عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن
جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر ولا یمین فیما لا یملک ابن ادم ولا فی معصیۃ
اللہ ولا فی قطیعۃ رحم ومن حلف علی یمین فرای غیرہا خیرا منہا فلیدعہا ولیات الذی
ہو خیر فان ترکہا کفارتہا ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ہے نذر اور نہ قسم اوس بات مین جسکا مالک نہین ہے آدمی (جیسے پرائی غلام لونڈی
کو آزاد کرنے کی نذر کرنا) اور جسمین نافرمانی ہے پروردگار کی اور جسمین ناتا توڑا جاوے اور جو شخص قسم کہاوے کسی بات پر
پہر اوسکی خلاف کرنا بہتر سمجہے تو قسم کو چہوڑ دے اور جو کام بہتر معلوم ہوا وسکو کرے کیونکہ چہوڑ دینا قسم کا یہی اوسکا کفارہ ہے
(یعنے بری بات پر قسم کہانا درحقیقت لغو ہے اوس سے کچہ نہین ہوتا) باب فیمن یحلف کاذبا متعمدا
جو شخص قصدا جان بوجہ کر جہوٹی قسم کہاوے عن ابن عباس ان رجلین اختصما الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فسال النبي صلى الله عليه وسلم الطالب البينة فلم تكن له بينة فاستحلف المطلوب فحلف بالله الذي
لا اله الا هو فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بلى قد فعلت ولكن غفر لك باخلاص قول لا اله الا
الله قال ابو داود يراد من هذا الحديث انه لم يامره بالكفارة **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے
دو شخص نے جھگڑا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعی سے گواہ مانگے اوسکے پاس
گواہ نہ تھے لہذا آپ نے مدعی علیہ سے قسم چاہی ہے اوس نے قسم کھائی اللہ کی جسکی سوا کوئی معبود نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تو نے کیا ہے لیکن اللہ نے تجھے بخشدیا ہے تیری خلوص کے سبب سے چونکہ تھنے خلوص سے کہا
لا اله الا الله کہا ابو داؤد نے اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے کفارہ کا حکم نہیں کیا **باب الرجل
یکفر قبل ان یحنث** قبل حنث کے کفارہ دینے کا بیان **عن** ابی بردة عن ابیه ان النبي صلى الله عليه
وسلم قال اني والله ان شاء الله لا احلف على يمين فارى غيرها خيرا منها الا كفرت عن يميني
واتيت الذي هو خير وقال الا اتيت الذي هو خير وكفرت يميني **ترجمہ** ابی بردہ نے اپنے باپ سے
روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم ہے جو خدا نے چاہا تو میں کسی چیز پر قسم کھاونگا اور جو میں
اپنی قسم کے خلاف میں بہتری دیکھوں تو اوس قسم کا اپنے کفارہ دونگا اور جو بہتر خیر ہے اوسکو کرونگا یا بہتر کام کرونگا
اور قسم کا کفارہ دونگا **ف** حاصل یہ ہے کہ اگر ایک کام پر میں قسم کھاؤں کہ اوسکو نکروں گا اور پھر معلوم ہو کہ اوس کام
کا کرنا بہتر ہے تو کفارہ دیکر قسم توڑ کر اوسکام کو کرونگا **عن** عبد الرحمن بن سمرة قال قال لي النبي صلى الله عليه
وسلم يا عبد الرحمن بن سمرة اذا حلفت على يمين فرايت غيرها خيرا منها فات الذي هو خير
وكفر عن يمينك قال ابو داود وسمعت احمد يرخص فيها الكفارة قبل الحنث **ترجمہ** عبد الرحمن
بن سمرہ سے روایت ہے مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای عبد الرحمن بن سمرہ جب کسی چیز پر تو قسم کھاوے پھر
تو اوسکے خلاف میں اپنے بہتری دیکھے تو اوس کام کو کر جس میں تیری بہتری ہو اور اپنی قسم کا کفارہ دے کہا ابو داؤد نی
میں نے امام احمد سے سنا وہ کفارہ کو جائز رکھتے تھے قسم توڑنے سے پہلے **عن** عبد الرحمن بن سمرة نحوه قال فكفر
عن يمينك ثم ائت الذي هو خير قال ابو داود احاديث ابی موسی الاشعری وعدی بن حاتم
وابی هريرة في هذا الحديث روي عن كل واحد منهم في بعض الروايات الحنث قبل الكفارة
وفي بعض الروايات الكفارة قبل الحنث **ترجمہ** عبد الرحمن بن سمرہ سے ایسا ہی مروی ہے اس روایت میں یہ ہے
کہ کفارہ دے اپنی قسم کا پھر اوس کام کو کر جو بہتر ہو کہا ابو داؤد نے ابو موسی اشعری اور عدی بن حاتم اور ابو ہریرہ کی بعض
روایتوں میں قسم توڑنا کفارے سے پہلے ہے اور بعضوں میں کفارہ قسم توڑنے سے پہلے ہے **ف** مگر قسم توڑنے کے بعد
بالاتفاق کفارہ درست ہے اور قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا ابو حنیفہ کے نزدیک درست نہوگا اور شافعی اور مالک کے

نزدیک درست ہوگا اور قیاس اسکو مقتضی ہے کہ کفارہ حنث (قسم توڑنے) کے بعد ہی **باب** کم الصاع
فی الکفارۃ کفارہ قسم مین کونسا صاع معتبر ہے **عن** ام حبیب بنت ذویب بن قیس المزنیۃ وکانت
تحت رجل منہم من اسلم ثم کانت تحت ابن اخ لصفیۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابن
حرملۃ فوھبت لنا ام حبیب صاعا حدثنا عن ابن اخی صفیۃ عن صفیۃ انہ صاع النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال انس فجربتہ او قال فحزرتہ فوجدتہ مدین ونصفا بمد ھشام **ترجمہ**
ام حبیب بنت ذویب سے روایت ہے جو ایک شخص کے نکاح مین تہین قبیلہ مزن سے بنی اسلم مین سے پہر نکاح مین آمین
ام المؤمنین صفیہ کے بھتیجے کے ابن حرملہ نے کہا ام حبیب نے ہم کو ایک صاع دیا اور نقل کیا اپنے شوہر ثانی یعنے صفیہ
کے بھتیجے سے انہون نے صفیہ سے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صاع ہے انس بن عیاض نے کہا
مین نے اوسکو آزمایا تو دو مد اور نصف مد کا تہا ہشام بن عبد الملک کی مد سے (ایک مد دو رطل کا ہوتا ہے تو صاع کے
پانچ رطل ہوئے یہی صاع حجازی ہے جو تمام کفارات اور صدقہ فطر مین دینا چاہیے اور صاع عراقی آٹھ رطل کا ہوتا
ہے یعنے چار مد کا) **باب** فی الرقبۃ المؤمنۃ مسلمان لونڈی کا بیان جو کفارے مین آزاد کرنے کے لائق ہے
عن معاویۃ بن الحکم السلمی قال قلت یا رسول اللہ جاریۃ لی صککتھا صکۃ فعظم ذلک
علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت افلا اعتقھا قال ائتنی بھا قال فجئت بھا قال این
اللہ قالت فی السماء قال من انا قالت انت رسول اللہ قال اعتقھا فانھا مؤمنۃ **ترجمہ** معاویہ بن
حکم سلمی سے روایت ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ایک لونڈی ہے اوسکو مین نے مارا پہر یہ مارنا مجہپر شاق
گزرا کیا مین اوسکو آزاد کر دون آپ نے فرمایا اوسکو میری پاس لیکر آ مین لیکر گیا آپ نے پوچھا اللہ جل جلالہ کہان ہے وہ
بولی آسمان پر ہے پہر آپ نے پوچھا مین کون ہون بولی آپ اللہ کے رسول ہین آپ نے فرمایا آزاد کر دے اوسکو کیونکہ
وہ مومنہ ہے **ف** خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو مومنہ فرمایا اس سے زیادہ صحت ایمان کی کیا دلیل
ہوگی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ جل جلالہ اوپر ہے اپنے عرش معلے پر **عن** الشرید ان امہ اوصتہ ان یعتق عنھا
رقبۃ مؤمنۃ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان امی اوصت ان اعتق عنھا
رقبۃ مؤمنۃ وعندی جاریۃ سوداء نوبیۃ فذکر نحوہ **ترجمہ** شرید سے روایت ہے اون کی ماننے
اون کو وصیت کی تہی اپنی طرف سے ایک مومنہ لونڈی آزاد کرنے کی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور
عرض کیا یا رسول اللہ میری مان نے وصیت کی ہے ایک مسلمان لونڈی آزاد کرنے کی اور میری پاس ایک کالی لونڈی نوبہ
(ایک ملک ہے حبش پاس) کی ہے بیان کیا مانند اس کے (اس روایت مین یہ ہے آپ نے پوچھا تیرا رب کون ہے بولی
اللہ ہے اخیر تک **باب** الاستثناء فی الیمین بعد السکوت قسم کہا کر چپ رہنا اور پہر انشاء اللہ کہنا

عن عكرمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال والله لأغزون قريشا والله لأغزون قريشا ثم قال ان شاء الله ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم خدا کی مین جہاد کرونگا قریش پہ جہاد کرونگا مین قسم خدا کی قریش پر پھر فرمایا ان شاء اللہ **ف** ابن عباس کا عمل ہے حدیث پر ہے کہ استثنا منفصل بھی صحیح ہی اور جمہور کے نزدیک متصل ہونا ضرور ہے عن عكرمة يرفعه قال والله لأغزون قريشا ثم قال ان شاء الله ثم قال والله لأغزون قريشا ان شاء الله ثم قال والله لأغزون قريشا ثم سكت ثم قال ان شاء الله ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم خدا کی مین جہاد کرون گا قریش پر پھر فرمایا اگر اللہ چاہے پھر فرمایا قسم خدا کی مین جہاد کرونگا قریش پر پھر چپ ہو رہے پھر فرمایا ان شاء اللہ

باب النهي عن النذر نذر کرنے کی ممانعت عن عبد الله بن عمر قال اخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عن النذر ويقول لا يرد شيئا وانما يستخرج به من البخيل ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہا انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع فرمایا اسلیے کہ آپ فرماتے تھے نذر تقدیر کے کسی چیز کو دور نہین کرتی سوا اس کے نہین کہ نذر کے سبب سے بخیل سے نکالا جاتا ہی یعنی کچھ مال اوس کے قبضے سے نکلتا ہے اور فقیرون کے کام مین آتا ہی بس یہی فائدہ نذر سے سمجھنا چاہیے

باب ما جاء في النذر في المعصية گناہ کی نذر کرنا یعنے اون باتون کی جو شرع مین منع ہین عن عائشة رضی الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نذر ان يطيع الله فليطعه ومن نذر ان يعص الله فلا يعصه ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے طاعت کی نذر کرے تو اوسکو چاہیے کہ طاعت کرے اور جو شخص گناہ کی نذر مانے اللہ کی تو وہ گناہ نہ کرے **ف** اور ایسی نذر کو لغو سمجھے کیونکہ اللہ گناہ سے خوش نہین ہوتا عن عائشة رضی الله عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا نذر في معصية وكفارته كفارة يمين ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ مین نذر کا پورا کرنا جائز نہین اور اوسکا کفارہ وہی ہی جو قسم کا کفارہ ہے عن عائشة علیها السلام قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نذر في معصية وكفارته كفارة يمين ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ مین نذر کا پورا کرنا جائز نہین اور کفارہ اوسکا وہی ہی جو قسم کا کفارہ ہے عن عقبة بن عامر انه سأل النبي صلى الله عليه وسلم عن اخت له نذرت ان تمشي حافية غير مختمرة فقال مروها فلتختمر ولتركب ولتصم ثلاثة ايام ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہی کہ اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بہن کے باب مین پوچھا کہ اون کی بہن نے یہ نذر مانی تھی کہ ننگے پانون ننگے سر پیدل حج کرین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اونکو حکم کرو کہ وہ اپنا سر ڈھانپین اور سوار ہون اور تین روزے رکھ لیوین

ف سر ڈہانکنے کا حکم اسلیے فرمایا کہ عورت کو سر کھلا رکہنا گناہ ہی کیونکہ وہ ستر مین داخل ہے اور سواری کا حکم اسلیے فرمایا کہ وہ پیادہ چلنے اور مشقت اوٹہانے سے عاجز تہین تو نذر کا پورا کرنا ضرور نہ ہوا صرف کفارہ کافی ہوا

عن عباس قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله ان اختی نذرت یعنی ان تحج ماشیة فقال النبی صلی الله علیه وسلم ان الله لا یصنع بشقاء اختك شیئا فلتحج راکبة ولتکفر عن یمینها ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایکشخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میری بہن نے پیدل حج کرنے کی نذر مانی ہے تو آپنے اوس سے فرمایا مقرر اللہ تعالے کو تیری بہن کی مشقت کی کچہہ پرواہ نہین یا صرف مشقت پر ثواب دیتی ہی رنا ر یعنے صرف تکلیف اوٹہانے پر ثواب نہین دیتا جو خواہ نخواہ پیادہ چلنا اپنے پر واجب کری) تو وہ سواری پر جاکر حج کرے اور اپنی قسم کا کفارہ دے

عن ابن عباس ان اخت عقبة بن عامر نذرت ان تمشی الی البیت فامرها النبی صلی الله علیه وسلم ان ترکب وتهدی هدیا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی کہ عقبہ بن عامر کی بہن نے نذر مانی پیادہ بیت اللہ کو جانے کے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو حکم فرمایا کہ سوار ہووے اور ہدی ذبح کری (یہی کفارہ ہے اوس نذر کا)

عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم لما بلغه ان اخت عقبة بن عامر نذرت ان تحج ماشیة قال ان الله لغنی عن نذرها مرها فلترکب ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب خبر پہونچی کہ عقبہ بن عامر کی بہن نے پیادہ پا حج کرنے کی نذر مانی ہی تو آپ نے فرمایا مقرر اللہ اوسکے نذر سی بے پرواہ ہے - یعنی ایسی پیادہ پا چلنے کی نذر سے - اوسکو حکم کر کہ وہ سوار ہو

عن عقبة بن عامر الجهنی قال نذرت اختی ان تمشی الی بیت الله فامرتنی ان استفتی لها رسول الله صلی الله علیه وسلم فاستفتیت النبی صلی الله علیه وسلم فقال لتمش ولترکب ترجمہ عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہی پیدل بیت اللہ کو جاکر حج کرنے کی میری بہن نے نذر مانی اور مجہسی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ کو اسکی لیے پوچہون تو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مسئلے کو پوچہا آپنے فرمایا پیادہ جاوے اور سوار بھی ہووے (یعنے جب تہک جاوے تو سوار ہی ہو لے)

عن ابن عباس قال بینما النبی صلی الله علیه وسلم یخطب اذا هو برجل قائم فی الشمس فسأل عنه قالوا هذا ابو اسرائیل نذر ان یقوم ولا یقعد ولا یستظل ولا یتکلم ویصوم قال مروه فلیتکلم ولیستظل ولیقعد ولیتم صومه ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون مین خطبہ فرماتے تہے کہ دفعتہ ایک شخص نظر پڑا دہوپ مین چپکا کہڑا تہے تو آپ نے اوسکا پوچہا لوگون نے عرض کیا کہ یہہ ابو اسرائیل ہے اور اوس نے نذر مانی ہی کہ کہڑا رہی اور نہ بیٹہے اور نہ...

اور نہ کلام کرے یعنے مطلقا اور روزہ رکہے آپ نے فرمایا اس سے کہو کلام کرے اور سایہ مین آوے اور بیٹھے اور اپنا روزہ پورا کرے **ف** روزہ عبادت تہا اوسکی اجازت دی اور نہ بولنا اور دہوپ مین کہڑا ہونا عبادت نہ تہا اسواسطے منع فرمایا معلوم ہوا کہ غیر مشروع نذر کا ہوا اگر نہ کرنا چاہیئے اوسکے پورا کرنے مین کچہ ثواب ہے بلکہ گناہ کا ڈر ہے **عن** انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يهادى بين ابنيه فسال عنه فقالوا نذر ان يمشي فقال ان الله لغني عن تعذيب هذا نفسه وامره ان يركب **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کو دیکہا جو اپنے دونوں بیٹوں کے بیچ مین چلتا ہے یعنے بسبب ضعف کے اون پر تکیہ کیے ہوئے تو آپ نے اوسکا حال پوچہا تو لوگون نے عرض کیا کہ اس نے پیدل جانے کی نذر مانی ہے۔ یعنے بیت اللہ کو تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالی تو اس سے بی پرواہ ہی کہ یہہ اپنی جان پر عذاب کرے اور اوسکو سوار ہونیکا حکم فرمایا **ف** دوسری روایت مین ہی آپ نے دیکہا ایک شخص کے ناک مین ڈوری ڈالکر طواف اوسکو کراتے ہین آپ نے فرمایا ہاتہ پکڑکے کراؤ **باب** من نذر ان يصلي في بيت المقدس جو شخص نذر کرے بیت المقدس مین نماز پڑہنے کی **عن** جابر بن عبد الله ان رجلا قام يوم الفتح فقال يا رسول الله اني نذرت لله ان فتح الله عليك مكة ان اصلي في بيت المقدس ركعتين قال صل ههنا ثم اعاد عليه قال صل ههنا ثم اعاد عليه فقال شانك اذن **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی فتح مکے کے دن ایک شخص کہڑا ہوا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ مین نے اللہ جل جلالہ کے لیے نذر مانی ہی کہ اگر مکے کو اللہ تعالے آپکے لیے فتح کردیگا یعنے آپ مکے کو فتح کرلینگے تو دو رکعت نماز مین بیت المقدس مین پڑہونگا آپ نے فرمایا اسی جگہہ پڑہ لے یعنی مسجد الحرام مین اسلیے کہ یہہ اوس سے افضل اور سہل تر ہی اوس نے پہر دوبارہ آپ سے وہی بات پوچہی تو حضرت نے بہی فرمایا کہ اسی جگہہ نماز پڑہ لے پہر سائل نے حضرت سے سہ بارہ وہی بات پوچہی تو تیسری بار آپ نے فرمایا اب تو مختار ہے۔ یعنی اگر تو یہان کی نماز پڑہنے سے انکار کرتا ہے تو تو بیت المقدس مین ہی پڑہ کہان تک تجہے سمجہایا جاوے **عن** عمرو بن عبد الرحمن بن عوف عن رجال من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم بهذا الخبر زاد فقال النبي صلى الله عليه وسلم والذي بعث محمدا بالحق لو صليت ههنا لاجزأ عنك صلاة في بيت المقدس **ترجمہ** عمرو بن عبد الرحمن بن عوف نے چند صحابہ سے سنا اسے حدیث کو اتنا زیادہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا قسم اوس شخص کی جس نے محمد کو سچا پیغمبر بنا کے بہیجا اگر تو اسجگہہ نماز پڑہتا تو کافی ہوتا بیت المقدس مین نماز پڑہنے سے **ف** یعنی پہر بیت المقدس کو جانے اور وہان نماز پڑہنے کی ضرورت نہ رہتی کیونکہ کعبہ بیت المقدس سے افضل ہے مگر تو خود اپنی تکلیف چاہتا ہے **باب** في النذر فيما لا يملك جس بات کا آدمی کو اختیار نہین ہے اوسکی نذر کرنا **عن** عمران بن حصين قال كانت العضباء لرجل من بني عقيل وكانت من سوابق الحاج قال فاسر فاتي النبي صلى الله عليه وسلم وهو في وثاق والنبي صلى الله عليه وسلم على حمار عليه

افضل ہی اور عبادت ... بیت المقدس سے

قطيفة فقال يا محمد علام تاخذني وتاخذ سابقة الحاج قال ناخذك بجريرة حلفاءك ثقيف
قال وكان ثقيف قد اسروا رجلين من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال وقد قال فيما قال وانا
مسلم او قال وقد اسلمت فلما مضى قال ابوداؤد فهمت هذا من محمد بن عيسى ناداه يا محمد
يا محمد قال وكان النبي صلى الله عليه وسلم رحيما رفيقا فرجع اليه قال ما شانك قال انى مسلم
قال لو قلتها وانت تملك امرك افلحت كل الفلاح قال ابوداؤد ثم رجعت الى حديث سليمان
قال يا محمد انى جائع فاطعمني انى ظمآن فاسقني قال فقال النبي صلى الله عليه وسلم هذا
حاجتك او قال هذه حاجته قال ففودى الرجل بعد بالرجلين قال وحبس رسول الله صلى
الله عليه وسلم العضباء لرحله قال فاغار المشركون على سرح المدينة فذهبوا بالعضباء قال
فلما ذهبوا بها واسروا امرأة من المسلمين قال فكانوا اذا كان الليل يريحون ابلهم في افنيتهم
قال فنوموا ليلة وقامت المرأة فجعلت لا تضع يدها على بعير الا رغا حتى اتت على العضباء
قال وفاتت على ناقة ذلول مجرسة قال فركبتها ثم جعلت لله عليها ان نجاها الله لتنحرنها
قال فلما قدمت المدينة عرفت الناقة ناقة النبي صلى الله عليه وسلم فاخبر النبي صلى الله عليه
وسلم بذلك فارسل اليها فجئ بها واخبر بنذرها فقال بئس ما جزيتيها او جزتها ان الله
انجاها عليها لتنحرنها لا وفاء لنذر في معصية الله ولا فيما لا يملك ابن آدم قال ابوداؤد والمرأة

هذه امرأة ابي ذر ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ عضباء (ایک اونٹنی کا نام ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری میں تھی نہایت تیز رو تھی) بنی عقیل میں سے ایک شخص کے تھی اور یہ اونٹنی ان جانوروں میں سے تھی جو حاجیوں کے آگے جاتے تھے پھر وہ شخص (یعنی مالک عضباء کا) پکڑا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا باندھ کر اوس وقت آپ ایک گدہے پر سوار تھے ایک چادر اوڑھے تھی وہ شخص (یعنے عضباء کا مالک) بولا اے محمد تم کس بات پر مجھکو پکڑتے ہو اور اوس جانور کو جو حجاج کے آگے رہتا ہے (اونکا انتظام کرنے کو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم تجھکو پکڑتے ہیں تیرے حلفاء ثقیف کے جرم میں **ف** ثقیف ایک قبیلے کا نام ہے جو طائف کے نواح میں رہتا تھا اور یہ شخص اونکا حلیف تھا یعنی معاہد اور دوست **ف** اور ثقیف نے یہہ جرم کیا تھا کہ دو شخصوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے قید کر لیا تھا اس شخص نے یہہ بھی کہا کہ میں مسلمان ہوں یا مسلمان ہو گیا لیکن آپ آگے چلے گئے جب آپ آگے بڑھ گئے تو اس شخص نے پکارا یا محمد یا محمد عمران نے کہا آپ بہت رحیم اور کریم تھے یہہ آواز سنکر آپ لوٹ آئے اور پوچھا کیا کہتا ہے وہ شخص بولا میں مسلمان ہوں آپ نے فرمایا اگر تو یہ پیشتر سے کہتا جب تو اپنے اختیار میں تھا (یعنی گرفتار نہ ہوا تھا) تو بالکل نجات پاتا **ف** یعنی تجھسے بالکل مواخذہ نہ ہوتا اور اب جو تو کہتا ہے تو شبہ ہوتا ہے اس بات کا کہ چھوٹ جانے کے لیے جھوٹھ بولتا ہے

ف اوس شخص نے کہا یا محمد مین بہوکا ہون مجھے کہانا کہلاؤ اور مین پیاسا ہون مجھے پانی پلاؤ عمران نے کہا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا یہی تیرا مقصد ہی یا یہی اوسکا مقصد ہی راوی نے کہا پہر وہ شخص فدیہ دیا گیا اون دو شخصون
کے بدلے مین جو ثقیف کے پاس قید تہے (یعنی ثقیف نے اس شخص کو لے لیا اور اوس کے بدلے مین اون دونو مسلمانون کو چہوڑ
دیا) اور عضباء کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری کے لیے رکہہ چہوڑا راوی نے کہا پہر مشرکون نے مدینے کے جانورون
پر ڈاکہ مارا اور عضباء کو لے گئے اور مسلمانون مین سے ایک عورت کو بہی قید کر لے گئے جب رات ہوتی تو اپنے اونٹون کو آرام کے
لیے میدانون مین چہوڑ دیتے ایک رات کو وہ سب سو گئے تو وہ عورت کہڑی ہوئی (اس خیال سے کہ چپکے سے کسی اونٹ پر سوار ہو
کے چلدیے) پہر وہ جس اونٹ پر اپنا ہاتھہ رکھتے تہے وہ آواز کرتا تہا (یعنی سوار نہ ہونے دیتا چلاتا اور چلانے مین یہہ
خوف تہا کہ کہین مشرک جاگ نہ اوٹہین) یہانتک کہ عضباء پاس آئی دیکھا تو وہ نہایت غریب اور سواری مین مشاق
ہی پہر وہ سوار ہو گئے اوسپر بعد اوسکے اللہ کے لیے نذر کی کہ اگر خدا مجہکو نجات دیگا تو مین اس اونٹنی کو نحر کرونگی راوی نے
کہا جب وہ عورت مدینے مین آن پہونچی تو لوگون نے دیکہکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کو پہچانا آپ کو خبر دیدی
آپ نے اوس عورت کو بلا بہیجا وہ آئی اور اپنی نذر بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا بدلہ دینا چاہا تو نے اونٹنی
کو اگر خدا نے تجہکو اوسکی پشت پر نجات دی تو اوسکا یہی بدلہ ہے کہ تو اوسکو نحر کرے جو نذر گناہ کے لیے ہو یا اوس چیز مین
جسکا آدمی مالک نہین ہی تو وہ نذر پوری نہ کیجاوے گی ف ابو داؤد نے کہا یہہ عورت ابوذر رضی کی تہی اونٹنی کا نحر کرنا اگرچہ
گناہ نہ تہا مگر وہ اوس عورت کی ملک نہ تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملک تہی پہر پرائی چیز مین اوس کی نذر کیونکر صحیح
ہو سکتی تہی

باب ما یؤمر به من الوفاء به من النذر

نذر کا پورا کرنا ضرور ہی اوسکے پورا کرنے کی تاکید کا بیان

عن ثابت بن الضحاك قال نذر رجل على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ينحر ابلا ببوانة فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال اني نذرت ان انحر ابلا ببوانة فقال النبي صلى الله عليه وسلم هل كان فيها وثن من اوثان الجاهلية يعبد قالوا لا قال هل كان فيها عيد من اعيادهم قالوا لا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اوف بنذرك فانه لا وفاء لنذر في معصية الله ولا فيما لا يملك ابن ادم

ترجمہ ثابت بن ضحاک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ایک شخص نے یہ نذر مانی کہ بوانہ (ایک جگہہ کا
نام ہی) مین اونٹ ذبح کری تو وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا کہ مین نے بوانہ مین اونٹ ذبح کرنے
کی نذر مانی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یعنی صحابہ سے) کیا جاہلیت کی بتون مین سے کوئی بت اوس مین
تہا جو وہ پوجا جاتا تہا صحابہ نے عرض کیا کہ نہین پہر آپ نے فرمایا کیا کفار کے عید دن مین سے کوئی عید اوسمین تہی عرض
کیا نہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یعنی سائل کیطرف متوجہ ہوکر) کہ اپنی نذر پوری کر اسلیے کہ گناہ مین نذر کا
پورا کرنا جائز نہین اور نذر اوس چیز مین لازم نہین ہوتی ہی جس کا ابن آدم مالک نہین ف عید سے مراد یہہ

اونکا وہان کوئی میلہ ہوتا تہا جو وہان جاکر سیر و تماشا مین مشغول ہوتے تہے یا کوئی بت وہان تہا جسکی عبادت کی
لیے وہان جاتے تہی اور اوسمقام کو متبرک سمجہتی تہی جب یہہ دونون باتین نہین ہین تو نذر کے پوری کرنے مین کیا
قباحت ہی **عن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان امرأة اتت النبی صلی الله علیه وسلم فقالت یا رسول
الله انی نذرت ان اضرب علی راسك بالدف قال اوفی بنذرك قالت انی نذرت ان اذبح بمكان
كذا وكذا مكان كان يذبح فيه اهل الجاهلية قال لصنم قالت لا قال لوثن قالت لا قال اوفی
بنذرك ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سی اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہی یعنی عبد اللہ بن عمرو سے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایکعورت آئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین نے آپکے سر پر یعنی روبرو دف بجانی کی نذر
مانی ہی یعنے جب آپ جہاد سی آوین تو آپکے روبرو دف بجاؤن تو آپنے فرمایا اپنی نذر پوری کرلے پہر اوس نے عرض کیا
فلانے فلانے مکان مین ذبح کرنے کی نذر مانی ہی زمانہ جاہلیت کے لوگ اوس مکان مین ذبح کرتے تہے حضرت نے فرمایا کیا
اوس مکان مین کسی بت کے لیے ذبح کرتے ہین اوس عورت نے کہا کہ نہین پہر آپنے پوچہا کیا کسی غیر اللہ کیواسطی
اوس نے کہا نہین پہر آپنے اوس سے فرمایا تو اپنے نذر پوری کر **ف** یعنی اگر اوس مکان مین ذبح کرنے سی کسی بت
کی یا اور کسی کی تعظیم سوائے اللہ کے منظور ہی تو وہان ذبح نہ کر اور جو خدا ہی کے لیے وہان ذبح ہوا کرتا تہا تو ذبح کر کیا قباحت
ہی اگرچہ زمانہ جاہلیت مین لوگ وہان ذبح کیا کرتے تہے **باب** فیمن نذر ان یتصدق بماله جو شخص اپنا
سب مال خدا کے راہ مین دینے کی نذر کرے **عن** كعب بن مالك قال قلت يا رسول الله ان من توبتي
ان انخلع من مالي صدقة الى الله والى رسوله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امسك عليك
بعض مالك فهو خير لك قال فقلت اني امسك سهمي الذي بخيبر ترجمہ کعب بن مالک سے روایت
ہی مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مقرر میری توبہ یہہ ہے کہ مین اپنے ساری مال سے الگ ہو جاؤن در مال کو اللہ اور اوسکے
رسول کے لیے صدقہ کردون تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس مین سے کچہ مال تو اپنے لیے بہی رکہہ لے تیرے لیے
اسمین بہتری ہی مین نے عرض کیا کہ خیبر مین جو میرا حصہ ہے اوسکو رکہہ لیتا ہون **ف** کعب جنگ تبوک مین
حضرت کے ساتہہ نہ گئی تہی خدا اور رسول کا اون پر پچاس روز تک عتاب رہا جب اون کی توبہ قبول ہوئی تو خوشی
کے مارے اونہون نے چاہا کہ اپنا تمام مال خیرات کرین **عن** عبد الرحمن بن عبد الله بن كعب عن ابيه عن
جده في قصته قال قلت يا رسول الله ان من توبتي الى الله ان اخرج من مالي كله الى الله والى
رسوله صدقة قال لا قلت فنصفه قال لا قلت فثلثه قال نعم قلت فاني سامسك سهمي من
خیبر ترجمہ کعب سے روایت ہی عرض کیا یا رسول اللہ میری توبہ یعنی تمام کمال توبہ یہہ ہے کہ اللہ جل جلالہ کے لیے
مین اپنے ساری مال سے نکلجاؤن یعنے دست بردار ہو کر سب مال اپنا اللہ اور اوس کے رسول کے لیے خیرات کردون تو آپنے فرمایا

کہ نہین تو پہر مینے عرض کیا کیا آدہا مال آپ نے فرمایا نہین تیسری بار پہر مین نے عرض کیا تہائی مال یعنی خیرات کے لیے
آپ نے فرمایا ہان یعنے تیسرے حصہ کے خیرات کے لیے حضرت نے رضامندی ظاہر فرمائی تو مین نے عرض کیا کہ خیبر مین
جو میرا حصہ ہے اوسی کو مین رکھ لیتا ہون **ف** شاید وہ ثلث مال کے مقدار ہوگا دوسری روایت مین ہے کہ انہون
نے کہا میری توبہ جب پوری ہوگی کہ جب مین اپنی قوم کے گہر چہوڑ دونگا جسمین مینے گناہ کیا ہے اور کل مال کو نکال دونگا

باب فی قضاء النذر عن المیت مردے کی نذر پورا کرنے کا بیان **عن** عبد اللہ بن عباس ان سعد
بن عبادة استفتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان امی ماتت وعلیہا نذر لم تقضہ فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقضہ عنہا **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے سعد بن عبادہ نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ میری مان مرگئی اور اوسپر ایک نذر واجب تہی وس نے ادا نہین کی آپنے فرمایا اوسکی طرف سے تو ادا
کردے **عن** ابن عباس ان امرأة رکبت البحر فنذرت ان اللہ نجاہا ان تصوم شہرا فنجاہا اللہ فلم تصم حتی
ماتت فجاءت بنتہا او اختہا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامرہا ان تصوم عنہا **ترجمہ** ابن عباس سے
روایت ہے ایک عورت سمندر مین سوار ہوئی اوسنے نذر کی کہ اگر اللہ مجہکو اس سے نجات دیگا تو مین ایک مہینہ بہر روزے رکہونگی پہر اللہ نے
اوسکو نجات دی لیکن اوس نے روزے نہ رکہے یہانتک کہ مرگئی بعد اوسکے اوسکی بیٹی یا بہن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آئی اور آپ سے بیان کیا آپنے فرمایا تو اوسکی طرف سے روزے رکہہ لے **ف** معلوم ہوا کہ میت کیطرف سے روزہ رکہہ سکتا ہے

عن بریدة ان امرأة اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت کنت تصدقت علی امی
بولیدة وانہا ماتت وترکت تلک الولیدة قال قد وجب اجرک ورجعت الیک فی المیراث
قالت وانہا ماتت وعلیہا صوم شہر فذکر نحو حدیث عمرو **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے ایک عورت آئی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بولی مین نے اپنی مان کو ایک لونڈی صدقہ دی تہی پہر وہ مرگئی اور لونڈی کو چہوڑ گئی
آپنے فرمایا تجہکو ثواب واجب ہوگیا اور لونڈی لوٹ آئی تیری پاس میراث کے رو سے پہر اوس عورت نے کہا میری مان پر ایک
مہینے کے روزے تہے (اور اوس نے نہ رکہے یہانتک کہ مرگئی) پہر بیان کیا مثل پہلے حدیث کے (یعنی آپنے حکم کیا کہ تو
اپنی مان کیطرف سے روزے رکہہ لے جیسا اوپر کی حدیث مین گذرا) **باب** من نذر نذرا لا یطیقہ جو شخص ایسے
بات کی نذر کرے جو پوری نہ ہو سکے **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من نذر نذرا لم
یسمہ فکفارتہ کفارة یمین ومن نذر نذرا فی معصیة فکفارتہ کفارة یمین ومن نذر نذرا
لا یطیقہ فکفارتہ کفارة یمین **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غیر معین
نذر مانے۔ یعنی یون کہے کہ خدا کے لیے مجہپر نذر ہے اور اوسمین روزہ یا صدقہ وغیرہ کا کچہ نام مقرر نہ کرے تو جو قسم کا کفارہ
ہے وہی اوسکا کفارہ ہے اور جو شخص نذر مانے گناہ کی تو اوسکا بہی کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے اور جو شخص ایسے نذر مانے

جسکے ادا کرنے کی طاقت نہ رکہی تو کفارہ اوسکا قسم ہے کا کفارہ ہی **ف** ایک نسخہ مین اتنا زیادہ ہے ومن نذر نذرا اطاقه فليف به یعنی جو شخص ایسی نذر کری جسکے پورا کرنے کی طاقت ہو تو اوسکو پورا کرے ابوداؤد نے کہا وکیع وغیرہ نے اسکو موقوف کیا ابن عباس پر **عن** عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كفارة النذر كفارة اليمين **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نذر کا کفارہ وہی ہی جو قسم کا کفارہ ہے **ف** یعنی دس مسکینوں کو کہانا کہلانا یا اون کو کپڑی پہنانا یا ایک بردہ آزاد کرنا اگر یہ نہ ہو سکیں تو تین روزے رکہنا **عن** عمر رضي الله عنه انه قال يا رسول الله انى نذرت فى الجاهلية ان اعتكف فى المسجد الحرام ليلة فقال له النبى صلى الله عليه وسلم اوف بنذرك **ترجمہ** عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ اونہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مین نے جاہلیت مین نذر مانی ہی کہ مسجد حرام مین رات بہر اعتکاف کرون تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے فرمایا تم اپنی نذر پوری کرو **ف** اگرچہ یہ نذر جاہلیت کے زمانے کی ہی پر چہا کام ہے اسلیے حکم ہوا

آخر كتاب الايمان والنذور

تمام ہوئی کتاب قسموں اور نذروں کی اور بڑا اختلاف ہی اور تقدیم و تاخیر بہت ہی اس کتاب مین درمیان نسخہ مطبوعہ دہلی اور مطبوعہ مصر کے لیکن اس کتاب کے ترجمے مین زیادہ تر مصر کے نسخے کی پیروی کی گئے - +

بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب البيوع

شروع ہوئی کتاب خرید و فروخت کی یعنی بیچنے اور مول لینے کی **باب فى** التجارة يخالطها الحلف واللغو سوداگری مین جہوٹ بکبک ہوتا ہی **عن** قيس بن ابى غرزة قال كنا فى عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم نسمى السماسرة فمر بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فسمانا باسم هو احسن منه فقال يا معشر التجار ان البيع يحضره اللغو والحلف فشوبوه بالصدقة **ترجمہ** قیس ابن ابی غرزہ سے روایت ہی تہی ہمارا یعنی گروہ تجار کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین سماسرہ نام تہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری پاس تشریف لائی اور ہمارا نام پہلے نام سی بہتر رکہا اور آپ نے فرمایا اے معشر تجار یعنے سوداگرون کے گروہ مقرر بیع مین لغو اور قسم ہوتی ہین تو بیع کو صدقہ کے ساتہ ملاؤ **ف** یعنی بیع و شرا کے مقدمات مین اکثر لغو اور بے فائدہ قسم وغیرہ کا اتفاق پڑتا ہے تو اوس کے کفارہ کے لیے کچہ صدقہ بہی دیا کرو **عن** قيس بن ابى غرزة بمعناه قال يحضره الحلف والكذب وقال عبد الله الزهرى اللغو والكذب **ترجمہ** قیس بن ابی غرزہ سی ایسا ہی مروی ہی اسمین یہہ ہے کہ بیع مین حلف کہانیکا اور جہوٹ بولنی کا اتفاق ہو جاتا ہے یا بیہودہ اور جہوٹ بولنی کا اتفاق ہوتا ہے تو صدقہ دیا کرو **باب فى** استخراج المعادن معدن نکالنے کا بیان **عن** ابن عباس ان رجلا لزم غريما له بعشرة دنانير فقال والله لا افارقك حتى تقضينى او تاتينى بحميل

فتحمل بها النبي صلى الله عليه وسلم فاتاه بقدر ما وعده فقال له النبي صلى الله عليه وسلم من اين اصبت
هذا الذهب قال من معدن قال لا حاجة لنا فيها ليس فيها خير فقضاها عنه رسول الله صلى الله
عليه وسلم ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی ایک شخص نے اپنے قرضدار کو پکڑا جسپر دس دینار آتے تھے قرضخواہ
نے کہا قسم خدا کی مین تجھے کبھی نہ چھوڑونگا جبتک میرے دینار ادا نہ کرے یا ضمانت نہ دے راوی نے کہا یہ سنکر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے قرضدار کی ضمانت کرلی پھر وہ اپنے وعدے پر سونا لیکر آیا رسول اللہ صلعم نے فرمایا یہ سونا
تو نے کہا نسے پایا اوس نے کہا مین نے کان مین سے نکالا آپ نے فرمایا ہم کو اسکی حاجت نہین ہے نہ اوس مین بھلائی ہے
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی طرف سے قرضہ ادا کردیا ف شاید وہ کان کان نہ ہوگی کانہ یعنے دفینہ ہوگا
جو کسی ... ہو ... ورنہ کان کا نکالنا اور اوس سے فائدہ اوٹھانا درست ہی جیسا اوپر گذر چکا **باب فی اجتناب**
الشبہات ... بہتر ہے **عن** نعمان بن بشير يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول ان الحلال بين وان الحرام بين وبينهما امور مشتبهات احيانا يقول مشتبهة و
سأضرب لكم في ذلك مثلا ان الله حمى حمى وان حمى الله ما حرم وانه من يرع حول الحمى يوشك
ان يخالطه وانه من يخالط الريبة يوشك ان يجسر ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی کہ آپ فرماتے تھے مقرر حلال بھی کہلا ہی اور حرام بھی کھلا ہی اور مشتبہ ان دونون کے بیچ
درمیان مین ہے (جسکی حلت اور حرمت مین شک ہے) تو مین تم سے اسکی ایک مثال بیان کرتا ہون اللہ جل جلالہ نے ایک
حد باندھی ہے اور وہ حد محارم مین (یعنے جن امور کو اللہ تعالی نے حرام کیا) اور بیشک جو شخص اپنے جانورون کو حد کے
گرد چراویگا تو قریب ہے کہ حد کے اندر چلا جاوے اسی طرح جو شخص شبہ کا کام کرے تو خوف ہے جرأت بڑھ جائیگا (یعنی
جب شبہ کی عادت اوسکو ہوگی تو حرام کو جاوے تو حرام کرنے مین کیا دیر ہے) **عن** نعمان بن بشير قال سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول بهذا الحديث قال وبينهما مشتبهات لا يعلمها كثير من الناس
فمن اتقى الشبهات استبرأ لعرضه ودينه ومن وقع في الشبهات وقع في الحرام ترجمہ نعمان بن بشیر
سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی آپ فرماتے تھے حلال کھلا ہی اور حرام کھلا ہی (یعنی سب کو
معلوم ہے) لیکن حلال اور حرام کے درمیان دو طرف والی ہوئی شبہی کی چیزین ہین اوسکو بہت لوگ نہین جانتے سو جو
شبہے سے بچا وہ اپنے دین اور آبرو کو سلامت لگیا اور جو شبہون مین پڑا وہ آخر حرام مین بھی پڑا ف یہ حدیث بڑے
کام کی ہی اسمین شریعت اور طریقت سب آجاتی ہی اسکو خوب یاد رکھنا چاہیے کہ دنیا کی سب چیزین تین طرح کی ہین حلال
اور حرام اور مشتبہ جو چیزین حلال ہین وہ قرآن اور حدیث مین صاف کہلی ہین سب مسلمانون مین مشہور ہین
جیسے کھیتی سوداگری مزدوری گائی بکری اونٹ دودھ شہد میوہ اور جو حرام ہین وہ بھی مشہور ہین جیسے ناحق قتل شراب

سود جوا حرام کاری چوری دغابازی جہوٹ اسی طرح اور چیزین اونکو سب حرام جانتے ہین جاہل تک بہی اور مشتبہہ
وہ ہے جو کچہ حلال سے بہی میل رکہتی ہو اور حرام سے بہی جیسے کوئی چیز کو تو اپنے گہر مین پاوے لیکن تجہکو یہہ معلوم نہین ہے
کہ وہ چیز تیری ہی ہے یا کسی اور کی اوسکو بہت لوگ نہین جانتے سو اوسکا حضرت نے قاعدہ بتلایا کہ جس چیز مین
شبہہ پڑے کہ یہہ حلال ہے یا حرام ہے یا عالمونکا اوس مین اختلاف ہو کوئی حلال بتلاتا ہو اور کوئی حرام تو اوسکو چہوڑدے
ہرگز نہ کرے اسی مین دین کا بچاو ہے اسواسطے کہ شاید وہ حرام ہو اور نہین تو جب شبہے والی چیزون مین آدمی پڑا
تو ہوتے ہوتے حرام چیزون مین بہی گرفتار ہو جاتا ہے تقوی اور پرہیزگاری اسی کا نام ہے جو آدمی شبہون کی چیزون سے
بچے عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لياتين على الناس زمان لا يبقى احد الا اكل
الربا فان لم ياكله اصابه من بخاره قال ابن عيسى اصابه من غباره ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگون پر ایک زمانہ ایسا آویگا بغیر سود کہائے کوئی باقی نہ رہیگا اور جو سود نہ کہاویگا
تو اوسکا بخار یعنی سود کا اثر ہی اوسکو پہونچیگا (یعنے اگر ربوا مین مبتلا نہ ہوگا تو شبہہ ربوا مین مبتلا ہوگا) عن رجل
من الانصار قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في جنازة فرأيت رسول الله صلى الله عليه
وسلم وهو على القبر يوصي الحافر اوسع من قبل رجليه اوسع من قبل راسه فلما رجع استقبله داعي
امرأة فجاء وجيء بالطعام فوضع يده ثم وضع القوم فاكلوا فنظرنا رسول الله صلى الله عليه
وسلم يلوك لقمة في فمه ثم قال اجد لحم شاة اخذت بغير اذن اهلها فارسلت المرأة
يا رسول الله اني ارسلت الى النقيع يشتري لي شاة فلم اجد فارسلت الى جار لي قد اشترى شاة
ان ارسل بها الي بثمنها فلم يوجد فارسلت الى امرأته فارسلت الي بها فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اطعميه الاسارى ترجمہ ایک شخص انصاری سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کے ساتہ نکلے ایک جنازہ مین تو مین نے دیکہا آپ قبر پر کہڑے ہوئے قبر کہودنے والے کو تعلیم کر رہے تہے پاؤن
کیطرف ذرا اور کہول سرکیطرف اور کہول (یعنی کشادہ کر) جب آپ لوٹے فراغت پاکر تو کسی عورت کیطرف سے کوئی بلانیوالا
آیا آپ وہان تشریف لیگئے کہانا سامنے آیا پہلی آپ نے ہاتہہ ڈالا پہر اور لوگون نے ہاتہہ ڈالا اور کہانا شروع کیا۔ ہمارے بزرگون
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ ایک لقمہ کو چبا رہے ہین لیکن اوتارتے نہین یعنی حلق کے نیچے [illegible]
آپ نے فرمایا مجہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہہ گوشت اوس بکری کا ہے جو لیگئی ہو بے اجازت اوسکے مالک کے (یعنے یہہ مشتبہہ گوشت
ہی مغصوبہ بکریکا اسی واسطے اوسکا کہانا آپ پر گران گزرا اور گلے سے نیچے نہ اوتر سکا اللہ نے اپنے نبی کو مشتبہہ مال کے کہانے سے
بچا لیا اور آگاہ کر دیا) پہر اوس عورت نے کہلا بہیجا یا رسول اللہ مین نے بقیع مین ایک آدمی بکری خریدنے کے لیے
بہیجا تو بکری نہ ملی پہر مین نے اپنے ہمسایہ کے پاس کہلا بہیجا جو تم نے بکری خریدی ہے وہ اوسی قیمت پر بہیجدو

سو وہ ہمسایہ بھی اپنے گھر مین نہ تھا مین نے اوسکی عورت سے کہلا بھیجا اوس نے بکری میرے پاس بہیجدی رسول اللہ صلی اللہ
نے فرمایا یہ گوشت قیدیون کو کھلا دے **ف** جو بیچارے مجبور ہین کسب سے عاجز ہین قیدیون سے یا تو حقیقت ہی لوگ
مراد ہین جو قید مین ہیں یا فقرا اور مساکین وہ بھی مثل قیدیون کے ہین قوت کے ذریعے حاصل کرنیسے عاجز ہین اس سے معلوم ہوا
کہ مشتبہ مال کا خیرات کر دینا درست ہے **باب فی اکل الربا وموکلہ** سود کھانیوالے اور سود کھلانیوالے کا بیان

عن عبد اللہ بن مسعود قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آکل الربا وموکلہ وشاھدہ و
کاتبہ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی سود کھانے والے پر اور اوسکو
کھلانے والے پر اور اوسکے گواہ پر اور اوسکے لکھنے والے پر **باب فی وضع الربا** سود کا معاف کر دینا **عن**
عمرو قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع یقول الا ان کل ربا من ربا الجاھلیۃ
موضوع لکم رؤس اموالکم لا تظلمون ولا تظلمون الا وان کل دم من دم الجاھلیۃ موضوع
واول دم اضع منھا دم الحارث بن عبد المطلب کان مسترضعا فی بنی لیث فقتلتہ ھذیل
ترجمہ عمرو بن الاحوص سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حجۃ الوداع مین آگاہ ہو
جتنے سود تھے زمانہ جاہلیت کے وہ سب لغو ہوگئے (یعنے ساقط اور معاف ہوگئے) تم اپنی اصل مال وصول کرلو نہ ظلم کرو نہ
ظلم کیے جاؤ (یعنے نہ تم کسی سے سود لو نہ تم سے کوئی سود لیوے) اور جتنے خون تھے جاہلیت کے زمانے مین وہ سب معاف ہوگئے
اور سب سے پہلے اون خونون مین سے مین حارث بن عبد المطلب کا خون معاف کرتا ہون جو دودہ پیتے تھے بنی لیث
مین پھر اونکو ہذیل کے لوگون نے مار ڈالا **ف** تو مین اب ہذیل کے لوگون سے اپنے چچا حارث کے خون کا بدلہ نہ لون گا
باب فی کراھیۃ الیمین فی البیع خرید فروخت مین قسم کہانیکی ممانعت (یعنے جھوٹی قسم کہانے کے)
عن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الحلف منفقۃ للسلعۃ ممحقۃ
للبرکۃ قال ابن السرح للکسب وقال عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے آپ فرماتے تھے قسم اسباب کے رواج کے
لیے سبب ہے اور برکت کی مٹنی کا بھی سبب ہے **ف** یعنے قسم کہانے سے گو مال زیادہ بکتا ہے لوگ دہوکا کھاتے ہین لیکن برکت
جاتی رہتی ہے **باب فی الرجحان فی الوزن بالاجر** تول مین جھکتا ہوا دینا اور مزدوری لیکر مال تولنا
عن سوید بن قیس قال جلبت انا ومخرفۃ العبدی بزا من ھجر فاتینا بہ مکۃ فجاءنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمشی فساومنا بسراویل فبعناہ وثم رجل یزن بالاجر فقال لہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم زن وارجح **ترجمہ** سوید بن قیس سے روایت ہے کہ مین اور مخرفہ عبدی ہجر (قریب مدینہ کے ایک
مکان کا نام ہے) سے کپڑا لائے بیچنے کے لیے پھر اوسکو ہم مکہ مین لائے اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس

پیادہ پا تشریف لائے اور آپ نے ہم سے ایک پاجامہ چکایا تو ہم نے اوسکو آپکے ہاتھ بیچا اور وہان ایک شخص مزدوری پر
تول رہا تہا۔ یعنے تولنے کی مزدوری لیتا تہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا تو تول دیا کر لیکن جہکتا ہوا
تولا کر **ف** یعنی اگر ماشہ یا تولہ بہر جہکتا تولے تو کچہ قباحت نہین مالک بہی ناراض نہ ہوگا اور تولنے والا بہی گنہگار نہ
ہوگا برابر تولنے مین کمی کا خوف ہی جو بڑا گناہ ہے **عن** ابی صفوان بن عمیرۃ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بمکۃ قبل ان یہاجر بہذا الحدیث ولم یذکر یزن ایاجر **ترجمہ** شعبہ نے اس حدیث کو روایت
کیا ابو صفوان سے لیکن اوس مین مزدوری پر تولنے کا ذکر نہین ہی ابو داؤد نے کہا پہلی روایت سفیان کی ہی اور قیس نے
بہی سفیان کے موافق روایت کیا اور سفیان کی روایت زیادہ معتبر ہی اور روایتون سے **عن** ابن ابی رزمۃ سمعت
ابی یقول قال رجل لشعبۃ خالفک سفیان قال دمغتنی وبلغنی عن یحیی بن معین
قال کل من خالف سفیان فالقول قول سفیان **ترجمہ** ابو رزمہ سے روایت ہی ایک شخص نے شعبہ سے
کہا سفیان نے تمہاری خلاف روایت کیا اونہون نے کہا تو نے میرا دماغ کہا لیا ابو داؤد نے کہا مجہے یحیی بن معین
سے پہونچا وہ کہتے تہے جو شخص خلاف کرے سفیان کا تو قول سفیان کا قول ہوگا یعنے مخالف کا قول معتبر نہ ہوگا اور مجہے
سے احمد بن حنبل نے کہا اونہون نے وکیع سے سنا کہ شعبہ کہتے تہے سفیان مجہہ سے زیادہ یاد رکہنے والے ہین **باب**
قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم المکیال مکیال المدینۃ ماپ مین مدینے والونکا اعتبار ہی اور تول مین مکے والونکا
عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوزن وزن اہل مکۃ والمکیال مکیال
المدینۃ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تول مین مکہ والون کی تول ہی اور ماپ مین
مدینہ والون کی ماپ ہے **ف** خطابی نے کہا کہ مراد سونے اور چاندی کا وزن ہی یعنے زکوۃ مین دراہم مکے کے وزن
کا اعتبار ہے کہ ہر درہم سات مثقال کے ہون کیونکہ اوس زمانے مین دراہم مختلف وزن کے رائج تہے اور ماپ سے مراد
صاع ہے یعنی کفارات مین اور صدقہ فطر مین مدینہ والون کا صاع معتبر ہی بعضون نے کہا اہل مدینہ کاشتکار
لوگ تہے تو ماپ مین اونکا اعتبار کیا گیا اور اہل مکہ صحاب تجارت تہے تو وزن مین اونکا اعتبار کیا گیا **باب**
فی التشدید فی الدین قرضے کی سختی کا بیان اور اوسکی ادا کرنیکی تاکید **عن** سمرۃ قال خطبنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ہاہنا احد من بنی فلان فلم یجبہ احد ثم قال ہاہنا
احد من بنی فلان فلم یجبہ احد ثم قال ہاہنا احد من بنی فلان فقام رجل فقال انا یا رسول
اللہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم ما منعک ان تجیبنی فی المرتین الاولیین اما انی لم انوہ بکم
الا خیرا ان صاحبکم ماسور بدینہ فلقد رایتہ ادی عنہ حتی ما احد یطلبہ بشئ **ترجمہ** سمرہ
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا ہم کو تو فرمایا یہان وہ شخص ہے فلانے قوم والا یعنی کسی

کسی شخص کا نام لیکر اوسکو پوچہا تو کسی نے آپکو جواب نہ دیا پہر فرمایا یہان وہ شخص ہے فلان قوم والا جب ایک شخص کہڑا ہوا
اور عرض کیا یا رسول اللہ مین حاضر ہون آپنے فرمایا تو نے پہلے دو بار مین کیون مجھکو جواب نہ دیا مین تو تمہاری ساتہہ بہتری کرنا
چاہتا ہون فلان شخص جو تیری قوم مین سے اپنی قرضے کے بدلے مین قید ہے (یعنی جنت مین جا نہین سکتا بوجہ قرض نہ ادا کرنے کے
روکا گیا ہے یہہ وہ شخص تہا جسکے اعمال نیک تہے مگر قرضدار مرا تہا اور اوس کے ادا کرنے کے لیے مال نہین چہوڑ گیا تہا) سمرہ نے کہا
پہر اوس شخص نے (جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مخاطب ہوتے تھے) ادا کیا قرضہ اوس شخص کا (جو قرضدار مرا تہا) یہان
تک کہ کوئی اپنا قرض مانگنے والا اوس سے نہ رہا) **عن** ابی بردۃ بن ابی موسی الاشعری یقول عن ابیہ عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان اعظم الذنوب عند اللہ ان یلقاہ بہا عبد بعد الکبائر
التی نہی اللہ عنہا ان یموت رجل وعلیہ دین لا یدع لہ قضاء **ترجمہ** ابا بردہ بن ابی موسے اشعری نے اپنے
باپ سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقرر سب سے بڑا گناہ اللہ جل جلالہ کے پاس گناہ کبیرہ کے
بعد یہہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ سے ملے اوس گناہ کے ساتہ جس سے اوسنے منع فرمایا ہے اپنے بندونکو یعنی قرضدار ہوکر مرجاوے اور اوس
کے ادا کے لیے کوئی چیز نہ چہوڑے ـ یعنے جس سے اوس کے مرنے کی بعد اوسکا قرض ادا کیا جاوے **ف** اسحدیث سے
بی ضرورت قرض لینے کی قباحت نکلی اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ زندگی مین قرض ادا کردینا بہتر ہے ورنہ بقدر قرض مال چہوڑ جانا
ضرور ہے **عن** جابر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی علی رجل مات وعلیہ دین فاتی
بمیت فقال علیہ دین قالوا نعم دیناران قال صلوا علی صاحبکم فقال ابو قتادۃ الانصاری
ہما علی یا رسول اللہ قال فصلی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما فتح اللہ علی رسولہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال انا اولی بکل مؤمن من نفسہ فمن ترک دینا فعلی قضاؤہ ومن ترک مالا فلورثتہ
ترجمہ جابر سے روایت ہے جو قرضدار شخص مرجاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی جنازہ کے نماز نہ پڑہتے ـ
یعنی دوسرونسے کہتے کہ تم پڑہ لو پہر آپ پاس ایک جنازہ آیا تو آپنے صحابہ سے پوچہا کیا اسپر کچہہ قرض ہے لوگون نے عرض کیا
کہ ہان دو دینار ہین آپنے فرمایا تم اپنے یار پر نماز پڑہ لو پہر ابو قتادہ انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ مجہپر ہین
یعنے اوسکو مین ادا کرونگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس جنازہ پر نماز پڑہی پہر جب اللہ نے اپنے رسول پر فتح کو کہول
دیا یعنی فتوحات اور غنائم حاصل ہوئی تو آپنے فرمایا مین اولی ہون مومنون کے ساتہ اون کی جانون سے تو جو کوئی قرضدار مرجاوے
تو اوسکا قرض ادا کرنا میری ذمہ پر ہے اور جو کوئی مالدار مرجاوے تو اوسکے مال کو اوس کے وارث لینگے (سبحان اللہ کیا عنایت
ہے) **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ قال اشتری من عیر بیعا ولیس عندہ ثمنہ
فاربح فیہ فباعہ فتصدق بالربح علی ارامل بنی عبد المطلب وقال لا اشتری بعدہا شیئا الا وعندی
ثمنہ **ترجمہ** ابن عباس سے ایسا ہی مروی ہے اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چیز خریدی مگر آپ پاس

قولہ [illegible] جواب نہ دیا [illegible] یہان وہ شخص ہے فلان قوم والا جب [illegible]

دام نہ تھے بعد اوسکے آپنے نفع سے اوسکو بیچا اور جو نفع ہوا وہ بنی عبد المطلب کے بیوون اور محتاجون کو دیدیا اور فرمایا اب
مین کوئی چیز نہ خریدونگا جبتک اوسکے دام میرے پاس نہون (کیونکہ آپنے قرضے کو بُرا جانا اور اوس کے نفع کو بھی بُرا سمجھا)

باب فی المطل قرضہ ادا کرنے مین دیر کرنا **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
قال مطل الغنی ظلم واذا اتبع احدکم علی ملیٍّ فلیتبع **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مالدار شخص کا دیر کرنا قرض ادا کرنے مین ظلم ہے **ف** یعنی جس شخص کو قرض ادا کرنے کی طاقت ہو اور
وہ ادا کرنے مین دیر کرے تو یہ ظلم ہے یعنے گناہ کبیرہ ہے **ت** اور جب تم مین سے کوئی حوالہ کیا جاوے مالدار شخص پر
تو چاہیے کہ حوالہ قبول کرے **ف** حوالہ کہتے ہین قرض کے اوتار دینے کو ایک ذمہ پر سے دوسرے ذمہ پر مثلاً زید مدیون
تھا عمرو کا تو زید نے عمرو کا مقابلہ کروادیا اوس دین کے وصول کے لیے بکر پر **عن** ابی رافع قال استسلف رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بکرا فجاءتہ ابل من الصدقۃ فامرنی ان اقضی الرجل بکرہ فقلت لم اجد فی
الابل الا جملا خیارا رباعیا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعطہ ایاہ فان خیار الناس احسنہم
قضاءً **ترجمہ** ابو رافع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا اونٹ قرض لیا جب صدقہ کی اونٹ آپ کے
پاس آئے تو آپنے مجھکو حکم کیا ویسا ہی اونٹ ادا کرنے کو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ صدقہ کے اونٹون مین سب اونٹ
اچھے بڑے بڑے ہین چھ چھ برس کے آپنے فرمایا اوسی مین سے دیدے اچھے وہ لوگ ہین جو قرض اچھی طور سے ادا کردین
عن جابر بن عبد اللہ قال کان لی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم دین فقضانی وزادنی **ترجمہ** جابر
بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر میرا قرض تھا تو آپنے مجھکو زیادہ دیکر ادا کیا۔ یعنی میری قرض
سے زیادہ مجکو آپنے دیا اگر قرضدار اپنی خوشی سے بغیر شرط کے زیادہ دیوے تو لینے مین کچھ قباحت نہین ہے **باب**
فی الصرف بیع صرف کا بیان **عن** عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذہب
بالورق ربا الا ہاء وہاء والبر بالبر ربا الا ہاء وہاء والتمر بالتمر ربا الا ہاء وہاء والشعیر بالشعیر ربا الا
ہاء وہاء **ترجمہ** عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے کا بیچنا چاندی کے بدلے مین
ربا ہے مگر جب نقدا نقد ہو اور گیہون بدلے گیہون کے بیچنا ربا ہے مگر نقدا نقد اور کھجور بیچنا کھجور کے بدلے ربا ہے مگر نقدا نقد اور جو بدلے
جو کے بیچنا ربا ہے مگر نقدا نقد **عن** عبادۃ بن الصامت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الذہب با
لذہب تبرہا وعینہا والفضۃ بالفضۃ تبرہا وعینہا والبر بالبر مدی بمدی والشعیر
بالشعیر مدی بمدی والتمر بالتمر مدی بمدی والملح بالملح مدی بمدی فمن زاد او ازداد فقد
اربی ولا باس ببیع الذہب بالفضۃ والفضۃ اکثرہما یدا بید واما نسیئۃ فلا ولا باس
ببیع البر بالشعیر والشعیر اکثرہما یدا بید واما نسیئۃ فلا **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا سونے کے بدلے مین برابر بیچو ڈلا ہو یا سکہ دار اسی طرح چاندی کو چاندی کے بدلے
مین برابر بیچو ڈلا ہو یا سکہ دار (کمی زیادتی درست نہین اگرچہ ایک طرف عمدہ ہو دوسری طرف خراب) اور گیہون کو
گیہون کے بدلے مین برابر بیچو ایک مدی ایک مدی کے بدلے مین (مدی ایک پیمانہ ہی شام اور مصر مین جو پندرہ مکوک کا ہوتا ہی
اور ہر مکوک ڈیڑہ صاع کا) اسی طرح کہجور کہجور کے بدلے مین برابر بیچو ایک مدی کے بدلے مین ایک مدی اور نمک نمک کے عوض
مین برابر بیچو جو شخص زیادہ دیگا یا زیادہ لیگا اوس نے سود دیا یا لیا اور سونے کو چاندی کے بدلے مین بیچنا کمی بیشی کے ساتہہ
برا نہین جب نقدا نقد ہو لیکن اودہار تو درست نہین اور گیہون کو جو کے بدلے مین کمی بیشی کے ساتہہ بیچنا برا نہین جب
نقدا نقد ہو لیکن اودہار تو درست نہین حاصل یہہ ہی کہ جب اختلاف جنس ہو تو کمی بیشی درست ہی مگر نقدا نقد ہونا ضرور
ہی **عن** عبادة بن الصامت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الخبر یزید وینقص وزاد قال فاذا
اختلفت ہذہ الاصناف فبیعوا کیف شئتم اذا کان یدا بید **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے ایسا ہی مروی ہی کچہہ
کمی بیشی سے اتنا اس حدیث مین زیادہ ہے کہ جب اقسام مختلف ہون (جیسے سونا چاندی کے بدلے مین یا گیہون جو کے بدلے
مین) تو جسطرح چاہو بیچو (یعنے ایک طرف زیادہ ہو دوسری طرف کم) مگر یہہ ضرور ہی کہ معاملہ نقدا نقد ہو (اس ہاتہہ سے
اوس ہاتہہ لے اودہار درست نہین اگرچہ تہوڑی مدت کا ہو) **باب** فی حلیة السیف تباع بالدراہم
تلوار کی کوبہی یا قبضے کو جو چاندی کا ہو روپیون کے بدلے مین بیچنا کیسا ہی **عن** فضالة بن عبید قال اتی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم عام خیبر بقلادة فیہا ذہب وخرز قال ابو بکر وابن منیع فیہا خرز معلقة
بذہب ابتاعہا رجل بتسعة دنانیر او بسبعة دنانیر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا حتی تمیز بینہ
وبینہ فقال انما اردت الحجارة فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا حتی تمیز بینہما قال فردہ حتی
میز بینہما وقال ابن عیسی اردت التجارة قال ابو داود وکان فی کتابہ الحجارة **ترجمہ** فضالہ بن عبید سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جس سال خیبر فتح ہوا ایک ہار آیا جس مین سونا تہا اور نگ (یعنی مہرے
کسی پتہر کے) بہی تہے ابو بکر اور ابن منیع نے کہا اوس مین نگ تہے جو ڈہنپے ہوئے تہے سونے سے ایک شخص نے اوسکو نو دینار
یا سات دینار کے بدلے مین خرید تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہہ خرید درست نہین ہی جبتک کہ سونے کو
نگون سے علیحدہ نہ کرے وہ شخص بولا یا رسول اللہ مین نے پتہر لینے کا قصد کیا تہا (یعنی جو دام مین نے دیے وہ پتہر کے بدلے
مین دیے یعنی میری نیت یہہ تہی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین یہہ خرید درست نہین جبتک کہ سونے کو علیحدہ
نگینے نگون سے یہہ سنکر اوس نے وہ ہار واپس کر دیا یہانتک کہ سونا علیحدہ کیا گیا نگون سے اسواسطے کہ جو دینار اوس نے دیے شاید
وہ برابر ہون یا کم ہون اوس سونے سے جو اوس ہار مین ہی اس صورت مین ربا ہو جاویگا **عن** فضالة بن عبید قال
اشتریت یوم خیبر قلادة باثنی عشر دینارا فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تباع حتی

تفصل ترجمہ فضالہ بن عبید سے روایت ہی خیبر کی لڑائی کے دن مین نے بارہ دینار کو ایک ہیکل خریدا اوس مین سونا اور نگینہ
جواہر تھا۔ یعنے جڑاؤ تہا مین نے اوسکے سونے کو جدا کیا تو بارہ دینار سے زیادہ پایا پھر اوسکا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کیا
تو آپنے فرمایا بغیر جدا کیے نہ بیچا جاویگا عن فضالة بن عبيد قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم خيبر
نبايع اليهود الاوقية من الذهب بالدينار قال غير قتيبة بالدينارين والثلاثة ثم اتفقا فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم لا تبيعوا الذهب بالذهب الا وزنا بوزن ترجمہ فضالہ بن عبید سے روایت ہی خیبر کی
لڑائی کے دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور یہود سے خرید و فروخت کرتے تھے ایک اوقیہ سونیکا ایک
دینار کے بدلے مین یا دو یا تین دینار کے بدلے مین فروخت کرتے تھے (ایک اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے) رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونیکو سونے سے مت بیچو جبتک وزن مین دونون طرف برابر نہ ہون حاصل یہہ ہی کہ سونے
کو سونے سے بیچ تو کمی زیادتی درست نہین

باب فی اقتضاء الذهب من الورق

چاندی کے عوض مین سونا لینا

عن ابن عمر قال كنت ابيع الابل بالبقيع فابيع بالدنانير واخذ الدراهم وابيع بالدراهم واخذ
الدنانير اخذ هذه من هذه واعطي هذه من هذه فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم
وهو في بيت حفصة فقلت يا رسول الله رويدك اسألك اني ابيع الابل بالبقيع فابيع
بالدنانير واخذ الدراهم وابيع بالدراهم واخذ الدنانير اخذ هذه من هذه واعطي هذه
من هذه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا بأس ان تأخذها بسعر يومها ما لم تفترقا
وبينكما شيء ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی کہ بقیع (ایک جگہ کا نام ہے) مین مین اونٹ بیچتا تہا تو دینار کے
حساب سے بیچتا اور اون کے بدلے مین دراہم لیتا اور دراہم کے حساب سے بیچتا اور اون کے عوض مین دینار لیتا غرض دینار
کے بدلے دراہم لیتا اور دراہم کے بدلے دینار لیتا پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا تو آپ بی بی حفصہ کے مکان
مین تشریف رکھتے تھے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ ذرا تامل کیجیے مین یہہ پوچھتا ہون کہ مین جو بقیع مین اونٹ بیچتا
ہون تو دینار کے حساب سے بیچتا ہون اور اونکے بدلے دراہم لیتا ہون اور دراہم کے حساب سے بیچتا ہون اور اونکے بدلے
دینار لیتا ہون تو اسکو اوسکی بدلے مین یعنی اوسکو اسکے بدلے مین دون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مین کچھ
مضایقہ نہین اگر اوس دن کے نرخ سے لے اور تم دونون مین جبتک جدائی نہ ہو کوئی چیز تم دونون مین موجود ہو یعنے
تمہارا اوسپر کچھ آتا ہو یا اوسکا تمپر مطلب یہہ ہی کہ جدا ہونے سے پیشتر معاملہ صاف اور طے ہو جاوے عن سماك باسناده
ومعناه والاول اتم لم يذكر بسعر يومها ترجمہ سماک سے یہ حدیث اسی اسناد سے اسیطرح مروی ہی لیکن جو روایت اوپر
گذری وہ زیادہ پوری ہی اسمین اوسیدن کا نرخ مذکور نہین

باب فی الحیوان بالحیوان نسیئة

ایک جانور کو دوسرے جانور کے بدلے مین ادھار بیچنا منع ہے عن سمرة ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع الحيوان

نقیع

بالحیوان نسیئۃ ترجمہ سمرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا جانور کے بدلے مین جانور اودھار
بیچنے سے یعنی جیتے جانور کو باب فی الرخصۃ اسکی جواز کا بیان عن عبداللہ بن عمرو ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم امرہ ان یجھز جیشا فنفدت الابل فامرہ ان یاخذ فی قلاص الصدقۃ فکان
یاخذ البعیر بالبعیرین الی ابل الصدقۃ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اونکو لشکر کی تیاری کا حکم فرمایا تو اونٹ تمام ہوگئی تو آپنے اونکو حکم فرمایا کہ صدقہ کے اونٹون کے آنے کی شرط پر اونٹ
لیوین تو وہ صدقہ کے اونٹ آنے تک کی شرط پر دو اونٹ کے عوض مین ایک اونٹ لیتی باب فی ذلک اذا
کان یدا بید ایک جانذار کو دوسرے جانذار کے بدلے مین نقد بیچنا درست ہی عن جابر ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اشتری عبدا بعبدین ترجمہ جابر رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو غلامون کے بدلے مین
ایک غلام مول لیا باب فی التمر بالتمر کھجور کو کھجور کے بدلے مین بیچنا عن زید ابی عیاش انہ سال سعد
بن ابی وقاص عن البیضاء بالسلت فقال لہ سعد ایھما افضل قال البیضاء قال فنہاہ عن ذلک و
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسأل عن شراء التمر بالرطب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اینقص الرطب اذا یبس قالوا نعم فنہاہ عن ذلک ترجمہ زید ابی العیاش سے روایت ہی اوس نے سعد بن ابی
وقاص سے پوچھا گیہون کو سُلت (ایک غلہ ہی مشابہ گیہون کے جو تاثیر جو کی رکھتا ہے) کے بدلے مین برابر بیچنا کیسا ہی سعد نے
کہا کون بہتر ہوتا ہے ان دونون مین زید نے کہا گیہون اُنہون نے منع کیا اس سے اور کہا مین نے سنا ہی صلعم سے
آپ پوچھے گئے تر کھجور کے بدلے سوکھی کھجور کے خریدنے سے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تر کھجور جب سوکھ جاتی
ہی تو کم ہو جاتی ہی صحابہ نے عرض کیا البتہ تو آپنے اوس سے منع فرمایا ف جمہور علما کا یہی قول ہے مگر ابو حنیفہ کے نزدیک
برابر برابر بیچنا درست ہی عن سعد بن ابی وقاص یقول نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع
الرطب بالتمر نسیئۃ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تر کھجور کو
سوکھی کھجور کے ساتھ اودھار بیچنے سے (اور اگر نقد ہو تو بھی منع ہی پہلی حدیث سے لیکن ابو حنیفہ کے نزدیک وہ محمول ہے اودھار
پر) باب المزابنۃ مزابنہ کا بیان (وہ یہ ہے کہ درخت پر لگی ہوئی میوے کا اندازہ کر کے اوسی قدر ٹوٹے ہوئے میوے کے بدلے
مین بیچنا) عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیع الثمر بالتمر کیلا وعن بیع العنب بالزبیب
کیلا وعن بیع الزرع بالحنطۃ کیلا ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا
کھجور کو کھجور کے بدلے مین بیچنے سے اندازہ کر کے اسطرح انگور کو (جو بیلون پر ہو) سوکھے انگور کے بدلے مین بیچنے سے اندازہ کر کے
اور کھیت کے اناج کو جو درختون پر ہو کٹے ہوئے غلے کے بدلے مین بیچنے سے اندازہ کر کے کیونکہ اسمین احتمال ہی کمی بیشی کا باب
فی بیع العرایا عریہ کا بیان [illegible] عن [illegible] زید بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی

بیع العرایا بالتمر والرطب ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عرایا
کی بیع مین خشک یا تر کھجور کے بدلے مین ف عرایا جمع ہے عریہ کی عریہ اوسکو کہتے مین کہ باغ مین سے ایک درخت
یا دو درخت کسی مسکین کو دیدے پھر اوسکی آنیسے باغ مین تکلیف ہو تو مالک باغ اوس درخت کے پھلون کا اندازہ
کرکے پھر وہ درخت اوس سے خرید لیوے اور اوسکو بدلے مین تر یا سوکھا میوہ اوسکے حوالے کرے ہر چند یہ بھی مزابنہ ہے مگر آپ نے
مزابنہ سے منع کیا اور عرایا کو جائز رکھا کیونکہ عرایا کے جائز رکھنے مین مسکینونکا فائدہ تھا اگر آپ اس سے منع کر دیتے تو
لوگ مسکینون کو درخت دینا موقوف کر دیتے اس لیے کہ اونکا پھر خریدنا بتخمین نہ ہوتا میوے کے عوض مین عن سہل بن
ابی حثمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیع التمر بالتمر ورخص فی العرایا ان تباع بخرصہا
یاکلہا اہلہا رطبا ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا درخت پر کے
پھل اخرما بیچنے سے سوکھا خرما لیکر اور عرایا مین آپ نے رخصت دی کہ اوسکو اندازہ کرکے بیچین تمر کے بدلے مین تاکہ لینے
والا رطب کھاوے ف مثلا ایک شخص کے پاس سوکھی کھجور ہے پر رطب یعنی تر کھجور کھانے کو نہین اوس نے کسی باغ
والے سے ایک درخت کی کھجورین اندازہ کرکے خرید لین سوکھی کھجور کے بدلے مین باب فی مقدار العریۃ عرایا کی
بیع کس مقدار تک درست ہے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی بیع العرایا دون
خمسۃ اوسق او فی خمسۃ اوسق شک داؤد بن الحصین ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عریون کے بیچنے مین بشرطیکہ پانچ وسق سے کم ہون یا پانچ وسق کے اندر ہون ف وسق
ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔ داؤد بن حصین راوی نے شک کیا ہے اسمین اس سے زیادہ کی ضرورت اکثر کھانے کو نہین
پڑتی باب تفسیر العرایا عرایا کا بیان یعنی اوسکے معنی عن عبد ربہ بن سعید الانصاری انہ قال
العریۃ الرجل یعری الرجل النخلۃ او الرجل یستثنی من مالہ النخلۃ او الاثنتین یاکلہا فیبیعہا
بتمر ترجمہ عبدربہ بن سعید انصاری نے کہا عریہ یہ ہے کہ ایک شخص کسی شخص کو کھجور کا درخت دے یا ساری باغ مین سے
ایک یا دو درخت مستثنی کرے کھانے کے لیے پھر اوسکو خرید لے سوکھی کھجور کے عوض مین یا بیچڈالے اوسکے عوض مین ف مثلا
مالک باغ نے ساری باغ کا میوہ کسی شخص کے ہاتھ بیچا اور دو ایک درخت اپنے کھانے کے لیے نکال لیے اب مشتری کو مالک کا آنا
باغ مین گھڑی گھڑی دشوار ہوا مالک نے اون درختونکا میوہ اندازہ کرکے سوکھے میوے کے بدلے مین مشتری کے ہاتھ بیچڈالا عن
ابن اسحق قال العرایا ان یہب الرجل للرجل النخلات فیشق علیہ ان یقوم علیہا فیبیعہا بمثل
خرصہا ترجمہ ابن اسحاق سے روایت ہے عرایا اسکو کہتے ہین ایک شخص دوسرے شخص کو چند درختونکا میوہ ہبہ کر دے کھانے کے لیے
پھر مالک کو اوسکا آنا اور درختون پر رہنا ناگوار گزرے تو وہ شخص مالک کے ہاتھ میوے کا اندازہ کرکے اون درختونکا میوہ بیچڈالے
سوکھے یا تر میوے کے بدلے مین باب فی بیع الثمار قبل ان یبدو صلاحہا میوے کا بیچنا اوسکے پختگی ظاہر ہونے

سے پہلے منع ہے ایسا نہ ہو پہل تباہ ہو جاوین عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی
عن بیع الثمار حتی یبدو صلاحھا نھی البائع والمشتری ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے منع فرمایا پہلون کے بیچنے سے یہانتک کہ اونکی پختگی اور بہتری کا یقین ہو جاوے منع کیا بائع کو اور مشتری
کو بھی بائع کو بیع سے منع کیا اور مشتری کو خریدنے سے کیونکہ اگر پہل تلف ہو جاوین تو بائع غیر کا مال بلا عوض ہضم کر لیگا
اور مشتری اپنے مال کو مفت کہو دیگا عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع النخل حتی یزھو
وعن السنبل حتی یبیض ویامن العاھۃ نھی البائع والمشتری ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہجور کی بیع سے یہانتک کہ پختہ ہو اور بالی کے بیچنے سے یہانتک کہ پختہ ہو اور آفت سے بیخوف ہو جاوے
منع کیا آپنے بائع کو بیع سے اور مشتری کو خریدنے سے عن ابی ھریرۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عن بیع الغنائم حتی تقسم وعن بیع النخل حتی تحرز من کل عارض وان یصلی الرجل بغیر حزام ترجمہ
ابو ہریرہؓ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلعم نے مال غنیمت کے بیچنے سے تقسیم کے پہلے اور کہجور کے بیچنے سے جبتک بیخوف
نہ ہو جاوے ہر آفت سے اور منع کیا نماز پڑھنے سے بغیر کمر بند کے (جب ستر کہلنے کا خوف ہو بغیر کمر بند کے تو کمر بند باندھنا
ضرور ہے) عن جابر بن عبد اللہ یقول نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تباع الثمرۃ حتی تشقح قیل
وما تشقح قال تحمار وتصفار ویوکل منھا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع فرمایا پہلون کے بیچنے سے جبتک کہ وہ مشقح نہ ہو جاوین لوگون نے آپ سے پوچھا کہ مشقح کیا چیز ہے یعنی کیا مراد ہے
اوس سے تو آپنے فرمایا سرخ ہو جاوین اور زرد ہو جاوین اور اونمیں سے کہانے میں آوین یعنی وہ کہانے کے قابل ہو جاوین
عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع العنب حتی یسود وعن بیع الحب حتی یشتد
ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا انگور بیچنے سے جبتک کہ سیاہ نہو وے اور غلہ کے بیچنے سے جبتک
کہ سخت نہ ہو لے۔ یعنی انگور اور غلہ جب پختگی پر آوے تو اوسکو بیچنا چاہیے اور کچے پن میں اونکا بیچنا درست نہیں عن
یونس سالت ابا الزناد عن بیع الثمر قبل ان یبدو صلاحہ وما ذکر فی ذلک فقال کان عروۃ بن الزبیر
یحدث عن سھل بن ابی حثمۃ عن زید بن ثابت قال کان الناس یتبایعون الثمار قبل ان یبدو صلاحھا
فاذا جد الناس وحضر تقاضیھم قال المبتاع قد اصاب الثمر الدمان واصابہ مراض عاھات یحتجون
بھا فلما کثرت خصومتھم عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کالمشورۃ
یشیر بھا فاما لا فلا تتبایعوا الثمرۃ حتی یبدو صلاحھا لکثرۃ خصومتھم واختلافھم ترجمہ یونس
سے روایت ہے میں نے ابو الزناد سے پوچھا میوے کا بیچنا قبل اوس کے پختگی و بہتری کے حال معلوم ہونے کے کیسا ہے اور اسمیں
کیا ہے تو انہوں نے کہا عروہ بن الزبیر حدیث روایت کرتے تھے سھل بن ابی حثمہ سے اور وہ زید بن ثابت

کہ لوگ پھلون اور میوون کی خرید فروخت کیا کرتے تھے اوسکی پختگی اور بہتری معلوم ہونیسے پہلے جب میوہ کاٹنے لگتے اور وقت
وصول کا نکل آتا تو خریدار کہتا میوے کو دمان ہوگیا یا قشام یا مراض (یہ تینون آفتون کے نام ہین جو کھجور پر ہوا کرتی ہین)
اسی قسم کی آفتون پر حجت کرتے (اور خریدار مول مین تخفیف چاہتا یا بالکل نہ لینا چاہتا اور بائع اسپر راضی نہوتا) تجب
جھگڑے آنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مقدمات کے تو آپ نے فرمایا مشورے کے طور پر لوگون سے کہ میوے کو نہ
بیچا کرو جبتک اوسکی بہتری کا حال معلوم نہو کیونکہ وہ لوگ بہت جھگڑتے تھے اور بڑا اختلاف کرتی تھے اسمین اس
لیے آپنے تمام جھگڑون اور اختلافون کے موقوف کرنیکو یہہ فرمایا کہ میوہ بکا ہی نہ کرے جبتک اوسکی پختگی اور بہتری کا حال
معلوم نہو جب حال معلوم ہو جاویگا تو پھر کوئی جھگڑا نرہیگا) **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع الثمر
حتی یبدو صلاحہ ولا یباع الا بالدینار والدرھم الا العرایا **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا میوے کے بیچنے سے جبتک کہ اوسکا پکنا ظاہر نہو وے اور فرمایا نہ بیچا جاوے میوہ مگر روپیہ یا
اشرفی کے بدلے مین مگر عرایا کہ اوسکا بیچنا میوے کے بدلے مین درست ہے **باب** فی بیع السنین کئی برس کو درخت
کا میوہ بیچنا درست نہین ہے کیونکہ وہ بالفعل معدوم ہے **عن** جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
نھی عن بیع السنین ووضع الجوائح **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا درختون
کا میوہ بیچنے سے کئی سال تک (جیسے دو یا تین سال تک کا میوہ بیچڈالے) اور مجرا دیا آفت اور نقصان کو (یعنے خریدار کو
یہہ نقصان مجرا دیا) **عن** جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن المعاومۃ وقال احدھما
بیع السنین **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلعم نے معاومہ سے یعنی کئی سال تک درخت کا میوہ بیچنے کو اس
لیے کہ یہہ بیع ہے معدوم کی معلوم نہین کہ ان برسون مین میوہ آوے یا نہ آوے اور آوے تو بیچے یا نہ بیچے تباہ ہو جاوے تو دہوکا ہوا)
عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع الغرر زاد عثمان والحصاۃ **ترجمہ** ابو ہریرہ
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا دہوکے کی بیع سے اور بیع حصاۃ سے یعنی بائع مشتری سے یا مشتری بائع
سے یہہ کہے کہ جب مین تیری طرف کنکر پھینکدون تو بیع لازم ہو جاوے گی یا بکریون کے گلے مین جس بکری پر کنکر پڑے وہ مین
دیدونگا یا لے لونگا **عن** ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیعتین وعن لبستین
اما البیعتان فالملامسۃ والمنابذۃ واما اللبستان فاشتمال الصماء وان یحتبی الرجل فی ثوب واحد
کاشفا عن فرجہ او لیس علی فرجہ منہ شئ **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے منع فرمایا دو طور کے خرید فروخت سے اور دو طور کے کپڑا پہننے سے وہ خرید فروخت کے تو دونون طور یہہ ہین ایک
ملامسہ اور منابذہ وسکو کہتے ہین آدمی ایک کپڑا چھو کر خرید لیوے نہ اوسکو کھولے اور نہ اندر سے دیکھے یا اندھیری رات مین خریدے
نہ جانے اوسمین کیا ہے اور بعضون نے کہا ملامسہ یہہ ہے کہ بائع اور مشتری یہہ بات ٹھہرالین کہ جب اوسکا کپڑا وہ چھولے یا وہ اوسکا

توبیع لازم ہوجاوے۔ اور دوسرا طور منابذہ۔ منابذہ اسکو کہتے ہین کہ بائع اپنا کپڑا مشتری کیطرف پھینک دیوے اور مشتری اپنا کپڑا بائع کیطرف نہ سوچین نہ بچارین یہہ اسکے بدلے مین اور وہ اوسکے بدلے مین۔ یہہ دو نو بیع ممنوع ہین) اور دو طور کے کپڑا پہننے سے ایک تو بطور صماء کے مراد صماء سے یہہ ہے کہ بدن پر ایک ہی کپڑا اسطرح پاؤن تک لپیٹ لے اور دوسری اسطرح کہ ایک کپڑا اوڑھ کے گوٹ مار کر بیٹھے اسطرح سے کہ شرمگاہ کہلی رہے یا شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بهذا الحدیث زاد واشتمال الصماء یشتمل فی ثوب واحد یضع طرفی الثوب علی عاتقه الایسر ویبرز شقه الایمن والمنابذة ان یقول اذا نبذت هذا الثوب فقد وجب البیع والملامسة ان یمسه بیده ولا ینشره ولا یقلبه اذا مسه وجب البیع **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے یہی حدیث جو اوپر گزری اتنا زیادہ ہے کہ اشتمال صماء سے یہہ مراد ہے کہ ایک کپڑا سارے بدن پر لپیٹ لیوے اور دونو کنارے اوس کپڑے کے بائین کندھے پر ہون اور داہنا جانب کھلا رہے اور منابذہ یہہ ہے کہ بائع یہہ کہے جب مین اس کپڑے کو تیری طرف پھینکدون تو بیع لازم ہو گئی اور ملامسہ یہہ ہے کہ جب ہاتھ سے چھو لیوے تو بیع لازم ہوجاوے نہ اوسکو کھول سکے نہ اولٹ سکے **ف** ان بیعون سے منع فرمایا کیونکہ اسمین دھوکا ہوتا ہے یا بیع متعین نہین ہوتی پھر جب کوئی نقصان نکلتا ہے تو بائع اور مشتری مین ناحق جھگڑا اور فساد ہوتا ہے اور جس بیع کا انجام فساد ہو تو اسکا موقوف ہی کرنا بہتر ہے عن ابی سعید الخدری قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیث سفیان وعبد الرزاق جمیعاً **ترجمہ** ابو سعید خدری سے ایسا ہی مروی ہے جیسا اوپر گزرا **ف** اشتمال صماء اسلیے منع ہوا کہ اوسمین آدمی مجبور ہوجاتا ہے نہ ہاتھ ہلا سکتا ہے نہ اچھی طرح چل سکتا ہے بلکہ گر پڑنے کا خوف ہوتا ہے عن عبد اللہ بن عمران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن بیع حبل الحبلة **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا حبل الحبلہ کی بیع سے۔ یہہ بیع ایام جاہلیت مین مروج تھی آدمی اونٹ خریدتا تھا اس وعدہ پر کہ جب اونٹنی کا بچہ ہوگا اور پھر بچہ کا بچہ اوسوقت مین دام دونگا **ف** تو یہہ بیع بسبب جہالت میعاد کے فاسد ہے شافعی اور مالک نے اس حدیث کی معنی یہی بیان کیے ہین اور عبد اللہ بن عمر سے بھی تفسیر منقول ہے اور احمد اور اسحاق اور ابو حنیفہ کے نزدیک حبل الحبلہ کے یہہ معنی ہین ایک شخص کی اونٹنی حاملہ ہو وہ کسی سے کہے مین تیرے ہاتھ اس بچہ کے بچہ کو بیچتا ہون عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوه وقال حبل الحبلة ان تنتج الناقة ثم تحمل التی نتجت **ترجمہ** ابن عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا ہے اور کہا کہ حبل الحبلہ سے یہہ مراد ہے کہ اونٹنی کا بچہ پیدا ہو پھر وہ بچہ حاملہ ہو جو پیدا ہوا تھا

باب فی بیع المضطر

مضطر یعنی لاچار ہو کر بیع کرنا عن علی بن ابی طالب قال سیأتی علی الناس زمان عضوض یعض الموسر علی ما فی یدیه ولم یؤمر بذلک قال اللہ تعالی ولا تنسوا الفضل بینکم ویبایع المضطرون وقد نهی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع المضطر

وبیع الغنم وبیع الثمرۃ قبل ان تدرک ترجمہ حضرت امیرالمؤمنین علی مرتضٰے نے فرمایا ایک زمانہ ایسا آویگا جسمین لوگ کاٹین گے ایک دوسرے کو (یعنی ستاوینگے اور ایذا دین گے) اور جو شخص مالدار ہوگا وہ اپنے مال کو دانتون سے پکڑے رہیگا (یعنی کسی کو نہ دیگا نہ قرض دیگا نہ صدقہ دیگا بلکہ بخیلی کریگا اور اپنا مال ہمیشہ اپنے قبضے مین رکھیگا) حالانکہ ایسا حکم نہین اللہ تعالےٰ فرماتا ہے مت بہولو احسان کو آپس مین اور لاچاری سے بیع کرینگے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مضطر کا مال خریدنے سے (یعنی ضرورت والے کے مال کو ارزان خریدنے سے یا زبردستی سے کسی کا مال خریدنے سے) اور دہوکے کی بیع سے اور پختگی سے پہلے میوہ بیچنے سے

باب فی الشرکۃ شرکت کا بیان

عن ابی ھریرۃ رفعہ قال ان اللہ تعالی یقول انا ثالث الشریکین مالم یخن احدھما صاحبہ فاذا خانہ خرجت من بینھما ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ صاحب نے فرمایا ہم تیسری ہین دو شریکون کے جبتک اون دونون مین سے ایک اپنے رفیق کی خیانت نکرے اور جب کسی نے دونون مین سے خیانت کی سو اون دونون مین سے مین نکل جاتا ہون

باب فی المضارب یخالف وکیل ایسا تصرف کرے جس سے موکل کو فائدہ ہو تو درست ہے

عن عروۃ یعنی البارقی قال اعطاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم دینارا یشتری بہ اضحیۃ او شاۃ فاشتری شاتین فباع احدھما بدینار فاتاہ بشاۃ ودینار فدعا لہ بالبرکۃ فی بیعہ فکان لو اشتری ترابا لربح فیہ ترجمہ عروہ بارقی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہین ایک دینار دیا تاکہ آپ کے لیے قربانی خریدین انہون نے ایک دینار کی دو بکریان خریدین پھر ایک بکری کو ایک دینار کے بدلے مین بیچا اور ایک بکری اور ایک دینار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیے آئے آپنے دعا کی کہ برکت ہو اکرے اون کی بیع مین تو ایسا ہی ہوا اگر عروہ مٹی ہی خریدتے تو اوس مین نفع کماتے ف اس حدیث سے تجارت کی بڑی خوبی ثابت ہوئی عمدہ سے عمدہ ذریعہ دولت کا بھی تجارت ہی ہے

عن حکیم بن حزام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث معہ بدینار یشتری لہ اضحیۃ فاشتراھا بدینار وباعھا بدینارین فرجع فاشتری لہ اضحیۃ بدینار وجاء بدینار الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتصدق بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ودعا ان یبارک لہ فی تجارتہ ترجمہ حکیم بن حزام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہین دینار دیکر بہیجا جو وہ آپکے لیے قربانی خریدین تو انہون نے ایک دینار کو قربانی خریدی اور ایک دینار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بچا لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس دینار کو خیرات کیا اور اون کی تجارت کو لیے برکت کی دعا فرمائی (آپنے وہ دینار نہ لیا صدقہ دیدیا)

باب فی الرجل یتجر فی مال الرجل بغیر اذنہ

کوئی شخص دوسرے کے مال مین تجارت کرے اوسکی بہتری کے لیے اچھی نیت سے بے اوس کے پوچھے تو درست ہے

عن عبداللہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من استطاع منکم ان یکون مثل صاحب فرق الارز فلیکن مثلہ قالوا ومن صاحب فرق الارز یا رسول اللہ فذکر حدیث الغار حین سقط علیھم

(حاشیہ: بیچنے مین برکت جاتی رہتی ہے)

(حاشیہ: ہمارے ملک مین دو روپیہ کو ایک بکری ملتی ہے کہ ایک روپیہ کو تو اوس زمانہ مین مل جاتی تھی)

الجبل فقال کلو بعضهم ذکروا احسن عمل کم قال وقال الثالث اللهم انك تعلم انی استاجرت اجيرا
بفرق ارز فلما امسيت عرضت عليه حقه فابی ان ياخذه وذهب فثمرته له حتی جمعت له بقرا ورعاءها
فلقيني فقال اعطني حقي فقلت اذهب الی تلك البقر ورعاءها فخذها فذهب فاستاقها ترجمه عبد الله بن عمر سے
روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص تم مین سے چاہے کہ ہوجاوے اُس شخص کے
مثل جسکے پاس ایک فرق (پیمانہ ہے سولہ رطل کا) چانول تھے تو ہوجاوے لوگون نے پوچھا یا رسول اللہ کیا قصہ ہے آپ نے
غار کی حدیث بیان کی جب اون لوگون پر پہاڑ گر پڑا تو اونہون نے کہا ہم مین سے ہر شخص اپنا اچھا کام اور عمل بیان
کرے تاکہ اللہ تعالے اوسکے طفیل سے اس آفت سے نجات دیوے) تو تیسری شخص نے بیان کیا کہ اے پروردگار تو جانتا ہے
کہ مین نے ایک شخص سے مزدوری کرائی تھی ایک فرق چانول پر جب شام ہوئی تو مین اوسکو اوسکی مزدوری دینے لگا اوس نے
نہ لی اور چلا گیا مین نے اوسکے چانولون سے زراعت کی اور بڑہاتے بڑہاتے اوسمین سے بیل اور چرواہے اکٹھا کیے بعد اوسکے وہ
شخص مجھسے ملا اور کہنے لگا لاؤ دیدو میرا حق مین نے کہا جا اور لے لے اپنے بیلون اور چرواہون کو وہ گیا اور ہانک لے گیا اپنے
جانورون کو اور چرانے والون کو ۔ خیرخواہی اور دیانتداری اسی کا نام ہے جو اوس نے کی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے بھائی
مسلمان کے مال مین بے اوسکے پوچھے تجارت کر سکتا ہے اوسکی بہتری اور خیرخواہی کے لیے) **باب** فی الشرکة
علی غير راس المال بغیر لاگت لگائے ہوئے شرکت کرنیکا بیان **عن** عبد الله قال اشترکت انا وعمار
وسعد فيما نصيب يوم بدر قال فجاء سعد باسيرين ولم اجیء انا وعمار بشيء ترجمه عبد اللہ سے
روایت ہے مین اور عمار اور سعد باہم شریک ہوئے اوسمین جو ہم بدر کے دن پاوین تو سعد دو قیدی لائے اور مین اور عمار
کچھ نہ لائے **ف** یہ شرکت ہوئی بغیر راس المال کے محنت اور مزدوری مین اور یہ درست ہے **باب** فی المزارعة
مزارعت کا بیان (یعنی بٹائی پر زمین دینا) **عن** ابن عمر يقول ماکنا نرى بالمزارعة باسا حتى سمعت رافع
بن خديج يقول ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عنها فذکرته لطاوس فقال قال ابن عباس ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم لم ينه عنها ولکن قال يمنح احدکم ارضه خير من ان ياخذ عليها
خراجا معلوما ترجمه عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ہم مزارعت کو برا نہ جانتے تھے یہانتک کہ ہم نے رافع بن خدیج سے سُنا
وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مزارعت سے تو مین نے یہہ طاوس سے بیان کیا اوس نے کہا ابن عباس
کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع نہین کیا مزارعت سے لیکن آپ نے فرمایا اگر کوئی تم مین سے اپنی زمین یون ہی
کسی کو زراعت کے لیے) دیدے تو بہتر ہے اس سے کہ ایک محصول لگا کر دیوے **ف** پس معلوم ہوا کہ مزارعت درست ہے
اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق اور ابو یوسف اور محمد اور اصحاب حدیث کا **عن** عروة بن الزبير قال قال زيد بن ثابت
يغفر الله لرافع بن خديج انا والله اعلم بالحديث منه انما اتاه رجلان قال مسدد من الانصار ثم

اتفقا فقد اقتتلا فقال رسول الله صلی الله علیہ وسلم ان کان ھذا شانکم فلا تکروا المزارع زاد مسدد فسمع قوله لا تکروا المزارع ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے زید بن ثابت نے کہا اللہ بخشے رافع بن خدیج کو مین قسم خدا کی اونسے زیادہ حدیث کو سمجھتا ہون اصل یہہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو شخص انصاری آئے جو لڑ لیے تھے آپ نے فرمایا اگر تمہارا یہہ حال ہے تو زمین کو کرایہ نہ دیا کرو رافع بن خدیج نے یہی سن لیا کہ زمین کو کرایہ نہ دیا کرو ف یعنی پیداوار کے ایک حصے پر ابو حنیفہ اور مالک نے اسی واسطے مزارعت کو ناجائز قرار دیا البتہ زمین کا کرایہ دینا چاندی یا سونے کے بدلے مین تو بالاتفاق درست ہے دوسری روایت مین اسکی تصریح موجود ہے عن سعد قال کنا نکری الارض بما علی السواقی من الزرع وما سعد بالماء منها فنهانا رسول الله صلی الله علیه وسلم عن ذلک وامرنا ان نکریها بذهب او فضة ترجمہ سعد سے روایت ہے ہم زمین کو کرایہ دیا کرتے تھے اوسقدر پیداوار کے بدلے مین جو نالیون کے کنارون پر ہو اور جسپر خود بخود پانی پہونچ جاوے تو منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اور حکم کیا ہم کو زمین کے کرایہ دینے کا سونے یا چاندی کے بدلے مین عن حنظلة بن قیس الانصاری قال سالت رافع بن خدیج عن کراء الارض بالذهب والورق فقال لا باس بها انما کان الناس یواجرون علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم بما علی الماذیانات واقبال الجداول واشیاء من الزرع فیهلک ویسلم هذا ویسلم هذا ویهلک هذا ولم یکن للناس کراء الا هذا فلذلک زجر عنه فاما شیء مضمون معلوم فلا باس به ترجمہ حنظلہ بن قیس انصاری سے روایت ہے مین نے رافع بن خدیج سے پوچھا زمین کرایہ پر دینے کے باب مین سونے چاندی کے بدلے تو اونہون نے جواب دیا اسمین کچھہ مضایقہ نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین لوگ اجارہ کرتے تھے پانی کے رو اور نالون کے سرے کو اور کہیتی کے کچھہ حصے کو تو کبھی یہہ ہلاک ہوتا اور وہ سلامت رہتا اور کبھی وہ ہلاک ہوتا اور یہہ سلامت رہتا ف یعنی جب پانی کی طغیانی ہوتی تو جو زمین نیچی اور نہرون کے کنارہ پر ہوتے وہ ڈوب جاتی اور جو اونچی مین ہوتی وہ بچ رہتی اور جب خشکی ہوتی تو پہلے کے خلاف نیچی سی بچتے اور اونچی خراب ہو جاتی م ت سوا اسکے لوگون مین اور کرایہ جاری نہ تھا اسلیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور جو چیز محفوظ اور مامون ہو اوسمین کچھہ مضایقہ نہین عن حنظلة بن قیس انه سال رافع بن خدیج عن کراء الارض فقال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن کراء الارض فقلت ابالذهب والورق فقال اما بالذهب والورق فلا باس به ترجمہ حنظلہ بن قیس سے روایت ہے اونہون نے رافع بن خدیج سے پوچھا زمین کو کرایہ پر دینے کے باب مین تو اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا زمین کو کرایہ پر دینے سے ۔ یعنے کہیتی کے لیے پھر حنظلہ نے کہا رافع سے پوچھا اگر سونے چاندی کے بدلے مین کرایہ کو دے اونہون نے کہا کچھہ قباحت نہین ۔ شکر خدا کا تمام ہوا پارہ

اکیسوان سنن ابی داؤد کے بتیس پارون مین سے اب شروع ہوتا ہے پارہ بائیسوان اوسکے فضل اور انعام پر اعتماد کر کے فقط

تم الجزؤ الحادی والعشرون ویتلوہ الجزء الثانی والعشرون انشاء اللہ تعالی

فہرست پارہ بست ویکم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ والغفران

قد تم بالخیر

الجزؤ الثانی والعشرون

پاره بائیسوان

باب التشدید فی ذلك مزارعت کی ممانعت کا بیان **عن** ابن عمر انه کان یکری ارضه حتی
بلغه ان رافع بن خدیج الانصاری حدث ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان ینهی عن کرا
الارض فلقیه عبد الله فقال یا ابن خدیج ماذا تحدث عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فی کراء
الارض قال رافع لعبد الله بن عمر سمعت عمی وکانا قد شهدا بدرا یحدثان اهل الدار ان رسول
الله صلی الله علیه وسلم نهی عن کراء الارض قال عبد الله والله لقد کنت اعلم فی عهد رسول الله
صلی الله علیه وسلم ان الارض تکری ثم خشی عبد الله ان یکون رسول الله صلی الله علیه
وسلم احدث فی ذلك شیئا لم یکن علمه فترك کراء الارض **ترجمه** عبد الله بن عمر رض اپنی زمین کو بٹائی
پر دیا کرتے تھے یہانتک کہ اونکو یہ خبر پہونچی کہ رافع بن خدیج حدیث بیان کرتے ہین کہ رسول الله صلی الله علیه و
سلم منع کرتے تھے اس سے تو عبد الله بن عمر نے ملاقات کی رافع بن خدیج سے اور کہا ای ابن خدیج تم کیا حدیث
روایت کرتے ہو رسول الله صلی الله علیه وسلم سے زمین کی کرایہ دینے مین رافع نے کہا مین نے اپنے دونو چچاؤن سے
سنا جو جنگ بدر مین حاضر تھے وہ حدیث بیان کرتے تھے گھر والون سے کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم نے منع کیا
زمین کو کرایہ دینے سے عبد الله بن عمر نے کہا قسم خدا کی مین جانتا ہون کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم کے زمانے
مین زمین کرایے پر دی جاتے تھی پھر عبد الله نے خیال کیا کہ شاید رسول الله صلی الله علیه وسلم نے اسباب مین کوئی نیا حکم
دیا ہو جسکی خبر عبد الله کو نہ ہوئی ہو تو اونہون نے چھوڑ دیا زمین کا کرایہ دینا **ف** یعنی پیداوار کے ایک حصے پر احتیاط
کی راہ سے اور چاندی سونے کے بدلے مین تو بالاتفاق درست ہے جیسا اوپر گزر چکا بعضون نے کہا کہ جس مزارعت سے آپ نے
منع کیا تہا وہ وہی تھی جس مین شرط فاسد داخل ہو جیسے کسی خاص مقام کی پیداوار لینا یا اور کوئی شرط مثل
اسکی اور لیکن بنصف یا ثلث پیداوار پر معاملہ مزارعت کرنا تو اس کی ممانعت ثابت نہ ہوئی اور صحابہ اسکو کرتے ہے **عن**
رافع بن خدیج قال کنا نخابر علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر ان بعض عمومته اتاه فقال
نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن امر کان لنا نافعا وطواعیة الله ورسوله انفع لنا وانفع قال
قلنا وما ذاك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کانت له ارض فلیزرعها او یزرعها اخاه ولا یکاریها
بثلث ولا بربع ولا بطعام مسمی **ترجمه** رافع بن خدیج سے روایت ہے ہم مزارعت کیا کرتے تھے رسول الله صلی الله علیه وسلم
کے زمانے مین تو ایکبار میرا کوئی چچا آیا اور بولا کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم نے منع کی اوس معاملے سے جس مین ہمارا نفع

تہا لیکن اللہ اور اوس کے رسول کی اطاعت کرنا بہتر ہے ہمارے واسطے بہت بہتر ہے ہم نے کہا وہ کونسا معاملہ تہا انہوں نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکی پاس زمین ہو تو وہ خود اوسکو جوتے بووے یا اپنے بہائی کو دیوے جوتنے بونے کو لیکر اور تہائی
اوسکو ثلث یا ربع چوتہائی اور نہ معین اناج پر **ف** جیسے ایک من یا دو من یا بیس من غلہ پر اسواسطے کہ احتمال ہے اسقدر غلہ پیدا نہو یا اسی
قدر پیدا ہو تو کاشتکار کی محنت کا کچھ نفع نہو گا **عن** رافع بن خدیج قال جاءنا ابو رافع من عند رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فقال نهانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن امر کان یرفق بنا وطاعة اللہ وطاعة رسوله ارفق
بنا نهانا ان یزرع احدنا الا ارضا یملك رقبتها او منیحة یمنحها رجل **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہے
ہمارے پاس ابو رافع آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اور بولا منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس
شی سے جس میں ہمارا نفع تہا لیکن اللہ کی اطاعت اور اوسکے رسول کی اطاعت بہتر ہے ہمارے واسطے منع کیا آپنے ہم کو کہ کہیتی
کریں مگر اوس زمین میں جسکا ہم مالک ہوں یا ہم کو کوئی دیوے مفت (یعنی عاریتہ بوئے جوتنے کو) لیویں دیوے پیداوار زمین کو کچھ
حصہ تو لیں نہ ٹہراوے جسکو مزارعت او مخابرت اور کرا الارض کہتے ہیں) **عن** مجاهد ان اسید بن ظهیر
قال جاءنا رافع بن خدیج فقال ان رسول اللہ ینهاکم عن امر کان لکم نافعا وطاعة رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انفع لکم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینهاکم عن الحقل وقال من استغنی عن ارضه
فلیمنحها اخاه او لیدع **ترجمہ** سید بن ظہیر سے روایت ہے ہمارے پاس رافع بن خدیج آئے اور کہنے لگے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم منع کرتے ہیں تم کو اوس امر سے جسمیں تمہارا نفع تہا لیکن اطاعت اللہ کی اور اطاعت اوسکے رسول اللہ کی زیادہ
نفع پہونچا دیگی تم کو بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے ہیں تم کو حقل سے یعنی مزارعت سے اور فرمایا آپنے جو شخص
اپنی زمین کے جوتنے اور بونے کی حاجت نہ رکہے تو وہ شخص اوس زمین کو اپنے بہائی کی سپرد کرے (یعنی مفت بطور عاریت کے)
ویدیوے **عن** ابی جعفر الخطمی قال بعثنی عمی انا وغلاما له الی سعید بن المسیب قال فقلنا له شیء
بلغنا عنك فی المزارعة قال كان ابن عمر لا یری بها باسا حتی بلغه عن رافع بن خدیج حدیث فاتاه
فاخبره رافع ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اتی بنی حارثة فرای زرعا فی ارض ظهیر فقال ما احسن زرع ظهیر قالوا
لیس لظهیر قال الیس ارض ظهیر قالوا بلی ولکنه زرع فلان قال فخذوا زرعکم وردوا علیه
النفقة قال رافع فاخذنا زرعنا ورددنا الیه النفقة قال سعید افقر اخاك او اکره بالدراهم **ترجمہ** ابی جعفر
خطمی سے روایت ہے میرے چچا نے مجھکو ایک اور لڑکے کو سعید بن المسیب پاس بہیجا ہم نے یہ کہا کہ مزارعت کے باب میں تمہاری
طرف سے ایک خبر ہمکو پہونچی ہے سعید نے کہا عبد اللہ بن عمر مزارعت میں کچھ قباحت نہیں جانتے تہے یہانتک کہ اون کو رافع
بن خدیج کی حدیث پہونچی تو وہ رافع پاس گئے اور اون سے پوچہا رافع نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی حارثہ پاس آئے
تو ایک کہیت دیکہا ظہیر کی زمین میں فرمایا کیا اچہا کہیت ہے ظہیر کا لوگوں نے کہا ظہیر کا نہیں ہے آپ نے پوچہا کیا یہ زمین

ظہیر کی نہین ہی لوگون نے کہا ہان زمین تو ظہیر کی ہی لیکن کہیت دوسری کا ہی تو آپ نے فرمایا اپنا کہیت لیلو
اور محنت کرنیوالے کو اوسکی مزدوری دیدو رافع نے کہا یہ سنکر ہم نے کہیت لیلیا اور محنت کرنیوالے کو (یعنے جس نے
جوتا بویا تہا) اوسکی مزدوری دیدی سعید نے کہا اب دو صورتین ہین یا تو اپنے بہائی کی محتاجی کو دفع کر دیجئے عاریۃً بغیر
کرایہ کے زمین اوسکو دیدے کہ وہ جوتے اور بووے پہر جب فارغ ہو تو زمین اپنی پہیر لے) یا روپیون کے عوض مین کرایہ
دے (یعنی زمین کے بدلے مین پیداوار کا کوئی حصہ نہ لے نقد روپیہ دام سے ٹہرا لے) **عن** رافع ابن خدیج قال

نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المحاقلة والمزابنة وقال انما يزرع ثلاثة رجل له ارض فهو يزرعها
ورجل منح ارضا فهو يزرع ما منح ورجل استكرى ارضا بذهب او فضة قرأت على سعيد بن
يعقوب الطالقاني قلت حدثكم ابن المبارك عن سعيد بن ابي شجاع حدثني عثمان بن سهل بن رافع
بن خديج قال اني ليتيم في حجر رافع بن خديج وحججت معه فجاءه اخي عمران بن سهل فقال اكرينا
ارضنا فلانة بمائتي درهم فقال دعه فان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن كراء الارض **ترجمہ**

رافع بن خدیج سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے (محاقلہ اسکو کہتے ہین کہ گیہون کا کہیت بدلے
مین خشک گیہون کے بیچے ۔ سو گیہون کے ورجتنے اناج ہین سب کا یہی حکم ہے محاقلہ کے مشہور معنی یہی ہین جو بیان ہوئے)
(اور مزابنہ اسکو کہتے ہین کہ درخت پر پہل کہجور یا انگور یا اندازہ کر کے خشک کہجور یا انگور کے بدلے مین فروخت کیے جاوین لیکن
یہان محاقلہ سے مزارعت مراد ہی) منع کیا اور کہا زراعت تین طرح پر ہوتی ہی ۔ ایک تو وہ شخص زراعت کرتا ہی جسکی زمین
ذات کی ہی ۔ دوسری وہ شخص جسنے زمین کو مستعار لیا تو وہ زراعت کرتا ہی اپنی مستعار زمین مین تیسری وہ شخص جسنے
سونا یا چاندی دیکر زمین کرایہ لی ۔ ابو داؤد نے کہا مین نے پڑہکر سنایا سعید بن یعقوب طالقانی کو کہ تم سے حدیث بیان
کی عبداللہ بن مبارک نے انہون نے سنا سعید بن ابی شجاع سے انہون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن سہل بن
رافع بن خدیج نے کہ مین یتیم تہا پرورش پاتا تہا رافع بن خدیج کی گود مین اور اون کے ساتہہ مین نے حج کیا تو میرا بہائی عمران
بن سہل آیا اور بولا کہ ہم نے فلان شخص کو اپنی زمین دو سو درم کے بدلے مین کرایہ دی رافع نے کہا چہوڑ دی اس معاملے
کو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہی زمین کو کرایہ دینے سے ارشاد یہ مبہم ہی لوئی ہی ورنہ سونا چاندی کے بدلے
مین کرایہ دینا بالاتفاق درست ہی **عن** رافع بن خديج انه زرع ارضا فمر به النبي صلى الله عليه وسلم وهو

يسقيها فسأله لمن الزرع ولمن الارض فقال زرعي ببذري وعملي لي الشطر ولبني فلان الشطر
فقال اربيتما فرد الارض على اهلها وخذ نفقتك **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہی اونہون نے کہیتی کی
ایک زمین مین وہان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور رافع اوس وقت اپنے کہیت مین پانی پہونچا رہے تہے
تو آپ نے پوچہا یہ کسکا کہیت ہی اور زمین کس کی ہی رافع نے کہا کہیت میرا ہی اور تخم بہی میرا ہی اور محنت بہی میری تہی

اس شرط پر کہ نصف پیداوار مجھکو ملے اور فلان شخص کو جو مالک ہے زمین کا) نصف پیداوار ملے آپ نے فرمایا تم
نے ربا کی (یعنی عقد ناجائز کیا) تو زمین پہیر دے اوسکے مالک کو اور اپنی محنت کا خرچ لے لے **باب** فی زرع الارض
بغیر اذن صاحبہا بغیر اجازت زمین کے مالک کے اوسمین کوئی زراعت کرے تو کیا حکم ہے **عن** رافع بن خدیج
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زرع فی ارض قوم بغیر اذنہم فلیس لہ من الزرع شئ ولہ نفقتہ
ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی قوم کے زمین مین اوسکی بے اجازت
کہیتی کی تو کہیتی مین اوسکا کچہ حصہ نہین اوسکی لاگت اوسکو ملیگی **ف** یعنی خرچہ اور محنت کا جو عوض قرار پایے وہ
لیگا **باب** فی المخابرۃ مخابرہ یعنے مزارعت کا بیان **عن** جابر بن عبد اللہ قال نہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عن المحاقلۃ والمزابنۃ والمخابرۃ والمعاومۃ قال عن حماد وقال احدہما والمعاومۃ
وقال الآخر بیع السنین ثم اتفقوا وعن الثنیا ورخص فی العرایا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا لگے ہوئے کہیت کو بیچنے سے اور پہل کو درخت پر بیچنے سے اور مخابرہ سے (یعنی بٹائی کرنے سے
جو خیبر والون سے آپ نے کیا تہا) اور معاومہ (کئی سال تک کا میوہ بیچنے سے) اور استثنا کرنے سے (یعنی ساری باغ یا کہیت کو
بیچنا اور اوسمین سے ایک مقدار نکال لینا) اور رخصت دی آپ نے عرایا مین (اور ان سبکا بیان مفصل گذر چکا)
عن جابر بن عبد اللہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المزابنۃ والمحاقلۃ وعن الثنیا
الا ان تعلم **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پہل کو درخت پر بیچنے سے
اور لگے ہوئے کہیت کو بیچنے سے اور استثنا کرنے سے مگر جب اوسکا مقدار معلوم ہو **ف** یعنی اگر یون کہے کہ مین نے اس باغ
کے پہل بیچے مگر ایک حصہ نہین بیچا تو نادرست ہے بسبب جہالت بیع کے البتہ اگر حصہ مستثنی معلوم و معین ہو جیسے ثلث یا ربع
تو درست ہے **عن** جابر بن عبد اللہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من لم یذر المخابرۃ
فلیؤذن بحرب من اللہ ورسولہ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
آپ فرماتے تہے جس نے مخابرہ کو نہ چہوڑا تو وہ آگاہ رہے کہ اللہ اور اوسکے رسول سے لڑتا ہے **ف** بعضون نے کہا یہ حدیث منسوخ
ہے خیبر کی حدیث سے آپنے اون لوگون سے مخابرہ یعنی بٹائی پر فیصلہ کیا) **عن** ابن ثابت قال نہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عن المخابرۃ قلت وما المخابرۃ قال ان تاخذ الارض بنصف او ثلث او ربع **ترجمہ** ابن ثابت
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مخابرہ سے مین نے عرض کیا کہ مخابرہ کیا چیز ہے آپ نے فرمایا زمین کو
نصف یا تہائی یا چوتہائی حصہ پر بٹائی لینا **باب** فی المساقات مساقاۃ کا بیان یہ دہی بٹائی ہے مگر مزارعت
کہیت مین اور مساقاۃ درختون مین ہوتی ہے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عامل اہل خیبر بشطر
ما یخرج من ثمر او زرع **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والون سے نصف کی شرط پر معاملہ

کیا جو میوہ یا کہیتی اوس زمین سے پیدا ہو **عن** نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دفع الی یہود خیبر
نخل خیبر وارضہا علی ان یعتملوہا من اموالہم وان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شطر ثمرہا **ترجمہ**
نافع نے ابن عمر سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والونکو خیبر کی زمین اور درخت کہجور کے اس شرط پر دیے
کہ وہ اوس زمین اور درختون کو آباد کرین اور اوسکی پیداوار مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نصف ہو وے (اس سے
جو از مزارعت اور مساقاۃ کا نکلا) **عن** ابن عباس قال افتتح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر واشترط ان
لہ الارض وکل صفراء وبیضاء قال اہل خیبر نحن اعلم بالارض منکم فاعطناہا علی ان لکم
نصف الثمرۃ ولنا نصف فزعم انہ اعطاہم علی ذلک فلما کان حین یصرم النخل بعث الیہم عبد اللہ
بن رواحۃ فحزر علیہم النخل وہو الذی یسمیہ اہل المدینۃ الخرص فقال فی ذہ کذا وکذا قالوا
اکثرت علینا یا ابن رواحۃ فقال فانا الی حزر النخل واعطیکم نصف الذی قلت قالوا ہذا الحق وبہ
تقوم السماء والارض قد رضینا ان ناخذہ بالذی قلت **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو فتح کیا اس شرط پر کہ زمین ہم لے لین گے اور جو کچھ سونا چاندی نکلے وہ بھی ہمارا
ہے تب خیبر کے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم خوب جانتے مین زمین کو (یعنی زراعت کو) بہ نسبت آپ کے تو زمین
ہم کو سپرد کر دیجیے اس شرط پر کہ نصف پیداوار آپکو دین گے اور نصف ہم لیوین گے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اسی شرط پر وہ زمین اون کو دیدی جب کہجور کٹنے کا وقت آتا تو آپ عبد اللہ بن رواحہ کو بہیجدیتے وہ جا کر کہجور کا اندازہ
کر لیتے (یعنے خرص کر لیتے اہل مدینہ کی اصطلاح مین درخت پر پہلونکو آنکنا کہ کتنے ہون گے خرص کہلاتا ہے) تو عبد اللہ بن
رواحہ کہتے اس باغ مین اتنی کہجورین نکلین گی خیبر والے کہتے تم نے بہت کہا اے ابن رواحہ (یعنے سچے اندازے سے زیادہ انکا)
عبد اللہ بن رواحہ کہتے اچہا تو مین پہل توڑنیکا کام کرونگا اور جو اندازہ مین نے کیا ہے اوسکا نصف تم کو دیدونگا خیبر
والے یہہ سنکر کہتے بیشک تم سچ کہتے ہو اسی وجہ سے آسمان زمین قائم ہین ہم راضی ہین تمہارے اندازے پر ان پہلونکے لینے
کو (یعنے تمہارے اندازے کے موافق نصف دیدینگے) **عن** جعفر بن برقان باسنادہ ومعناہ قال فحزر و
قال عند قولہ وکل صفراء وبیضاء یعنی الذہب والفضۃ **ترجمہ** دوسری روایت مین جو جعفر بن برقان
نے نقل کی ایسا ہی ہے **ف** یہودی لیجا کر عبد اللہ بن رواحہ کو دینے لگے اور اپنی عورتون کا زیور رشوت کے طور پر دینے لگے
تاکہ تخفیف کرین اون بہا نہون نے نہ لیا اور کہا یہ حرام ہے **عن** مقسم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین افتتح
خیبر فذکر نحوہ حدیث زید قال فحزر النخل وقال فانا الی جذاذ النخل واعطیکم نصف الذی قلت
ترجمہ اس روایت مین بہی ایسا ہی ہے جیسی اوپر گزر چکا عبد اللہ بن رواحہ نے کہا اچہا تو مین درختون کے پہل خود کاٹونگا
اور جو اندازہ مین نے کیا ہے اوسکا نصف تم کو دیدونگا (جب یہہ کہا تو یہودنے مان لیا کیونکہ اندازہ اونکا بالکل واجبی تہا)

باب فی الخرص پہلونکا اندازہ کرنا درختونپر (یعنے آنکنا اونکے مقدار کا) **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا
قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبعث عبد اللہ بن رواحۃ فیخرص النخل حین یطیب قبل ان
یوکل منہ ثم یخیر الیہود یاخذونہ بذلک الخرص او یدفعونہ الیہم بذلک الخرص لکی تحصی الزکاۃ
قبل ان توکل الثمار وتفرق **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ہر سال) عبد اللہ بن رواحہ کو
(خیبر مین) بہیجتے وہ اندازہ کیا کرتے کہجور کا جب پکنے کے قریب ہوتی قبل اسکے کہ کہانے کے قابل ہو پہر اختیار دیتے یہودیون کو
کہ تم اس اندازے کا (دام) قبول کرکے ان پہلونکو اپنے قبضے مین رکہو یا ہمارے قبضے مین دیدو تاکہ زکوۃ پوری پوری نکل آوے قبل
اسکے کہ لوگ پہلونکو کہاوین یا متفرق ہوجاوین (یعنے اگر پہلے سے اندازہ نہ کرلیتے تو لوگ کہا لیکر جو پہل بچتے اتنا ہی کا دیا
کرتے اور اوسی کا نصف ادا کرتے) **عن** جابر قال انہ افاء اللہ علی رسولہ خیبر فاقرہم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کما کانوا وجعلہا بینہ وبینہم فبعث عبد اللہ بن رواحۃ فخرصہا علیہم **ترجمہ** جابر سے
روایت ہے اللہ جل جلالہ نے اپنے رسول کو خیبر دیا تو آپنے وہین کے لوگون کو اوسپر قائم رکہا اور پیدا وار مین شریک ہوگئے
پہر آپنے عبد اللہ بن رواحہ کو بہیجا اونہون نے جاکر پہلونکا اندازہ کرلیا اور وسی اندازہ کا نصف اون سے لیا گیا **عن**
جابر بن عبد اللہ یقول خرصہا ابن رواحۃ اربعین الف وسق وزعم ان الیہود لما خیرہم ابن
رواحۃ اخذوا الثمر وعلیہم عشرون الف وسق **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے عبد اللہ بن رواحہ نے
اندازہ کیا کہجورون کا چالیس ہزار وسق (ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے) پہر یہودیون کو اختیار دیا گیا تو انہون
نے پہل اپنے قبضے مین رکہے اور بیس ہزار وسق دینا قبول کیے (بعد کہجورین کٹنے کے کیونکہ اندازہ سب سے وہی تہا) **باب**
کسب المعلم معلم کو تعلیم کی اجرت لینا کیسا ہے **عن** عبادۃ بن الصامت قال علمت ناسا من اہل الصفۃ
الکتاب والقرآن فاہدی الی رجل منہم قوسا فقلت لیست بمال وارمی عنہا فی سبیل اللہ عز وجل
لآتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاسألنہ فاتیتہ فقلت یا رسول اللہ رجل اہدی الی قوسا ممن
کنت اعلمہ الکتاب والقرآن ولیست بمال وارمی عنہا فی سبیل اللہ قال ان کنت تحب ان تطوق
طوقا من نار فاقبلہا **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے مین نے چند لوگون کو اصحاب صفہ مین سے قرآن پڑہایا
اور لکہنا سکہایا تو میرے شاگردون مین سے ایک شخص نے مجہکو ایک کمان تحفہ بہیجی مین نے خیال کیا کہ یہ تو کچہ مال نہین
ہے اور مین اللہ کی راہ مین اس سے تیر مارونگا مگر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاونگا اور آپ سے پوچہونگا تو مین آپ
پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ایک شخص نے جسکو مین نے قرآن پڑہایا اور لکہنا سکہایا مجہے ایک کمان تحفہ دی ہے وہ کچہ
مال نہیں ہے مین اوس سے جہاد کرونگا اللہ کی راہ مین آپ نے فرمایا اگر تو انگار کا ایک طوق پہننا چاہے تو اوس کمان کو
لے لے **ف** ظاہر حدیث سے ابو حنیفہ نے تمسک کیا اور مکروہ کہا اجرت لینے کو تعلیم قرآن پر لیکن متاخرین حنفیہ

جمہور علما نے اجازت دی اسکی بدلیل حدیث ابن عباس کے کہ بہتر اون کاموں مین جنپر تم اجرت لیتے ہو اللہ کی کتاب ہی
اور نکاح کیا آپ نے ایکعورت کا بعوض تعلیم قرآن کے مگر احتیاط ابو حنیفہ کے قول مین ہی عن عبادة بن الصامت
نحو هذا الخبر والاول اتم فقلت ما ترى فيها يا رسول الله فقال جمرة بين كتفيك تقلدتها
او تعلقتها ترجمہ عبادہ بن صامت سے اسیطرح ہی مروی ہی لیکن پہلی روایت بہت پوری ہی اسمین یہہ ہی کہ مینے
عرض کیا یا رسول اللہ پہر آپ کیا فرماتے ہین اسمین آپنے فرمایا ایک انگارا ہی جسکو تو نے لٹکا لیا اپنے دونو مونڈہون
کے بیچمین (یعنے یہہ کمان کیا ہی آگ ہے) باب فی کسب الاطباء دوا علاج پر مزدوری لینا کیسا ہے عن
ابی سعيد الخدرى ان رهطا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم انطلقوا فى سفرة سافروها
فنزلوا بحى من احياء العرب فاستضافوهم فابوا ان يضيفوهم قال فلدغ سيد ذلك الحى فشفوا له بكل
شیء لا ينفعه شیء فقال بعضهم لو اتيتم هؤلاء الرهط الذين نزلوا بكم لعل ان يكون عند بعضهم
شیء ينفع صاحبكم فقال بعضهم ان سيدنا لدغ فهل عند احد منكم يعنى رقية فقال رجل من القوم انى
لارقى ولكن استضفناكم فابيتم ان تضيفونا ما انا براق حتى تجعلوا لى جعلا فجعلوا له قطيعا من
الشاء فاتاه فقرء عليه بام الكتاب ويتفل حتى برء كانما انشط من عقال فاوفاهم جعلهم الذى
صالحوهم عليه فقالوا اقتسموا فقال الذى رقى لا تفعلوا حتى نأتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكروا
له فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اين علمتم انها رقية احسنتم واضربوا لى معكم بسهم
ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہی چند صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر مین گئے اور عرب کے کسی قبیلے
پر اوترے اون سے مہمانی چاہی (یعنے یہ چاہا کہ ہماری ضیافت کرین کہانا کہلاوین جیسا دستور ہوتا ہی) مگر انہون نے
ضیافت سے انکار کیا پہر اوس قبیلے کے سردار کو (سانپ یا بچہونے) کاٹ کہایا (اور اونہون نے علاج کیا جہانتک
ہوسکا مگر کسی طرح فائدہ نہ ہوا تب اون مین سے بعض لوگون نے کہا چلو انہی لوگون کے پاس چلو جو یہان آکر اوترے
مین شاید اون کے پاس کوئی دوا ہو جس سے کچہ فائدہ ہو پہر اون مین سے چند لوگ ان صحابہ پاس آئے اور بولے کہ
ہمارے سردار کو (سانپ یا بچہونے) کاٹ کہایا ہی تو تمہارے پاس کوئی منتر ہے ان مین سے ایک شخص بولا ہان ہمارے
پاس منتر ہے لیکن ہمنے تو تمہاری ضیافت بہی کی باوجودیکہ ہم نے تم سے ضیافت چاہی اب مین کبہی منتر نہ پڑہون گا
جبتک تم مجہے اجرت نہ دو انہون نے ایک گلہ بکریون کا دینا کیا تب وہ شخص آیا اور سورہ فاتحہ پڑہ پڑہ کر تہوکنا
شروع کیا یہانتک کہ وہ اچہا ہوگیا گویا قید سے چہٹ گیا (یعنے پہلے ایسا بیحس وحرکت تہا گویا رسیون مین جکڑا تہا
سورہ فاتحہ کی برکت سے تندرست ہوگیا اور چلنے پہرنے لگا) پہر اون لوگون نے جو اجرت ٹہرائی تہی دیدی صحابہ نے
آپسمین کہا باؤ اسکو تقسیم کرین مگر جس شخص نے منتر پڑہا تہا اوس نے کہا نہین ٹہرو جبتک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

حق مین فرمایا آپ نے فضل کیا صحابہ پر قضاۃ کے علم سے جو کہ علو الا صلی اللہ علیہ وسلم

جاوین اور آپسی پوچہہ لین پہر صبح کو آپ پاس آئی اور آپ سی ذکر کیا آپ نے فرمایا تم نے کہانسے جانا کہ سورۂ فاتحہ منتر ہے خیر اچہا کیا تم نی پہر ابہی ایک حصہ اپنی ساتہہ لگا لو **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ منتر کرنا درست ہی جب اوسمین کوئی مضمون برا نہ ہو خصوصًا آیت یا حدیث سی اور ایسا ہی اُجرت لینا دوا اور علاج اور منتر پر درست ہی اور یہ اُجرت حلال ہی جب آیت یا حدیث کی منتر پر اجرت لینا درست ہوا تو دوا دارو کی بابت لینا بطریق اولی درست ہوگا **عن** خارجة بن الصلت عن عمه انه مر بقوم فاتوه فقالوا انك جئت من عند هذا الرجل بخير فارق لنا هذا الرجل فاتوه برجل معتوه في القيود فرقاه بام القرآن ثلاثة ايام غدوة وعشية كلما ختمها جمع بزاقه ثم تفل فكانما انشط من عقال فاعطوه شيئا فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكره له فقال النبي صلى الله عليه وسلم كل فلعمري لمن اكل برقية باطل لقد اكلت برقية حق **ترجمہ** خارجہ بن الصلت نے اپنی چچا علاقہ بن صحار یا عبد الله بن عثیر اسے سنا وہ ایک قوم پر سے گزری تو اوس قوم کے لوگ ان کے پاس آئی اور کہا تم اون کے پاس سے لائی ہو یعنی رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے پاس سے بہتری اور برکت کو تو منتر پڑہو ہماری فلان شخص پہ پہر وہ لوگ اوس شخص کو لیکر آئے جو دیوانہ تہا رسیون مین بندہا ہوا انہون نے اوس پر سورہ فاتحہ پڑہی تین روز تک صبح اور شام جب پڑہ چکتی تو منہ مین تہوک جمع کرکے تہوک دیتی پہر وہ شخص ایسا ہوگیا گویا قید سی چہوٹ گیا یعنی خوش اور خرم صحیح اور تندرست اون لوگون نے اونکو (میری چچا کو) کچہ دیا وہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہا اوس مین قسم ہے میری عمر کی (یعنی اوس شخص کی جسکی اختیار مین میری بقا ہی) لوگ تو جہوٹی منتر کرکے کہاتے ہین تو نے تو سچا منتر کیا ہی (یعنے درحقیقت سورہ فاتحہ منتر ہی ہر مرض کی)

باب فی کسب الحجام پچہنی لگانیکی اُجرت کا بیان

عن رافع بن خديج ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كسب الحجام خبيث وثمن الكلب خبيث ومهر البغي خبيث **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا سینگہی لگا کر مزدوری لینی کا پیشہ برا ہی اور کتی کی قیمت پلید ہے اور زناکار عورت کی خرچی پلید ہی **ف** مگر رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے پچہنی لگائی اور لگانے والی کو مزدوری دی **عن** محيصة انه استاذن رسول الله صلى الله عليه وسلم في اجارة الحجام فنهاه عنها فلم يزل يساله ويستاذنه حتى امره ان اعلفه ناضحك ورقيقك **ترجمہ** محیصہ سے روایت ہے کہ اوس نے سینگہی لگا کر مزدوری لینی کی اجازت مانگی رسول الله صلی الله علیہ وسلم سے آپ نے اوسکو منع کیا پہر وہ آپ سے ہمیشہ اجازت مانگتا رہا یہانتک کہ آپ نے فرمایا کہ اوس سے اپنی اونٹ کو گہاس کہلا یا غلام کو دیدی **ف** مگر تو خود اپنی خرچ مین نہ لا جانورون کے چارہ یا غلامون کی خوراک مین خرچ کر امام احمد کا یہی قول ہی **عن** ابن عباس قال احتجم رسول الله صلى الله عليه وسلم واعطى الحجام اجره ولو علمه خبيثا لم يعطه **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے سینگہی لگوائی اور سینگہی لگانیوالے کو اوسکی مزدوری دی اگر آپ اوسکو برا جانتی تو مزدوری اوسکو

نہ بیچئے **عن** انس بن مالک انہ قال حجم ابو طیبة رسول الله صلی الله علیه وسلم فامر له بصاع من تمر
وامر اهله ان یخففوا عنه من خراجه ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو طیبہ
نے سینگھی لگائی آپ نے اوسکو ایک صاع خرما دینے کا حکم فرمایا اور اوس کے مالکون کو حکم کیا کہ اوسکی خراج مین کچھہ کم کر دین **ف**
یعنی اوسکی کمائی مین سے جو لیتے ہین کسیقدر اوسمین کمی کرین **باب** فی کسب الاماء لونڈیون کی کمائی لینا
کیسا ہی اوسکا بیان **عن** ابی هریرة قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن کسب الاماء ترجمہ ابو ہریرہ
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہی لونڈیون کی کمائی سے جبتک معلوم نہ ہوجاوے کہ کہان سے
کمایا علما نے کہا آپ نے لونڈیون کی کمائی سے اسواسطے منع کیا کہ لوگ اون پر محصول مقرر کرتے تہے پس وہ لاتین جہان سے
ہوسکتا اگر کچھہ کام نہ ہوسکتا تو زنا کرتین اور خرچی کماتین اسواسطے منع فرمایا اون کی کمائی لینے سے جبتک تحقیق نہ ہوجاوے
بعضون نے کہا کمائی سے مراد وہی زنا کی خرچی ہی **عن** طارق بن عبد الرحمن القرشی قال جاء رافع بن رفاعة
الی مجلس الانصار فقال لقد نهانا نبی الله صلی الله علیه وسلم الیوم فذکر اشیاء ونهی عن کسب الامة
الا ما عملت بیدها وقال هکذا باصابعه نحو الخبز والغزل والنفش ترجمہ طارق بن عبد الرحمن قرشی
سے روایت ہی رافع بن رفاعہ انصار کی مجلس مین آئے اور کہا ہم کو منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج چند چیزون سے
پہر بیان کیا اونکو کہا کہ منع کیا ہم کو لونڈی کی کمائی سے مگر جو وہ اپنے ہاتہون سے محنت کرکے کماوے آپ نے اونگلیون سے اشارہ کیا
جیسے روٹی پکانا چرخہ کاتنا روئی دہنا (یا اور کام اور صنعت جو شرع مین حلال ہین) **عن** رافع بن خدیج قال
نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن کسب الامة حتی یعلم من این هو ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت
ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈی کی کمائی سے جبتک اوسکا حال معلوم نہ ہو کہ کہان اور کیونکر کمائی
ہو پس اگر حلال ہی ذریعے سے ہو تو اوسکا لینا درست ہی) **باب** فی عسب الفحل نر کو مادہ پر کدانے کی اُجرت لینا
عن ابن عمر قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن عسب الفحل ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی منع فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیا نر غیر کے مادہ پر چہوڑکر اوسکی مزدوری لینے سے **باب** فی الصائغ سنار کا بیان
عن ابی ماجدة قال قطعت من اذن غلام او قطع من اذنی فقدم علینا ابو بکر حاجا فاجتمعنا الیه فرفعنا
الی عمر بن الخطاب رضی الله عنه فقال عمر ان هذا قد بلغ القصاص ادعوا لی الحجام لیقتص منه فلما دعی
الحجام قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول انی وهبت لخالتی غلاما وانا ارجو ان یبارك لها
فیه فقلت لها لا تسلمیه حجاما ولا صائغا ولا قصابا ترجمہ ابی ماجدہ سے روایت ہی مین نے کسی لڑکے کا کان کاٹ ڈالا
یا میرا کان کسی نے کاٹ ڈالا (راوی کو شک ہے کہ ابو ماجدہ نے کیا کہا) پہر ابو بکر ہمارے پاس حج کے لیے آئے ہم سب اونکے پاس
جمع ہوئے انہون نے حضرت عمر رضہ پاس بہیجدیا عمر نے کہا اسمین تو قصاص ہوسکتا ہے بلاؤ کسی حجام کو تاکہ قصاص لے اوس سے

دجس نے کان کاٹا ہی) جب حجام آیا تو حضرت عمر نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے مین نے اپنی خالہ کو ایک غلام ہبہ کیا ہے مجھے امید ہی کہ اونکو برکت ہوگی اوس غلام مین (وہ خالہ آنحضرت ؐ کی فاختہ بنت عمرو زاہریہ تہین) لیکن مین نے کہدیا ہی کہ اس غلام کو حجام یا سنار یا قصاب کے سپرد نہ کرنا **ف** جو اوسکو حجامت یا سناری یا قصابی کا کام سکہاوے۔ آپ نے ان پیشون کو برا جانا اسلیے کہ حجام اور قصاب رات دن خون کے نزدیک رہتے ہین طہارت اون سے نہین ہوسکتی اور سنار اکثر جہوٹے وعدہ خلاف ہوتے ہین دوسری یہ کہ ہمیشہ گہر مین کہوٹ ملاتے ہین اور وزن مین کمی کرتے ہین حقیقت مین ہزارون سنارون مین کوئی ایک سنار ایسا ہوگا جو وعدہ کا سچا اور ایمان دار ہو **باب** فی العبد یباع ولہ مال ایک غلام بیچا جاوے اور اوسکے پاس مال ہو تو مال کسکا ہوگا **عن** سالم عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من باع عبدا ولہ مال فمالہ للبائع الا ان یشترط المبتاع ومن باع نخلا قد ابر فالثمرۃ للبائع الا ان یشترط المبتاع **ترجمہ** سالم نے اپنے باپ سے روایت کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے غلام کو بیچا اور غلام کے پاس مال ہووے تو غلام کا مال بائع ہی لیویگا مگر یہہ کہ خریدار شرط کرلے اور جس نے کہجور کا درخت بیچا موبر (یعنی نر کو مادہ کے ساتہہ پیوند کیا ہوا) تو اوسکے پہل بائع لیویگا مگر جب خریدار بائع سے شرط کرلیوے **ف** کہ مال یا پہل مین لونگا اور بائع منظور کرلے تو خریدار ہی لیگا **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقصۃ النخل **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے ایسا ہی روایت ہی جو اوپر گذری جسمین کہجور کا قصہ کور ہی **عن** جابر بن عبد اللہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من باع عبدا ولہ مال فمالہ للبائع الا ان یشترط المبتاع **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے غلام کو بیچا اور غلام کے پاس مال ہو اوس غلام کے مال کا بائع مستحق ہے مگر خریدار اگر بائع سے شرط کرلیوے (کہ یہ مال مین لونگا) تو لے سکتا ہی **باب** فی التلقی تاجرون سے بازار مین آنے سے پہلے جا کر ملنا **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبع بعضکم علی بیع بعض ولا تلقوا السلع حتی یہبط بہا الاسواق **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی کسی کے بکری پر اپنی چیز نہ بیچے۔ یعنی ایک کے خریدار کو دوسرا نہ بلالے اور جبتک تاجر اپنا مال بازار مین نہ اوتارے اوسکے مال کو آگے سے جا کر نہ ٹہرالو **ف** اس خیال سے کہ بازار مین آویگا تو ارزان بیچیگا **عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن تلقی الجلب فان تلقاہ متلق فاشتراہ فصاحب السلعۃ بالخیار اذا وردت السوق قال ابو علی سمعت ابا داؤد یقول قال سفیان لا یبع بعضکم علی بیع بعض ان یقول ان عندی خیرا منہ بعشرۃ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا آگے بڑہ کر خریدنے سے۔ یعنی تاجر کے بازار مین آنے سے پہلے ہی راہ مین جاکر اوسکا مال خریدنے سے اور بیچنے سے جا کر خریدلیا یعنی ارزان تو غلے کے مالک کو بازار مین آنے کے بعد اختیار ہی **ف** جب اوسکو معلوم ہو کہ نرخ بازار

گران ہی اور اسنی دہوکا دیکر مجھ سے سستا لی لیا تو اوس مال کو پہیر سکتا ہوں سفیان نے کہا بیچے ایک تم مین سے
دوسرے کی بیع پر یعنی مثلا خریدار گیارہ روپے کو ایک چیز خرید رہا ہے یہ کہے اوس سے میری پاس ہے دس روپیہ کو اوس سے بہتر لو

باب فی النہی عن النجش (نجش کا بیان اور اسکی تفسیر آگے آتی ہے) **عن** ابی ہریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ
لا تناجشوا **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نجش نہ کرو (یعنے خود کو خریدنا منظور نہ ہو
فقط دوسرے خریدار کے دہوکا دینے کے لیے نرخ نہ بڑہا دو)

باب فی النہی ان یبیع حاضر لباد (شہر والا باہر دیہات
والے کا اسباب نہ بیچے مہنگا کرنے کے لیے) **عن** ابن عباس قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبیع حاضر
لباد فقلت ما یبیع حاضر لباد قال لا یکون له سمسارا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے منع فرمایا شہر والے کو بدو یعنی گانون والے کی چیز بیچنے سے تو مین نے عرض کیا شہر والا بدو کی چیز نہ بیچے تو آپ نے
فرمایا کہ اوسکی دلالی نہ کرے یعنی اپنی آڑہت کہہ کر اوسکی دلالی نہ کرے **عن** انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال لا یبیع حاضر لباد وان کان اخاه او اباه **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا دیہاتی کی چیز شہر کا رہنے والا نہ بیچے اگرچہ اوسکا بھائی ہو یا باپ ہو بلکہ اوسکو خود بیچنے دیوے **عن**
انس بن مالک قال کان یقال لا یبیع حاضر لباد وهی کلمة جامعة لا یبیع له شیئا ولا یبتاع له شیئا
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے لوگ کہا کرتے تھے بستی کا رہنے والا باہر والے کے لیے نہ بیچے یہ ایک جامع کلام ہے یعنی نہ باہر
والے کے ہاتھ کوئی شئی بیچے (اس خیال سے کہ وہ گران خریدیگا اور شہر والے ارزان لین گے یا شہر والون کے تکلیف
کرلیں) نہ اوسکے واسطے کوئی شئی خریدے - (اپنی دلالی سے مار کہانے کے لیے) **عن** سالم المکی ان اعرابیا حدثه انه
قدم بحلوبة له علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فنزل علی طلحة بن عبید الله فقال ان النبی
صلی الله علیه وسلم نهی ان یبیع حاضر لباد ولکن اذهب الی السوق فانظر من یبایعک فشاورنی حتی امرک
او انهاک **ترجمہ** سالم مکی سے روایت ہے ایک اعرابی نے اون سے بیان کیا مین حلوبہ لایا (حلوبہ یعنی دودہ دینے
والی اونٹنی اور حلوبہ وہ مال جو لایا جاتا ہے فروخت کے لیے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تو اوترا طلحہ بن عبید اللہ
پاس انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے بستی والے کو دیہات والے کے لیے بیچنے سے تو خود تو بازار مین جا
اور دیکھ کون بیچتا ہے تیرے ہاتھ پہر مشورہ لے مجھ سے مین اجازت دونگا یا منع کرونگا (مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ مین تیرے ساتھ چلون
اور تیرا دلال بن جاؤن اور بستی والونکا نقصان کرون) **عن** جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یبیع حاضر لباد
دعوا الناس یرزق الله بعضهم من بعض **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہر والا
دیہاتی کی چیز نہ بیچے اور لوگون کو چھوڑ دو تا اللہ تعالی بعضون کی طرف سے بعضون کو روزی دیوے (کوئی نفع کماوے
کوئی نقصان اٹہاوے کیون تجارت مین دخل دو) **باب من اشتری مصراة** فکها کوئی شخص ایسی بکری

خریدی جسکی تھن مین کئی دنکا دودھ اکٹھا کیا ہو عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تلقوا الرکبان للبیع ولا یبیع بعضکم علی بیع بعض ولا تصروا الابل والغنم فمن ابتاعھا بعد ذلک فھو بخیر النظرین بعد ان یحلبھا فان رضیھا امسکھا وان سخطھا ردھا وصاعا من تمر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگے بڑھ کر قافلہ سے نہ ملو ارزان خریدکر گران بیچنے کے لیے یعنی قافلہ کو شہر مین آنیدے پہلی اس سے مگر غلہ نہ خرید و اور کسی کی خرید و فروخت مین کوئی اپنی چیز نہ بیچے۔ تیسری بات کہے فرمایا کہ دوسرا نہ بلایدے اور اونٹنی اور بکری بیچنے مین تصریہ نکرو یعنی ایک دن یا دو دنکا دودھ اونکی تہنون مین جمع کرکے نہ بیچو پھر جو کوئی بکری یا اونٹنی خریدیگا تو اوسکو دودھ دوہنے کے بعد اختیار ہی اوسکی لینے اور پہیرنے مین اگر پسند کرے تو رکھلے اور ناپسند ہو تو پہیر دی ایک صاع خرما دیکر ف وہ اوسکے دودھ کا بدلہ ہو جاویگا جو خریدار نے لیا عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اشتری شاۃ مصراۃ فھو بالخیار ثلاثۃ ایام ان شاء ردھا وصاعا من طعام لا سمراء ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے تصریہ کی ہوئی بکری کو خرید کیا (تصریہ کا بیان آگے گزرچکا) تو وہ اوسکے پہیرنیکا اختیار رکہتا ہی تین دن تک اگر پہیرے تو اوسکے ساتھہ ایک صاع اناج دیدے نہ گیہون یعنی کچھ گیہون کا دینا ضرور نہین کوئی اناج دیدیوے عن ابی ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اشتری غنما مصراۃ احتلبھا فان رضیھا امسکھا وان سخطھا ففی حلبتھا صاع من تمر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تصریہ کی ہوئی بکری خریدکر اوسکا دودھ دوہا پھر چاہے اوسکو رکھلے اور ناپسند ہو تو ایک صاع کہجور اوسکے دودھ کے بدلے دیکر اوسکو پہیر دے عن عبداللہ بن عمر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابتاع محفلۃ فھو بالخیار ثلاثۃ ایام فان ردھا رد معھا مثل او مثلی لبنھا قمحا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جوکوئی تھن مین دودھ بھری بکری خریدے تو اوسکو تین دن تک اختیار ہی اگر اوسکو پہیرے تو اوسکے ساتھہ جتنا دودھ دوہا ہی اوسی قدر یا اوس سے دونے گیہون دیدے

باب فی النھی عن الحکرۃ

آدمیوں یا جانورون کی قوت اور ضرورت کو روکنا اور رکھہ چھوڑنا عن معمر بن ابی معمر احد بنی عدی بن کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحتکر الا خاطئ فقلت لسعید فانک تحتکر قال ومعمر کان یحتکر قال ابوداود کان سعید بن المسیب یحتکر النوی والخبط والبزر سمعت احمد بن یونس یقول سالت سفیان عن کبس القت فقال کانوا یکرھون الحکرۃ وسالت ابابکر بن عیاش فقال اکبسہ ترجمہ معمر بن ابی معمر سے جو اولاد مین سے ہی عدی بن کعب کے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احتکار یعنی نرخ مہنگا کرنیکو غلہ نہین جمع کرتا سوا گنہگار کے محمد بن عمرو نے کہا مین سعید بن المسیب سے کہا تم تو احتکار کرتے ہو انہون نے کہا معمر بھی احتکار کرتے تھے ابوداود نے کہا سعید بن المسیب احتکار کرتے تھے کھجور کی گٹھلیون کا

اور چارے کا اور اون تخمونکا جن سے تیل نکلتا ہی یا جو مصالحہ مین پڑتی ہین۔ احمد بن یونس نے کہا مین نے سفیان سے پوچھا چارہ
جانورونکا روکنا کیسا ہے انہون نے کہا اگلے لوگ برا جانتے تھے احتکار کو اور مین نے ابا بکر بن عیاش سے پوچھا تو انہون نے کہا
روک کہا اسکو **عن** قتادة قال ليس في التمر حكرة قال ابن المثنى قال عن الحسن فقلنا له لا تقل عن
الحسن قال ابو داؤد قال الا وزاعي المحتكر من يعترض السوق **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہے کہ کہجور مین احتکار
نہین ہے۔ راوی نے کہا یہ حدیث حسن بصری سے مروی ہے ہم نے کہا حسن کا نام نہ لی (نسخہ مطبوعہ دہلی مین ہے ابو داؤد نے
کہا ہمارے نزدیک یہ حدیث باطل ہے) ابو داؤد نے کہا اوزاعی نے کہا (جو شام کے مجتہد تھے) کہ محتکر وہ ہے جو بازار مین مداخلت
کرے یعنی غلہ آنے کو روکے **باب** في كسر الدراهم روپیون کا توڑنا بے ضرورت منع ہے **عن** عبد الله بن
قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تكسر سكة المسلمين الجائزة بينهم الا من باس **ترجمہ** عبد اللہ بن
عمرو سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون کا سکہ توڑنے سے جو اون مین رائج ہو مگر کسی ضرورت
کی وجہ سے ہو تو درست ہے **باب** في التسعير نرخ مقرر کرنا درست نہین ہے **عن** ابي هريرة ان رجلا جاء
فقال يا رسول الله سعر فقال بل ادعو ثم جاءه رجل فقال يا رسول الله سعر فقال بل الله يخفض
ويرفع واني لارجو ان القى الله وليس لاحد عندي مظلمة **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے ایک شخص آیا اور عرض
کیا یا رسول اللہ نرخ کر دیجیے آپ نے فرمایا نہین بلکہ مین دعا کرونگا (غلہ ارزان ہونیکے واسطے) پھر ایک شخص آیا اور عرض
کیا یا رسول اللہ نرخ مقرر کر دیجیے آپ نے فرمایا بلکہ اللہ نرخ گھٹاتا ہے اور بڑھاتا ہے اور مین امید رکھتا ہون کہ اللہ سے
ملون اور میری پاس کوئی مظلمہ نہ ہو (یعنے کوئی ایسا امر نہ ہو جس سے میرا ظلم کسی پر پایا جاوے) **عن** انس قال قال
الناس يا رسول الله غلا السعر فسعر لنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله هو المسعر القابض الباسط
الرازق واني لارجو ان القى الله وليس احد منكم يطلبني بمظلمة في دم ولا مال **ترجمہ** انس سے روایت
ہے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ نرخ گران ہو گیا ہے آپ ہمارے لیے نرخ باندھ دیجیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مقرر اللہ وہی ہے نرخ باندھنے والا وہی تنگی کرتا ہے کشایش کرتا ہے روزی دیتا ہے اور مجھکو امید ہے اللہ تعالی سے اسحالت پر ملنے
کی کہ کوئی تم مین سے میرا مدعی نہ ہووے کسی طور کا بسبب ظلم کے اور نہ خون کے اور نہ مال کے **ف** مخطط مین ہے زبردستی
نرخ باندھنا ظلم ہے مال مین مالک کو اختیار ہے جسطرح چاہے بیچے **باب** في النهي عن الغش برا مال اچھے مال مین ملانا
گناہ ہے **عن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر برجل يبيع طعاما فسأله كيف تبيع
فاخبره فاوحي اليه ادخل يدك فيه فادخل يده فيه فاذا هو مبلول فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ليس منا من غش **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس تشریف
لیگئے وہ اناج بیچ رہا تھا آپ نے پوچھا کیسے بیچتا ہے اوس نے بیان کیا اور پھر آپ پر وحی آئی کہ اپنا ہاتھ ڈالکر دیکھو آپ نے

نا ہونہ والکو دیکھا تو وہ اناج اندر سے تر (یعنی گیلا) تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو فریب کرے اور اچھی مال اوپر اور برا مال چھپاوے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے (یعنی اسلام کے شیوہ کے خلاف ہے کہ مکر اور فریب کرے)

باب خیار المتبایعین

بائع اور مشتری کے اختیار کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المتبایعان کل واحد منہما بالخیار علی صاحبہ ما لم یفترقا الا بیع الخیار **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخص آپس میں خرید و فروخت کرنیوالے جبتک جدا نہ ہوں ایکدوسرے پر اختیار رکھتے ہیں یعنی چیز پھیر دینے کا سوای بیع خیار کے **ف** وہ بیع جسمیں جدا ہونے کے بعد بھی اختیار باقی ہے یعنی پسند ناپسند کی شرط کر لی ہو **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ قال او یقول احدہما لصاحبہ اختر **ترجمہ** ابن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے ایسا ہی یعنی جبتک جدا نہ ہوں یا ایکدوسرے سے کہہ دے کہ بیع کو نافذ کر **عن** عمرو بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المتبایعان بالخیار ما لم یفترقا الا ان تکون صفقۃ خیار ولا یحل لہ ان یفارق صاحبہ خشیۃ ان یستقیلہ **ترجمہ** عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچنے والا اور خریدنے والا دونوں جبتک جدا نہ ہوں اختیار رکھتے ہیں یعنی چیز پھیر دینے کا مگر یہ بیع کہ خیار ہو یعنی بیع خیار میں بعد جدا ہونے کے بھی اختیار باقی رہتا ہے۔ اور بائع مشتری دونوں میں کسیکو حلال نہیں کہ چیز پھیر دینے کے ڈر سے اپنے ساتھی سے جدا ہو جاوے (یعنی اوٹھ کر چلدیوے) **عن** ابی الوضی قال غزونا غزوۃ لنا فنزلنا منزلا فباع صاحب لنا فرسا بغلام ثم اقاما بقیۃ یومہما ولیلتہما فلما اصبحا من الغد حضر الرحیل قام الی فرسہ یسرجہ فندم فاتی الرجل واخذہ بالبیع فابی الرجل ان یدفعہ الیہ فقال بینی وبینک ابو برزۃ صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتیا ابا برزۃ فی ناحیۃ العسکر فقالا لہ ہذہ القصۃ فقال اترضیان ان اقضی بینکما بقضاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیعان بالخیار ما لم یتفرقا قال ہشام بن حسان حدث جمیل انہ قال ما اراکما افترقتما **ترجمہ** ابو الوضی عباد بن نسیب سے روایت ہے میں نے ایک جہاد کیا تو ایک منزل میں اترے وہاں ہمارے ایک ساتھی نے ایک گھوڑا فروخت کیا غلام لیکر پھر بائع اور مشتری سارے دن اور رات وہیں رہے جب دوسرے دن صبح ہوئی اور کوچ کا وقت آیا تو گھوڑا جس نے بیچا تھا وہ زین کسنے لگا اپنے گھوڑے پر اوسوقت شرمندہ ہوا (یعنی گھوڑا پسند آیا اور بیچنا اچھا نہ معلوم ہوا) اور مشتری پاس گیا گھوڑا واپس لینے کو اوس نے انکار کیا واپس دینے سے تب اوس نے کہا اچھا ابو برزہ صحابی جو فیصلہ کریں پھر دونوں ابو برزہ پاس آئے لشکر کی ایک جانب میں وہ یہ قصہ اون سے بیان کیا انہوں نے کہا تم راضی ہو اس بات پر میں تمہارا فیصلہ کروں جسطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے آپ نے فرمایا بائع اور مشتری کو اختیار ہے جبتک جدا نہ ہوں تو میں دیکھتا ہوں تم دونوں جدا نہیں ہوئے **ف** یعنی اوسی مقام میں رہے جہاں بیع کی تھی پھر آتی ہے تو دونوں ساتھ ہی اسوجہ سے اختیار باقی ہے مطلب یہ ہے

کہ بعد ایجاب اور قبول کے جبتک بائع اور مشتری جدا نہو جاوین یعنی بائع اپنی راہ لے اور مشتری اپنی راہ لے تبتک ہر ایک کو اختیار
رہیگا کہ بیع فسخ کر ڈالین یہی قول ہے جمہور صحابہ اور تابعین کا اور ابو حنیفہ رح کے نزدیک بعد ایجاب اور قبول کے فسخ کا اختیار نہو یگا
مگر جب شرط ہو جاوے اختیار کی اور یہ احادیث اوپر حجت ہین عن ابن ایوب قال کان ابو زرعة اذا بایع رجلا
خيره قال ثم يقول خيرني ويقول سمعت اباهريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يفترقن
اثنان الا عن تراض ترجمہ یحیی بن ایوب سے روایت ہے ابو زرعہ جب خرید و فروخت کرتے تو اختیار دیتے دوسرے کو پھر کہتے
مجھے بھی اختیار دے اور وہ کہتے تھے کہ مین نے ابا ہریرہ سے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نہ جدا ہون دو تن
یعنے بائع اور مشتری سوا رضامندی کے (یعنی راضی ہو کر الگ ہون) عن حکیم بن حزام ان رسول اللہ صلی
الله عليه وسلم قال البيعان بالخيار ما لم يفترقا فان صدقا وبينا بورك لهما في بيعهما وان كتما
وكذبا محقت البركة من بيعهما قال ابوداود وكذلك رواه سعيد بن ابي عروبة وحماد واما همام
فقال حتى يتفرقا ويختار ثلاث مرات ترجمہ حکیم بن حزام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع
اور مشتری کو اختیار ہے جبتک جدا نہون پھر اگر دونون آپس مین سچ کہین اور جو عیب ہو بیان کر دین ۔ یعنی بکنے کی چیز کا
تو خرید و فروخت مین دونون کو برکت ہوگی اور اگر جھوٹ کہین اور چیز کا عیب چھپا دین تو انکی خرید و فروخت مین برکت
کم ہوگی یا مٹ جاوے گی ف ہمام کی روایت مین ہے حتی یتفرقا ویختار ثلاث مرات یعنی بائع اور مشتری کو اختیار
ہے جبتک دونون جدا نہون اور اختیار کی شرط کر لین تین بار یہ ارشاد فرمایا

باب فی فضل الاقالة

بیع فسخ کر ڈالنے کی فضیلت عن ابی ھریرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اقال مسلما اقاله الله عثرته ترجمہ
ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مسلمان سے اقالہ کرے قیامت کے دن اللہ اسکے قصورونکا
معاف کریگا ف یعنی اگر ان خرید کر کے پھیرے یا گران بیچکے پھیرے اور بائع مشتری سے یا مشتری بائع سے بیع فسخ کرے
تو ثواب ہے تاکہ اپنے بھائی مسلمان کا نقصان نہو

باب فیمن باع بیعتین فی بیعة

ایک بیع مین یعنی ایک سودے مین دو بیعین کرنا منع ہے عن ابی ھریرة قال قال النبی صلی الله علیه وسلم من باع بیعتین فی بیعة
فله اوکسهما او الربا ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک بیع مین دو بیع کیا
تو جو دونمین کم ہو اوسکو اختیار کرنا چاہیے ورنہ نہین تو سود ہوگا ف جیسے بائع مشتری سے کہے یہ کپڑا ایک دینار کا ہے
اور یہ دو دینار کا اور مشتری کو دونون مین سے ایک لینا پڑے بعضون نے کہا اسکی مثال یہ ہے بائع مشتری سے کہے مین نے
تیرے ہاتھ یہ کپڑا نقد دس کو اور ادھار پندرہ روپیہ کو بیچا بعضون نے کہا بائع مشتری سے کہے مین نے اپنا غلام تیرے ہاتھ بیچا
اس شرط سے کہ تو اپنا گھر میرے ہاتھ بیچے مگر دوسری صورت اس حدیث کے مضمون سے زیادہ مناسب ہے کیونکہ دونمین کم دو مشتری
اوسمین مین او سکو اگر اختیار نہ کرے تو سود لازم آتا ہے

باب النہی عن العینة

بیع عینہ کی ممانعت کا بیان

عن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اذا تبایعتم بالعینة واخذتم اذناب البقر و
رضیتم بالزرع وترکتم الجهاد سلط الله علیکم ذلا لا ینزعه حتی ترجعوا الی دینکم ترجمہ عبداللہ بن
عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا آپ فرماتے تھے جب تم بیع عینہ کروگے (یہ سودخوارون نے ایجاد
کی ہے مثلا زید عمرو کے ہاتھ ایک تھان دس روپیہ کا بیچے ایک مہینے کی میعاد پر پھر آٹھ روپیہ نقد دیکر وہ تھان عمرو سے
خرید لیوے) اور گائی بیل کی دم مین تھاموگے اور کھیتی سے خوش ہوگے اور جہاد کو چھوڑ دوگے تو اللہ تعالے ڈالدیگا تمہاری
اوپر ذلت کو پھر دور نہ کریگا ذلت تمہاری یہانتک کہ پھر جاؤ اپنی دین کیطرف (یعنی پھر دین پر قائم ہوجاؤ اور جہاد شروع کرو
تو عزت دیگا خدا تعالی اور غالب کریگا کفار پر ورنہ روز بروز ذلیل ہوتے جاؤگے یہی حال ہے مسلمانون کا اس زمانے مین
اللہ رحم کرے)

باب فی السلف

سلف (یعنی سلم کا) بیان (اوسکی تفسیر آتی ہے) عن ابن عباس قال قدم
رسول الله صلی الله علیه وسلم المدینة وهم یسلفون فی الثمر السنة والسنتین والثلاثة فقال رسول الله
صلی الله علیه وسلم من سلف فی تمر فلیسلف فی کیل معلوم ووزن معلوم الی اجل معلوم ترجمہ ابن عباس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین تشریف لائے اور وہان کے لوگ میوون مین ایک ایک برس دو دو برس تین تین برس
کا سلف کرتے تھے ف سلف اور سلم اوسکو کہتے ہین کہ مشتری بائع کو قیمت نقد دیدے اور مبیع کی ایک میعاد مقرر ہوجاوے
جیسے کسی سے دس روپیہ کے بدلے مین ایک پلہ گیہون ٹھہرے دس روپیہ نقد اوسکو دیدے اور گیہون دینے کی میعاد ایک مہینہ
مقرر ہو مت تو آپ نے فرمایا جنھیں میوہ خریدنے کی لیے قیمت پیشگی دی اوسکو چاہیے کہ اوسکی مدت اور وزن یا ناپ مقرر کرنے
(اگر مدت مجہول ہوگی یا وزن نامعلوم ہوگا تو سلم درست نہ ہوگی) عن محمد او عبد الله بن مجالد قال اختلف
عبد الله بن شداد وابو بردة فی السلف فبعثونی الی ابن ابی اوفی فسالته فقال ان کنا نسلف علی عهد
رسول الله صلی الله علیه وسلم وابی بکر وعمر فی الحنطة والشعیر والتمر والزبیب زاد ابن کثیر الی قوم
ما هو عندهم ثم اتفقا وسالت ابن ابزی فقال مثل ذلک ترجمہ محمد سے یا عبد اللہ بن مجالد سے روایت ہے کہ عبد اللہ
بن شداد اور ابو بردہ نے آپسمین سلف کے باب مین اختلاف کیا تو مجھہ مسئلہ پوچھنے کے لیے ابن ابی اوفی پاس بھیجا مین نے
اونسے پوچھا اونہون نے کہا مقرر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کے زمانہ مین گیہون اور
جو اور کھجور اور انگور خشک مین سلف کیا کرتے تھے اور اون لوگون سے جنکے پاس یہہ میوے نہ ہوتے پھر مین نے ابن ابزی سے
پوچھا انہون نے بھی ایسا ہی بیان کیا (جیسا ابن ابی اوفے نے کہا) عن ابن ابی مجالد بهذا الحدیث قال عند
قوم ما هو عندهم ترجمہ دوسری روایت مین ابن ابی المجالد سے ایسا ہی ہے کہ اون لوگون سے سلم کرتے تھے جنکے پاس
یہہ مال نہ ہوتے ابو داؤد نے کہا ابن ابی المجالد صحیح ہے عن عبد الله بن ابی اوفی الاسلمی قال غزونا مع رسول الله صلی
الله علیه وسلم الشام فکان یاتینا انباط من انباط الشام فنسلفهم فی البر والزیت سعرا معلوما واجلا معلوما

فقیل له بمنزله ذلک قال ما کنا نسئلهم ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفے سلمی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شام کیطرف ہم نے سفر کیا جہاد کے لیے تو ہمارے پاس شام کے ملک کے کہیتی والے آئے اور ہم اون سے گیہون اور تیل مین سلف کرتے۔ یعنے پہلی قیمت دیدیتے تھے اون کی بھاؤ اور مدت ٹھہراکر کسی نے اوس سے پوچھا اون لوگون سے سلم کرتے ہوگے جنکے پاس یہ مال ہوتا ہوگا انہون نے کہا ہم پوچھتے تھوڑے تھے **باب** فی السلم فی ثمرة بعینہا کسی خاص درخت کے میوے مین سلم کرنا درست نہین ہے **عن** ابن عمران رجلا اسلف رجلا فی نخل فلم تخرج تلک السنة شیئا فاختصما الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بم تستحل ماله اردد علیه ماله ثم قال لا تسلفوا فی النخل حتی یبدو صلاحه ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے سلم کیا خاص ایک درخت کے میوے پر اوس سال اوس درخت مین میوہ نہ نکلا تو دونون نے جھگڑا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ نے بائع سے کہا تو کس چیز کے بدلے اوسکا مال لیتا ہے پہیر دے اوسکا مال (یعنے جب میوہ نہین نکلا تو اوسکا راس المال پہیر دے) پھر آپ نے فرمایا مت سلم کیا کرو کہجور کے درختون کے میوے مین جبتک پہل نکلکر پختہ نہ ہوجاوین **باب** السلف یحول سلم مین سلم فیہ کو بدل دینا کیسا ہے **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اسلف فی شیء فلا یصرفه الی غیره ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی بیع سلم کرے کسی چیز کو خریدے سو وہ چیز کسی اور چیز سے نہ بدلے یعنے جبتک اوس چیز کو اپنے قبضہ اور اختیار مین نہ لاوے اوسکا بدلنا درست نہین مثلا سلم کی گیہون لینے پر اور گیہون لینے سے پہلے اوس کے بدلے مین چانول ٹھہرالیے تو یہ نادرست ہے **باب** فی وضع الجائحة اگر کہیت یا باغ پر کوئی آفت آجاوے تو مشتری کو نقصان مجرا دینا چاہیے **عن** ابی سعید الخدری انه قال اصیب رجل فی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثمار ابتاعها فکثر دینه فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصدقوا علیه فتصدق الناس علیه فلم یبلغ ذلک وفاء دینه فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذوا ما وجدتم ولیس لکم الا ذلک ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایک شخص نے میوہ خریدا پھر اوس میوے پر کوئی آفت آگئی اور اوسپر بہت سارا قرض ہوگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو اوسکے لیے خیرات دینے کا حکم فرمایا تو لوگون نے اوسکو خیرات دی وہ مال خیرات کا بھی اوسکے قرض ادا ہونے کے قابل نہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یعنے اوسکے قرض خواہون سے جو کچھ اوس کے پاس سے تم کو ملے تم وہی لے لو اور سوا اسکے تم کو اور کچھ نہ ملیگا (یعنے اب بالفعل کچھ نہین ہوسکتا البتہ جب آئندہ اور کچھ مال کماوے تو اوس سے لے سکتے ہو) **عن** جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان بعت من اخیک ثمرا فاصابتها جائحة فلا یحل لک ان تاخذ منه شیئا بم تاخذ مال اخیک بغیر حق ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا اگر میوہ بیچے تو اپنے بہائی مسلمان کے ہاتھ اور اوسپر یعنے میوہ پر کوئی آفت پہونچے تو تجھے خریدار سے ایک کوڑی بھی لینا حلال نہین **ف** یہ حکم اوسوقت ہی کہ میوہ بالکل خراب ہو جاوی خواہ بعد پختگی کے لے یا نادانی سی قبل پختگی کے اور اگر کچھ رہی اور کچھ جاتا رہے تو اوسوقت بقدر نقصان قیمت کے تخفیف چاہیی خواہ بعد پختگی کے لے یا جہالت سی قبل پختگی کے **ت** تو ناحق اپنے بہائی کا مال کیونکر لے گا

باب فی تفسیر الجائحۃ

آفت کسکا نام ہی اور کیا چیز ہے **عن** عطاء قال الجوائح کل ظاھر مفسد من مطر او برد او جراد او ریح او حریق **ترجمہ** عطار سے روایت ہی آفت وہ ہے جو کہلی کہلی ہو جس سے تباہی ہو جیسی بارش یا پالا یا ٹیری یا آندہی یا انگار (جس کا انکار کسیکو نہو سکے) **عن** یحیی بن سعید انہ قال لا جائحۃ فیما اصیب دون ثلث راس المال قال یحیی وذلک فی سنۃ المسلمین **ترجمہ** یحیی بن سعید سی روایت ہی انہون نے کہا اگر تباہی سے کم مال پر آفت آوی تو اوسکو آفت نہ کہینگے یحیی نے کہا یہ مسلمانون کا طریقہ ہی یعنے اون کی رواجی بات ہی کہ تہائی سی کم اگر نقصان ہو تو مشتری کو مجرا نہین دیتی کیونکہ ایسا ہوا کرتا ہے

باب منع الماء

پانی کو روکنا چارہ روکنے کے لیی منع ہے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمنع فضل الماء لیمنع بہ الکلاء **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچی ہوئی پانی سے کوئی منع نہ کری تاکہ گہاس بچ رہے۔ عرب مین قاعدہ تہا کہ کنوؤن سی پانی بھر کر ایک حوض یا گڈہی مین ڈالتے اور اپنی جانورون کو پانی پلاتے جو بچ رہتا اوس سے اور لوگون کے جانور بھی نفع اوٹہاتے بعضون نے اون بچی ہوئے پانی سی روکنا شروع کیا اس خیال سے کہ جب پانی نہ ملیگا تو لوگ اپنی جانورون کو گہاس چرانے کے لیے بھی نہ لاوینگے تو گہاس محفوظ رہیگی آنحضرت نے اس سے منع کیا **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لا یکلمھم اللہ یوم القیامۃ رجل منع ابن السبیل فضل ما عندہ ورجل حلف علی سلعۃ بعد العصر یعنی کاذبا ورجل بایع اماما فان اعطاہ وفی لہ وان لم یعطہ لم یف لہ **ترجمہ** ابی ہریرہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالی تین شخصون سی بات نہ کریگا ایک تو وہ شخص کہ اوسکی پاس حاجت سے زیادہ پانی موجود ہو اور مسافر کو اوس پانی سی روکے اور دوسرا شخص جو جہوٹی قسم بعد عصر کے کہا وے اپنا اسباب بیچنے کے لیے۔ اور تیسرا وہ شخص جس نے امام سی بیعت کی پھر امام نے اگر کچھ اوسکو دیا تو اوس نے بھی اپنی عہد کو پورا کیا۔ یعنی دنیا ہی کے لیے بیعت کی **عن** الاعمش باسنادہ ومعناہ قال ولا یزکیھم ولھم عذاب الیم وقال فی السلعۃ باللہ لقد اعطی بھا کذا وکذا فصدقہ الاخر فاخذھا **ترجمہ** دوسری روایت مین بھی ایسا ہی ہی اتنا زیادہ ہی کہ اللہ اون تینون آدمیون سے نہ بات کریگا نہ اون کو گناہون سے پاک کریگا اور اونکو دکھ کا عذاب ہوگا اور اسباب پر قسم کہانا یہ ہی کہ قسم خدا کی فلان شخص اسکو اتنی روپیہ کو خریدتا تہا یہ سنکر مشتری سچ جانے اور لے لیوے **عن** امرأۃ یقال لھا بھیسۃ عن ابیھا قالت استاذن ابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدخل بینہ وبین قمیصہ فجعل یقبل ویلتزم ثم قال یا نبی اللہ ما الشیء الذی لا یحل منعہ قال الماء قال یا نبی اللہ ما الشیء الذی لا یحل

نے اوسکو کچھ ندیا

منعه قال السلم قال يا نبي الله ما الشي الذي لا يحل منعه قال ان تفعل الخير خير لك ترجمہ بہیسیہ سے روایت ہی کہ میری ماں نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر آپکا کرتہ اوٹہا کر اندر منہ ڈالا اور چومنے لگا اور لپٹنے لگا پھر فرمایا پانی پھر اوسنے پوچھا ای نبی اللہ کے وہ کون سی چیز ہے جسکا روکنا درست نہین آپ نے فرمایا نمک پھر اوسنے پوچھا ای نبی اللہ کے وہ کون سی شی ہی جسکا روکنا درست نہین آپنے فرمایا جتنی تو نیکی کرے اوسی قدر بہتر ہی یعنے پانی اور نمک کا تو روکنا کسی طرح درست نہین باقی اور چیزون کو بھی تو اگر نہ روکے گا دیگا تو زیادہ ثواب ہے) عن رجل من المهاجرين من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال غزوت مع النبي صلى الله عليه وسلم ثلاثا اسمعه يقول المسلمون شركاء في ثلاث في الكلاء والماء والنار ترجمہ مہاجرین صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین ایک شخص سے روایت ہی مین نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تین بار مین نے سنا آپ فرماتے تھی مسلمان شریک ہین تین چیزون مین گہانس مین پانی اور آگ مین (یعنے نہر اور چشمہ اسی طرح جلانے کی لکڑی جو جنگل مین ہو کسی کے ملک نہ ہو یا آگ سلگانے کے پتھر جو پہاڑون مین ہوتے ہین اسیطرح گہانس جو بنجر لاوارث زمین مین آگے اوسپر کسیکا اجارہ نہین ہوسکتا ہر شخص ان چیزون سے نفع اوٹہا سکتا ہے **باب** في بيع فضل الماء بچا ہوا پانی بیچنے کا بیان **عن** اياس بن عبد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع فضل الماء ترجمہ ایاس بن عبد سے روایت ہی مقرر منع فرمایا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس پانی کے بیچنے سے جو حاجت سے زیادہ بچ رہے **ف** یعنے پینے کے لیے ورنہ کہیتی کے لیے بیچنا درست ہی **باب** في ثمن السنور بلی کو بیچنا کیسا ہے **عن** جابر بن عبد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن ثمن الكلب والسنور ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت لے لینے سے منع فرمایا ہی (تو کتے کی قیمت حرام ہی شافعی اور احمد اور مالک کے نزدیک) **عن** جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن ثمن الهرة ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کی قیمت لینے سے منع فرمایا ہی **باب** في اثمان الكلاب کتون کی قیمت لینا کیسا ہی **عن** ابي مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم انه نهى عن ثمن الكلب ومهر البغي وحلوان الكاهن ترجمہ ابی مسعود نے روایت کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کتے کی قیمت لینے سے **ف** کتے کی قیمت لینا حرام ہی جمہور علما کے نزدیک اونہین مین سے ہین ابوہریرہ اور حسن بصری اور ربیعہ اور حکم بن حماد اور امام شافعی اور امام احمد اور داؤد اور ابن منذر وغیرہ **ت** اور فاحشہ زانیہ کی خرچی لینے سے) **ف** زانیہ کی خرچی حرام ہونے پر مسلمانون کا اجماع ہی۔ موطا مین امام مالک نے لکھا ہی مہر بغی سے وہ چیز مراد ہی جو کہ زنا پر عورت کو دی جاوے اور یہی طرح لکھا ہی امام نووی نے اور شیخ عبد الحق اور ملا علی قاری نے **ت** اور کاہن فال نکالنے والے کی کمائی سے **ف** کاہن اوسکو کہتے ہین جو زمانہ آئندہ کی خبر دے کہ ایسا ہوگا تو اوسکی خبر دینے پر اوسکو کچھ نقد یا کپڑا مٹھائی وغیرہ دینا حرام ہی اور عربی مین اوسکو حلوان کہتے ہین حلوان کے معنے شیرینی کے ہین اور

(ای نبی اللہ کے وہ کون سی چیز ہے جسکا روکنا درست نہین آپنے فرمایا)

کہا بغوی اور قاضی عیاض نے کہ اجماع کیا ہے مسلمانون نے اوپر حرام ہونے حلوان کاہن کے اسلیے کہ وہ بدلہ ہے حرام چیز کا اور اسلیے
کہ وہ کہاتا ہے مال ساتھہ باطل کے عن عبد اللہ بن عباس قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ثمن الکلب و
ان جاء یطلب ثمن الکلب فاملأ کفیه ترابا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا
ہے کتے کی قیمت لینے سے اور فرمایا جو کوئی کتے کی قیمت لینے آوے تو اوسکی مٹھی مین مٹی بھر دے عن عون بن ابی جحیفة
ان اباه قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن ثمن الکلب ترجمہ عون بن ابی جحیفہ نے اپنے باپ سے
روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کتے کی قیمت لینے سے ف مگر عطا اور ابو حنیفہ اور اونکے صاحبین
نے جائز رکھا ہے اون کتون کی قیمت لینے کو جن سے منفعت ہوتی ہے جیسے شکاری کتا۔ طحاوی نے کہا یہہ نہی اوس وقت
تھی جب کتون کے قتل کا حکم ہوا تہا پھر اونکا قتل منع ہوا اور نفع لینا اون سے درست ہو گیا عن ابی ھریرة یقول
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل ثمن الکلب ولا حلوان الکاھن ولا مھر البغی ترجمہ ابو ہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہین کتے کی قیمت اور فال نکالنے والے کی کمائی اور فاحشہ کے
خرچی

باب فی ثمن الخمر والمیتة

شراب اور مردار کی قیمت لینا حرام ہے جیسے اوسکا کہانا حرام ہے عن ابی ھریرة
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ حرم الخمر وثمنھا وحرم المیتة وثمنھا وحرم الخنزیر
وثمنه ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقرر اللہ جل جلالہ نے حرام کیا شراب کو
اور اوسکی قیمت کو اور حرام کیا مردے کو اور اوس کی قیمت کو اور حرام کیا سور کو اور اوس کی قیمت کو عن جابر بن
عبد اللہ انه سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول عام الفتح وھو بمکة ان اللہ حرم بیع
الخمر والمیتة والخنزیر والاصنام فقیل یا رسول اللہ ارأیت شحوم المیتة فانه یطلی بھا السفن و
یدھن بھا الجلود ویستصبح بھا الناس فقال لا ھو حرام ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند
ذلک قاتل اللہ الیھود ان اللہ لما حرم علیھم شحومھا اجملوه ثم باعوه فاکلوا ثمنه ترجمہ جابر بن
عبد اللہ سے روایت ہے اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس سال مکہ فتح ہوا اور آپ مکے مین تھے
مقرر اللہ نے حرام کیا خرید فروخت شراب کی اور مردے کی اور سور کی اور بتون کی سو کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ جانتے
ہین کہ مردہ کی چربی سے ناؤ کو روغن کرتے ہین اور کہال اوس سے چربی دیجاتی ہے اور لوگ اوس سے روشنی کرتے ہین تو
آپ نے فرمایا نہین وہ تو حرام ہے پھر اوسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی یہود پر لعنت کرے جب اللہ جل جلالہ
نے اون پر جانورون کی چربی حرام کی تو اونہون نے اوس چربی کو پگھلا کر بیچا اور اوسکے دام کہا لئے ف تو آپ نے فرمایا
حرام کی قیمت بھی کہانا ایسا ہی ہے جیسے حرام کو کہانا عن یزید بن ابی حبیب قال کتب الی عطاء عن جابر
نحوه لم یقل ھو حرام ترجمہ دوسری روایت مین بھی جابر سے ایسا ہی ہے مگر اس مین یہہ نہین ہے کہ آپ نے فرمایا

نہین وہ تو حرام ہے (ربا ہی سب ہی ہے) عن ابن عباس قال رایت رسول الله صلی الله علیہ وسلم جالسا
عند الرکن قال فرفع بصره الی السماء فضحك فقال لعن الله الیهود ثلاثا ان الله حرم علیهم الشحوم
فباعوها واکلوا اثمانها وان الله اذا حرم علی قوم اکل شیء حرم علیهم ثمنه ولم یقل فی حدیث
خالد بن عبد الله رایت وقال قاتل الله الیهود ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
مین نے رکن (حجر اسود یا کعبہ کا اور کوئی کونا) کے پاس بیٹھے دیکھا راوی کہتا ہے پھر آپ نے آسمان کیطرف دیکھا اور ہنسکر
تین بار آپ نے فرمایا اللہ یہود پر لعنت کرے مقرر اللہ جل جلالہ نے جانورون کی چربی حرام کی تو اونہون نے اوسے بیچکر
اوسکی قیمت لیکر کہائی اور مقرر اللہ جل جلالہ نے جب کسی قوم پر کسی چیز کا کہانا حرام کیا تو اوس کی قیمت بھی اوسپر حرام کی
(خالد بن عبد اللہ کی حدیث مین یہہ نہین ہے کہ مین نے حضرت کو کعبے کے رکن کے پاس دیکھا اور اسمین یہہ ہے کہ تباہ کرے
اللہ یہود کو) عن المغیرة بن شعبة قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم من باع الخمر فلیشقص الخنازیر
ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے شراب بیچا اوس نے سور کا گوشت صاف کیا
(یعنی سور کہانے کو بہی درست سمجہا کیونکہ شراب اور سور حرمت مین برابر ہین) عن عائشة قالت لما نزلت الآیات
الاواخر من سورة البقرة خرج رسول الله صلی الله علیہ وسلم فقراهن علینا وقال حرمت التجارة
فی الخمر ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے جب سورہ بقرہ کی اخیر کی آیتین اوترین (یعنے یسالونک عن الخمر والمیسر) تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اون آیتون کو پڑھ کر سنایا ہمکو اور فرمایا حرام ہوئی سوداگری شراب کی (اللہ نے فرمایا
کہہ تو اے محمد شراب اور قمار بازی مین نفع ہین لوگون کو لیکن گناہ اون مین نفع سے زیادہ ہے) باب فی بیع
الطعام قبل ان یستوفی (غلے کو بیچڈالنا اوسپر قبضہ کرنیسے پہلے درست نہین ہے) عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله
علیہ وسلم قال من ابتاع طعاما فلا یبیعه حتی یستوفیه ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو کہانے کا غلہ مول لیوے تو اوسکو نہ بیچے جبتک اوسکو تول کر اپنے قبضہ مین نہ لاوے ف چارون اامون کا یہی مذہب ہے
کہ غلہ بیچنا مول لیکر اوسکو بدون اپنا قبضہ کیے درست نہین اور امام شافعی کے نزدیک کوئی چیز غلہ ہو یا زمین اور باغ بدون قبضہ
بیچنا درست نہین اور امام اعظم کے مذہب مین زمین اور باغ اور گہر مین قبضہ ہونا شرط نہین باقی سب منقولات مین قبضہ شرط
ہے منقول وہ مال جو ایک جگہ سے دوسری جگہ جاسکے اور غیر منقول جیسے زمین اور باغ) عن ابن عمر انه قال کنا
فی زمن رسول الله صلی الله علیہ وسلم نبتاع الطعام فیبعث علینا من یامرنا بانتقاله من المکان الذی
ابتعناه فیه الی مکان سواه قبل ان نبیعه یعنی جزافا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ہم اناج خریدتے تھے پھر آپ ہمارے پاس ایک آدمی بہیجتے تھے وہ ہم کو حکم کرتا تہا کہ غلہ اوس جگہ سے
اوٹھا لیجاوین جہان خریدا ہے قبل اسکے کہ ہم اوسکو بیع کرین ف تاکہ وہ غلہ اون کے قبضہ مین بخوبی آجاوے اسکے بعد بیع

اگر ہو **عن** ابن عمر قال کانوا یتبایعون الطعام جزافا باعلی السوق فنہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبیعوہ حتی ینقلوہ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے لوگ غلہ خریدا کرتے تھے ایکجا ہی مین ڈھیر کے ڈھیر جو بازار کی بلندی پر تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اوسکو بیچنے سے جبتک اوس غلہ کو وہان سے دوسری جگہہ نہ لیجاوین تاکہ پیچھے مشتری کا قبضہ ہو جاوے) **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یبیع احد طعاما اشتراہ بکیل حتی یستوفیہ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص اناج بیچے جو اوسنے ناپ یا تول کر خریدا ہے جبتک اوسپر قبضہ کرلے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابتاع طعاما فلا یبیعہ حتی یکتالہ زاد ابو بکر قال قلت لابن عباس لم فقال الا ترے انہم یتبایعون بالذہب والطعام مرجی **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے پھر اوسکو نہ بیچے جبتک اوسکو تول لیوے **ف** مروان اپنی حکومت مین سپاہیونکو تنخواہ مین چٹھیان لکھدیتا تھا کہ اتنا اناج فلانے پرگنے فلانے گانو سے لے تو سپاہیونے بدون اناج لیے لوگون کے ہاتھ وہ چٹھیان بیچنا اختیار کیا تب ان لوگون نے یہ حدیث بیان کی پھر مروان نے منع کردیا اوس سے **ف** ابو بکر نے اتنا زیادہ کیا مین نے ابن عباس سے کہا کیون یہ ممانعت ہوئی اونہون نے کہا لوگ اناج کو بیچ ڈالتے تھے اشرفیان لیکر حالانکہ اناج ایک میعاد پر ملنے والا ہوتا یعنے ابھی تک بائع کے پاس سے مشتری تک آیا بھی نہوتا اور مشتری قبضہ سے قبضے کے اوسکو بیچ ڈالتا پھر دوسرا مشتری اور کسی کے ہاتھ بیچ ڈالتا **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتری احدکم طعاما فلا یبعہ حتی یقبضہ قال سلیمان بن حرب حتی یستوفیہ زاد مسدد قال وقال ابن عباس واحسب ان کل شیء مثل الطعام **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی اناج خریدے تو اوسکو جبتک اپنے قبضہ مین نہ لاوے کسی کے ہاتھ نہ بیچے ابن عباس نے کہا میرے نزدیک ہر چیز کا یہی حکم ہے یعنی جو چیز کوئی خریدے تو جبتک اوسپر قبضہ نہ کرلے اوسکو دوسرے کے ہاتھ نہ بیچے اناج ہو یا جانور یا کپڑا **عن** ابن عمر قال رأیت الناس یضربون علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتروا الطعام جزافا ان یبیعوہ حتی یبلغہ الی رحلہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے مین نے لوگون کو دیکھا مار پڑتی تھی اونپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین جب اناج کے ڈھیر خریدتے پھر اوسکو بیچ ڈالتے اپنے گھر لیجانے سے پہلے یعنے جس جگہہ مین قبضے سے پہلے بیچ ڈالتے **عن** ابن عمر قال ابتعت زیتا فی السوق فلما استوجبتہ لقینی رجل فاعطانی بہ ربحا حسنا فاردت ان اضرب علی یدہ فاخذ رجل من خلفی بذراعی فالتفت فاذا زید بن ثابت فقال لا تبعہ حیث ابتعتہ حتی تحوزہ الی رحلک فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان تباع السلع حیث تبتاع حتی یحوزہا التجار الی رحالہم **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ مینے بازار مین تیل خریدا اور جب بیع پوری ہو گئی تو مجھے ایک شخص ملا اور اوس مین خاطر خواہ فائدہ دینے لگا سو مینے چاہا کہ اوس خریدار کو وہ تیل دیدون اتنے مین

ایک شخص نے میرا ہاتہ پیچہے سے پکڑ لیا مین نے مڑ کر دیکھا تو زید بن ثابت ہین اونہون نے کہا جبتک اوسکو بنیو ٹہکانے

پہنہ لیجاوے خریدنے کیجگہہ سے مت بیچو - یعنے جہان خریدا ہی وہین مت بیچ بلکہ اپنے ٹہکانے پر لاکر بیچ اسلیے کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہی جہان پر چیز خریدی جاوے وہین بیچے جبتک سوداگر اونہو ٹہکانے پر نہ لیجاوین **باب**

فی الرجل یقول فی البیع لاخلابة جو شخص بیچتے وقت یہ کہدے اسمین چہل اور فریب نہین ہی تو اوسکو اختیار ہوگا

عن ابن عمر ان رجلا ذکر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ یخدع فی البیع فقال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم اذا بایعت فقل لاخلابة فکان الرجل اذا باع یقول لاخلابة **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے ذکر کیا کہ خرید و فروخت مین لوگ اوسکو دہوکہا دیتے ہین تو رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا جب تو خرید و فروخت کرے تو کہدے کہ فریب نہین ہی پہر جب اوسکو کسی چیز مین نقصان معلوم ہوتا تو وہ اس معاملے کو فسخ کر

دیتا **عن** انس بن مالک ان رجلا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یبتاع وفی عقدتہ ضعف فاتی

اہلہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا نبی اللہ احجر علی فلان فانہ یبتاع وفی عقدتہ ضعف

فدعاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنہاہ عن البیع فقال یا نبی اللہ انی لا اصبر عن البیع فقال صلی اللہ علیہ

وسلم ان کنت غیر تارک البیع فقل ہا وہا ولاخلابة **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی ایک شخص نے (حبان بن

منقذ بن عمرو انصاری) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین خرید و فروخت کیا کرتا تہا اوس کے عقل مین فتور تہا

تو اوسکے عزیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ اوس شخص پر حجر کیجیے (تاکہ اوسکا کوئی تصرف

صحیح نہو یعنے لوگون کو مطلع کر دیجیے کہ اس سے کوئی معاملہ نہ کرے) کیونکہ وہ سوداگری کرتا ہے اور اوسکی عقل مین فتور ہے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر اوسکو بلا بہیجا اور خرید و فروخت سے منع کیا اوس نے عرض کیا یا رسول اللہ مجہہ سے صبر نہین ہوسکتا

کہ مین خرید و فروخت نہ کرون تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچہا تو اگر خرید و فروخت کو چہوڑ نہین سکتا تو معاملہ

کرتے وقت یہ کہا کر آگاہ رہو اس معاملے مین فریب اور چہل نہین ہی **ف** دارقطنی اور بیہقی کی روایت مین اتنا زیادہ ہی کہ مجہے

اختیار ہی تین دن تک یعنی سوچ سمجہنے کے لیے اگر نقصان معلوم ہو تو معاملے کو فسخ کر دونگا **باب** فی العربان بیع عربان

کے بیان مین (اسکی تفسیر آتی ہی) **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ انہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم عن بیع العربان **ترجمہ** عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اونہون نے اپنے دادا سے روایت کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے منع فرمایا بیع عربان سے **ف** امام مالک نے کہا ہمارے نزدیک اسکی معنی یہ ہین کہ آدمی ایک غلام یا لونڈی خریدے

یا جانور کو کرایہ لے پہر بائع سے یا جانور والے سے کہدیوے کہ مین تجہے ایک دینار یا کم زیادہ دیتا ہون اس شرط پر کہ اگر مین

غلام یا لونڈی کو خرید لونگا تو وہ دینار اوسکی قیمت مین سے سمجہنا یا جانور پر سواری کرونگا تو کرایہ مین سے خیال کرنا اور جو

اگر غلام یا لونڈی تجہے پہیر دون یا جانور پر سوار نہون تو دینار مفت تیرا مال ہو جاویگا اوسکو واپس نہ لونگا اور بندی میں اسکو

بیعانہ اور ساٹی کہتے ہین شریعت مین یہہ بیع باطل ہے اور لغو) **باب** فی الرجل یبیع مالیس عندہ جو چیز
اپنے پاس نہو اوسکا بیچنا نادرست ہی **عن** حکیم بن حزام قال یا رسول اللہ یاتینی الرجل فیرید منی البیع
لیس عندی افابتاع له من السوق قال لا تبع مالیس عندک **ترجمہ** حکیم بن حزام سی روایت ہی کہ مین نے عرض
کیا یا رسول اللہ بعض آدمی میرے پاس آتا ہی اور وہ چیز مجھسے مانگتا ہی جو میری پاس موجود نہین تو مین اوسکو بازار
سی خرید کر لا دون سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز تیری پاس موجود نہین اوسکو مت بیچ **عن** عبد اللہ
بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل سلف وبیع ولا شرطان فی بیع ولا ربح مالم تضمن
ولا بیع مالیس عندک **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اودھار کی
شرط پر بیچنا حلال نہین یا اودھار کی شرط پر بیچنا یعنی کسی کے ہاتھ کچھ بیچنا اور اوس سے شرط کرنا کہ اسقدر روپیہ وغیرہ مجھکو قرض
دینا ہوگا یہہ درست نہین۔ یا یہہ معنی ہین۔ کہ ایک شخص کسیکو کچھ قرض دے اور اپنی کوئی چیز اوسکے ہاتھ گران قیمت سے بیچے)
اور نہ ایک بیع مین دو شرطین) مثلاً بائع مشتری سے کہی یہہ کپڑا مین نے تیری ہاتھ اس شرط پر بیچا کہ دہلوا بھی دونگا اور
سلوا بھی دونگا اور علما نے لکھا ہی دو شرطون کی قید اتفاقی ہی ورنہ ایک شرط بھی جائز نہین) اور نہ نفع اوس چیز کا
کہ جسمین اپنا ذمہ نلیا جاوے اور نہ بیچنا اوس چیز کا جو اپنے پاس موجود نہو یعنی اپنے قبضے مین نہو **باب** فی شرط
فی بیع بیع مین شرط کرنیکا بیان **عن** جابر بن عبد اللہ قال بعته یعنی بعیره من النبی صلی اللہ علیہ وسلم
واشترطت حملانه الی اهلی قال فی اخره ترانی انما ماکستک لاذهب بجملک خذ جملک وثمنه فهما لک
ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی مین نے اپنا اونٹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ بیچا اور شرط لگالی مین نے اسپر
سوار ہونیکی اور بوجھ لادنے کی اپنے گھر تک پھر بیان کیا قصہ اوسکا اخیر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا کیا تو سمجھتا ہے
مین خریدنے مین تامل اسلیے کرتا ہون کہ تیرا اونٹ لیجاؤن جا اپنا اونٹ بھی لے لے اور قیمت بھی اوسکی یہ دونو تمہارے لیے ہین
باب فی عهدة الرقیق غلام لونڈی جب خریدے تو تین دن تک مشتری کو اختیار ہی **عن** عقبة بن عامر ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عهدة الرقیق ثلاثة ایام **ترجمہ** عقبہ بن عامر سی روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام اور لونڈی کے عیب کی جوابدہی بائع پر تین روز تک ہی یعنی تین روز تک مشتری اگر چاہی تو بغیر عیب
ثابت کیے ہوے واپس کر سکتا ہی بعد تین روز کے عیب کو ثابت کرنا ضرور ہی گواہون سی یا بائع کے اقرار سی اہل مدینہ کا یہی قول ہے
اور جمہور علما نے اس حدیث پر عمل نہین کیا کیونکہ یہ حدیث ضعیف ہی **عن** قتادة باسناده ومعناه زاد ان وجد
داء فی الثلث لیالی رد بغیر بینة وان وجد داء بعد الثلاث کلف البینة انه اشتراه وبه هذا الداء
ترجمہ دوسری روایت قتادہ سے ایسی ہی ہی یعنی اگر تین دن کے اندر غلام لونڈی مین کوئی عیب نکلے تو مشتری بغیر گواہون کے واپس کر سکتا ہی
اور جو تین دن کے بعد عیب نکلے تو مشتری سی گواہ طلب ہون گے اس بات پر کہ جب اوس نے خریدا تھا تو یہ عیب موجود تھا ابو داود نے کہا یہ تفسیر

قتادہ کا کلام ہی) **باب** فیمن اشتری عبدا فاستعملہ ثم وجد عیبا ایک شخص نے غلام خرید اور اوسکو
کام مین لگایا پہر اوسمین عیب نکلا تو اجرت مشتری کی ہوگی **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الخراج بالضمان **ترجمہ** عائشہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محاصل
کا وہی مستحق ہی جو ضامن ہو ر تو مشتری اوس غلام کا ضامن تھا کیونکہ اگر غلام مرجاتا یا تلف ہوجاتا تو مشتری کا نقصان
ہوتا اسواسطے محنت مزدوری کی اجرت بہی وہی لیگا اور بائع کو نہ دیگا اگرچہ غلام عیب کے وجہ سے پہیر دیگا **عن**
مخلد الغفاری قال کان بینی وبین اناس شرکۃ فی عبد فاقتویتہ وبعضنا غائب فاغل علی غلۃ
فخاصمنی فی نصیبہ الی بعض القضاۃ فامرنی ان ارد الغلۃ فاتیت عروۃ بن الزبیر فحدثتہ فاتاہ عروۃ
فحدثہ عن عائشۃ علیہا السلام عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الخراج بالضمان **ترجمہ** مخلد غفاری سے
روایت ہی میری اور چند لوگون مین ایک غلام مشترک تہا مین نے اوس غلام سے کچہ کام لینا شروع کیا ر بغیر اجازت اور اطلاع
اور شرکا کے تو یہ ضامن ہوگئے اوس غلام کے) اوس نے روپیہ کمایا اب جو شریک غائب تہا اوس نے مجہہ سے جہگڑا کیا کہا
میرا بہی حصہ اسمین سے دو اور نالش کی ایک قاضی پاس اوس نے حصہ لانے کا حکم کیا پہر مین عروہ بن الزبیر پاس آیا
اور اونسے بیان کیا تو عروہ نے اون سے وہ حدیث بیان کی جو حضرت عائشہ سے سنی تہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا منافع اوس کے ہون گے جو ضامن ہوگا ر البتہ اگر مخلد اور شرکا کی رضامندی اور اطلاع سے یہ کام کرتے تو
ہر ایک ضامن ہوتا پہر ہر ایک کو نفع بہی ملتا **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رجلا ابتاع غلاما فاقام عندہ
ما شاء اللہ ان یقیم ثم وجد بہ عیبا فخاصمہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فردہ علیہ فقال الرجل
یا رسول اللہ قد استغل غلامی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخراج بالضمان **ترجمہ** حضرت
ام المؤمنین عائشہ رض سے مروی ہی ایک شخص نے ایک غلام خریدا پہر جہانتک خدا کو منظور تہا وہ غلام اوسکے پاس رہا پہر اوس
مین عیب نکلا تو جہگڑا کیا اوسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپ نے وہ غلام بائع کو پہروا دیا بائع بولا یا رسول
اللہ اس نے میری غلام سے روپیہ کمایا ہی محنت کراکر آپ نے فرمایا منافع اوسی کو ملین گے جو ضامن ہو ر پس مشتری جبتک
غلام اوس کے پاس تہا اوسکا ضامن ہے تہا اس لیے جو روپیہ حاصل ہوا ہی وہ بہی وہی لیوے گا **باب** اذا اختلف
البیعان والمبیع قائم جب اختلاف ہو بائع اور مشتری مین قیمت کا اور مبیع موجود ہو **عن** محمد بن الاشعث
قال اشتری الاشعث رقیقا من رقیق الخمس من عبد اللہ بعشرین الفا فارسل عبد اللہ الیہ فی ثمنہم
فقال انما اخذتہم بعشرۃ آلاف فقال عبد اللہ فاختر رجلا یکون بینی وبینک قال الاشعث انت بینی
وبین نفسک قال عبد اللہ فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا اختلف البیعان ولیس
بینہما بینۃ فہو ما یقول رب السلعۃ او یتتاركان **ترجمہ** محمد بن اشعث سے روایت ہی کہ اشعث نے چند غلام

عبداللہ بن مسعود سے بیس ہزار روپیہ کو خریدے جو خمس مین اونکو ملے تہے عبداللہ بن مسعود نے اون کی قیمت اشعث سے
منگا بھیجی اشعث نے کہا مین نے دس ہزار کو خریدی ہی عبداللہ بن مسعود نے کہا چاہو تو کسی شخص کو تجویز دو جو میری اور تمہارے
درمیان فیصلہ کرے اشعث نے کہا تم ہی میرے اور اپنے درمیان ہو جاؤ (یعنے جو انصاف سے سچا فیصلہ کرتی ہو کرو) سبحان
اللہ صحابہ کیسے خوش اور نیک نفس تہے) عبداللہ نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی آپ فرماتی تہے
جب جنس دینے والا اور بیچنے والا دونو آپس مین جہگڑا کرین اور دونون مین کوئی گواہ نہو تو جو بات صاحب مال کہے
وہی مشتری تسلیم کرے یا دونون ملکر بیع کو فسخ کر ڈالین **عن** ابن مسعود باع من الاشعث بن قیس رقیقا فذکر
معناه والکلام بزید وینقص **ترجمہ** دوسری روایت مین بھی یہی قصہ مذکور ہی کہ عبداللہ بن مسعود نے
چند غلام اشعث بن قیس کے ہاتھ بیچے کچہ الفاظ کمی بیشی ہی **باب** فی الشفعة شفعہ کا بیان (جو مشہور ہی) **عن**
جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الشفعة فی کل شرک ربعة او حائط لا یصلح ان یبیع
حتی یؤذن شریکه فان باع فهو احق به حتی یؤذنه **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا شفعہ **ف** شفعہ کہتے ہین اوس استحقاق کو جو شریک کو حاصل ہوتا ہی زمین یا مکان کے بکنے کیوقت مثلاً
ایک مکان یا باغ چار آدمیون مین مشترک تہا اب ایک شخص نے اون مین سے اپنا حصہ کسی غیر شخص کے ہاتہ بیچا تو
باقی شریکون کو شفعہ کا حق حاصل ہوگا اگر وہ چاہین تو مشتری کو اوتنے دام جتنے کو اوس نے خریدا ہی دیکر چہڑا وہ حصہ لے
لیوین) ہر مشترک چیز مین گہر ہو یا باغ جبتک اپنے شریک کی اجازت نہو اوسکا بیچنا خوب نہین اور جو بے اجازت اوسکی
بیچڈالا تو اوسکے لینے کا وہی شریک بہت مستحق ہے جبتک کہ وہ اجازت نہ دیوے **عن** جابر بن عبد الله قال انما
جعل رسول الله صلی الله علیه وسلم الشفعة فی کل ما لم یقسم فاذا وقعت الحدود وصرفت الطرق
فلا شفعة **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ ہر چیز مین ہی جو تقسیم نہین ہوئی
اور جب کہ حدین بندہ گئین اور راہین جدا ہوگئین تو شفعہ نہین (کیونکہ پہر شرکت ہی نہ رہی سب الگ الگ ہوگئی) **عن**
ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قسمت الارض وحدت فلا شفعة فیها **ترجمہ** ابی ہریرہ
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب زمین کی تقسیم ہو کر حد بندہ گئی تو پہر اوسمین شفعہ نہین **عن**
ابی رافع سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقول الجار احق بسقبه **ترجمہ** ابو رافع سے روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی آپ فرماتی تہی ہمسایہ زیادہ تر حقدار ہے اپنے لگے ہوئے مکان کا **ف** یعنی جب جگہ بکے
تو ہمسایہ کے ہوتے ہوئے اجنبی آدمی اوسکو مول نہین لے سکتا اوسکو بھی حق شفعہ کہتے ہین ابو حنیفہ کے نزدیک ہمسایہ کو
بہی حق شفعہ ہے اور بعض ائمہ کے نزدیک نہین ہی **عن** سمرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال جار الدار احق
بدار الجار او الارض **ترجمہ** سمرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمسایہ والا اپنے ہمسایہ والے گہر کے

گھر یا زمین کے لینے کا زیادہ مستحق ہے عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الجار احق بشفعة جاره ینتظر بها وان كان غائبا اذا كان طریقهما واحدا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمسایہ والا زیادہ حقدار ہے اپنے ہمسایہ والے کے شفعہ کا اگر ہمسایہ والا حاضر
نہ ہوگا تو شفعہ میں اوسکا انتظار کیا جاویگا جب اون دونون کے گھر کا ایک ہی راستہ ہوگا باب فی الرجل
یفلس فیجد الرجل متاعه بعینه ایک شخص کوئی چیز کسی سے لیکر مفلس ہو جاوے تو چیز والا اپنی چیز کا زیادہ
حقدار ہوگا اوروں سے عن ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما الرجل افلس فادرك
الرجل متاعه بعینه فهو احق به من غیره ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس شخص نے مفلس کے پاس اپنا مال جوں کا توں پایا تو وہ اوس مال کا وہی زیادہ تر لائق ہے اور قرضخواہوں کی نسبت
ف یعنی جس نے اپنا مال کسی کے ہاتھ بیچا اور مول لینے والا مفلس اور قرضدار ہوگیا قیمت نہیں دے سکتا تو وہ اپنے
مال کو اگر بجنسہ پاوے تو پھیر لیوے اور بیع کو باطل کر دیوے اور قرضخواہوں کا اوس میں حق نہیں اور یہی مذہب ہے امام شافعی
کا اور امام اعظم کے نزدیک اوس مال کا بیچنے والا اسب قرضخواہون کے برابر ہے بانٹ لیوین عن ابی بکر بن عبد الرحمن
بن الحرث بن هشام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما رجل باع متاعا فافلس الذی ابتاعه
ولم یقبض الذی باعه من ثمنه شیئا فوجد متاعه بعینه فهو احق به وان مات المشتری فصاحب
المتاع اسوة الغرماء ترجمہ ابی بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس شخص نے اپنا مال بیچا پھر خریدار مفلس ہوگیا اور بیچنے والے نے اپنے مال کی کچھ قیمت نہ پائی اور بجنسہ اپنے مال کو
خریدار کے پاس پایا تو اوس مال کے لینے کا وہی بائع زیادہ تر حقدار ہے اور اگر خریدار مرگیا ہو تو مال والا اور قرضخواہون کی مثل
ہے عن ابی بکر بن عبد الرحمن بن الحرث بن هشام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر معنی حدیث
مالك زاد وان كان قد قضی من ثمنها شیئا فهو اسوة الغرماء فیها ترجمہ ابی بکر بن عبد الرحمن سے دوسری
روایت بھی ایسی ہے اتنا زیادہ ہے کہ اگر مشتری اوس مال کی کسی قدر قیمت ادا کر چکا ہے تو مال والا سب قرضخواہون کے برابر ہوگا
یعنی اوسکو قرضخواہون پر مقدم نہ سمجھا جاویگا بلکہ اوس مال میں سے تمام قرضخواہونکو حصہ رسد کے طور پر حصہ ملیگا عن
ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوه قال فان كان قضاه من ثمنها شیئا فما بقی فهو اسوة الغرماء
وایما امرئ هلك وعنده متاع امرئ بعینه اقتضی منه شیئا او لم یقتض فهو اسوة الغرماء ترجمہ
دوسری روایت ابو ہریرہ سے بھی ایسی ہی ہے اور اسمین یہہ ہے کہ اگر مشتری کسیقدر قیمت بائع کو دے چکا ہے تو وہ اور قرضخواہون کی
مثل ہوگا اور جو کوئی شخص مرگیا اور اوسکے پاس کوئی چیز بجنسہ کسی کی نکلی (یعنی اوس سے خریدی ہوئی) تو خواہ بائع نے یعنی
صاحب مال نے میت سے کچھ قیمت پائے ہو خواہ نہ پائی ہو ہر حال میں وہ سب قرضخواہون کے برابر ہوگا اور مقدم حصہ نہ پاویگا

مدیون مفلس ہوجاوے لیکن بندہ ہوا **عن** عمر بن خلدة قال اتینا ابا هریرة فی صاحب لنا افلس فقال لاقضین فیکم
بقضاء رسول الله صلی الله علیه وسلم من افلس او مات فوجد رجل متاعه بعینه فهو احق به **ترجمہ** عمر بن خلدہ سے
روایت ہی ابوہریرہؓ پاس ہم آئے ہمارے صاحب کے مقدمہ مین جو مفلس ہوگیا تہا انہون نے کہا ہم تمہارے مقدمہ مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے فیصلہ کا سا فیصلہ کرتے ہین جو مفلس ہوگیا یا مرگیا پہر صاحب مال نے اپنی چیز کو بجنسہ پایا تو وہ زیادہ حقدار ہے بہ نسبت
اور قرضخواہون کے **باب** فیمن احیی حسیرًا جو شخص بیکار نکالے ہوئے جانور کو درست کرے کہلا پلا کر یا دوا کر کے **عن**
عامر الشعبی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من وجد دابة قد عجز عنها اهلها ان یعلفوها فسیبوها
فاخذها فاحیاها فهی له قال فی حدیث ابان قال عبید الله فقلت عمن قال عن غیر واحد من اصحاب
النبی صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** عامر شعبی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی ایسے جانور کو پاوی
جسکے لوگون نے عاجز ہوکر اوسکو چھوڑ دیا ہو (یعنی بیکار سمجہ کر نکالدیا ہو اوسکا دانہ چارہ اون پر دشوار ہو) پہر اوسکو لیکر دوبارہ
زندہ کرے اوسکو (یعنی کہلاوے پلاوے دوا علاج کرے کہ وہ چنگا بہلا ہوجاوے) تو وہ جانور اوسی کا ہوجاویگا۔ ابان نے
کہا مین نے عامر شعبی سے پوچہا تم نے یہ حدیث کس سے سنی انہون نے کہا ایک چہوڑ کئی صحابہ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
عن الشعبی یرفع الحدیث الی النبی صلی الله علیه وسلم انه قال من ترک دابة بمهلک فاحیاها
رجل فهی لمن احیاها **ترجمہ** عامر شعبی سے دوسری روایت مین ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی
جانور کو تباہی کی حالت مین چہوڑ دے پہر کوئی شخص اوسکو لیکر دوبارہ زندہ کرے تو وہ اوسی کا ہوگا جس نے دوبارہ زندہ
کیا ہی **باب** فی الرهن گروی کا بیان (یعنی گرو رکہنے کا) **عن** ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لبن
الدر یحلب بنفقته اذا کان مرهونا والظهر یرکب بنفقته اذا کان مرهونا وعلی الذی یرکب ویحلب
النفقة **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دودہ والی جانور کا دودہ دوہوے جب جانور گرو
ہووے اسی طرح اوسپر سوار ہو اور جو دودہ دوہوے یا سوار ہو اوسی پر جانور کا کہانا ہی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گروی جانور پر
سواری کرنا اور اوسکا دودہ پینا دانہ گہانس کے بدلے مرتہن کو درست ہی اور یہی مذہب ہی امام احمد کا لیکن اونکے نزدیک رہن
کا نفع لینا بقدر خرچ کے چاہیے خرچ سے زیادہ نہیں درست ہی اور امام شافعی کے نزدیک منافع کا حق مالک کو ہی اور اوسی پر خرچ لازم
ہی اور امام اعظم کے نزدیک جیسے وہ چیز گرو ہے ویسی ہی اوسکا نفع بہی مرتہن اگر منافع لیوے تو اپنے اصل قرض مین وصول کرتا
جاوے اور خرچ اوسکا مالک پر لازم ہی **باب** فی الرجل یاکل من مال ولده کوئی شخص اپنی اولاد کی کمائی کہاوے تو
درست ہی **عن** عمارة بن عمیر عن عمته انها سالت عائشة رضی الله عنها فی حجری یتیم أفاکل من
ماله فقالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان من اطیب ما اکل الرجل من کسبه وولده من کسبه
ترجمہ عمارہ بن عمیر سے اپنی پہوپہی سے سنا انہون نے حضرت عائشہ سے پوچہا مین ایک یتیم کو پالتی ہون کیا مین اوسکا مال کہاؤن

تو حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت پاکیزہ خوراک آدمی کی وہ ہی جو اوس کے کسب سے ہوا ور بیٹے
کا کسب باپ ہی کا کسب ہے **ف** اسی واسطے بیٹے پر ماں باپ کا نفقہ لازم ہی جب بے حاجت ہوں اور محتاج اگر بیٹا حاضر نہ ہویا
نہ دیوے تو بقدر خرچ کے ماں باپ کو اوسکے مال میں سے لینا درست ہی **عن** عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انہ قال ولد الرجل من کسبہ من اطیب کسبہ فکلوا من اموالہم **ترجمہ** ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کی اولاد بھی اوسکی کمائی ہی بلکہ بہتر کمائی ہی تو اولاد کے مال میں سے
کھاؤ (اگر احتیاج ہو تو بقدر احتیاج اونکا مال خرچ کرو) **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رجلا اتی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان لی مالا وولدا وان والدی یحتاج مالی قال انت ومالک
لوالدک ان اولادکم من اطیب کسبکم فکلوا من کسب اولادکم **ترجمہ** عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے
اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس
مال بھی ہے اور اولاد بھی ہے اور میرا باپ میرے مال کا محتاج ہے تو آپنے فرمایا تو اور تیرا مال دونو تیرے باپ ہی کے ہیں یعنی
خبرگیری باپ کی تجھپر واجب ہی) اسلیے کہ اولاد بہتر کمائی تمہاری ہی تو اپنی اولاد کی کمائی میں سے کھاؤ (کیونکہ وہ کمائی
کی کمائی ہے) **باب** فی الرجل یجد عین مالہ عند رجل ایک شخص اپنی چیز کو بجنسہ دوسرے کے پاس پاوی
تو وہ لے لے **عن** سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وجد عین مالہ عند
رجل فہو احق بہ ویتبع البیع من باعہ **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس نے اپنا مال بجنسہ کسی کے پاس پایا تو اوس مال کا وہی زیادہ ترحقدار ہی اور جسنے اس مال کو خریدا ہے وہ بائع پر
(اوسپر اپنے درہم کا دعوی کرے) **باب** فی الرجل یاخذ حقہ من تحت یدہ کوئی شخص امانتی مال میں سے
اپنے حق کے بقدر لے لیوے تو کیسا ہی **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا ان ہند ام معاویۃ جاءت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ان ابا سفیان رجل شحیح وانہ لا یعطینی ما یکفینی وبنی فہل علی من جناح
ان اخذ من مالہ شیئا قال خذی ما یکفیک وبنیک بالمعروف **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ ہند معاویہ
کی ماں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور آپ سے عرض کیا کہ ابوسفیان تو بخیل آدمی ہی اور وہ مجھے اسقدر نفقہ نہیں دیتا
ہی جو مجھ اور میری اولاد کے لیے کافی ہو تو کیا میری پر گناہ ہی جو میں اوسکے مال میں سے کچھ لے لوں آپنے اوس سے فرمایا
اسقدر لے لے جو تجھکو اور تیرے بیٹوں کے لیے کفایت کرے (موافق دستور کے زیادہ نہ لے) **عن** عائشۃ رحمہا
اللہ قالت جاءت ہند الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان ابا سفیان رجل ممسک فہل
علی من حرج ان انفق علی عیالہ من مالہ بغیر اذنہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا حرج علیک ان
تنفقی علیہم بالمعروف **ترجمہ** ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ہندہ آئی اور بیٹے

عرض کیا یا رسول اللہ ابو سفیان تو بخیل شخص ہے تو کیا اس مین مجھپر کچھہ حرج ہے جو مین بے اجازت اوسکی اوسکے مال مین سے اوسکی اولاد کے کھانے پینے مین خرچ کرون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے لیے کچھہ حرج نہین اگر تو دستور کیموافق اون بچون پر خرچ کرے **عن** یوسف بن ماهك المكي قال كنت اكتب لفلان نفقة ايتام كان وليهم فغالطوه بالف درهم فاداها اليهم فادركت لهم من مالهم مثليها قال قلت اقبض الالف الذي ذهبوا به منك قال لا حدثني ابي انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اد الامانة الى من ائتمنك ولا تخن من خانك **ترجمہ** یوسف بن ماہک مکی سے روایت ہے مین ایک شخص کا حساب لکھا کرتا تہا جو وہ خرچ کرتا تہا چند یتیمون پر جو اوسکی پرورش مین تھی (جب یتیم بڑے ہوئی) اونہون نے مغالطہ دیا اوس شخص کو اور ہزار درم (فریب اور مغالطہ دیکر) اوس سے لے لیے پھر مجھکو اون یتیمونکا مال اسیقدر ملا مین نے اوس شخص سے کہا تم اپنے ہزار لے لو جو مغالطہ دیکر تم سے لیے گئے ہین اوس نے کہا نہین مین نے اپنے باپ سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے جو تیرے پاس امانت رکھا وے تو اوسکی امانت ادا کردے اور جو تیری مال مین خیانت کرے تو اوسکی مال مین خیانت مت کر **ف** یہہ آپنے حسن اخلاق کے طور پر فرمایا علما نے کہا ہے کہ اگر اپنے حق کے جنس مین سے پاوے تو لے سکتا ہے بدلیل حدیث ام معاویہ کے جو اوپر گذری

باب في قبول الهدايا

ہدیہ اور تحفہ قبول کرنیکا بیان **عن** عائشة رضي الله عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقبل الهدية ويثيب عليها **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ کو قبول فرماتے تہے اور اوسکا عوض دیتے تہے **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وايم الله لا اقبل بعد يومي هذا من احد هدية الا ان يكون مهاجرا قرشيا او انصاريا او دوسيا او ثقفيا **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم خدا کی مین آج سے کسی کا ہدیہ نہ لونگا مگر قریشی مہاجر کا یا انصاری کا یا دوسی کا یا ثقفی کا (چونکہ یہ لوگ مہذب اور معقول ہوتے ہین ایک اعرابی نے آپکو ایک اونٹ تحفہ دیا آپ نے اوسکے بدلے مین چھہ اونٹ اوسکو دیے جب بہی وہ ناراض رہا اوسوقت آپ نے یہہ حدیث فرمائی

باب الرجوع في الهبة

کوئی چیز دیکر پھر پھیر لے تو کیسا ہے **عن** ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال العائد في الهبة كالعائد في قيئه **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دی ہوئی چیز کا پھیر لینے والا ایسا ہی جیسے اپنی قے کو آپ کھانے والا (قتادہ نے کہا ہم تو قے کو حرام سمجھتے ہین تو دیکر پھیر لینا بہی حرام ہوگا حالانکہ حرام نہین ہے) **عن** ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يحل لرجل ان يعطي عطية او يهب هبة فيرجع فيها الا الوالد فيما يعطي ولده ومثل الذي يعطي العطية ثم يرجع فيها كمثل الكلب اكل فاذا شبع قاء ثم عاد في قيئه **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے حلال نہین مرد کو کہ کوئی چیز دیکر یا کوئی چیز ہبہ کرکے پہر اوسمین رجوع کرے (یعنی پہیر لے) مگر باپ اوس چیز مین جو بیٹے کو دیتا ہے اور مثال اوسکی جو کوئی چیز دیکر پہیر لے جیسے مثال کتے کی ہے جس نے پیٹ بہر کر کہایا اور قے کی پہر اوس قے کو لوٹ کر کہا لیا **عن** عبد الله بن عمر عن رسول الله صلى الله عليه

وسلم قال مثل الذی یسترد ما وھب کمثل الکلب یقئ فیاکل قیئه فاذا استرد الواھب فلیوقف
فلیعرف بما استرد ثم لیدفع الیه ما وھب **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو دیکر پہیر لیتا ہی اوس شخص کی مثال کتے کی سے ہی جو قے کرتا ہی پہر اوسی قے کو کہا لیتا ہی پس جو شخص ہبہ سے ادس
پہیرنا چاہی تو موہوب لہ کو سبب پہیرنے کا پوچہنا چاہیے (اگر بدلا نہ ملنا سبب ہو تو بدلہ دیوے) جب معلوم ہو جاوے تو
اُس وقت پہیر دیوے

باب فی الھدیة لقضاء الحاجة
کوئی کام کردینے پر ہدیہ لینا کیسا ہی

عن ابی امامة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال من شفع لاخیه بشفاعة فاھدی له ھدیة علیھا فقبلھا فقد
اتی بابا عظیما من ابواب الربا **ترجمہ** ابو امامہ سے روایت ہی رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بہائی کی سفارش
کری پھر وہ ہدیہ بہیجے اسکے بدلے مین اور یہ لے تو ایک بڑی دروازی مین سود کے داخل ہوا (یعنے برا کیا کیونکہ بہائی مسلمان
کی دستگیری اور مدد کرنا ثواب ہے پھر ثواب کے کام پر بدلہ لینا اچہا نہین ہی) البتہ اگر کافر سے لیوے تو درست ہوگا

باب فی الرجل یفضل بعض ولدہ فی النحل
کوئی شخص اپنے بیٹون مین سب سے زیادہ ایک بیٹے کو دیوے تو کیسا ہی

عن نعمان بن بشیر قال نحلنی ابی نحلا قال اسماعیل بن سالم من بین القوم نحله غلاما له قال فقالت
له امی عمرة بنت رواحة ایت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فاشھدہ فاتی النبی صلی اللہ علیه وسلم فاشھدہ
فذکر ذلک له فقال انی نحلت ابنی النعمان نحلا وان عمرة سالتنی ان اشھدک علی ذلک قال فقال
الک ولد سواہ قال قلت نعم قال فکلھم اعطیت مثل ما اعطیت لنعمان قال لا فقال بعض ھؤلاء
المحدثین ھذا جور وقال بعضھم ھذا تلجئة فاشھد علی غیری قال مغیرة فی حدیثه الیس
یسرک ان یکونوا لک فی البر واللطف سواء قال نعم قال فاشھد علی ھذا غیری وذکر مجالد فی
حدیثه ان لھم علیک من الحق ان تعدل بینھم کما ان لک علیھم من الحق ان یبروک قال ابو داود
فی حدیث الزھری قال بعضھم الک ولد قال ابن ابی خالد عن الشعبی فیه الک بنون سواہ وقال ابو
عن النعمان بن بشیر الک ولد غیرہ **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت ہی میری باپ نے مجھکو کچھ دیا (اسماعیل بن سالم
نے جو حدیث کے راویون مین سے ہے کہا ایک غلام دیا تہا) نعمان نے تو میری مان عمرہ بنت رواحہ نے میری باپ سے کہا جا اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ کر دے وہ حاضر ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور آپ سے بیان کیا کہ مین نے اپنے بیٹے نعمان کو ایک چیز
دی ہی عمرہ نے مجہہ سے کہا کہ آپ کو گواہ کردی اسبات کا (اسلیے مین آپ پاس حاضر ہوا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا
تیرا اور بھی کوئی لڑکا ہے سوا نعمان کے وہ بولا ہان کیون نہین آپ نے فرمایا تو نے سب لڑکون کو ایسا ہی کچہ دیا ہے جیسا نعمان
کو دیا ہی وہ بولا نہین (اب بعضی روایتون مین ہی) آپ نے فرمایا یہہ تو جور ہوا (یعنی ظلم جو ممنوع ہی کہ ایک کو دیا اور دون
کو نہ دیا) بعض روایتون مین ہی سب اولاد کو دیتا کبہی ضرورت کیوجہ سے کرتا ہی) تو میرے سوا کسی اور کو گواہ کرلے اس معاملے کا معتبرہ

نے اپنی روایت مین کہا کہ آپ نے فرمایا کیا تجھے بھلا معلوم نہین ہوتا کہ سعادتمندی اور نیکی مین سب برابر ہون وہ بولا ہان پھر
آپ نے فرمایا کسی اور کو اس معاملے پر گواہ کر لے مجالد کی روایت مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھپر اون سب کا یہ حق ہی
کہ تو اون مین انصاف کرے جیسا تیرا حق اون سبھون پر ہی کہ تیرے ساتھ بھلائی کرین **ف** یعنی تو آخر یہی چاہتا ہے
کہ تیرے سب بیٹے لائق اور سعادتمند ہون کہ حاجت کیوقت تیرے ساتھ اچھا سلوک کرین پس تجھکو بھی چاہیے کہ سب بیٹون
کے ساتھ برابر سلوک کرے ہرچند یہ امر کچھ واجب یا فرض نہین ہی پر آپ نے جو فرمایا وہ حسن اخلاق اور تہذیب کا مقتضا ہی کہ
ظاہر مین سب کے ساتھ یکسان برتاؤ کرے تاکہ کوئی دل شکستہ نہو اور دل پہ تو کچھ زور نہین چلتا یہ خدا کیطرف سے کبھی بعضے
بیٹے یا بی بی سے زیادہ محبت و الفت ہوتی ہی **عن** نعمان بن بشیر قال اعطاہ ابوہ غلاما فقال لہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ما ھذا الغلام قال غلامی اعطانیہ ابی قال فکل اخوتک اعطی کما اعطاک قال لا قال
فاردده **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت ہی اونکے باپ نے ایک غلام اونہین دیا سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے
غلام کا حال پوچھا اونہون نے عرض کیا یہ میرا غلام ہی جو مجھے میرے باپ نے دیا ہی تو آپنے فرمایا کیا تیرے سب بھائیون کو ایسا
ہی غلام دیا ہے جیسا تجھے دیا ہی اوس نے کہا نہین آپنے فرمایا تو پھیر دے اس غلام کو **عن** نعمان بن بشیر یقول قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعدلوا بین اولادکم اعدلوا بین ابنائکم **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی اولاد مین برابری کیا کرو اور اپنے لڑکون مین برابری کیا کرو **ف** یعنی سبکو
برابر دیا کرو بعضون کو زیادہ بعضون کو کم دینا شفقت پدری کے مناسب نہین **عن** جابر قال قالت امرأۃ بشیر انحل ابنی
غلامک واشھد لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان ابنۃ فلان
سالتنی ان انحل ابنھا غلاما وقالت اشھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ اخوۃ فقال نعم
قال فکلھم اعطیت ما اعطیتہ قال لا قال فلیس یصلح ھذا وانی لا اشھد الا علی حق **ترجمہ** جابر سے
روایت ہی بشیر کی بی بی نے بشیر سے کہا کہ تو اپنا غلام میرے بیٹے کو یعنی جو اوس کے پیٹ سے تھا اوسکی غلامی مین دیدے اور
اسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے لیے گواہ کر دے تو بشیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے عرض کیا کہ
فلانے کی بیٹی نے مجھ سے میرا غلام اپنے بیٹے کے لیے مانگا ہی اور کہا ہی کہ اسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ کر دے تب حضرت
نے فرمایا کیا اوسکی اور بھائی بھی ہین اوس نے کہا ہان ہین پھر آپنے فرمایا کیا اون سبھون کو تو نے دیا ہی یعنی غلام
جیسا اسکو دیا تو اوس نے کہا نہین تو آپنے فرمایا یہ مناسب نہین ہی اور مین تو سوا حق کے گواہ نہین ہوتا یعنی جو کام سچا
اور انصاف کا ہو اوسی پر گواہ ہوتا ہون) **باب** فی عطیۃ المرأۃ بغیر اذن زوجھا عورت خاوند کے مال مین
سے اوسکے پوچھے کسیکو دیوے تو درست نہین ہی **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال لا یجوز لامرأۃ امر فی مالھا اذا ملک زوجھا عصمتھا **ترجمہ** عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے

اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کو جائز نہیں اپنے خاوند کے مال میں سے دینا جو اوسکے پاس ہے جب خاوند اوسکی عصمت کا مالک ہے (یعنے جبتک اوسکے نکاح میں ہو) **عن** عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یجوز لامراۃ عطیۃ الا باذن زوجہا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بغیر حکم خاوند کے اوسکے مال میں سے کچھ دیدینا عورت کو درست نہیں

باب فی العمرٰی عمر بھر میں چیز دینا درست ہے

عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العمرٰی جائزۃ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر بھر کو چیز دینا درست ہے **ف** یعنے اگر کوئی اپنا گھر یا باغ کسی کو دیوے اس طرح سے کہ یہہ میں نے تجھکو تیری عمر تک دیا تو درست ہے اگر اوسکا قبضہ ہوا تو وہ مالک ہو گیا اور بعد اوسکے مر جانے کے اوسکے وارث مالک ہونگے جیسے یہہ مذہب اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول العمرٰی لمن وہبت لہ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے عمر بھر کی چیز دی ہوئی کا وہی مالک ہے جسکو چیز دی **ف** یعنے عمری مثل ہبہ کے سبب ہے ملک کا **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعمر عمرٰی فہی لہ ولعقبہ یرثہا من یرثہ من عقبہ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسیکو کوئی چیز دی عمر بھر کو تو وہ اوسی کی ہوگی جسکو دی ہے جبتک وہ زندہ ہے پھر اوسکی وارثون کو ملیگی **ف** مگر امام مالک کے نزدیک بعد اوسکو مرنے کے پھر اوس کے پاس آ جاوے گی جس نے دی تھی کیونکہ اوس نے منفعت کا اختیار دیا تھا نہ اوس کے ذات کا مالک کر دیا تھا)

باب من قال فیہ ولعقبہ جو شخص عمر بھر کو دیوے اور وارثون کا بھی ذکر کر دے

عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما رجل اعمر عمرٰی لہ ولعقبہ فانہا للذی یعطاہا لا ترجع الی الذی اعطاہا لانہ اعطا عطاء وقعت فیہ المواریث **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جسکو کہ عمری کیا یعنے عمر بھر کو کوئی چیز دی اور یہہ کہا کہ اوسکو اور اوس کے وارثون کو عمری دیا تو وہ عمری اوس کے واسطے اوس کے اولاد کے لیے ہے اور وہ اوسکی ایسی ملک ہے کہ دینے والے کو نہ پہیریگا اس لیے کہ اوس نے ایسا دینا دیا ہے جس میں میراثین پڑ گئین **ف** ایسا عمری تو بالاتفاق دینے والے کیطرف نہ آویگا کیونکہ یہہ ہبہ ہوا جب معمر لہ نے اوسپر قبضہ کر لیا تو اوس کے ملکیت ثابت ہو گئی **عن** جابر بن عبد اللہ قال انما العمرٰی التی اجاز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقول ہی لک ولعقبک فاما اذا قال ہی لک ما عشت فانہا ترجع الی صاحبہا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے جس عمری کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی وہ یہہ ہے (یعنے دینے والا جسکو دیتا ہے اوس سے اس طرح پر کہے) کہ یہہ تیری لیے اور تیری اولاد کے لیے ہے اور جو یون نہ کہا بلکہ کہا یہ تیری لیے ہے جبتک تو زندہ رہے تو وہ اپنے مالک کیطرف ہی پہیر جاویگا (جب معمر لہ مر جاوے یہی حدیث دلیل ہے امام مالک کی) **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ترقبوا ولا تعمروا فمن ارقب شیئا او اعمرہ

فهو لورثته **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رقبیٰ اور عمریٰ سے نکرو **ف** رقبیٰ یہہ ہی کہ کہے یہہ گہر رکہہ تجہکو مین نے اس شرط پر دیا کہ اگر تو پہلے مرا تو پہر مین لے لونگا اور اگر مین پہلے مرا تو تیرا ہو جائیگا **ت** اگر کوئی رقبے یا عمرے دیوی تو اوسی کا ہو جاوے گا جسکو دیا ہی اور اوس کے وارثون کا **عن** جابر بن عبد اللہ قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی امراۃ من الانصار اعطاها ابنها حدیقة من نخل فماتت فقال ابنها انما اعطیتها حیاتها وله اخوة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هی لها حیاتها وموتها قال کنت تصدقت بها علیها قال ذلک ابعد لک **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی ایک انصار کے عورت کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا اسطرح پر اوسکے بیٹے نے اوسکو ایک باغ دیا تہا جب وہ مر گئی تو بیٹے نے کہا مین نے اوسکی زندگی تک دیا تہا اوسکی بہائی موجود تھی (یعنی لڑکے کے ماموں) آپ نے فرمایا وہ زندگی اور موت دونون مین اوس عورت کا ہی لڑکا بولا مین نے صدقہ دیا تہا آپ نے فرمایا تو پہر تو یہہ نہایت بڑی تعجب کی بات ہی تجہہ سے **باب** فی الرقبی رقبیٰ کا بیان (جسکی تفسیر گزر چکی) **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمریٰ جائزة لاهلها والرقبی جائزة لاهلها **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمریٰ اوس کے اہل کا ہو جاتا ہی اور رقبیٰ اوس کے اہل کا ہو جاتا ہی **ف** یعنی معمر لہ اور مرقب لہ کا ہو جاتا ہی دینے والے کو پہر نہین مل سکتا **عن** زید بن ثابت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعمر شیئا فهو لمعمره محیاه ومماته ولا ترقبوا فمن ارقب شیئا فهو سبیله **ترجمہ** زید بن ثابت سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کچہ عمریٰ کیا تو وہ چیز اوسی کے لیے ہی جس شخص کے لیے عمریٰ کیا گیا جیتے اور موئے اور رقبیٰ نکرو اس لیے کہ جسکو کچہ رقبے مین دیا تو وہ اوسی کا ہو جاویگا (دینے والے کو نہ ملے گا) **عن** مجاهد قال العمری ان یقول الرجل للرجل هو لک ما عشت فاذا قال ذلک فهو له ولورثته والرقبی ان یقول الانسان هو للآخر منی ومنک **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہی عمریٰ یہ ہی جو کوئی شخص کسی شخص سے کہے یہ چیز تیری ہی جبتک تو زندہ ہی جب ایسا کہا تو وہ چیز اوسکی ہو گئی اوس کے مرنے کے بعد اوس کے وارثون کو ملیگی اور رقبے یہہ ہی ایک شخص کہے یہ چیز تیری ہی اگر تو میری بعد مرے نہین تو میری ہی مین لے لونگا **باب** فی تضمین العاریة جو شخص مانگی کے چیز لیوے پہر تلف ہو جاوی **عن** سمرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال علی الید ما اخذت حتی تؤدی ثم ان الحسن نسی قال هو امینک لا ضمان علیه **ترجمہ** سمرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذمہ ہی ہاتہہ کا جو لیا یہانتک کہ ادا کری **ف** یہ غضب اور قرض اور خرید مین ہی **ت** پہر حسن نے کہا جس تو مانگے پر چیز دیوے تو وہ امین ہی اوسپر تاوان نہین (اگر خود بخود تلف ہو جاوے) **عن** صفوان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استعار منه ادراعا یوم حنین فقال اغصب یا محمد فقال لا بل عارية مضمونة **ترجمہ** صفوان سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن اوس سے زرہین عاریت لین تو اوس نے

کہا یا محمد کیا زبردستی سے آپ نے فرمایا زبردستی سے نہین لیتا ہون بلکہ یہہ تو پہیر دی جاوینگے **ف** یعنی عاریت لیتا ہون اگر محفوظ رہین تو بہی زرہین پہیر دونگا ورنہ قیمت اوسکی دیجاوے گی۔ یہ قول ہی شافعی اور احمد کا کہ عاریت اگر تلف ہوجاوے تو تاوان دینا ہوگا **عن** اناس من آل صفوان ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال یا صفوان هل عندك من سلاح قال عاریۃ او غصبا قال لا بل عاریۃ فاعاره ما بین الثلاثین الی الاربعین درعا وغزا رسول الله صلی الله علیہ وسلم حنینا فلما هزم المشرکون جمعت دروع صفوان ففقد منها ادراعا فقال لصفوان انا قد فقدنا من ادراعك ادراعا فهل نغرم لك قال لا یا رسول الله لان فی قلبی الیوم ما لم یکن یومئذ **ترجمہ** آل صفوان کے بعض لوگون سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان سے فرمایا ای صفوان کیا تیرے پاس کچہ ہتہیار ہین اوس نے عرض کیا آپ عاریت چاہتی ہین یا زبردستی سے آپ نے فرمایا زبردستی نہین بلکہ عاریت چاہیے تو اوس نے تیس سے چالیس تک (یعنے کچہ کم وبیش) زرہین آپ کو عاریت دین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حنین کی لڑائی کی پہر جب مشرکین کو شکست ہوئی تو صفوان کی زرہین اکٹہا کی گئین اوس مین سے چند زرہین کہو دی اگر تم کہو تو ہم اوسکا تاوان دین صفوان نے کہا نہین یا رسول اللہ اب میری دل مین وہ بات نہین ہی جو پہلے تہی **ف** یعنی پہلے تو مین کافر تہا مجہی آپ سے دشمنی تہی۔ اب مسلمان ہوگیا ہون بہلا مین آپسی کا ہے کو تاوان لینے لگا۔ دوسری روایت مین بہی ایسا ہی ہی **عن** ابی امامۃ قال سمعت رسول الله صلی الله علیہ وسلم یقول ان الله عز وجل قد اعطی کل ذی حق حقه فلا وصیۃ لوارث لا تنفق المراۃ شیئا من بیتها الا باذن زوجها فقیل یا رسول الله ولا الطعام قال ذاك افضل اموالنا ثم قال العاریۃ مؤداۃ والمنحۃ مردودۃ والدین مقضی والزعیم غارم **ترجمہ** ابا امامہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی آپ فرماتے تہے مقرر اللہ جل جلالہ نے ہر حق والے کو اوسکا حق دیدیا تو اب وارث کیواسطے وصیت درست نہین ہی (یعنے اللہ جل جلالہ نے کلام اللہ مین وارثونکا حصہ مقرر کر دیا جب اون کو حصہ ملتا ہی تو وصیت اون کے لیے درست نہین ہی) عورت اپنے گہر مین سے کچہ خرچ نکرے مگر اپنے خاوند کی اجازت سے کسینے کہا یا رسول اللہ کہانا بہی نہ دیوے بغیر اجازت کے آپ نے فرمایا اناج تو سب مالون مین بہتر ہی پہر آپ نے فرمایا عاریت کو واپس دینا چاہیے (یعنے اگر سلامت ہی ورنہ قیمت) اور منحہ پہیری جاویگی (یعنے دودہیلا جانور اگر کوئی دودہ پینے کے لیے کسیکو دیوے تو بعد دودہ موقوف ہوجانیکے جسکا جانور ہی اوسکو دینا چاہیے) اور قرض ادا کرنا تو فرض ہے اور ذمہ لینے والا ضامن ہے (یعنی جس چیز کا ذمہ لیا اوسکا ادا کرنا ضرور ہی) **عن** یعلی قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم اذا اتتك رسلی فاعطهم ثلاثین درعا وثلاثین بعیرا قال فقلت یا رسول الله اعاریۃ مضمونۃ او عاریۃ مؤداۃ قال بل مؤداۃ **ترجمہ** یعلی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تیرے پاس میرے قاصد آوین تو اون کو تیس زرہین اور تیس اونٹ دیجیو راوی کہتا ہی مین نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اوسکا عاریت کے طور پر دون جسکا ضمان لازم آتا ہی یا اوس عاریت کے طور پر جو مالک کو واپس ملائی جاتی ہی آپ نے فرمایا کہ

عاریت کے طور پر جو مالک کو واپس دیجاتی ہے **باب** فیمن افسد شیئا یغرم مثلہ جو شخص دوسرے کی چیز تلف کر دیوے تو ویسی ہی چیز تاوان دیوے **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان عند بعض نسائہ فارسلت احدی امہات المؤمنین مع خادمہا قصعۃ فیہا طعام قال فضربت بیدہا فکسرت القصعۃ قال ابن المثنی فاخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الکسرتین فضم احداہما الی الاخری فجعل یجمع فیہا الطعام ویقول غارت امکم زاد ابن المثنی کلوا فاکلوا حتی جاءت قصعتہا التی فی بیتہا ثم رجعنا الی لفظ مسدد وقال کلوا وحبس الرسول والقصعۃ حتی فرغوا فدفع القصعۃ الصحیحۃ الی الرسول وحبس المکسورۃ فی بیتہ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک بی بی پاس تھے پھر ایک اور مومنوں کی ماں نے اپنے خادم کے ہات آپ کے پاس ایک پیالہ مین کہانا بہیجا اوس بی بی نے (عائشہ نے) پیالہ توڑ دیا اپنا ہاتہ مار کر (جنکے گہر مین آپ تہے) ابن المثنی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دو نو ٹکڑون کو ملا کر جمایا اور اوس مین پہر کہانا اکٹہا کیا اور آپ فرماتے تھے (بیٹھے سامعین صحابہ سے) تمہاری ماں کو برا معلوم ہوا (یعنی اون کو غیرت آئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری گہر مین ہین اور کہانا اور جگہ سے پک کر آوے) آپ نے فرمایا کہاؤ سب نے کہانا شروع کیا یہانتک کہ اوس بی بی (جس نے پیالہ توڑ دیا تہا) کے گہر کا پیالہ آیا آپ نے فرمایا کہاؤ اور خادم کو ٹہرائے رکہا اور پیالے کو بہی منع دیا جب لوگ فارغ ہوئے تو آپ نے ثابت پیالے کو اوس خادم کے حوالے کیا اور ٹوٹا ہوا اپنے گہر مین رکہہ لیا (یعنی جس بی بی کے گہر مین تہے وہین رکہہ لیا) **عن** جسرۃ بنت دجاجۃ قالت عائشۃ رضی اللہ عنہا ما رایت صانعا طعاما مثل صفیۃ صنعت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعاما فبعثت بہ فاخذنی افکل فکسرت الاناء فقلت یا رسول اللہ ما کفارۃ ما صنعت قال اناء مثل اناء وطعام مثل طعام **ترجمہ** جسرہ بنت دجاجہ سے روایت ہے حضرت عائشہ نے کہا مین نے کسی کو ایسا کہانا پکانے نہین دیکہا جیسا صفیہ پکاتی تہین (جو بی بی تہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) ایک روز انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے کہانا پکا کر بہیجا مجہے طیش آیا (یعنی برا معلوم ہوا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میری باری مین کیون کہانا بہیجتی ہین) مین نے برتن توڑ ڈالا پہر عرض کیا یا رسول اللہ میرے اس فعل کا کیا کفارہ ہے آپ نے فرمایا برتن کا بدلہ ایسا ہی دوسرا برتن ہے اور کہانے کا بدلہ ایسا ہی دوسرا کہانا ہے **باب** المواشی تفسد زرع قوم کسی شخص کے جانور دوسری کی زراعت کو پامال کرین تو کیا حکم ہوگا **عن** محیصۃ ان ناقۃ للبراء بن عازب دخلت حائط رجل فافسدتہ فقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اہل الاموال حفظہا بالنہار وعلی اہل المواشی حفظہا باللیل **ترجمہ** محیصہ سے روایت ہے کہ براء بن عازب کی اونٹنی ایک شخص کے باغ مین گہسی اور اوسکے باغ کو تباہ کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا فیصلہ اسطور پر کیا دن کو تو باغ کی حفاظت باغ والے کے ذمے ہے اور رات کو جانورون کی حفاظت اون کے مالک کے ذمے ہے (اگر رات کو جانورون نے باغ تباہ کیا تو وہ جانور والے سے لیا جاویگا) **عن**

البراء بن عازب قال كانت له ناقة ضارية فدخلت حائطا فافسدت فيه فكلم رسول الله صلى

الله عليه وسلم فيها فقضى ان حفظ الحوائط بالنهار على اهلها وان حفظ الماشية بالليل على اهلها وان

على اهل الماشية ما اصابت ماشيتهم بالليل ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہی کہ اون کے پاس ایک اونٹنی ضاریہ
(اوسکو کہتے ہین جسکو عادت ہو لوگون کے کہیت یا باغ اوجاڑنیکی) تھی سو وہ ایک باغ مین گہسی اور باغ کو تباہ کر دیا اوسکی گفتگو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا فیصلہ اسطرح پر کیا کہ باغونکی حفاظت دن کو تو باغ والون کے
ذمہ پر ہی اور حفاظت جانورون کی رات کو جانور والے کے ذمہ پر ہی اگر رات کو انہون نے اپنے جانورون کو چھوڑ دیا
اور وہ کسے کا باغ یا کہیت چر گئے تو جو نقصان ہوگا وہ جانورون سے لیا جاویگا بسم اللہ الرحمن الرحیم

كتاب الاقضية

کتاب قاضی بنی کے اور حکمون اور فیصلون کی (یعنے عدالت کے اصول کا بیان) **باب** فی طلب القضاء قضاء
کے عہدہ کی درخواست کرنا کیسا ہے **عن** ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من ولی القضاء
فقد ذبح بغير سكين ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قاضی بنایا گیا تو وہ
بغیر چھری کے ذبح ہوا (یہ چھری سے ذبح ہونیسے بھی زیادہ شوار ہے) **عن** ابی هريرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال من جعل قاضيا بين الناس فقد ذبح بغير سكين ترجمہ ابی ہریرہؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو کوئی لوگون مین قاضی بنا وہ بغیر چھری کے ذبح ہوا (یعنی عاقبت بگڑنیکا خوف ہی) **باب** فی القاضی
يخطی قاضی سے غلطی اور خطا ہو تو کیا حکم ہے **عن** بريدة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال القضاة ثلاثة واحد
فی الجنة واثنان فی النار فاما الذی فی الجنة فرجل عرف الحق فقضی به ورجل عرف الحق فجار فی
الحكم فهو فی النار ورجل قضی للناس على جهل فهو فی النار ترجمہ بریدہؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا قاضی تین طرح کے ہوتے ہین ایک جنت مین اور دو آگ مین سو جو جنت مین ہی وہ تو وہ شخص ہے جسنے حق پہچانا
اور اوسی کیمواقق فیصلہ کیا۔ اور ایک وہ شخص ہے کہ اوس نے حق پہچانا پہر اپنے حکم مین ظلم کیا تو وہ آگ مین ہے، اور ایک
وہ شخص ہی جس نے نادانی سے لوگونکا فیصلہ کیا تو وہ بھی آگ مین ہی **عن** عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا حكم الحاكم فاجتهد فاصاب فله اجران واذا حكم فاجتهد فاخطأ فله اجر فحدثت به
ابا بكر بن حزم فقال هكذا حدثنی ابو سلمة عن ابی هريرة ترجمہ عمرو بن العاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب حاکم نے عقل کی مقدور بہر سوچ سمجھ کر حکم دیا اور اوس کے سمجھ ٹھیک پڑی تو اوسکی لیے دوہرا ثواب ہے اور جب عقل خوب
سوچکر حکم کیا اور سمجھ اوس کی ٹھیک نہ پڑی تو اوسکی لیے اکہرا ثواب ہے، **ف** یعنی جب حاکم یا قاضی نے قضیہ فیصل کرنے مین غور
خوب کیا اور قرآن اور حدیث اور اجماع امت سے اوسکا حکم نکالا اگر وہ ٹھیک ہی تو اوسکو دونا ثواب ہی اور اگر چوک ہی تو ایک ثواب ہے

بعد کوشش کے چوک پڑیگی نہین اسی طرح جو عالم مجتہد وہ مسئلہ جو قرآن اور حدیث اور اجماع امت مین صاف مذکور
نہین اوسکو اپنے قیاس سے قرآن اور حدیث مین غور کر کے نکالے تو مقرر ثواب پاویگا اگر ٹھیک مسئلہ ہے تو دو ثواب ہین
اور اگر چوک ہے تو اوس مین ایک ثواب ہے بشرطیکہ اجتہاد کی لیاقت رکھتا ہو اور اجتہاد کی شرطین علم فقہ مین مذکور ہین **عن**
ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من طلب قضاء المسلمین حتی یناله ثم غلب عدله جوره فله
الجنة ومن غلب جوره عدله فله النار **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مسلمانون کا قاضی
بنا چاہے یہانتک کہ قاضی ہو جاوے پہر اوسکے ظلم پر اوسکا عدل غالب ہو جاوے تو اوسکے لیے بہشت ہے اور جسکی عدل پر اوسکا ظلم غالب
ہو تو اوسکو لیے آگ ہے **عن** ابن عباس قال ومن لم یحکم بما انزل الله فاولئک هم الکافرون الی قوله الفاسقون
هؤلاء الآیات الثلاث نزلت فی الیهود خاصة فی قریظة والنضیر **ترجمہ** عبد اسد بن عباس سے روایت ہے
یہ جو تین آیتین ہین ومن لم یحکم بما انزل اسد فاولئک هم الکافرون فاولئک هم الظالمون فاولئک هم الفاسقون یعنی جو اللہ کے
حکم کیموافق فیصلہ کرے وہ کافر ہے اور ظالم ہے اور فاسق ہے یہ تینون آیتین خاص بنی قریظہ اور نضیر کے یہودیون کے شان
مین اوتری پس مسلمان اگر خلاف قرآن و حدیث فیصلہ کرے تو کافر نہوگا مگر ظالم اور فاسق ہونے بلکہ قریب کفر ہونے
مین کیا شک ہے)

باب فی طلب القضاء والتسرع الیه

فیصلہ کرنیمین جلدی کرنا بہت برا ہے بلکہ خوب سمجہنا اور غور کرنا چاہیے **عن** عبد الرحمن بن بشیر الازرق قال دخل رجلان من ابواب الکندة وابو مسعود الانصاری
جالس فی حلقة فقالا الا رجل ینفذ بیننا فقال رجل من الحلقة انا فاخذ ابو مسعود کفا من حصی فرماه
به وقال مه انه کان یکره التسرع الی الحکم **ترجمہ** عبد الرحمن بن بشیر ازرق سے روایت ہے دو شخص کندہ کے
آئے جہگڑتے ہوے اسوقت ابو مسعود انصاری ایک حلقہ مین بیٹھے تہے اون دونون نے کہا کوئی ہے جو ہم دونونکا فیصلہ کر دیوے
ایک شخص حلقے والون مین سے بول اٹھا ہان مین فیصلہ کرونگا ابو مسعود نے ایک مٹھی کنکریان لیکر اوسکو مارین اور کہا ٹھہر تو ابو مسعود برا
جانتے تہے فیصلے اور قضا مین جلدی کرنیکو کیونکہ جلدی اور اضطراب مین اکثر غلطی ہو جاتی ہے برخلاف اطمینان اور سہولت کے)
عن انس بن مالک قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من طلب القضاء واستعان علیه وکل الیه
ومن لم یطلبه ولم یستعن علیه انزل الله ملکا یسدده **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اسد صلی اللہ
علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے آپ فرماتے تہے جو شخص قضا کے عہدے مین درخواست کریگا اور اوس عہدے کے لیے مدد چاہیگا لوگون سے (یعنے
سفارشین کراویگا) تو اسد تعالے اوسکی مدد نہ کریگا اور جو درخواست نہ کریگا نہ سفارش کراویگا تو اسد جل جلالہ ایک فرشتے کو اوتاریگا
جو اوسکی مدد کرے **عن** ابی موسی قال النبی صلی الله علیه وسلم لن نستعمل او لا نستعمل علی عملنا من اراده **ترجمہ**
ابو موسی سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا ہم کسی ایسے کو کام پر مقرر نکرینگے جو اوسکی درخواست دیوے

باب کراهیة الرشوة

رشوت کی برائی کا بیان **عن** عبد الله بن عمرو قال لعن رسول الله صلی الله علیه وسلم الراشی والمرتشی

ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہی رشوت دینے والے اور لینے والے پر

باب فی ہدایا العمال عاملون اور قاضیون کو جو تحفے اور ہدیے ملین **عن** عدی بن عمیرۃ الکندی ان رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ایہا الناس من عمل منکم لنا علی عمل فکتمنا منہ مخیطا فما فوقہ فہو غل

یاتی بہ یوم القیامۃ فقام رجل من الانصار اسود کانی انظر الیہ فقال یا رسول اللہ اقبل عنی عملک قال وما

ذاک قال سمعتک تقول کذا وکذا قال وانا اقول ذلک من استعملناہ علی عمل فلیات بقلیلہ وکثیرہ

فما اوتی منہ اخذ وما نہی عنہ انتہی **ترجمہ** عدی بن عمیرہ کندی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا اے لوگو ہماری طرف سے جو شخص عامل مقرر ہو تم مین سے کسی کام پر پھر ہمسے اوس نے چھپایا محاصل مین سے ایک سوئی برابر یا

اوس سے بھی کم سو وہ چوری مین داخل ہی اور قیامت کے دن چورائی ہوئے چیز کے ساتھ آویگا اتنے مین ایک شخص انصار مین سے کالا

کھڑا ہوا راوی کہتا ہی گویا مین اوسکی طرف دیکھ رہا ہون اور اوسنے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اپنا عمل مجھسے لیجیے تو آپ نے فرمایا کیا کہتا ہے

اوسنے عرض کیا مین نے آپ سے سنا ہی آپ ایسا ایسا فرماتے تھے پھر آپ نے فرمایا مین تو یہ کہتا ہون کہ جسکو ہم کسی کام پر بھیجا تو چاہیے تھوڑا

یا بہت جو کچھ اوسکو ملے وہ حاضر کرے (یعنے حاصل اوسکا) اور جو اُجرت اوسکام کی اوسکو ملی وہ لے لے اور جس سے منع ہوا

کہ تحصیلدار یا کسی کارخانہ کے داروغہ کو مالک کے بدون مرضی سوئی برابر بھی چیز اپنے خرچ مین لانا درست نہین کہ مانند چوری

ہی جسکو قیامت مین خدا کو مونہہ دکھانا ہو وہ بگانی چیز سے بچتا رہے اوسکو آسان نہ جانے **باب کیف القضاء** قضا

کرنیکا کیا طریقہ ہے **عن** علی علیہ السلام قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن قاضیا فقلت یا

رسول اللہ ترسلنی وانا حدیث السن ولا علم لی بالقضاء فقال ان اللہ سیہدی قلبک ویثبت لسانک

فاذا جلس بین یدیک الخصمان فلا تقضین حتی تسمع من الاخر کما سمعت من الاول فانہ احری ان

یتبین لک القضاء قال فما زلت قاضیا او ما شککت فی قضاء بعد **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کا قاضی کر کر بھیجا تو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے قاضی بنا کر بھیجتے ہین

اور مین کم عمر نوجوان ہون اور قضا کا علم بھی مجھے نہین ہے تو آپ نے مجھسے فرمایا تیرے دل کو اللہ راہ دیکھا دیگا

اور تیری زبان کو ثابت رکھیگا جب دو شخص تیرے پاس کوئی مقدمہ لاوین تو جبتک تو دونون کا اظہار نہ سن لینا تب تک اول

ہی کا حال سنکر اوسی پر فیصلہ نہ کر دینا کیونکہ اسمین بہت اچھی طور سے تیرے لیے مقدمہ کی حقیقت کھلجاوے گی حضرت علی

کہتے ہین پھر مین نے کسی مقدمہ کے فیصلہ کرنے مین شک نہ کیا اسکے بعد **ف** جب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ بتیر

بتائی اور مین نے اسپر عمل کیا **باب فی قضاء القاضی اذا اخطا** اگر قاضی غلطی سے فیصلہ کر دیوے تو جسکا اسمین فائدہ

ہو وہ اپنے تئین بری نہ سمجھے **عن** ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما انا بشر وانکم تختصمون

الی ولعل بعضکم ان یکون الحن بحجتہ من بعض فاقضی لہ علی نحو مما اسمع منہ فمن قضیت لہ من حق

بشئ فلا یاخذ منه شیأ فانما اقطع له قطعة من النار ترجمہ ام المؤمنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین بھی آدمی ہی ہون ف یعنی مجہہ مین بشریت ہے اور بشر کام کی حقیقت اور باطن کو
کچھ جانتا نہین ہے تو مین بموجب کتاب اللہ کے ظاہر کیموافق لوگون مین حکم کرونگا اور باطن کے بہیدون کو اللہ جل جلالہ ہی
خوب جانتا ہے ف اور تم اپنی مقدمات کو میری پاس لاتے ہو اور شاید تم دونون مین سے (یعنے مدعی ور مدعا علیہ)
ایک شخص خوش تقریر اور تیز زبان ہو اپنے اظہار مین دوسرے شخص سے اور مین فیصلہ کر دون اوسی کی مرضی موافق اوسکا
حال سنکر سو جسکی لیے مین نے حکم کیا اوسکی بہائی کے کسی چیز پر تو چاہیے کہ اوسکو نہ لیوے اسلیے کہ اوسکو ایک آگ کا ٹکڑا دیتا
ہون ف یعنے قاضی اور حاکم ظاہر پر حکم کرتا ہے سو اگر کوئی شخص خوش تقریری سے دہوکا دیکر حاکم سے حکم لیوے اور اپنا
حق چہینے تو وہ مال اوسکی حق مین خدا کے نزدیک حرام ہے اور اوسکا انجام دوزخ ہے اگرچہ ظاہر مین درست ہے اور آپکے فرمانے
سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ جیسی اور لوگون کو غیب کا حال معلوم نہین ظاہر پر حکم کرتی ہین ویسا ہی مجہکو بہی ہر ایک بات
غیب کی معلوم نہین اس حدیث سے رد ہوگیا اون لوگون کا جو جانتے ہین کہ آنحضرت کو ہر ایک بات غیب کی معلوم تہی عن
ام سلمة قالت اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلان یختصمان فی مواریث لهما لم تکن لهما بینة الا
دعواهما فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر مثله فبکی الرجلان وقال کل واحد منهما حقی لک
فقال لهما النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما اذ فعلتما ما فعلتما وتوخیا الحق ثم استهما ثم تحالا ترجمہ ام المؤمنین
ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس دو شخص میراث کے مقدمہ مین جہگڑتے ہوئے آئے ف
یعنے ہر ایک نے مال مین دعوے کیا کہ یہہ مجہی میراث مین ملا ہے) اور اون دونون مین کسی کا گواہ نہ تہا لیکن صرف دعوے
کرتے تہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہی جو گذرا کہ مین ایک آدمی ہون مجہہ سے غلطی ہوجاتی ہے کیونکہ مین ظاہر پر
فیصلہ کرتا ہون یہ سنکر دونون شخص رونے لگے اور ہر ایک اسمین کہنے لگا مین نے اپنا حق تجہکو دیا (یعنے مین اپنے دعوے سے درگذرا
پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونون سے فرمایا جب تم ایسا کرتے ہو تو مال کو آپسمین تقسیم کرلو اور حق کو ڈہونڈہ کر اوس پر
عمل کرو اور قرعہ ڈالکر حصہ لیلو اور ایک دوسری کو معاف کردو عن ام سلمة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بهذا الحدیث
قال یختصمان فی مواریث واشیاء قد درست فقال انی انما اقضی بینکم برای فیما لم ینزل علی فیه ترجمہ
ام سلمہ سے روایت ہے یہی حدیث انہون نے کہا دو شخص تہے ترکے مین لڑتے ہوئے اور پرانی دہرانی چیزون مین جہگڑا کرتے
ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین تم دونون کا فیصلہ کر دونگا اپنی رائے سے اوس مقدمے مین جسمین کوئی
حکم مجہہ پر نہین اوترا عن ابن شهاب ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنه قال وهو علی المنبر یا ایها الناس ان الرای
انما کان من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصیبا لان اللہ کان یریه وانما هو منا الظن والتکلف
ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منبر کے اوپر فرمایا اے لوگو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے

ٹھیک ہی کیونکہ اللہ جل جلالہ اون کو سوجھاتا تھا (لتحکم بین الناس بما اراک اللہ) اور ہمارے ہی ایک گمان ہی اور محنت ہی یعنی ہم محنت اور خوض کرکے ایک رای نکالتے ہین پھر اوسپر بھی بھروسا نہ چاہیے کہ ہمیشہ صحیح اور درست ہوتی ہو **باب**

کیف یجلس الخصمان بین یدی القاضی مدعی اور مدعی علیہ قاضی کے سامنے کیونکر بیٹھین **عن عبد اللہ بن** الزبیر قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الخصمان یقعدان بین یدی الحکم **ترجمہ** عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہی کہ مدعی اور مدعا علیہ دونوں حاکم کے روبرو بیٹھین یعنی بوقت مقدمہ دریافت کرنے کے) **باب** القاضی یقضی وھو غضبان قاضی غصے کیوقت قضا نکرے **عن ابی بکرة**

انہ کتب الی ابنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقضی الحکم بین اثنین وھو غضبان **ترجمہ** ابی بکرہ سے روایت ہی کہ اونہوں نے اپنے بیٹے کو لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غصے کی حالت مین قاضی دو آدمیوں کے مقدمہ کا فیصلہ نہ کرے **ف** یعنے جب حاکم اور قاضی غصے مین ہو اوسوقت حکم نہ کرے اسلیے کہ قضیہ فیصل کرنیکو عقل اور ہوش چاہیے کہ سچ اور جھوٹ کو پہچانے اسی طرح جب بہت بھوکا ہو یا اوسکا پیٹ بہت بھرا ہو یا کسی بات کا رنج اور فکر ہو یا بہت جاگا ہو تو قاضی اور حاکم کو حکم کرنا درست نہین کہ ان حالتوں مین ہوش نہین رہتا جیسا غصے مین

باب الحکم بین اھل الذمة کافر ذمیوں کا مقدمہ کس طرح فیصل کرنا **عن ابن عباس فان**

جاؤک فاحکم بینھم او اعرض عنھم فنسخت قال فاحکم بینھم بما انزل اللہ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی پہلے یہ حکم تھا فان جاؤک فاحکم بینھم یعنے جب کفار تیرے پاس آوین تو اون کا فیصلہ کر یا نہ کر یہ منسوخ ہوا پھر حکم ہوا کہ فیصلہ کر اونکا اللہ کی کتاب کے موافق

عن ابن عباس قال لما نزلت ھذہ الآیة فان جاؤک فاحکم بینھم او اعرض

عنھم + وان حکمت فاحکم بینھم بالقسط الآیة قال کان بنو النضیر اذا

قتلوا من بنی قریظة ادوا نصف الدیة واذا قتل بنو قریظة من بنی النضیر ادوا الیھم الدیة کاملة فسوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینھم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی جب یہ آیت اوتری فان جاؤک فاحکم بینھم او اعرض عنھم یعنے جب کافر تیرے پاس آوین تو اونکا فیصلہ کر یا نہ کر اگر فیصلہ کرے تو انصاف سے کر تو پہلے یہ دستور تھا کہ بنی نضیر جب بنی قریظہ کے لوگوں مین سے کسی کو مار ڈالتے تو آدھی دیت دیتے اور جب بنو قریظہ بنی نضیر کے کسی آدمی کو مار ڈالتے تو پوری دیت دیتے اس آیت کے اوترنے ہی آپ نے دیت برابر کردی

الحمد للہ

تمام ہوا پارہ بائیسوان سنن ابی داؤد کے بتیس پارون مین سے - اب شروع ہوتا ہے پارہ تیئیسوان اوسکے فضل اور انعام پر توکل کرکے - ھو الموفق و ھو المعین و بہ نستعین

فقط

تم الجزو الثانی والعشرون ویتلوہ الجزء الثالث والعشرون انشاء اللہ تعالیٰ

فہرست پارہ بست و دوم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ والغفران +

تمت

الجزء الثالث والعشرون

تئیسوان پارہ

باب اجتهاد الرای فی القضاء قضا اور حکم مین رای کو دخل دینا جب حدیث قرآن مین وہ صورت نہ ملی
عن اصحاب معاذ ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لما اراد ان یبعث معاذا الی الیمن قال کیف
تقضی اذا عرض لك قضاء قال اقضی بکتاب الله قال فان لم تجد فی کتاب الله قال فبسنة رسول
الله صلی الله علیه وسلم قال فان لم تجد فی سنة رسول الله صلی الله علیه وسلم ولا فی کتاب الله قال
اجتهد برأیی ولا آلو فضرب رسول الله صلی الله علیه وسلم صدره وقال الحمد لله الذی وفق رسول
رسول الله صلی الله علیه وسلم لما یرضی رسول الله صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** اصحاب معاذ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب معاذ کو یمن کیطرف بھیجنے کا ارادہ کیا (یعنے قضا کا عہدہ دیکر) تو آپنے ان سے فرمایا
کہ جب تیری پاس مقدمہ آویگا تو اوسکو کسطرح فیصلہ کریگا معاذ نے عرض کیا اللہ کی کتاب کے موافق آپنے فرمایا اگر
کتاب اللہ مین نہ پاوے تو عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے موافق پھر آپ نے فرمایا اگر سنت
رسول اللہ مین بھی نہ پاوے اور کتاب اللہ مین بھی نہ پاوے معاذ نے عرض کیا پھر مین اپنی عقل سے غور اور فکر
کرونگا اور کوتاہی نہ کرونگا (یعنے مقدمہ کو بے سوچے سمجھے فیصلہ کرونگا نہیں) راوی کہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ
کا سینہ تھپکا (یعنی شاباشی کے طور پر) اور آپ نے فرمایا سب طرح کی تعریف اللہ ہی کو لائق ہے جس نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول کو اوس چیز کے توفیق بخشی جس سے اللہ کا رسول راضی اور خوش ہے **ف** اس حدیث مین ثبوت
قیاس اور اجتہاد کے حجت ہونے پر مگر جو مسئلہ قرآن و حدیث مین مفصل مصرح ہووے اوسمین تقلید کسی امام اور مجتہد کی نہ کرے
بلکہ قرآن و حدیث کے موافق عمل کرے کیونکہ مصرحات مین مجتہد کے اجتہاد کو دخل نہین ورنہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے نہایت خوش ہوکر معاذ کو شاباشی دی ہی تو معلوم ہوا کہ جبتک مسئلہ قرآن و حدیث مین مفصل مصرح ہووے اجتہاد
کو دخل نہ دے اور خلاف اوسکا اگر کتب مجتہدین مین نکل آوے تو اوس سے چشم پوشی کرکے قرآن و حدیث پر عمل کرے نہیں تو تنسیخ
قرآن و حدیث کا اقوال مجتہدین سے لازم آویگا اب صورت اوسکی یون سمجھنا چاہیے اور اسی طرح عقیدہ رکھنا چاہیے کہ جو مسئلہ
قرآن مین مفصل مذکور ہو اوسپر عمل کرے نہین مانے اور اندیشہ نہ رکھے اور جو قرآن مین مفصل مذکور نہ ہو تو اوسکا حال حدیث
دریافت کرلے اور جو حدیث مین بھی صریح بیان نہ ہو تو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے اجماع سے دریافت کرے کیونکہ
حدیث کے روسے پیروی اجماع صحابہ رضوان اللہ علیہم کی ثابت ہے اگر صحابہ نے اوس مسئلے مین اجماع کیا ہو بلکہ اختلاف کیا ہو تو جمہور صحابہ
کا مسلک اختیار کرے اگر طرفین مین صحابہ برابر ہون تو خلفاے راشدین اور اجلائے صحابہ جیسے عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عباس اور

عبد اللہ بن مسعود کا قول اختیار کرنا بہتر ہے اگر صحابہ سے بھی کچھ اوس مسئلہ مین منقول نہ ہو تو بہ شرط لیاقت قرآن و حدیث
مین غور کرکے اپنی رای پر عمل کرے اگر اپنی رای پر بھی اطمینان نہ ہو تو اہل الرای کے اقوال کو دیکھے خصوصاً ائمہ اربعہ اور داؤد ظاہری
اور سفیان ثوری اور وکیع اور اوزاعی وغیرہم کے اقوال کو ان لوگون کے اقوال مین سے جو قول مناسب اور عمدہ معلوم ہو اوسپر
عمل کرے اگر اوس مسئلہ مین احادیث مختلف ہون تو ائمہ حدیث نے جس حدیث کو ترجیح دی ہو اوسپر عمل کرے یہی طریقہ ہے محققین سلف
کا **باب فی الصلح** صلح کرنیکا بیان کونسی صلح درست ہے اور کون سی نادرست **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلح جائز بین المسلمین زاد احمد الا صلحا احل حراما او حرم حلالا و زاد سلیمان
بن داؤد وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلمون علی شروطہم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صلح درست ہے مسلمانون کے درمیان مگر وہ صلح جو حلال کر دیوے حرام کو یا حرام کر دیوے حلال کو سلیمان بن داؤد
کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان اپنی شرطون پر عمل کرین **ف** مگر ایسی شرط
ہی کا ہیکو کرین جو شریعت مین ناجائز ہو جس کیوجہ سے آیندہ قباحت واقع ہو **عن** کعب بن مالک انہ تقاضی ابن ابی
حدرد دینا کان لہ علیہ فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد فارتفعت اصواتہما
حتی سمعہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی بیتہ فخرج الیہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حتی کشف سجف حجرتہ ونادی کعب بن مالک فقال یا کعب فقال لبیک یا رسول اللہ فاشار
الیہ بیدہ ان ضع الشطر من دینک قال کعب قد فعلت یا رسول اللہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قم
فاقضہ **ترجمہ** عبد اللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ کعب بن مالک اون کے باپ کا قرض ابن ابی حدرد پر آتا تھا انہون
نے تقاضا کیا اوس پر رسول اللہ صلعم کے زمانے مین مسجد کے اندر تو بلند ہوئین آوازین اون دونون کی یہانتک کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے سن لیا آپ اوسوقت گہر مین تھے تو گھر سے نکل آئے اور پردہ اوٹھا کر کعب بن مالک کو پکارا کعب نے کہا
حاضر ہون یا رسول اللہ آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ آدھا قرضہ معاف کر دے کعب نے کہا مین نے معاف کیا یا رسول اللہ تب
آپ نے ابن ابی حدرد سے فرمایا اوٹھ اور قرض ادا کر **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام یا حاکم کو سمجھا بجھا کر مدعی اور مدعی علیہ مین
صلح کرا دینا اور مدعی سے کچھ معاف کرا دینا درست ہے مگر اوسمین زبردستی نہین ہو سکتی اگر مدعی معاف نہ کرے تو قاضی اوسکو
پورا حق دلا دیگا۔ کعب بن مالک بن ابی کعب انصاری راوی اس حدیث کے مشہور صحابی ہین اور اون تین لوگون مین سے ہین جو
غزوہ تبوک مین پیچھے رہ گئے تھے پھر اللہ نے اونکا قصور معاف کیا **باب فی الشہادات** گواہیونکا بیان **عن**
زید بن خالد الجہنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا اخبرکم بخیر الشہداء الذی یاتی بشہادتہ
ویخبر بشہادتہ قبل ان یسالہا شک عبد اللہ بن ابی بکر ایتہما قال قال ابو داؤد قال مالک الذی یخبر بشہادتہ
ولا یعلم بہا الذی ہی لہ قال الہمدانی ویرفعہا الی السلطان قال ابن السرح او یاتی بہا الامام والاخبار فی

حدیث الهمدانی قال ابن السرح ابن ابی عمرة لم یقل عبد الرحمن **ترجمہ** زید بن خالد الجہنی سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ خبر کرون مین تم کو سب سے بہتر گواہ کے جو گواہی دیتا ہے اوسے بیان کرتا ہے کہ مین گواہ ہون
قبل اوسکے کہ پوچھا جاوے اوس سے **ف** یعنے حقوق اللہ مین جیسے طلاق عتاق وقف مین یا جب مدعی سچا ہوا اور اوسکو گواہ نہ ملتا
ہو اور کسی شخص کو اوسکے حق کا حال معلوم ہو وہ شخص خود بخود جا کر حاکم کے پاس گواہی دیوے تا کہ اوسکا حق تلف نہ ہو اس قسم
کی گواہی ثواب ہے اور یہہ حدیث اوس حدیث کے مخالف نہین کہ ایک قوم ایسی پیدا ہوگی جو گواہی دینگے قبل پوچھے
جانے کے کیونکہ اوس حدیث مین مراد جھوٹی گواہی ہے یا گواہی سے قسم مقصود ہے یعنے قسم کھا دینگے قبل قسم لینے کے بعضون
نے اس حدیث کے معنی یہہ کیے ہین کہ بمجرد پوچھے جانے کے گواہی دین اور یہہ جو کہا قبل پوچھے جانیکے گواہی دین مبالغہ اور مجاز
کے طور پر ہے **ت** ابو داؤد نے کہا امام مالک نے کہا وہ گواہ مراد ہے جو اپنی گواہی ظاہر کر دیوے اور یہ نہ معلوم ہو اوس کو
کہ یہہ گواہی کس کے مفید ہے **ف** یعنی وہ گواہ اظہار شہادت سے اظہار حق کا قصد رکھتا ہو نہ دنیا کی بھلائی کا یا کسی مروت
کا علما نے کہا بعض اوقات مین حق کی شہادت دینا فرض ہو جاتا ہے جیسے رمضان کا چاند دیکھا یا ذی الحجہ کا اور معلوم ہے کہ دوسرا
گواہ بھی ہمارے ساتھ ہے یا کسی شخص کا حق ڈوبا جاتا ہے اگر یہ گواہی نہ دی اسی واسطے فرمایا **ولا تکتموا الشہادة** **باب**
فیمن یعین علی خصومة من غیر ان یعلم امرها کوئی شخص مدعی یا مدعی علیہ کے مدد کرے اور یہ نہ جانتا ہو کہ حق پر ہے
یا ناحق پر تو بڑا گناہ ہے **عن** یحیی بن راشد قال جلسنا لعبد اللہ بن عمر فخرج الینا فجلس فقال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من حالت شفاعته دون حد من حدود اللہ فقد ضاد اللہ ومن
خاصم فی باطل وهو یعلمه لم یزل فی سخط اللہ حتی ینزع ومن قال فی مؤمن ما لیس فیه اسکنه اللہ
ردغة الخبال حتی یخرج مما قال **ترجمہ** یحیے بن راشد سے روایت ہے ہم بیٹھے عبد اللہ بن عمرؓ کے انتظار مین تو وہ نکلے
اور بیٹھکر بولے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس شخص نے سفارش کی اللہ کی کوئی حد روکنے کو
جیسے چور کے ہاتھ کٹنے سے بچانے کے لیے یا زانی کی رجم یا جلد سے بچنے کے لیے بعد اوس کے کہ مقدمہ قاضی تک پہونچ گیا
تو اوس نے ضد کی اللہ سے اور جس نے جھگڑا کیا ناحق جانکر تو وہ ہمیشہ اللہ کے غصے مین رہیگا یہانتک کہ چھوڑ دے اوس جھگڑے
کو اور توبہ کرے اور جسنے کسی مومن کے حق مین وہ بات کہی جو اوسمین نہ تھی تو وہ دوزخیون کی میل کچیل اور کیچڑ مین رہیگا یہانتک کہ توبہ
کرے اوس سے **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناه قال ومن اعان علی خصومة بظلم فقد باء
بغضب من اللہ عز وجل **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے اتنا زیادہ ہے کہ جو شخص مدد کرے نالش و فساد
مین ناحق اور ظلم پر تو وہ پڑ جاویگا اللہ جل جلالہ کے غصے مین دنیا مین ذلیل ہوگا نہین تو آخرت مین ضرور ہوگا **باب**
فی شهادة الزور جھوٹی گواہی دینے کا بیان **عن** خریم بن فاتک قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صلوة الصبح فلما انصرف قام قائما فقال عدلت شهادة الزور بالاشراک باللہ ثلاث مرات

ثم قرأ فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور حنفاء لله غير مشركين به ترجمہ
خریم بن فاتک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑہی اور نماز سے فارغ ہوکر آپ کہڑے ہوگئے اور تین
بار فرمایا کہ جہوٹی گواہی اللہ کے ساتھ شرک کرنیکے برابر ہے پہر آپ نے پڑہا بچتے رہو بتوں کی گندگی سے اور بچتے رہو جہوٹی بات سے ایک اللہ
ہی کیطرف ہوکر نہ اوسکے ساتھ ساجہی بنا کر یعنی یہہ آیت فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور الآیۃ

عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رد شہادۃ الخائن والخائنۃ
وذی الغمر علی اخیہ ورد شہادۃ القانع لاہل البیت واجازہا لغیرہم قال ابوداود الغمر الحقد و
الشحناء ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیانت
کرنیوالے مرد اور خیانت کرنیوالی عورت کی گواہی کو رد کیا اور اپنے بہائی سے کینہ رکہنیوالے کی گواہی کو رد کیا۔ اور اپنے گہر والوں
پر قناعت کرنیوالیکی گواہی کو گہر والوں کے فائدہ کیلیے رد کیا اور اون کے لیے جائز رکہا **ف** قناعت کرنیوالے سے مراد یہہ ہے
کہ ایک شخص خادم ہو یا ملازم قدیمی ہو کسی گہر کا تو اوس کی گواہی اون گہر والوں کے فائدے کیلیے نا درست ٹہرے **عن**

سلیمان بن موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجوز شہادۃ خائن ولا خائنۃ ولا زان ولا
زانیۃ ولا ذی غمر علی اخیہ ترجمہ سلیمان بن موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیانت کرنی
والی مرد اور خیانت کرنیوالی عورت کی گواہی جائز نہیں اور نہ بدکار مرد اور بدکار عورت کی گواہی جائز ہے اور جو اپنے بہائی سے
کینہ رکہے اوسکی گواہی بہی جائز نہیں یعنے دنیا کے وجہ سے عداوت رکہے **باب** شہادۃ البدوی علی اہل الامصار
جنگلی آدمی کی گواہی شہر والے پر کافی نہیں ہے **عن** ابی ہریرۃ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا
تجوز شہادۃ بدوی علی صاحب قریۃ ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپ فرماتے تہے شہر والے پر دیہاتی کی گواہی درست نہیں (کیونکہ دیہاتی اکثر بیوقوف اجڈ ہوتے ہیں) **باب**
الشہادۃ فی الرضاع دودہ پلانیکی گواہی کا بیان **عن** ابن ابی ملیکۃ قال حدثنی عقبۃ بن الحارث وحدثنیہ
صاحب لی عنہ وانا لحدیث صاحبی احفظ قال تزوجت ام یحیی بنت ابی اہاب فدخلت علینا امرأۃ سوداء
فزعمت انہا ارضعتنا جمیعا فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فاعرض عنی فقلت یا رسول
اللہ انہا لکاذبۃ قال وما یدریک وقد قالت ما قالت دعہا عنک ترجمہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے حدیث
بیان کی مجہ سے عقبہ بن حارث نے اور حدیث بیان کی مجہ سے میرے ایک دوست نے عقبہ سے اور مجہے اپنے دوست کی روایت خوب
یاد ہے عقبہ نے کہا میں نے ام یحیی بنت اہاب سے نکاح کیا ایک بار ہمارے پاس ایک کالی عورت آئی اور بولی میں نے تم دونوں کو دودہ
پلایا ہے یعنی تمہارا اور جورو دونوں کو) میں یہہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے مجہ سے مخاطب
نہوے لیکن منہ پہیر لیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ جہوٹی ہے آپ نے فرمایا تجہے کیا معلوم وہ تو کہتی ہے چہوڑ دے تو اپنی بی بی کو **ف**

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صرف مرضعہ یعنی دودھ پلانیوالی عورت کی گواہی ثبوت رضاعت کو کافی ہے امام احمد کا یہی
قول ہے اور جمہور علما کے نزدیک یہ محمول ہے ورع اور احتیاط پر **باب** شهادة اهل الذمة وفی الوصیة فی
السفر کافر ذمی کی شہادت کا بیان سفر مین وصیت کرنے پر **عن** الشعبی ان رجلا من المسلمین حضرته
الوفاة بدقوقاء هذه ولم یجد احدا من المسلمین یشهده علی وصیته فقال الاشعری هذا امر لم
یکن بعد الذی کان فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فاحلفهما بعد العصر بالله ما خانا
ولا کذبا ولا بدلا ولا کتما ولا غیرا وانها لوصیة الرجل وترکته فامضی شهادتهما **ترجمہ**
شعبی سے روایت ہے ایک مسلمان مرنے لگا دقوقا مین (دقوقا کسی بستی کا نام ہے) اور کوئی مسلمان اوسکو نہ ملا جسکو گواہ
کرے اپنی وصیت پر تو اوس نے گواہ کر دیا دو شخصون کو (کتابیون مین سے پھر وہ) دونو شخص کوفہ مین آئے اور ابو موسے
اشعری سے بیان کیا اور اوسکا ترکہ بھی لیکر آئے اور وصیت بھی بیان کی ابو موسے نے کہا یہ تو ایسا امر ہے جو رسول الله
صلے الله علیہ وسلم کے وقت مین ایکبار ہوا تھا پھر نہین ہوا بعد اوسکے ابو موسے نے اون دونون کو حلف دی عصر کے بعد
کہ قسم خدا کی ہم نے خیانت نہین کی نہ جھوٹ بولا نہ بات بدلی نہ چھپایا نہ تغیر کیا اور بیشک اوس شخص کی یہی وصیت تھی
یہی ترکہ تھا پھر اون کی گواہی پر حکم کر دیا **عن** ابن عباس قال خرج رجل من بنی سهم مع تمیم الداری وعدی بن بداء
فمات السهمی بارض لیس بها مسلم فلما قدما بترکته فقدوا جاما فضة مخوصا بالذهب فاحلفهما رسول
الله صلی الله علیه وسلم ثم وجد الجام بمکة فقالوا ابتعناه من تمیم وعدی فقام رجلان من اولیاء
السهمی فحلفا لشهادتنا احق من شهادتهما وان الجام لصاحبهم قال فنزلت فیهم یا ایها الذین امنوا
شهادة بینکم اذا حضر احدکم الموت الایة **ترجمہ** عبد الله بن عباس سے روایت ہے ایک مسلمان شخص بنی سہم
مین سے تمیم داری اور عدی بن بداء کے ساتھ نکلا (وہ دونون نصرانی تھے) پھر وہ مر گیا ایسے ملک مین جہان کوئی مسلمان نہ تھا جب وہ دونون
اوسکا ترکہ لیکر آئے تو اوسمین چاندی کا گلاس جسپر سونیکے پتر جڑے ہوئے تھے نہ ملا پھر رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے
اون دونون کو حلف دی پھر وہ گلاس مکے مین ملا جنکے پاس ملا انہون نے کہا ہم نے اسکو تمیم اور عدی سے خریدا بعد اوسکے دو شخص
اوس سہمی کے اولیا مین سے کھڑے ہوئے اور انہون نے حلف کی کہ ہماری گواہی اون دونون کی گواہی سے زیادہ معتبر ہے اور گلاس
ہمارے صاحب (یعنی سہمی) کا تھا اوسوقت یہہ آیت اتری۔ یا ایہا الذین آمنوا شهادة بینکم اذا حضر احدکم الموت اخیر تک یعنی
وہ گلاس میت کی فہرست مین بھی نکلا اور خیانت کا جرم اون پر ثابت ہوا۔ لہذا اون سے بھر لیا گیا (سورہ مائدہ کے اخیر
مین یہہ قصہ مذکور ہے) **باب** اذا علم الحاکم صدق الشاهد الواحد یجوز له ان یحکم به جب ایک
شخص کے گواہی پر حاکم کو یقین ہو جاوے کہ سچا ہے تو اوسپر فیصلہ کر سکتا ہے **عن** عمارة بن خزیمة ان عمه حدثه
وهو من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم ابتاع فرسا من اعرابی فاستتبعه النبی صلی الله علیه وسلم

ليقضيه ثمن فرسه فاسرع رسول الله صلى الله عليه وسلم المشي وابطأ الاعرابي فطفق رجال يعترضون الاعرابي فيساومونه بالفرس ولا يشعرون ان النبي صلى الله عليه وسلم ابتاعه فنادى الاعرابي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان كنت مبتاعا هذا الفرس والا بعته فقام النبي صلى الله عليه وسلم حين سمع نداء الاعرابي فقال اوليس قد ابتعته منك فقال الاعرابي يقول لا والله ما بعتكه فقال النبي صلى الله عليه وسلم بلى قد ابتعته منك فطفق الاعرابي يقول هلم شهيدا فقال خزيمة بن ثابت انا اشهد انك قد بايعته فاقبل النبي صلى الله عليه وسلم على خزيمة فقال بم تشهد فقال بتصديقك يا رسول الله فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم شهادة خزيمة شهادة رجلين **ترجمہ** عمارہ بن خزیمہ سے روایت ہے اونہوں نے اپنی چچا سے سنا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گہوڑا خریدا ایک اعرابی سے پھر آپ اوسکو اپنی ساتھہ لیچلی تاکہ گہوڑی کی قیمت ادا کرین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی جلدی چلنے لگی اور اس اعرابی نے دیر کی سہمین اور چند لوگون نے اعرابی کے سامنی آنا شروع کیا اور گہوڑا چکانے لگی اون کو یہ معلوم نہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس گہوڑے کو لیچکی ہین تب اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا اور کہا اگر آپ خریدتے ہین اس گہوڑی کو تو خرید لیجیے نہین تو مین بیچڈالتا ہون یہہ سنکر آپ کہڑی ہوگئی اور فرمایا کیا مین تجہہ سی اس گہوڑی کو خرید نہین چکا اعرابی نے کہا نہین قسم خدا کی مین نے نہین بیچا آپکے ہاتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیون نہین تو بیچ چکا ہی میرے ہاتہہ اعرابی نے کہنا شروع کیا اچھا گواہ لاؤ اوسوقت خزیمہ بن ثابت نے کہا مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ آپ گہوڑا مول لے چکی ہین (اور وہ بیچ چکا ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کیطرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم کیسی گواہی دیتی ہو اونہون نے کہا اسوجہ سے کہ مین آپ کو سچا جانتا ہون تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ کی گواہی کو دو گواہون کے قائم مقام کیا **ف** جمہور علما کے نزدیک یہہ امر مخصوص تہا خزیمہ سے اور کے لیے نہین ہوسکتا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے جب زید بن ثابت کلام اللہ جمع کرتے تھے تو اون کے پاس لوگ آیتین لیکر آتے وہ ہر ایک آیت کے لیے دو گواہ عادل طلب کرتے مگر سورہ برات کا اخیر صرف خزیمہ بن ثابت پاس ملا اونہون نے کہا لکہہ لو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ کی گواہی کو دو مردون کی گواہی کے برابر رکھا تہا پھر خزیمہ کی انتقال تک یہی طریقہ رہا

باب القضاء باليمين والشاهد

ایک قسم اور ایک گواہ پر فیصلہ کرنا **عن** ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى بيمين وشاهد **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ کیا **ف** یعنی مدعی کے پاس ایک ہی گواہ تہا آپ نے مدعی سے قسم لی یہہ قسم ایک گواہ کی قائم مقام ہوئی ۔ عمر و نے اتنا زیادہ کیا کہ یہ فیصلہ حقوق یعنی معاملات مین تہا نہ حدود مین وہان دو دو عادل کی گواہی ضروری ہی **عن** ابی هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قضى باليمين مع الشاهد **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قسم اور ایک گواہ پر مقدمہ فیصلہ کیا **ف** یہی مذہب ہے ائمہ ثلثہ اور جمہور علما کا اور ابو حنیفہ اور ثوری

اور اوزاعی کے ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ نہیں ہو سکتا جبتک دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں گواہ نہ ہوں جیسا کلام اللہ میں ارشاد ہے

عن الزبیب یقول بعث نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیشا الی بنی العنبر فاخذوہم برکبة من ناحیة الطائف فاستاقوہم الی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرکبت فسبقتہم الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت السلام علیک یا نبی اللہ ورحمة اللہ وبرکاتہ اتانا جندک فاخذونا وقد کنا اسلمنا وخضرمنا اذان النعم فلما قدم بلعنبر قال لی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل لکم بینة علی انکم اسلمتم قبل ان تؤخذوا فی ھذہ الایام قلت نعم قال من بینتک قلت سمرة رجل من بنی العنبر ورجل اخر سماہ لہ فشھد الرجل وابی سمرة ان یشھد فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد ابی ان یشھد لک فتحلف مع شاھدک الاخر قلت نعم فاستحلفنی فحلفت باللہ لقد اسلمنا یوم کذا وکذا وخضرمنا اذان النعم فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذھبوا فقاسموہم انصاف الاموال ولا تمسوا ذراریہم لولا ان اللہ تعالی لا یحب ضلالة العمل ما رزیناکم عقالا قال الزبیب فدعتنی امی فقالت ھذا الرجل اخذ زربیتی فانصرفت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی فاخبرتہ فقال لی احبسہ فاخذت بتلبیبہ وقمت معہ مکاننا ثم نظر الینا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائمین فقال ما ترید باسیرک فارسلتہ من یدی فقام نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال للرجل رد علی ھذا زربیة امہ التی اخذت منھا فقال یا نبی اللہ انھا خرجت من یدی قال فاختلع نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیف الرجل فاعطانیہ وقال للرجل اذھب فزدہ اصعا من طعام قال فزادنی اصعا من شعیر **ترجمہ** زبیب عنبری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بنی العنبر کیطرف بھیجا لشکر کے لوگوں نے اون کو گرفتار کیا رکبہ میں (جو ایک موضع ہے نواح طائف میں) اور پکڑ لائے اون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تو میں سوار تھا اسوجہ سے آگے آیا اور سلام کیا میں نے آپکو میں نے کہا السلام علیک یا نبی اللہ ورحمة اللہ وبرکاتہ آپکا لشکر ہمارے پاس آیا اور ہم کو گرفتار کیا حالانکہ ہم مسلمان ہو چکے تھے اور ہم نے جانوروں کے کان کاٹ ڈالے تھے (خطابی نے کہا شاید یہ علامت تھی اگلے زمانے میں کہ مسلمانوں کے جانوروں کے کان پھٹے ہوتے تھے) جب بنو العنبر کے لوگ آئے تو مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس کوئی گواہ ہے اس بات کا کہ تم مسلمان ہو چکے تھے گرفتار ہونے سے پہلے میں نے کہا ہاں ہے آپ نے فرمایا کون ہے میں نے کہا سمرہ جو ایک شخص تھا بنی العنبر میں سے اور ایک اور شخص جسکا زبیب نے نام لیا پھر اوس شخص نے تو گواہی دی اور سمرہ نے گواہی دینے سے انکار کیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سمرہ نے تو گواہی دینے سے انکار کیا اب تو حلف کریگا اپنے ایک گواہ کے ساتھ میں نے کہا ہاں کرونگا پھر آپ نے مجھکو حلف دلائی میں نے قسم کھائی اللہ کی مقرر ہم فلاں فلاں روز مسلمان ہو گئے تھے اور اپنے جانوروں کے کان چیر دیے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر کے لوگوں سے فرمایا جاؤ تقسیم کرو ان کا آدھا مال [illegible] یعنی اگر انکا کفر ثابت رہتا تو انکے سب مال مسلمانوں کو

مالک ہوجاتے اور ان کی اولاد لونڈی غلام ہوجاتی اور جو اسلام پورے دو مردون کی گواہی سے ثابت ہوجاتا تو بالکل آزاد رہتی
اُسوقت ان کے مال مین سے ایک رتی کا لینا بھی درست نہ ہوتا مگر چونکہ ثبوت درمیانی ہے نہ کامل ہے نہ معدوم اسلیے حکم متوسط
دیا گیا کہ نصف مال انکا تم لے لو اور نصف انکو دیدو وقت اور ان کی اولاد کو ہاتہہ نہ لگاؤ اگر اللہ تعالی مجاہدین کی سعی
بیکار ہونا برا نہ جانتا تو ہم تمہاری مالون مین سی ایک سی بھی نہ لیتے زبیر نے کہا مجھکو میری ان نے بلایا اور کہا اس
شخص نے میری توشک چھین لی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا پکڑ اوسکو مین نے
اوسکو گلے مین کپڑا ڈالکر پکڑا اور مین اوس کے ساتہہ کھڑا ہوا اپنی جگہہ مین آپ نے ہم دونون کو کھڑا دیکھکر فرمایا تو اپنی قیدی
سے کیا چاہتا ہے مین نے اوسکو چھوڑ دیا پھر آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا اوس شخص سے اس کے ماں کی توشک دیدے جو تو نے
لی ہے وہ بولا اے نبی اللہ کے وہ جاتی رہی میری پاس سے آپ نے اوس کی تلوار لی کر مجھکو دیدی اور اوس شخص سے کہا
جا اور کئی صاع اناج کے اسکو اور دے (یعنے صلح کرادی آپ نے توشک کے بدلے مین تلوار اور کئی صاع پر) اوس شخص نے مجھکو چند صاع
جو کے دیے (علاوہ تلوار کے)

باب الرجلان یدعیان شیئا ولیست لھما بینۃ

دو شخص ایک چیز کا دعوی کرین اور کسی کے پاس گواہ نہ ہون

عن سعید بن ابی بردۃ عن ابیہ عن جدہ ابی موسی الاشعری ان رجلین ادعیا بعیرا او دابۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیست لواحد منھما بینۃ فجعلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بینھما

ترجمہ سعید بن ابی بردہ نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا ابو موسی اشعری سے روایت کی دو شخصون نے دعوی کیا ایک اونٹ یا
اور کوئی جانور کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور ان دونون مین کسیکے پاس گواہ نہ تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوس جانور کو یا اونٹ کو اون دونون مین تقسیم کر دیا نصفا نصف (یعنی دونون مین وہ جانور یا اونٹ مشترک کر دیا سوائے
اسکے کیا چارہ تہا)

عن قتادۃ بمعنی اسنادہ ان رجلین ادعیا بعیرا علی عھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبعث کل واحد منھما شاھدین فقسمہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بینھما نصفین

ترجمہ قتادہ سے ایسی ہی
اسناد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایک اونٹ مین دو شخصون نے دعوے کیا اور ہر ایک نے دو دو گواہ
اپنی دعوی کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گزرانے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس اونٹ کو دونون مین آدہا آدہا تقسیم کر دیا

عن ابی ھریرۃ ان رجلین اختصما فی متاع الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس لواحد منھما بینۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم استھما علی الیمین ما کانا احبا ذلک او کرھا

ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت
ہی دو شخص ایک چیز مین جھگڑتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور اون دونون مین ایک کے پاس بھی گواہ نہ تہا
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے قرعہ ڈالنے کو کہا قسم پر خواہ اسکو اچھا جانین یا برا جانین (یعنے پہلے قرعہ ڈالو
جسکا نام نکلے وہ قسم کہا کر اس چیز کو لے لے)

عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اکرہ الاثنان الیمین او استحباھا فلیستھما علیھا قال سلمۃ قال اخبرنا معمر وقال اذا اکرہ الاثنان علی الیمین

ترجمہ ابو ہریرہ سے

روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو نو آدمی قسم کہانے کو برا جانین یا قسم کہانا چاہین تو قرعہ ڈالین اوس پر یعنی قرعہ ڈالین قسم کہانے پر جسکی نام پر قسم کہانا نکلے وہ قسم کہا کر او چیز کو لے لیوے عن سعید بن ابی عروبة باسناد ابن منهال مثله قال في دابة وليس لهما بينة فامرهما رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يستهما على اليمين ترجمہ دوسری روایت مین بھی ایسا ہی ہی دو شخص لڑے ایک جانور کے مقدمہ مین اور اون دونون مین کسی پاس گواہ نہ تہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے قسم کہانے پر قرعہ ڈالنی کا حکم دیا باب اليمين على المدعى عليه مدعی علیہ قسم کہاوی جب مدعی پاس گواہ نہ ہون عن ابن ابی مليكة قال كتب الي ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى باليمين على المدعى عليه ترجمہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہی ابن عباس نے مجہکو لکہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعی علیہ قسم کا فیصلہ کر دیا ہے (جب وہ منکر ہو اور مدعی پاس گواہ نہ ہون باب كيف اليمين قسم کیونکر دینا چاہیے عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال يعني لرجل حلفه احلف بالله الذي لا اله الا هو ماله عندك شيء يعني للمدعي ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قسم کھلائی تو آپنے اوس سے یون فرمایا کہ اللہ کی قسم کہا جو سوا اوس کے کوئی بندگی کے لائق نہین کہ تیری پاس مدعی کی کوئی چیز نہین ہی آپنے یہہ قسم مدعی علیہ کو کہلائی باب اذا كان المدعى عليه ذميا ايحلف جب مدعی علیہ کافر ذمی ہو تو اوسکو حلف دیجاوی یا نہ دیجاوے عن الاشعث قال كان بيني وبين رجل من اليهود ارض فجحدني فقدمته الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم الك بينة قال لا قال لليهودي احلف قلت يا رسول الله اذا يحلف ويذهب بمالي فانزل الله ان الذين يشترون بعهد الله وايمانهم الى اخر الاية ترجمہ اشعث سے روایت ہی میری اور ایک یہودی کے درمیان کچہ زمین تھی سو یہودی نے مجہسے انکار کیا مین اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے گیا آپ نے مجہسے فرمایا تیری پاس کوئی گواہ ہی مین نے عرض کیا کہ نہین پہر آپ نے یہودی سے فرمایا تو قسم کہا تو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ تو قسم کہا کر میرا مال اوڑا لیگا پہر اللہ جل جلالہ نے یہ آیت اتاری مقرر جو لوگ اللہ کا عہد دیکر اور قسم کہا کر تہوڑا مال خریدتے ہین اونکا آخرت مین کچہ حصہ نہین ہی اخیر آیت تک باب يحلف الرجل على علمه فيما غاب عنه علم پر قسم دینا جب وہ فعل مدعی علیہ کا نہ ہو عن الاشعث بن قيس ان رجلا من كندة ورجلا من حضرموت اختصما الى النبي صلى الله عليه وسلم في ارض من اليمن فقال الحضرمي يا رسول الله ان ارضي اغتصبنيها ابو هذا وهي في يده قال هل لك بينة قال لا ولكن احلفه والله ما يعلم انها ارضي اغتصبنيها ابوه فتهيا الكندي يعني لليمين ترجمہ اشعث بن قیس سے روایت ہی کہ ایک شخص کندی اور ایک حضرموتی ایک زمین کے مقدمہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جہگڑتے ہوئے آئے حضرمی نے عرض کیا یا رسول اللہ میری زمین کو اسکی باپ نے غصب سے لیا ہی اور وہی مین اسکی قبضہ مین ہی آپنے اوس سے فرمایا بہلا تیرا کوئی گواہ ہی

اوس نے عرض کیا کہ نہین مگر مین کندیکو قسم دیتا ہون اللہ جل جلالہ کی اسبات پر کہ یہہ اسکو نہین جانتا کہ یہہ میری زمین ہی جو
اسکے باپ نے اوسکو غصب سے لیا ہی سو کندی قسم کہانے پر تیار ہوگیا (یہان پر علم کی قسم آئی کیونکہ غصب اوسکے باپ کا فعل تہا) **عن**
وائل بن حجر الحضرمی قال جاء رجل من حضرموت ورجل من كندة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال الحضرمي يا رسول الله ان هذا غلبني على ارض كانت لابي فقال الكندي هي ارضي في يدي ازرعها
ليس له فيها حق فقال النبي صلى الله عليه وسلم للحضرمي الك بينة قال لا قال فلك يمينه فقال يا رسول الله
انه فاجر ليس يبالي ما حلف ليس يتورع من شيء فقال ليس لك منه الا ذلك **ترجمہ** وائل بن حجر حضرمی سے
روایت ہے کہ ایک شخص حضرموتی اور ایک کندی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے حضرمی نے عرض کیا یا رسول اللہ اسنے
میری باپ کی زمین لے لی ہے کندی نے عرض کیا کہ وہ میری زمین ہے مین اوس مین کہیتی کیا کرتا ہون اسکا اوس مین
کچہ حق نہین ہے حضرمی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا کوئی گواہ بھی ہے اوس نے عرض کیا نہین تو آپ نے
اوس سے فرمایا تجہی اوسکے قسم ملیگی (یعنے جب گواہ نہین ہین تو یہی ہو سکتا ہی کہ کندی سے قسم لے لے حضرمی نے عرض
کیا یا رسول اللہ یہہ تو بدکار ہے قسم کی کچہ پرواہ نہین رکہتا اور یہ پرہیزگار شخص نہین ہے آپ نے اوس سے فرمایا سو قسم کے تیرا
اوسپر کچہ حق و دعوی نہین **ف** یعنے اور کوئی تدارک نہین ہو سکتا جب تیرے پاس گواہ نہین ہین پس یہی ہو سکتا ہے
کہ اوس سے حلف لے **باب** كيف يحلف الذمی کافر ذمی کو کیونکر قسم دیجاوے **عن** ابی ہریرۃ قال قال النبی
صلى الله عليه وسلم يعني لليهود انشدكم بالله الذي انزل التوراة على موسى ما تجدون في التوراة على
من زنى **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیون سے کہا قسم دیتا ہون مین تم کو اوس اللہ
کی جس نے موسی علیہ السلام پر توریت اوتاری کیا حکم پاتی ہو تم توریت مین اوس شخص کا جو زنا کری (یہ جب آپ نے فرمایا کہ یہودیون
نے انکار کیا کہ رجم کی سزا توریت مین نہین ہے) **عن** عكرمة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال له يعني لابن صوريا
اذكركم بالله الذي نجاكم من آل فرعون واقطعكم البحر وظلل عليكم الغمام وانزل عليكم المن والسلوى
وانزل عليكم التوراة على موسى اتجدون في كتابكم الرجم قال ذكرتني بعظيم ولا يسعني ان اكذبك وساق
الحديث **ترجمہ** عکرمہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صوریا (یہود کے عالم سے) کہا مین تم کو یاد دلاتا ہون
اوس اللہ کی جس نے نجات دی تم کو فرعون کی قوم سے اور رستہ کر دیا تمہارا ایسے سمندر مین (بحر قلزم مین) اور سایہ کیا تمہارے اوپر
ابر کا اور اوتارا تم پر من اور سلوی کو اور اوتارا توریت تمہاری کتاب کو موسی علیہ السلام پر کیا تمہاری کتاب مین رجم (یعنے زانی کو پتہر سے
مار ڈالنی کا) ذکر ہے ابن صوریا نے کہا تم نے بہت بڑا حوالہ دیا اب مجہہ سے جہوٹ نہین بولا جاتا پہر بیان کیا حدیث کو (آخر تک
یعنی پہر رجم کا حکم توریت مین نکلا اور زانی یہودی رجم کیا گیا) **باب** الرجل يحلف على حقه آدمی سچی بات مین
کوشش سے تہک کر نہ بیٹہہ رہے **عن** عوف بن مالك انه حدثهم ان النبي صلى الله عليه وسلم قضى بين رجلين

فقال المقضی علیہ لما ادبر حسبی اللہ ونعم الوکیل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یلوم علی العجز ولکن علیک بالکیس فاذا غلبک امر فقل حسبی اللہ ونعم الوکیل **ترجمہ** عوف بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخص کا فیصلہ کیا تو جو مقدمہ ہار گیا اوس نے بعد فیصلے کے پیٹھ پھیر کر کہا مجھکو اللہ بس ہے اور وہ بہتر کام بنانیوالا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا مقرر اللہ تعالی ملامت کرتا ہے آدمی کو بیوقوفی پر مگر تجھکو ہوشیاری لازم ہے پھر اگر تو کسی وجہ سے ہار جاوے تو کہہ اللہ جل جلالہ مجھے بس ہے اور وہ بہتر کام بنانیوالا ہے **ف** یہہ حدیث اس زمانے کے مسلمانوں کے لیے اچھا سبق ہے آدمی کو ہوشیاری اور بندوبست ہر کام کا پہلے ضرور ہے یہ نہیں کہ تہک کر بیٹھ رہے کسی کام کا انتظام نہ کرے پھر جب مصیبت سر پر آ پڑے تو لگے رونے پیٹنے

باب الحبس فی الدین وغیرہ قرضے کیوجہ سے کسی کو قید کرنا

عن الشرید عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لی الواجد یحل عرضہ وعقوبتہ قال ابن المبارک یحل عرضہ یغلظ لہ وعقوبتہ یحبس لہ **ترجمہ** شرید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالدار آدمی کا قرض نہ ادا کرنا اوسکی عزت ریزی اور سزا کو درست کر دیتا ہے ابن المبارک نے کہا عزت ریزی سے مراد اوس سے سخت کلامی اور تنبیہہ ہے اور سزا سے قید کرنا مقصود ہے (یعنی جب مقدور ہو اور قرض نہ ادا کرے تو اوسکی سزا دینی درست ہے) **عن** ہرماس بن حبیب رجل من اھل البادیۃ عن ابیہ عن جدہ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بغریم لی فقال لی الزمہ ثم قال لی یا اخا بنی تمیم ما ترید ان تفعل باسیرک **ترجمہ** ہرماس بن حبیب ایک شخص تہا جنگل کا رہنے والا اوس نے اپنے باپ سے روایت کیا اوس نے دادا سے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک اپنے قرضدار کو لایا آپ نے فرمایا اوسکے ساتھ ساتھ رہ پھر فرمایا کیا چاہتا ہے تو اپنے قیدی سے (یہہ حدیث نسخہ مطبوعہ مصر میں نہیں ہے) **عن** بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حبس رجلا فی تہمۃ **ترجمہ** بھز بن حکیم نے اپنے باپ سے اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو تہمت میں قید کیا (یعنی ثبوت کامل نہ تہا صرف گمان پر قید کیا تاکہ آیندہ حقیقت معلوم ہو) **عن** بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ انہ قام الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یخطب فقال جیرانی بما اخذوا فاعرض عنہ مرتین ثم ذکر شیئا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم خلوا لہ عن جیرانہ لم یذکر مؤمل وھو یخطب **ترجمہ** بھز بن حکیم نے اپنے باپ سے اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا کہ وہ یا اوسکا بہائی یا چچا جیسا ابن قدامہ کی روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہڑا ہوا اور آپ خطبہ پڑہ رہے تھے

باب فی الوکالۃ کسی کو اپنی طرف سے وکیل کرنیکا بیان

عن جابر بن عبد اللہ انہ سمعہ یحدث قال اردت الخروج الی خیبر فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلمت علیہ وقلت لہ انی اردت الخروج الی خیبر فقال اذا اتیت وکیلی فخذ منہ خمسۃ عشر وسقا فان ابتغی منک ایۃ فضع یدک علی ترقوتہ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے ارادہ کیا خیبر کی طرف جانے کا تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور سلام کر کے عرض کیا کہ میں خیبر کے جانیکا ارادہ رکھتا ہوں تو آپ نے مجھے فرمایا

جب تو ہماری وکیل سے ملیو تو پندرہ وسق کہجور کے اوس سے لے لیجیو اگر وہ تجہہ سے نشانی مانگے تو اپنا ہاتہہ اوسکے گلے پر رکہہ دینا
ف شاید یہی نشانی آپنے اوس وکیل سے بیان کردی ہوگی

ابواب من القضاء

قضا کے متعلق اور چند بابوں کا بیان عن ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا تداراتم في طريق فاجعلوه سبعة اذرع ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم رستے مین جہگڑا کرو تو سات ہاتہہ رستہ چہوڑ دو کیونکہ اسقدر کافی ہوتا ہے راہ چلنیوالون اور جانورون کے لیے عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا استاذن احدكم اخاه ان يغرز خشبة في جداره فلا يمنعه فنكسوا فقال ما لي اراكم قد اعرضتم لالقينها بين اكتافكم وهذا حديث ابن ابي خلف وهو اتم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہارا کوئی بہائی تم سے تمہاری دیوار مین لکڑی گاڑنے کی اجازت چاہے تو اوسکو منع نکرو یہہ سنکر لوگون نے سر جہکا لیا ف اگر پڑوسی دیوار مین کڑیان رکہا چاہے تو اوسکو نہ روکو یا مینخ وغیرہ گاڑنیسے نہ روکو کہ ہمسایہ کا حق ہے جمہور علما کے نزدیک یہہ امر استحبابا ہے اور احمد اور اسحاق اور اہل حدیث کے نزدیک وجوبا اونکے نزدیک جب ہمسایہ کسی کے دیوار مین لکڑی گاڑنا چاہے تو اجازت دینا واجب ہے ت پہر ابوہریرہ نے کہا کیا وجہ ہے جو تم اس حدیث کو متوجہ ہوکر نہین سنتے ہو اور مین تو اسکو خوب مشہور کرونگا یہہ تو حاصل ترجمہ تہا اور لفظی یہہ ہے کہ کیا ہے واسطے میرے دیکہتا ہون مین تم کو اس حدیث سے موہنہ پہیرتے ہوئے اور مین تو اس حدیث کو تمہاری کندہون کے بیچمین ڈالونگا یعنی سنا سنا کر تم کو خوب تنگ کرونگا اور زبردستی سے پر عمل کرواونگا

عن ابي صرمة صاحب النبي صلى الله عليه وسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من ضار اضر الله به ومن شاق شاق الله عليه ترجمہ ابوصرمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی کو ضرر پہونچا دیگا یعنی بے سبب شرعی تو اللہ اوسکو ضرر پہونچا دیگا اور جو کسی سے دشمنی کریگا تو اللہ اوس سے دشمنی کریگا عن سمرة بن جندب انه كانت له عضد من نخل في حائط رجل من الانصار قال ومع الرجل اهله قال فكان سمرة يدخل الى نخله فيتاذى به ويشق عليه فطلب اليه ان يبيعه فابى فطلب اليه ان يناقله فابى فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر له ذلك فطلب اليه النبي صلى الله عليه وسلم ان يبيعه فابى فطلب عليه ان يناقله فابى قال فهبه له ولك كذا وكذا امرا رغبه فيه فابى فقال انت مضار فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم للانصاري اذهب فاقلع نخله ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ ایک انصاری کے باغ مین اونکی بہی کئی ایک درخت خرما کے تہے اور اوس انصاری کے ہمراہ زنانہ بہی تہا تو سمرہ جب اپنے درختون کے لیے جاتے تو انصاری کو تکلیف ہوتی۔ یعنی بسبب زنانہ کے اور انکا آنا اوس پر دشوار ہوتا اسلیے انصاری نے وہ درخت سمرہ سے خریدنا چاہے مگر سمرہ نے انکار کیا پہر مبادلہ پر مانگے تو بہی سمرہ نے انکار کیا پہر اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے سمرہ سے کہا بیچڈال وس نے نمانا پہر کہا بدل لے جب بہی نمانا پہر کہا ہبہ کردے اور اوسکے عوض مین بہت سے رغبت دلائی مگر سمرہ نے نمانا تہا نمانا جب آپ نے فرمایا تو مضار ہے یعنے ایذا دینے والا پہر رسول اللہ صلی

اسد علیہ وسلم نے انصاری سے فرمایا کہ تو جا کر اوس کے درختون کو اوکھیڑ ڈال **ف** اسلیے کہ ضد کرتا ہے اسکو اصلاح منظور نہین ہے
پس جو ایسا کرے اوسکی یہی سزا ہی **عن** عبد اللہ بن الزبیر ان رجلا خاصم الزبیر فی شراج الحرۃ التی یسقون بھا فقال
الانصاری سرح الماء یمر فابی علیہ الزبیر ثم ارسل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للزبیر اسق یا زبیر ثم
ارسل الی جارك فغضب الانصاری فقال یا رسول اللہ ان کان ابن عمتك فتلون وجہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ثم قال اسق ثم احبس الماء حتی یرجع الی الجدر فقال الزبیر فواللہ انی لاحسب ھذہ الآیۃ
نزلت فی ذلك فلا وربك لا یؤمنون الآیۃ ترجمہ عبد اللہ بن الزبیر سے روایت ہی کہ زبیر سے ایک شخص نے نالیون کے
مقدمہ مین جھگڑا کیا جو سنگستان سے آتی تہین اور اون سے کھیتون کو پانی پلایا جاتا تہا انصاری نے کہا پانی کو بہنے دو تو زبیر
نے اوس سے انکار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر سے فرمایا کہ زبیر تو اپنے کھیت کو سینچ لے پھر پانی کو چھوڑ دے
اپنے ہمسایہ کیطرف انصاری کو اسپر غصہ آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ زبیر تو آپ کے پہوپی کا بیٹا تھا تو اوسوقت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک غصے سے متغیر ہوگیا اور زبیر سے پھر آپ نے فرمایا کہ اپنے کھیت کو سینچ کر پانی کو بند
کر دے یہانتک کہ کھیت کے مینڈہ تک پانی بہر جاوے زبیر نے کہا خدا کی قسم مین سمجہتا ہون یہ آیت اسی باب مین
اوتری ہے۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا
قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا یعنے قسم تیری رب کی وے مومن نہونگے جبتک تجکو حاکم نہ بناوین اپنے جھگڑون مین پھر جو تو
فیصلہ کر دے اوس سے ول نہ چرا وین اور مان لین **عن** ثعلبۃ بن ابی مالك انہ سمع کبراءھم یذکرون ان رجلا
من قریش کان لہ سھم فی بنی قریظۃ فخاصم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مھزور السیل الذی
یقتسمون ماءہ فقضی بینھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الماء الی الکعبین لا یحبس الاعلی
علی الاسفل ترجمہ ثعلبہ بن ابی مالک سے روایت ہی اوس نے اپنے بزرگون سے سنا بیان کرتے تھے کہ ایک شخص قریشی شریک
تہا بنی قریظہ کا (پانی مین) پھر اوس نے فریاد کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک نالے کے پانی مین جسکا پانی سب
تقسیم کر لیتے تھے آپ نے یون فیصلہ کیا کہ جبتک پانی ٹخنون تک نہ ہو جاوے تب تک اوپر والا نیچے کھیت والی پر پانی نہ چھوڑے
ف کیونکہ ٹخنی ٹخنی برابر جب پانی جمع ہو جاتا ہی اوسوقت کھیت سیراب ہو جاتا ہی جب اتنا ہو جاوے تو اب پانی کو نہ روکے
بلکہ نیچے کھیت والے کیطرف چھوڑ دیوے **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قضی فی السیل المھزور ان یمسك حتی یبلغ الکعبین ثم یرسل الاعلی علی الاسفل ترجمہ عمرو بن شعیب نے
اپنے باپ سے اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مھزور (ایک میدان ہے) کے نالہ کے باب مین
اسطرح فیصلہ کیا کہ پانی روکا جاوے جبتک کہ ٹخنی برابر ہوجاوے پھر اوپر والا نیچے والی کے لیے پانی چھوڑ دے **ف**
یعنے اوپر کے کھیت والا جب ٹخنی برابر پانی کھیت مین سینچ لیوے تو پھر اپنے سے نیچے والے کھیت کے لیے چھوڑ دے اسی طرح وہ بھی

گرے جب بخنی برابر ہو جاوی تو دوست کہیت مین چہوڑدی **عن** ابی سعید الخدری قال اختصم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلان فی حریم نخلۃ فی حدیث احدھما فامر بھا فذرعت فوجدت سبعۃ اذرع وفی حدیث الاخر فوجدت خمسۃ اذرع فقضی بذلک قال عبد العزیز فامر بجریدۃ من جریدھا فذرعت

ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے دو شخص جہگڑتے ہوے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک درخت کے تہالے مین آپ نے حکم دیا اوسکے ناپنی کا تو وہ سات ہاتہ نکلا پہر آپ نے اسی کا حکم کر دیا دوسری روایت مین ہے کہ وہ پانچ ہاتہ نکلا آپ نے ایسا ہی حکم کیا عبد العزیز نے کہا آپ نے اوسی درخت کی ایک ٹہنی لی ناپنے کو کہا تو ناپا گیا **ف** تو درخت کی تہالی کی حد اپنے سات ہاتہ تک قرار دی یہہ کہجور کے درخت مین تہا اور درختون مین اونکی بڑائی چہوٹائی کے لحاظ سے تہالی کا اندازہ کر لینا چاہیے

اخر کتاب الاقضیۃ

تمام ہوئی کتاب قضا اور فیصلون کی یا اللہ اسیطرح تمام کروادے ساری کتابوں کو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب العلم

شروع کرتا ہون مین اللہ کے نام سے جو مہربان ہے رحمت والا علم کی کتاب کو **باب** الحث علی طلب العلم علم حاصل کرنیکی فضیلت اور اوسطرف رغبت دلانا **عن** کثیر بن قیس قال کنت جالسا مع ابی الدرداء فی مسجد دمشق فجاءہ رجل فقال یا ابا الدرداء انی جئتک من مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم لحدیث بلغنی انک تحدثہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما جئت لحاجۃ قال فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سلک طریقا یطلب فیہ علما سلک اللہ بہ طریقا من طرق الجنۃ وان الملائکۃ لتضع اجنحتہا رضا لطالب العلم وان العالم یستغفر لہ من فی السموت ومن فی الارض والحیتان فی جوف الماء وان فضل العالم علی العابد کفضل القمر لیلۃ البدر علی سائر الکواکب وان العلماء ورثۃ الانبیاء وان الانبیاء لم یورثوا دینارا ولا درھما ورثوا العلم فمن اخذہ اخذ بحظ وافر

ترجمہ کثیر بن قیس سے روایت ہے کہ مین ابی الدرداء کے ساتہ دمشق کی مسجد مین بیٹہا تہا اتنے مین اونکے پاس ایک شخص آیا اور اونسے کہا مین تمہارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ سے آیا ہون ایک حدیث کے واسطے مجہکو خبر پہنچی ہے تم اوس حدیث کو نقل کرتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مین کسی اور غرض کے لیے نہین آیا ہون ابوالدرداء نے کہا مقرر مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تہے جو شخص علم حاصل کرنے کو کوئی راہ چلے اللہ تعالی اوسکے سبب سے اوسکو بہشت کی راہ چلاتا ہے اور طالب علم کی خوشی کے لیے فرشتے اوسکے رو برو اپنے پر بچہاتے ہین اور بیشک عالم کے لیے بخشش چاہتے ہین جو کچہ آسمان اور زمین مین ہین ولے مین یہانتک کہ مچہلیان پانی مین اور عابد کے اوپر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسی چودہوین رات کے چاند کی بزرگی تمام تارون پر ہے اور مقرر پیغمبرون کے وارث عالم ہی ہین اور پیغمبر نے کسی کو اپنا

وارث درہم و دینار کا نہ کیا بجز علم کے اپنی میراث مین کچھ نہ چہوڑا تو جسنی علم حاصل کیا اوسی نے کامل حصہ لیا **ف** یعنے وہ حصہ
جو پیغمبرون نے حاصل کیا تہا دنیا مین علم سے زیادہ کوئی نعمت نہین ہے اس نعمت کو روز بروز ترقی ہے کبھی زوال نہین جسقدر علم کو خرچ
کرو اوسی قدر بڑہتا جاتا ہے برخلاف مال کے کہ خرچ کرنے سے کم ہوتا جاتا ہے **عن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم ما من رجل يسلك طريقا يطلب فيه علما الا سهل الله له به طريق الجنة ومن ابطأ
به عمله لم يسرع به نسبه **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا کوئی شخص نہین
ہے جو وہ علم دین کا سیکہنے کے لیے راہ چلے لیکن اللہ تعالی اوس کی برکت سے اوسپر بہشت کی راہ آسان کر دیگا **ف**
یہ بہشت کی بشارت ہے طالب علم اور دیندار عالمون کے حق مین علم دین تفسیر و حدیث و فقہ ہے اور جو علم کہ تفسیر حدیث مین کام
آوے جیسے صرف و نحو وغیرہ اور جس سے مسلمانون کو فیض و ہدایت ہو وہ سب علم دین مین داخل ہے مگر نیت خالص ہونا چاہیے
ت اور جسکی ساتھ اوس کے عمل نے دیر لگائی تو اوسکی ساتھ اوسکا نسب کچھ شتابی نکریگا **ف** یعنے بدون نیک عمل کے ذات
کچھ کام نہ آویگی - مصرع - بندگی باید پسر زادگی منظور نیست **باب** روایة حدیث اهل الکتاب اہل
کتاب یعنی یہود و نصاری سے روایت کرنا کیسا ہے **عن** ابی نملة الانصاری انه بينما هو جالس عند رسول
الله صلى الله عليه وسلم وعنده رجل من اليهود مر بجنازة فقال يا محمد هل تتكلم هذه الجنازة فقال
النبي صلى الله عليه وسلم الله اعلم فقال اليهودي انها تتكلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما حدثكم اهل الكتاب فلا تصدقوهم ولا تكذبوهم وقولوا آمنا بالله ورسله فان كان باطلا
لم تصدقوه وان كان حقا لم تكذبوه **ترجمہ** ابونملہ انصاری جنکا نام عمار ہے یا عمرو یا عمارہ بن معاذ بن نعامہ
سے روایت ہے وہ بیٹھے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اوسوقت ایک یہودی بھی تہا اتنے مین ایک جنازہ گزرا
تو یہودی نے کہا یا محمد کیا یہ جنازہ بات کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے تب یہودی نے کہا
یہ بات کرتا ہے (مگر دنیا کے لوگ نہین سنتے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بات تمسے اہل کتاب کہین تم اون کو
نہ سچ کہو نہ جہوٹہ (کیونکہ دونون صورتون مین خوف ہے غلطی کا اگر جہوٹہ کہین اور وہ سچ ہو یا سچ کہین اور وہ جہوٹ ہو)
بلکہ یون کہو ایمان لائے ہم اللہ پر اور اوسکے رسولون پر اس صورت مین اگر وہ بات جہوٹ ہوگی تو تم نے اوسکو سچ نہین کہا
اور اگر سچ ہوگی تبھی تمنے اوسکو جہوٹ تہوڑی کہا (غرض ہر طرح سے گناہ سے محفوظ رہے) **عن** زید بن ثابت امرنی رسول
الله صلى الله عليه وسلم فتعلمت له كتاب يهود وقال اني والله ما آمن يهود على كتابي فتعلمته فلم يمر بي
الا نصف شهر حتى حذقته فكنت اكتب له اذا كتب واقرأ له اذا كتب اليه **ترجمہ** زید بن ثابت سے روایت
ہے مجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا یہودیون کی تحریر سیکہنے کا اور فرمایا قسم خدا کی مجھکو یہودیون پر بہروسا نہین کہ وہ
میری طرف سے درست لکھتے ہون زید نے کہا آدہ مہینہ نہین گذرا تہا کہ مین نے اون کی تحریر خوب سیکھ لی پھر جب آپ کچھ لکھنا چاہتے

تومین لکھہ دیتا اور جب کہین سے آپ پاس کوئی تحریر آتی تو مین اوسکو پڑھ دیتا **باب فی کتاب العلم** علم کی باتون کو لکھنا کیسا

ہی **عن** عبد اللہ بن عمرو قال کنت اکتب کل شئ اسمعه من رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ارید حفظه

فنهتنی قریش وقالوا تکتب کل شئ تسمعه ورسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بشر یتکلم فی الغضب والرضی فامسکت عن الکتاب

فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فاومی باصابعه الی فیه فقال اکتب فوالذی نفسی بیده

ما یخرج منه الا حق ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے مین جو حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتا اوس کو

لکھہ لیتا اپنی یاد کرنے کے لیے پھر قریش کے لوگون نے مجھے منع کیا لکھنے سے اور کہا تم ہر بات لکھہ لیتے ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم بشر ہین باتین کرتے ہین غصہ اور خوشی دونو حالتون مین یہہ سنکر مین نے لکھنا چھوڑ دیا پھر مین نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر کیا آپ نے انگلیون سے اپنے مونہہ کیطرف اشارہ کیا اور فرمایا لکھا کر قسم اوس ذات پاک کی جسکے ہاتھ

مین میری جان ہے نہین نکلتی اس منہ سے کوئی بات مگر سچی خواہ غصہ ہو یا خوشی ہو **عن** المطلب بن عبد اللہ بن حنطب

قال دخل زید بن ثابت علی معاویة فساله عن حدیث فامر انسانا یکتبه فقال له زید ان رسول اللہ

صلی اللہ علیه وسلم امرنا ان لا نکتب شیئا من حدیثه فمحاه ترجمہ مطلب بن عبد اللہ بن حنطب سے روایت ہے زید بن

ثابت معاویہ بن ابی سفیان پاس گئے اور اون سے ایک حدیث پوچھی پھر معاویہ نے حکم کیا ایک شخص کو اوس حدیث کے لکھنے کا

زید نے اون سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہم کو حدیث کے لکھنے سے اور مٹا دیا اوسکو جو لکھا گیا تہا (شاید اول

اسلام مین ہو جب بانی یاد رکھنا بہتر معلوم ہوا) **باب فی التشدید فی الکذب علی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم**

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا کتنا بڑا سخت گناہ ہے **عن** عبد اللہ بن الزبیر قال قلت للزبیر ما یمنعک

ان تحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کما یحدث عنه اصحابه فقال اما واللہ لقد کان لی منه وجه

ومنزلة ولکنی سمعته یقول من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار ترجمہ عبد اللہ بن زبیر سے روایت

ہے کہ زبیر سے مین نے پوچھا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کو کس لیے روایت نہین کرتے ہو مثل اور صحابہ کے انہون

نے کہا خبردار ہو قسم ہے خدا کی مجھہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک طرح کا تقرب تہا لیکن مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو کوئی جان بوجھہ کر قصداً میری پر جھوٹ باندہے اوسکو چاہیے اپنی جای دوزخ مین ٹھہرا لے اس

وجہ سے مین بہت احتیاط کرتا ہون نقل حدیث مین) **باب الکلام فی کتاب اللہ بغیر علم** اللہ کی کتاب مین بغیر سمجھی

بوجھی معنے لگانا کیسا ہے **عن** جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من قال فی کتاب اللہ عز وجل برایه فاصاب

فقد اخطأ ترجمہ جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ عز وجل کی کتاب - یعنی قرآن مجید مین

اپنی عقل سے کچھہ کہا اور ٹھیک ہی کہا تو خطا کیا (بلکہ صحابہ اور تابعین کی اور حدیث کی پیروی ضرور ہے) **باب**

تکریر الحدیث ایک ایک بات کو کئی کئی مرتبہ کہنا **عن** ابی سلام عن رجل خدم النبی صلی اللہ علیه وسلم ان النبی

صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا حدث حدیثا اعادہ ثلاث مرات ترجمہ ابو سلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ایک خادم سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سے باتین کرتے تو ایک ایک بات کو تین تین بار دوہرا کر سامع کو سمجہاتے
تاکہ بخوبی اوسکی سمجہہ مین آجاوے **باب** فی سرد الحدیث جلدی جلدی باتین کرنا اچہا نہیں ہے **عن** عروۃ قال جلس ابو ہریرۃ
الی جنب حجرۃ عائشۃ رضی اللہ عنہا وہی تصلی فجعل یقول اسمعی یا ربۃ الحجرۃ مرتین فلما قضت صلاتہا
قالت الا تعجب الی ہذا وحدیثہ ان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیحدث الحدیث لو شاء العاد
ان یحصیہ احصاہ ترجمہ عروہ سے روایت ہے کہ ابو ہریرہؓ حضرت عائشہ کے حجرے کے بازو بیٹھے وہ نماز پڑہ رہی تہین اور
یہ کہہ رہے تھے سنو اے حجرے والی دوبار نماز پڑہ کر انہون نے کہا تم کو تعجب نہین آتا ان پر اور ان کی بات پر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب کلام کرتے تو اوسکو اگر سننے والا گننا چاہتا تو آپ کی کلام کو گن سکتا۔ یعنے آپ ایسی صاف اور کہلی ہوئی باتین
کرتے کہ کوئی چاہے تو گن لیوے **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت لعروۃ الا یعجبک ابو ہریرۃ
جاء فجلس الی جنب حجرتی یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسمعنی ذالک وکنت اسبح فقام
قبل ان اقضی سبحتی ولو ادرکتہ لرددت علیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یسرد الحدیث
مثل سردکم ترجمہ عروہ سے روایت ہے حضرت عائشہ نے اوس سے کہا کیا تمکو تعجب نہین آتا ابو ہریرہ پر وہ آئے اور میرے
حجرے کی ایکجانب بیٹھے ہیں اور حدیث بیان کرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے سنانیکو مین نماز پڑہ رہی
تھی جبتک مین نماز پوری کرون وہ کہڑے ہو کر چلدیے اگر مین انکو پاتی تو یہ کہتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری
طرح تر تر باتین نہین کرتے تھے بلکہ نہایت نرمی اور آہستگی سے ہر ہر لفظ کو جدا کرکے باتین فرماتے تہے تاکہ سب سننے والے
سمجہہ جاوین **باب** التوقی فی الفتیا فتوی دینے مین بڑی احتیاط کرنا چاہیے **عن** معاویۃ ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم نہی عن الغلوطات ترجمہ معاویہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغالطہ دینے سے منع کیا ہے
عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من افتی بغیر علم کان اثمہ علی من افتاہ زاد
سلیمان المہری فی حدیثہ ومن اشار علی اخیہ بامر یعلم ان الرشد فی غیرہ فقد خانہ وہذا لفظ
سلیمان ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بغیر علم کے فتوی دیا گیا تو اوسکا گناہ اوسپر ہوگا
جس نے اوسکو فتوی دیا سلیمان مہری نے اپنی روایت مین اتنا زیادہ کیا اور جس نے اپنے بہائی کو جان بوجہکر اوسکی نقصان کا مشورہ
دیا تو مقرر اوس نے خیانت کی یعنی امانت اور خیر خواہی کے خلاف کیا **باب** کراہیۃ منع العلم علم کی بات چہپانا بڑا گناہ
ہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سئل عن علم فکتمہ الجمہ اللہ بلجام من نار یوم القیمۃ
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی علم دین کا مسئلہ پوچہا گیا اور جان بوجہکر اس مسئلے کو نہ
بتایا تو قیامت کے دن وہ شخص آگ کی لگام دیا جاویگا **باب** فی فضل نشر العلم علم پہیلانے اور مشہور کرنے کی فضیلت **عن**

ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسمعون ویسمع منکم ویسمع ممن یسمع منکم ترجمہ ابن عباس
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھ سے سنتے ہو علم کو اور لوگ تم سے سنینگے پھر جن لوگوں نے تم سے سنا ہے اون سے
اور لوگ سنینگے یعنے حدیث اور قرآن کو عن زید بن ثابت قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول نضر اللہ
امرا سمع منا حدیثا فحفظہ حتی یبلغہ فرب حامل الفقہ الی من ھو افقہ منہ ورب حامل الفقہ لیس بفقیہ
ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اللہ تعالی اوس شخص کو تروتازہ رکھے
جس نے میری بات سنکر یاد رکھا اور اوسکو پہونچا دیا یعنے دوسرے لوگوں کو بھی سنا دیا کیونکہ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو سمجھ کے
بات اپنے سے زیادہ سمجھدار کو سناوینگے ف یعنی جیسے حضرت سے سنا ہووے اوسکو بجنسہ ویسا ہی سنا دیوے علم والا حضرت کی کلام
سے اپنی فہم کے لائق مسئلہ نکال لیویگا اور جو کوئی خطا کریگا تو اصل کلام حضرت کا باقی رہیگا اوس سے دوسرا علم والا سمجھ لیوی گا
غرضکہ حضرت کا کلام پاک لفظ بلفظ نگاہ رکھنا چاہیے اور بجنسہ ادا کرنا چاہیے کیونکہ بہت لوگ ایسے ہیں کہ اونکی فہم وسمجھ اوس سے بہتر
ہے جس سے سنا ت اور بہت سے فقہ کے اٹھانیوالے ایسے ہیں کہ وہ فقیہ نہیں ہیں یعنے خود سمجھدار نہیں ہیں مگر اون کو نقل کرنا
چاہیے عن سھل بن سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال واللہ لان یھدی بھداک رجل واحد خیر
لک من حمر النعم ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم اگر تیری رہنمائی سے اللہ جل جلالہ ایک
آدمی کو ہدایت دیوے تو وہ بہتر ہے تیرے واسطے سرخ اونٹوں سے کہ جو بہت قیمتی اور عزیز ہوتے ہیں) باب الحدیث عن بنی
اسرائیل بنی اسرائیل سے روایت کرنیکی اجازت عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثوا عن
بنی اسرائیل ولا حرج ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل سے حدیث بیان کرو اسکی
اسمیں کچھ گناہ نہیں ہے ف یعنی اگر اون سے سند صحیح کے ساتھ کوئی بات کام کی سن لو یا اونکے دین کا حال دریافت کرنیکو لیے
سن لو تو کچھ گناہ نہیں سب کا مدار نیت سے علاقہ رکھتے ہیں مثلاً حضرت کی نبوت کا ذکر اگر اون کی کتاب سے دریافت کر لینگے تو اہل
کتاب کو کس طرح سے مہر لادینگے عن عبد اللہ بن عمرو قال کان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحدثنا عن بنی اسرائیل
حتی یصبح ما یقوم الا الی عظم صلاۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے بنی اسرائیل کی
باتیں اسقدر کرتے کہ فجر ہو جاتی پھر نہیں اوٹھتے مگر نماز کے خیال سے (یعنی نماز ادا کرنیکے لیے) باب فی طلب العلم لغیر
اللہ تعالی جو شخص علم دین کو خالص اللہ حاصل نکرے بلکہ اور غرض سے اوسکی برائی کا بیان عن ابی ھریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تعلم علما مما یبتغی بہ وجہ اللہ عز وجل لا یتعلمہ الا لیصیب بہ عرضا
من الدنیا لم یجد عرف الجنۃ یوم القیامۃ یعنی ریحھا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جسنے اللہ جل جلالہ کی رضامندی کے علم کو (یعنے دین کے) دنیا کے غرض سے سیکھا قیامت کے دن اوسکو جنت کی بو بھی نہ
لگیگی باب فی القصص قصے اور حکایتیں بیان کرنا کیسا ہے عن عوف بن مالک الاشجعی قال سمعت رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یقص الا امیر او مامور او مختال ترجمہ عوف بن مالک الاشجعی سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے جو آپ فرماتے تھے قصے اور حکایتین (وعظ مین) وہ کہیگا جو حاکم ہو یا محکوم ہو یعنے حاکم
اوسکو حکم کرے اسطرح کے وعظ کہنیکا) یا مکار فریبی ہو یعنے دنیا کے کمانے کے لیئے خواہ نخواہ بے سند باتین اور موضوع
حدیثین جھوٹے سچے قصے وعظ مین بیان کرے جیسے اس زمانے کی عادت ہے واعظون کی عن ابی سعید الخدری قال جلست
فی عصابۃ من ضعفاء المھاجرین وان بعضھم لیستتر ببعض من العری وقاری یقرا علینا اذ جاء
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام علینا فلما قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکت القاری فسلم ثم
قال ما کنتم تصنعون قلنا یا رسول اللہ انہ کان قاری لنا یقرا علینا فکنا نستمع الی کتاب اللہ تعالی قال
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحمد للہ الذی جعل من امتی من امرت ان اصبر نفسی معھم قال
فجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسطنا لیعدل بنفسہ فینا ثم قال بیدہ ھکذا فتحلقوا وبرزت
وجوھھم لہ قال فما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرف منھم احدا غیری فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ابشروا یا معشر صعالیک المھاجرین بالنور التام یوم القیامۃ تدخلون الجنۃ
قبل اغنیاء الناس بنصف یوم وذلک خمسمائۃ سنۃ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ مین غریب
مہاجرین کی جماعتمین جا بیٹھا اور برہنگی کے سبب سے اون مین بعض بعض سے پردہ کرتا تھا (یعنی غربت سے اسقدر اونکو کم میسر
تھا جو کما حقہ ستر پوشی کرتے) اور ایک قاری ہمارے بیچ مین قرآن پڑہ رہا تھا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دفعتہ تشریف
لائے اور ہمارے روبرو کھڑے ہو گئے پھر جب کہ آپ کھڑے ہوے تو قاری قرآن پڑہنے سے چپ ہو رہا پھر آپنے ہمسے سلام
کیا (یہان سے معلوم ہوا کہ قرآن پڑہنے والے پر سلام کرنا نہ چاہیئے) اور پوچھا کہ تم کیا کرتے تھے ہمنے عرض کیا کہ اللہ
جل جلالہ کی کتاب کو سنرہے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا سب تعریف اللہ ہی کو ثابت ہے جسنے میری امت مین ایسے لوگون کو پیدا
کیا کہ مجھے بھی اونکے ساتھ صبر کرنیکا ہوا (اسمین اشارہ ہے اس آیت کیطرف واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم)
راوی کہتا ہے کہ پھر آپ ہماری جماعت کے بیچون بیچ اپنی ذات مبارک سے آبیٹھے جماعت کے برابر کرنے کے لیے (یعنے اپنی تمیز
ہٹیہے کہ ہر شخص سے فاصلہ برابر تہا اور بعضون نے کہا کہ سب سے برابر یعنی حضرت مین اور دوسرون مین امتیاز باقی نرہی آپ اسطرح
سے جماعت مین ملگئے) پھر آپنے اپنے دست مبارک سے حلقہ ہو کر بیٹھنے کا اشارہ فرمایا سو سب حلقہ ہو گئے اور آپکی طرف سبکے چہرے
ظاہر ہوئے ابو سعید خدری نے کہا مین جانتا ہون رسول اللہ صلعم نے اون مین کسی کو نہ پہچانا سوا میرے پھر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فقراء مہاجرین کی جماعت خوش ہو جاؤ قیامت کے دن تم تونگرون سے آدہے دن پہلے نور کامل کے ساتھ
بہشت مین جاؤگے اور وہ آدہا دن بھی پانسو برس کا ہوگا ف یہان سے معلوم ہوا کہ ایسے فقرا کا مرتبہ اغنیا سے زیادہ ہوگا اور
قیامت کے دن کے طول مین جو خلاف آیات واحادیث مین ہے سو لوگون کے اختلاف حال پر محمول ہے یعنی جتنی جسپر سختی ہوگی

اوسکو قیامت کا دن اوتنا ہی لانبا معلوم ہوگا اور جسپر جسقدر تکلیف کم معلوم ہوگی اوسی اوتنا ہی کم معلوم ہوگا عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان اقعد مع قوم یذکرون اللہ تعالی من صلاۃ الغداۃ حتے تطلع الشمس احب الی من ان اعتق اربعۃ من ولد اسمٰعیل ولان اقعد مع قوم یذکرون اللہ من صلاۃ العصر الی ان تغرب الشمس احب الی من ان اعتق اربعۃ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقرر اگر مین اوس قوم کے ساتھ بیٹھون جو فجر کی نماز سے آفتاب نکلنے تک اللہ تعالی کا ذکر کیا کرتے ہین تو مجھے بہت پیارا ہی (یعنی اسقدر ذکر کرنا) اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد مین سے چار غلام آزاد کردینے سے بھی اور مقرر مین اگر اوس قوم کے ساتھ بیٹھون جو عصر کی نماز سے آفتاب ڈوبنے تک اللہ تعالے کا ذکر کرتے ہین تو مجھے بہت پیارا ہی چار غلام آزاد کرنیسے ف اللہ تعالی کی ذکر کی فضیلت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسمٰعیل کے اولاد سے چار بردہ آزاد کرنے سے بھی اسکو عزیز فرمایا عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرا علی سورۃ النساء قال قلت اقرا علیک وعلیک انزل قال انی احب ان اسمعہ من غیری قال فقرات علیہ حتی اذا انتہیت الی قولہ فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید الآیۃ فرفعت راسی فاذا اعیناہ تہملان ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے روبرو سورۃ نساء پڑھنے کو فرمایا مین نے عرض کیا آپ پر تو قرآن ہی اوترتا ہے پھر مین کیا پڑھون آپنے فرمایا مجھے اوسے سننا بہت پیارا معلوم ہوتا ہی پھر مین نے آپکے روبرو پڑھا یہانتک کہ جب مین اس آیت پر پہونچا فکیف اذا جئنا من کل امۃ پھر کیسا ہوگا جب لاوینگے ہم ہر امت سی ایک گواہ آخر آیت تک پھر مین نے اپنا سر جو اوٹھایا تو حضرت کی چشم مبارک سے آنسو جاری تھی (اس خیال سے کہ مجھے بھی اپنی امت کا گواہ ہونا ہوگا اور معلوم نہین کہ میری امت کیسے عمل کرے +

اخر کتاب العلم

اللہ کے فضل سے تمام ہوئی کتاب علم کی اسی طرح اللہ تعالی ساری کتاب کو تمام کرادے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب الاشربۃ

شروع ہوتی ہی اللہ کے نام سی جو مہربان ہی بڑی رحم والا کتاب شرابون کی باب فی تحریم الخمر خمر (یعنی شراب) کے حرام ہونیکا بیان عن عمر قال نزل تحریم الخمر یوم نزل وھی من خمسۃ اشیاء من العنب والتمر والعسل والحنطۃ والشعیر والخمر ما خامر العقل وثلاث وددت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یفارقنا حتی یعہد الینا فیہن عہدا ننتہی الیہ الجد والکلالۃ وابواب من ابواب الربا ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہی شراب کی حرمت مین جب آیت اوتری اوسوقت پانچ چیز سے شراب بنتی تھی۔ انگور۔ اور کھجور۔ اور شہد اور گیہون۔ اور جو۔ کی اور جو عقل کو زائل کرے وہ شراب ہے ف اس پہلی عبارت سی معلوم ہوتا ہی کہ شراب انہین پانچ چیز پر موقوف نہین بلکہ انکے سوا اور چیز سے بھی ہوتی ہی جس کے پینے سے عقل جاتی رہے ف اور مین چاہتا تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین

جدا نہ ہون جبتک تین باتون کا حال ہم سے اچھی طرح بیان نہ کرین ایک تو دادا کا حصہ دوسری کلالہ کا حال تیسری چند مقامات ربا (یعنی سود کے) جنمین آخر تک شک رہ گیا اور مجتہدین نے بہت اختلاف کیا عن عمر بن الخطاب قال لما نزل تحریم الخمر قال عمر اللھم بین لنا فی الخمر بیانا شافیا فنزلت الاٰیۃ التی فی البقرۃ یسئلونک عن الخمر والمیسر قل فیہما اثم کبیر قال فدعی عمر فقرئت علیہ قال اللھم بین لنا فی الخمر بیانا شفاء فنزلت الاٰیۃ التی فی النساء یایہا الذین اٰمنوا لاتقربوا الصلوۃ وانتم سکارےٰ فکان منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیم الصلوۃ ینادی الا لایقربن الصلوۃ سکران فدعی عمر فقرئت علیہ فقال اللھم بین لنا فی الخمر بیانا شفاء فنزلت ہذہ الاٰیۃ فھل انتم منتہون قال عمر انتہینا **ترجمہ** حضرت عمر بن خطاب سے روایت ہے جب شراب کی حرمت اتری تو انہون نے کہا یا اللہ شراب کے باب مین ہم کو صاف صاف حکم بیان کر دے جب وہ آیت اتری جو سورۂ بقرہ مین ہے یسئلونک عن الخمر والمیسر یعنے پوچھتے مین تجھسے شراب اور جوئی کا حال تو کہہ دونون بڑے گناہ مین اور لوگون کو فائدہ بھی ہے اون مین لیکن گناہ اونکا اون کے فائدہ سے زیادہ ہے تو حضرت عمر بلائے گئے اور یہ آیت اونکو سنائی گئی انہون نے کہا یا اللہ شراب کے باب مین ہمکو صاف صاف حکم بیان کر دے تب وہ آیت اتری جو سورۂ نسا مین ہے یا ایہا الذین آمنوا لاتقربوا الصلوۃ الاٰیۃ ای ایمان والو مت نزدیک ہو نماز کے جب تم نشے مین ہو پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی پکارتا پھرتا تہا جب نماز کی تکبیر ہوتے دیکہو کوئی نشے کیحالت مین نماز مین شریک نہ ہو پہر حضرت عمر بلائے گئے اور اون کو یہ آیت سنائی گئی انہون نے کہا یا اللہ شراب کے باب مین ہم کو صاف صاف حکم بیان کر دے تب یہ آیت اتری انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام الاٰیۃ اسکی اخیر مین یہ ہے کہ ابھی تم باز آتے ہو یا نہین تب حضرت عمر نے کہا ہم باز آئی (شراب اور جوئے سے) عن علی علیہ السلام ان رجلا من الانصار دعاہ وعبد الرحمن بن عوف فسقاہما قبل ان تحرم الخمر فامہم علی فی المغرب فقرا قل یا ایہا الکفرون فخلط فیہا فنزلت لاتقربوا الصلوۃ وانتم سکارےٰ حتی تعلموا ما تقولون **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے اون کو ایک شخص انصاری نے بلا بھیجا اور عبد الرحمن بن عوف کو اور دونون کو شراب پلایا اُس وقت تک شراب حرام نہین ہوا تہا پہر حضرت علی نے امامت کی اون لوگون کی مغرب کی نماز مین اور قل یا ایہا الکافرون پڑھا معلوم نہین کیا گڑبڑ کر گئے (بعضون نے کہا بھول گئی بعضون نے کہا لا کا لفظ چھوٹ گئے) تب یہ آیت اتری لاتقربوا الصلوۃ وانتم سکاری مت نزدیک جاؤ نماز کے جب تم نشے مین ہو یہانتک کہ جو منہ سے کہو اسکو سمجھو لگو عن ابن عباس یا ایہا الذین اٰمنوا لاتقربوا الصلوۃ وانتم سکاریٰ ویسئلونک عن الخمر والمیسر قل فیہما اثم کبیر ومنافع للناس نسختہا فی المائدۃ انما الخمر والمیسر والانصاب الاٰیۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے یہ دو آیتین۔ یا ایہا الذین اٰمنوا لاتقربوا الصلوۃ وانتم سکاری۔ اور۔ یسئلونک عن الخمر والمیسر جن سے شراب کی حرمت ثابت نہین ہوتی منسوخ ہوگئین اوس آیت سے جو سورۂ مائدہ مین ہے انما الخمر والمیسر الاٰیۃ سے یعنی شراب اور جوا وغیرہ ناپاکی ہین شیطان کے کام سو اسی تو پرہیز کرو اوس سے تاکہ تم نجات پاؤ جہنم کے

غذا بنے) **عن** انس کنت ساقی القوم حیث حرمت الخمر فی منزل ابی طلحۃ وما شرابنا یومئذ الا الفضیخ
فدخل علینا رجل فقال ان الخمر قد حرمت ونادی منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا ھذا منادی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** انس سے روایت ہی جب شراب حرام ہوا تو اوسوقت میں ساقی تھا لوگونکا ابوطلحہ کے مکان
مین اوسوقت ہمارا شراب بھی تہا کہجور کا ایک شخص ہمارے پاس آیا اور بولا شراب حرام ہوگیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
منادی نے پکارا ہم لوگون نے کہا یہہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی ہی (اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ شراب انگور سے
خاص نہین ہے) **باب** العنب یعصر للخمر کوئی شخص انگور کو نچوڑے شراب بنانے کے لیے **عن** ابن عمر یقول قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ الخمر وشاربھا وساقیھا وبائعھا ومبتاعھا وعاصرھا ومعتصرھا
وحاملھا والمحمولۃ الیہ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ کی لعنت ہی شراب پر اور اسکے
پینے والے پر اور پلانے والے پر اور اوس کے بیچنے اور خریدنیوالے پر اور اوس کے نچوڑ نے والے پر اور نچوڑ نیوالے پر اور اوٹہانیوالے پر اور جسکی لیے
اوٹہایا جاوے **باب** فی الخمر تخلل شراب کا سرکہ بنانا درست نہین ہے **عن** انس بن مالک ان ابا طلحۃ سال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم عن ایتام ورثوا خمرا قال اھرقھا قال فلا اجعلھا خلا قال لا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت
ہی ابوطلحہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یتیمونکے باب مین جنہون نے میراث مین شراب کو پایا تہا آپنے فرمایا کہ اسکو
بہا دی پھر عرض کیا کہ اوسکا سرکہ بنا لون تو آپ نے فرمایا سرکہ بھی مت بنا **باب** الخمر مما ھو شراب کن کن چیزون سے
بنتا ہے **عن** نعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من العنب خمرا وان من التمر خمرا وان
من العسل خمرا وان من البر خمرا وان من الشعیر خمرا **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا شراب انگور سے بنتا ہی اور کہجور سے اور شہد سے اور گیہون سے اور جو سے **ف** اکثر انہین چیزون سے شراب بنتا تہا اسواسطے
انکا ذکر فرمایا دگرنہ کچہ انہین چیزون پر منحصر نہین بلکہ اور چیزون سے بہی شراب بنتا ہی **عن** نعمان بن بشیر قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الخمر من العصیر والزبیب والتمر والحنطۃ والشعیر والذرۃ وانی
انھاکم عن کل مسکر **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی آپ فرماتے
تہے شراب انگور کے شیرہ سے ہوتا ہے اور سوکھی انگور سے اور کہجور سے اور گیہون سے اور جو سے اور کنگنی سے اور مین تمکو منع کرتا
ہون ہر ایک نشہ کی چیز سے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الخمر من ھاتین الشجرتین
النخلۃ والعنبۃ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب ان دو درختون سے بنتا ہے خرمی اور
انگور سے **باب** النھی عن المسکر ہر نشہ لانیوالے چیز سے ممانعت کا بیان **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کل مسکر خمر وکل مسکر حرام ومن مات وھو یشرب الخمر یدمنھا لم یشربھا فی الآخرۃ **ترجمہ** ابن عمر
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک نشہ دار چیز شراب ہے اور سب نشے والی چیزین حرام ہین اور جو

شخص سدا شراب پیتا رہا اور اوسی حالت پر مر گیا تو وہ آخرت مین بہشت کی شراب نہ پیویگا **ف** اس حدیث سے صاف
معلوم ہوا کہ جو چیز سست کردی اور نشہ لاوی وہ شراب ہے اور حرام ہے پھر وہ خواہ انگور سے بنے خواہ کہجور سے خواہ منقی یا شہد
یا گیہون یا جوار یا باجرہ یا جو سے یا درخت کا عرق ہو جیسی تاڑی اور سیندہی یا کوئی گہاس ہو جیسی بہنگ وغیرہ قلیل او
کثیر اوسکا سب حرام ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور امام محمد اور محدثین کا ہر چند امام اعظم کے نزدیک
نجس اور حرام شراب وہی ہے جو شیرہ انگور سے بنے اور جوش مارکر گاڑہی ہوکر جہاگ لاوے اور جو اور چیزون سے بنے جیسے گیہون جو جوار
انجیر سے اوسکا پینا اسقدر درست ہے جس سے نشہ نہ ہو لیکن یہ قول امام اعظم کا ضعیف اور مرجوح ہے از روی لغت اور از روے
احادیث دونون کے کیونکہ اہل لغت کے نزدیک خمر عام ہے شامل ہے ہر اوس چیز کو جو عقل زائل کرے اور احادیث صحیحہ مین
وارد ہے کہ ہر مسکر خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے جیسا آگے آویگا شاید امام ابو حنیفہ کو وے حدیثین نہ پہونچی ہونگے **عن** ابن عباس عن

النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل مخمر خمر و کل مسکر حرام و من شرب مسکرا بخست صلاتہ اربعین
صباحا فان تاب تاب اللہ علیہ فان عاد الرابعة کان حقا علی اللہ ان یسقیہ من طینة الخبال قیل وما
طینة الخبال یا رسول اللہ ص قال صدید اہل النار و من سقاہ صغیرا لا یعرف حلالہ من حرامہ
کان حقا علی اللہ ان یسقیہ من طینة الخبال **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہر ایک عقل بگاڑنیوالا شراب ہے اور ہر ایک نشہ دار چیز حرام ہے اور جس نے نشے دار چیز پی تو گہٹ جاوینگے چالیس دن کے نمازین
اوسکی **ف** غضب شرابی کی باوجود ہونے افضل عبادت بدن کے ضائع ہو جاوے تو اوسکی اور عبادتون کا پہر کیا حال ہوگا **ت**
پہر اگر اوس نے توبہ کر لیا تو اللہ تعالے اوسکے توبہ کو قبول فرمادیگا اور اگر وہ اسیطرح چوتہی بار تک پیتا رہا تو اللہ تعالی پر حق ہے جو اوسکو
طینة الخبال پلاوے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ طینة الخبال کیا مراد ہے آپ نے فرمایا طینة الخبال جہنمیون کی پیپ ہے پہر آپ
نے فرمایا جو شخص کسے کم سن لڑکے کو جسکو حلال حرام کی تمیز نہ ہو شراب پلادی تو اللہ کو ضرور ہوگا کہ اوسکو جہنمیون کی پیپ پلاوے
اس سے معلوم ہوا کہ جو تہی بار جو شراب پیے اوسکا گناہ معاف ہونا دشوار ہے چنانچہ دوسری حدیث مین ہے کہ پہر اللہ معاف نہ
کریگا **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام
ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بہت سے چیز نشہ لاتی ہے وہ تہوڑی سی بہی حرام ہے
عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن البتع فقال کل شراب اسکر
فهو حرام **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسینے پوچہا بتع یعنی شہد کی شراب کا
حکم آپنے فرمایا جو شراب نشہ کرے وہ حرام ہے **ف** وہی خمر ہے قلیل ہو یا کثیر جیسے دوسری حدیث مین ہے انگور کی ہو یا کہجور کے
یا شہد کی یا گیہون کی یا جو کی یا انجیر کی سب کو خمر کہتے ہین کیونکہ خمر مشتق ہے مخامرت سے جسکے معنے چہپانے کے ہین پس جسمین نشہ ہو
عقل چہپ جاوے وہ خمر کہی جاویگی یہی صحیح ہے اہل لغت کے نزدیک اور حضرت عمر نے بہی ایسا ہی کہا ہے اور احادیث صحیحہ
مبہم

اسپر دال ہین کہ خمر انگور سے خاص نہین ہے بلکہ شہد اور گیہون اور جو کی شراب کو بھی خمر کہتے ہین اور مدینہ مین جب حرمت خمر کی اتری تو اوس زمانے مین انگور کی شراب رائج نہ تھی صرف کھجور کی مستعمل تھی اسیواسطے ائمہ ثلاثہ اور محمد بن الحسن اور جمہور علماء اسطرف گئے ہین کہ جو شراب نشہ کرے وہ حرام ہے اور اوسکا قلیل ہو یا کثیر وہ بالکل حرام ہے صرف ابو حنیفہ سے یہ منقول ہے کہ خمر خاص ہے انگور سے اور باقی شرابین اسقدر حلال ہین جس سے نشہ نہ ہو البتہ اتنا پینا کہ نشہ ہو جاوے حرام ہے مگر دلیل ابو حنیفہ کے از روی لغت اور از روی حادیث دونون طرح سے ضعیف ہے اور قابل اعتماد نہین ہے۔ اور صاحب ہدایہ نے جو اتفاق اہل لغت کا خمر کے خاص ہونے پر انگور سے بیان کیا ہے بالکل غلط ہے بڑی دلیل حنفیہ کے حدیث ابن عباس ہے جسکو نسائی نے مرفوعا روایت کیا ہے خمر قلیل و کثیر حرام ہے اور باقی شرابون مین سے سکر حرام ہے اول تو یہ حدیث مختلف فیہ ہے اوسکی وصل اور انقطاع مین دوسرے الفاظ بھی اس کے محتمل ہین تو دوسری احادیث صحیحہ متعددہ کے معارض کیونکر ہو سکتی ہے **عن** الزہری بہذا الحدیث باسناده و زاد و البتع نبیذ العسل کان اہل الیمن یشربونہ قال ابو داؤد سمعت احمد بن حنبل یقول لا الہ الا اللہ ما کان اثبتہ ما کان فیہم مثلہ یعنی فی اہل حمص یعنی الجرشی **ترجمہ** دوسری روایت بھی ابن شہاب زہری سے ایسی ہی ہے اتنا زیادہ ہے کہ بتع شہد کے شراب کو کہتے ہین راوی نے کہا کہ یمن کے لوگ اس شراب کو پیا کرتے تھے اس حدیث کو ابو داؤد نے یزید بن عبد ربہ جرجسی سے نقل کیا امام احمد نے کہا لا الہ الا اللہ کیسا معتبر شخص تھا اور کہا کہ حمص (ایک شہر کا نام ہے) والون مین کوئی جرجسی کے مثل نہ تھا (یعنے وثوق اور اعتبار مین) **عن** دیلم الحمیری قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انا بارض باردۃ نعالج فیہا عملا شدیدا وانا نتخذ شرابا من ہذا القمح نتقوی بہ علی اعمالنا وعلی برد بلادنا قال ہل یسکر قلت نعم قال فاجتنبوہ قال قلت فان الناس غیر تارکیہ قال فان لم یترکوہ فقاتلوہم **ترجمہ** دیلم حمیری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے پوچھا یا رسول اللہ ہم سرد زمین مین رہتے ہین (یعنے ہمارا ملک بہت ٹھنڈا ہے) اور اوسمین محنت و مشقت کے کام کیا کرتے ہین اور ہم اپنے حصول طاقت اور دفع سردی کے لیے جو ہمارے شہرون مین پڑتی ہے اس قسم کی گیہون کی شراب بنایا کرتے ہین آپنے فرمایا بہلا نشہ کرتی ہے وہ شراب مینے عرض کیا ہان (یعنی کرتی ہے) پھر آپنے فرمایا کہ اوس سے بچو مین نے عرض کیا لوگ تو کچہ اوسکو چھوڑنیوالے نہین آپنے فرمایا اگر اوسکو نہ چھوڑین تو اونسے لڑو (کیونکہ وہ کفر کی بات پر اڑتے ہین ایسون سے جہاد کرنا چاہیے) **عن** ابی موسی قال سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن شراب من العسل فقال ذاک البتع قلت وینتبذون من الشعیر والذرۃ فقال ذاک المزر ثم قال اخبر قومک ان کل مسکر حرام **ترجمہ** ابو موسے سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شہد کی شراب کا مسئلہ پوچھا تو آپنے فرمایا شہد کی شراب بتع ہے مین نے کہا جو اور جوار سے بھی شراب بنتا ہے آپنے فرمایا ہان جسکو مزر کہتے ہین تم اپنی قوم کو خبر کر دو کہ ہر نشہ کرنیوالی چیز حرام ہے (خواہ قلیل ہو یا کثیر اور تمباکو مفتر ہے نہ مسکر اسکی حلت اور حرمت مین اختلاف ہے اور راجح کراہت ہے واللہ اعلم) **عن** عبد اللہ بن عمرو ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی

عن الخمر والميسر والكوبة والغبيراء وقال كل مسكر حرام ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے منع فرمایا ہے شراب اور جوئے سے اور کوبہ اور غبیرا سے **ف** کوبہ اوس باجے کو کہتے ہیں جو دونوں طرف سے منڈھا ہوتا ہے جیسے ڈھولک
مردنگ وغیرہ اس حدیث سے معلوم ہوا ایسے شراب اور نشہ کی چیز جیسے بھنگ تاڑی سینڈھی وغیرہ حرام ہے ویسے ہی ڈھولک کے
قسم کا باجا بجانا اور سننا بھی حرام ہے ۔ اور غبیرا جوار کی شراب کو کہتے ہیں **ت** اور فرمایا ہر ایک نشہ دار چیز حرام ہے **عن**
ام سلمة قالت نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كل مسكر ومفتر ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے منع فرمایا ہے ہر ایک نشہ دار چیز سے اور مفتر یعنی سستی لانیوالی چیز سے **عن** عائشة رضي الله عنها قالت سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كل مسكر حرام وما اسكر منه الفرق فملء الكف منه حرام ترجمہ ام
المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ ہر ایک نشہ لانیوالی چیز
حرام ہے اور جو چیز فرق بھر کر نشہ لاتی ہے اوسکا ایک چلو بھی حرام ہے

باب في الداذي

(داذی ایک قسم کی
شراب ہے) اوسکی حرمت کا بیان **عن** مالك بن ابي مريم قال دخل علينا عبد الرحمن بن غنم فتذاكرنا الطلاء
فقال حدثني ابو مالك الاشعري انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ليشربن ناس من امتي الخمر
يسمونها بغير اسمها ترجمہ مالک بن ابی مریم سے روایت ہے عبد الرحمن بن غنم ہمارے پاس آئے تو ہم نے ذکر کیا طلاء کا
(طلاء انگور کا شیرہ جسکے دو حصے پکا کر خشک کر دیے جاویں اور ایک حصہ رہ جاوے) عبد الرحمن نے کہا کہ ابو مالک اشعری نے
مجھسے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے مقرر میری امت کے بعض لوگ شراب
پیوینگے اور اوسکا نام کچھ اور رکھ لینگے **ف** یعنی جیسے اس زمانے کے لوگ تاڑی وغیرہ پیتے ہیں اور اوسکو شراب نہیں جانتے
حالانکہ جو نشہ لانیوالی چیز ہے وہ خمر ہے **عن** ابن عمر وابن عباس قالا نشهد ان رسول الله صلى الله عليه و
سلم نهى عن الدباء والحنتم والمزفت والنقير ترجمہ ابن عمر اور ابن عباس دونوں سے روایت ہے ہم گواہی دیتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے استعمال کرنے سے کدو کے تونبے اور سبز لاکھی برتن سے اور رال لگے ہوئے مرتبان سے اور لکڑی
کے برتن سے **عن** سعيد بن جبير قال سمعت عبد الله بن عمر يقول حرم رسول الله صلى الله عليه وسلم
نبيذ الجر فدخلت على ابن عباس فقلت اما تسمع ما يقول ابن عمر قال وما ذاك قال حرم رسول الله صلى
الله عليه وسلم نبيذ الجر قال صدق حرم رسول الله صلى الله عليه وسلم نبيذ الجر قلت ما الجر قال كل شيء يصنع
من مدر ترجمہ سعید بن جبیر نے کہا عبد اللہ بن عمر نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا ہے جو نبیذ جر میں
بنایا جاوے تو میں ابن عباس پاس گیا اور ان سے کہا تم نے سنا عبد اللہ بن عمر کیا کہتے ہیں انہوں نے پوچھا کیا میں نے کہا وہ کہتے ہیں جر کا
نبیذ حرام ہے ابن عباس نے کہا سچ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا جر کی نبیذ کو میں نے کہا جر کیا چیز ہے انہوں
نے کہا جو برتن مٹی سے بنایا جاوے **عن** ابن عباس قدم وفد عبد القيس على رسول الله صلى الله عليه وسلم

فقالوا یا رسول الله انا هذا الحی من ربیعة قد حال بیننا وبینك كفار مضر ولیس نخلص الیك الا

فی شهر حرام فمرنا بشیء ناخذ به وندعوا الیه من وراءنا قال آمركم باربع وانهاكم عن اربع الایمان

بالله شهادة ان لا اله الا الله وعقد بیده واحدة وقال مسدد الایمان بالله ثم فسرها لهم شهادة

ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله واقام الصلاة وایتاء الزكاة وان تؤدوا الخمس مما غنمتم

وانهاكم عن الدباء والحنتم والمزفت والنقیر **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پاس عبد القیس کے لوگ آئے اور اونہون نے آپ سی عرض کیا یا رسول اللہ ہم ایک قبیلہ ہین ربیعہ کے اور ہمارے اور آپ کے بیچ

مین مضر کے کفار مین تو ہم نہین پہونچ سکتے آپ تک مگر حرام مہینون مین (یعنے ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم اور رجب مین)

اسلیے حکم فرمایئے ہم کو اوس چیز کا کہ ہم خود اوسپر عمل کرین اور اپنے اودہر جو لوگ رہتے ہین اونکو بھی اوسپر عمل کرنے کیلیے کہین

آپ نے فرمایا مین تم کو چار باتون کا حکم کرتا ہون اور چار چیزون سی منع کرتا ہون (جنکا حکم کرتا ہون وہ یہ ہین) ایمان لانا

اللہ پر یعنے گواہی دینا اسبات کی کہ نہین کوئی سچا معبود سوا اللہ کے اور آپنے ایک کیطرف اشارہ کیا ہاتھ سے اور گواہی دینا

اسبات کی کہ محمد بھیجے ہوئے ہین اور قائم کرنا نماز کو اور دینا زکوۃ کا اور مال غنیمت مین سے پانچوان حصہ ادا کرنا اور منع کرتا ہون

مین تم کو چار باسنون کے استعمال کرنیسے۔ تونبے کدو کے۔ اور لاکھی برتن۔ اور رال لگی ہوئی برتن۔ اور چوبی برتن

ف یہ ممانعت اوائل اسلام مین تھی جب شراب نیا نیا حرام ہوا تو شراب کے برتنونکا بھی استعمال منع ہوا تاکہ شراب کا خیال

بھی نہ رہے پھر آپ نے فرمایا کہ برتنون سی کیا ہوتا ہے اور سب طرح کے برتنونکا استعمال درست کر دیا گیا **عن** ابی هریرة ان

رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لوفد عبد القیس انهاكم عن النقیر والمقیر والحنتم والدباء و

المزادة المجبوبة ولكن اشرب فی سقائك واوكه **ترجمہ** ابوہریرہ رض سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عبد القیس کے لوگون کو منع کیا چوبی برتن سی جو درخت کی جڑ سے بنتا ہی اور قیر لگی ہوئی برتن سے (یعنی روغنی) اور لاکھی اور کدو کے

تونبے اور کٹی ہوئی مشک سے (یعنی جسمین نیچے کیطرف سے بند نہ ہو کیونکہ اوسمین نبیذ کا حال معلوم نہین ہوتا اور وہ تیز ہو جاتا

ہی) بلکہ فرمایا پیا کرو اسی مشک مین اور منہ اوسکا باندہ دیا کرو **عن** ابن عباس فی قصة وفد عبد القیس قالوا فیم

نشرب یا نبی الله فقال نبی الله صلی الله علیه وسلم علیكم باسقیة الادم التی یلاث علی افواهها **ترجمہ**

ابن عباس سے روایت ہی وفد عبد القیس کے قصے مین اون لوگون نے کہا ہم کس برتن مین پئین اے نبی اللہ کے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چمڑون کی مشکون مین پیا کرو جنکا منہ باندھا جاتا ہی **ف** یہ قید ابتدائے اسلام مین تھی جیسا کہ اوپر گزرا ا

زمانے مین شراب کے برتنون مین نبیذ بھگونا منع تھا) **عن** ابی القموص زید بن علی قال حدثنی رجل كان من الوفد الذین

وفدوا الی النبی صلی الله علیه وسلم من عبد القیس یحسب عوف ان اسمه قیس بن النعمان فقال لا تشربوا

فی نقیر ولا مزفت ولا دباء ولا حنتم اشربوا فی الجلد الموكأ علیه فان اشتد فاكسروه بالماء فان اعیاكم

فاهريقوه **ترجمہ** ابو القموص زید بن علی سے روایت ہے مجھسے بیان کیا ایک شخص نے جو عبد القیس کے لوگون مین رسول الله صلے الله علیہ وسلم پاس آیا تہا عوف خیال کرتے تہے کہ اوسکا نام قیس بن نعمان تہا وہ کہتا تہا رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا مت پیو چوبی برتن مین نہ رال کے روغنی برتن مین نہ تونبے مین کدو کے نہ لاکھی برتن مین بلکہ پیو چمڑی کی مشک مین جسپر ڈاٹ لگا ہو یعنی سر بند ہو اگر نبیذ مین تیزی آجاوے تو پانی ڈالکر اوس کی تیزی توڑ دو اگر جب بہی تیزی نہ جاوے تو اوسکو بہا دو **عن** ابن عباس ان وفد عبد القيس قالوا يا رسول الله فيما نشرب قال لا تشربوا في الدباء ولا في المزفت ولا في النقير وانتبذوا في الاسقية قالوا يا رسول الله فان اشتد في الاسقية قال فصبوا عليه الماء قالوا يا رسول الله فقال لهم في الثالثة او الرابعة اهريقوه ثم قال ان الله حرم علي او حرم الخمر والميسر والكوبة قال وكل مسكر حرام قال سفيان فسالت علي بن بذيمة عن الكوبة قال الطبل **ترجمہ** عبد الله بن عباس سے روایت ہے عبد القیس کے لوگون نے کہا یا رسول الله ہم کس برتن مین نبیذ پئین آپنے فرمایا نہ پیو کدو کے تونبے مین اور نہ رال لگے ہوئے برتن مین اور نہ چوبی برتن مین بلکہ نبیذ بھگویا کرو مشکون مین اون لوگون نے کہا یا رسول الله اگر مشکون مین تیز ہو جاوے آپنے فرمایا پانی ڈالدو پھر اون لوگون نے ایسا ہی کہا آپ نے تیسری یا چوتہی بار مین فرمایا اوسکو بہا دو پھر اوسکے فرمایا بیشک الله نے حرام کیا مجھپر یا حرام کیا گیا مجھپر شراب اور جوا اور ڈہول اور فرمایا آپنے ہر نشہ لانیوالی چیز حرام ہے **ف** نبیذ اتنے دنون تک پینا درست ہے کہ تیز نہ ہو جاوے اور اوسمین جھاگ نہ اوٹھنے لگے رسول الله صلی الله علیہ وسلم ایک دن دو دن تک نبیذ کا بھگویا ہوا پیتے پھر اگر تیز ہو جاتا تو اوسکو پھینک دیتے **عن** علي عليه السلام قال نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الدباء والحنتم والنقير والجعة **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے ہم کو منع کیا ہے تونبے کے برتن اور سلاکھی برتن اور چوبی برتن سے اور جو کی شراب سے **ف** اسیطرح گیہون اور جوار کی شراب بھی ممنوع ہے قلیل ہو یا کثیر یہی قول ہے ائمہ ثلثہ کا جیسا اوپر گزرا **عن** بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نهيتكم عن ثلاث وانا آمركم بهن نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها فان في زيارتها تذكرة ونهيتكم عن الاشربة ان تشربوا الا في ظروف الادم فاشربوا في كل وعاء غير ان لا تشربوا مسكرا ونهيتكم عن لحوم الاضاحي ان تاكلوها بعد ثلاث فكلوا واستمتعوا بها في اسفاركم **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا مینے تین چیزون سے تم کو منع کیا تہا اب مین ہی اون کے کرنے کا تم کو حکم دیتا ہون قبرون کی زیارت کرنیسے مینے تم کو منع کیا تہا سو تم اب اونکی زیارت کیا کرو اسلیے کہ قبرون کی زیارت کرنیسے دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی یاد حاصل ہوتی ہے اور منع کیا تہا مینے تم کو سوائے چمڑے کے اور برتنون مین نبیذ استعمال کرنیسے سو اب تم ہر ایک برتن مین پیو مگر نشہ کی کوئی چیز مت پیو اور منع کیا تہا مینے تم کو تین روز کے بعد قربانی کا گوشت کہانیسے سو اب اسکو بھی جتبک چاہو کہایا کرو اور سفر مین اوس سے فائدہ اوٹہایا کرو **ف** ابتدا اسلام مین لوگ بت پرستی چہوڑکر مسلمان ہوئے تھے اسواسطے حضرت نے زیارت قبور سے منع کیا کہ مبادا شرک مین گرفتار نہ ہو جاوین جب

لوگون کے دلون مین اسلام اور توحید کا عقیدہ مضبوط ہوگیا تو آپ نے اجازت دی اور بلکہ زیارت قبور کا فائدہ تبلایا کہ
اوس سے عبرت حاصل ہوتی ہی اور آخرت یاد پڑتی ہی حضرت نے یہہ فائدہ اسلیے تبلایا تہا تاکہ لوگ اہل قبور سے اپنی حاجت
روائی نہ چاہین اور شرک مین گرفتار نہ ہون اور جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتنونکا استعمال کرنا بھی منع ہوا تاکہ شراب نہ یاد
پڑے اور جب کہ اوسکی بھی برائی دلون مین جم گئی اور بالکل عادت چھوٹ گئی تو اون برتنونکی استعمال کی بھی اجازت دی **عن**
جابر بن عبد اللہ قال لما نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الاوعیۃ قال قالت الانصار انہ لا بد لنا قال
فلا اذن **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان برتنون کے استعمال کے ممانعت فرمائی تو
راوی کہتا ہی کہ انصار نے آپ سے عرض کیا کہ ہم کو تو اون کی بہت سی ضرورت ہوتی ہی تو آپنے اونسے فرمایا اچھا تو مین ممانعت
نہین کرتا **عن** عبد اللہ بن عمرو قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاوعیۃ الدباء والحنتم والمزفت
والنقیر فقال اعرابی انہ لا ظروف لنا فقال اشربوا ما حل **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے برتنون کو بیان کیا (جن سے منع کیا) ایک تونبا کدو کا دوسری لاکھی برتن تیسری روغنی برتن چوتھی چوبی برتن
درخت کی جڑ کا ایک اعرابی بولا ہمارے اور کوئی برتن ہمارے پاس نہین تو آپنے فرمایا اچھا جو حلال ہے اوسکو پیو (کسی برتن مین ہو)
عن شریک باسنادہ قال اجتنبوا ما اسکر **ترجمہ** دوسری روایت مین ایسا ہی ہی آپنے فرمایا نشہ لانیوالی چیز سے
بچو **عن** جابر قال کان ینبذ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سقاء فاذا لم یجد سقاء نبذ لہ فی تور من
حجارۃ **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ ڈالا جاتا تہا مشک مین اور جو مشک نہ ملتی تو پتھر کے
برتن مین نبیذ ڈالا جاتا

باب فی الخلیطین ملی ہوئی چیزون کی کہانے کے بیان مین

عن جابر بن عبد اللہ عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انہ نھی ان ینتبذ الزبیب والتمر جمیعا ونھی ان ینتبذ البسر والرطب جمیعا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا انگور اور کہجور ملاکر اوسکو بہگو کر نبیذ بنانے سے اور منع فرمایا گدر کہجور اور پکی
کہجور ملاکر بہگوئی جاوین **ف** کیونکہ احتمال ہے کہ دونون کے ملنے سے جلدی تیزی پیدا ہو جاوے مگر یہہ نہی تنزیہی ہی اگر تیزی
نہو تو اوسکا پینا درست ہی **عن** قتادۃ انہ نھی عن خلیط الزبیب والتمر وعن خلیط البسر والتمر وعن خلیط الزھو
والرطب وقال انتبذ وا کل واحد علی حدۃ **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہی منع کیا اونہون نے انگور اور کہجور ملاکر نبیذ بنانے
سے اور گدر کہجور اور سوکھی کہجور ملاکر نبیذ بنانے سے اور گدر کہجور اور تازی پختہ کہجور ملاکر نبیذ بنانے سے اور فرمایا کہ ہر ایک کا جدا جدا
نبیذ بناؤ اور یحیی نے کہا یہہ حدیث ابو سلمہ نے ابو قتادہ سے مرفوعا روایت کی ہی **عن** رجل من اصحاب النبی صلی اللہ
علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نھی عن البلح والتمر والزبیب والتمر **ترجمہ** ایک صحابی سے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے روایت ہی کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تازی پختہ کہجور اور سوکھی کہجور ملاکر بہگونے سے اور انگور اور کہجور
ملاکر بہگونے سے **عن** کبشۃ بنت ابی مریم قالت سالت ام سلمۃ ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عنہ

قالت كان ينهانا ان نعجم النوى طبخا او نخلط الزبيب والتمر ترجمہ کبشہ بنت ابی مریم سے روایت ہے مین نے ام سلمہ سے پوچھا اون چیزونکا حال جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ام سلمہ نے کہا آپ منع کرتے تھے کھجور کو اتنا پکانے سے کہ گٹھلی اوس کی ضائع ہو جاوے (یعنے جانورون کے کھانے کے لائق نہ رہے) اور منع کیا آپ نے انگور اور کھجور ملا کر بھگونے سے عن عائشة رضي الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ينبذ له زبيب فيلقى فيه تمر او تمر فيلقى فيه الزبيب ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ بنایا جاتا انگور کا تو اوسمین کھجور پڑتی اور کھجور کا نبیذ ہوتا تو اوسمین انگور پڑتی (اس سے جواز ملانے کا ثابت ہوا) عن صفية بنت عطية قالت دخلت مع نسوة من عبد القيس على عائشة فسالناها عن التمر والزبيب فقالت كنت آخذ قبضة من تمر وقبضة من زبيب فالقيه في اناء فامرسه ثم اسقيه النبي صلى الله عليه وسلم ترجمہ صفیہ بنت عطیہ سے روایت ہے کہ مین عبد القیس کے عورتون کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور حضرت عائشہ سے کھجور اور انگور کے نبیذ کا حال پوچھا تو اونہون نے کہا ہم ایک مٹھی کھجور اور ایک مٹھی منقی لیکر ایک برتن مین نبیذ کے لیئے ڈالدیتے تھے پھر اونکو ہاتھ سے ملتے پھر اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پلاتے

باب تبيين البسر گدر کھجور کا نبیذ بنانا کیسا ہے عن جابر بن زيد وعكرمة انهما كانا يكرهان البسر وحده وياخذان ذلك عن ابن عباس وقال ابن عباس اخشى ان يكون المزاء الذي نهيت عنه عبد القيس فقلت لقتادة ما المزاء قال النبيذ في الحنتم والمزفت ترجمہ جابر بن زید اور عکرمہ سے روایت ہے وہ دونو گدر کھجور کے نبیذ کو مکروہ جانتے تھے جب صرف گدر کھجور ہی ہوا اور نقل کرتے تھے یہ ابن عباس سے ابن عباس نے کہا مین ڈرتا ہون کہیں یہ مزا نہ ہو جس سے ممانعت ہوئی تھی۔ عبد القیس کے لوگونکو مین نے قتادہ سے کہا مزا کیا چیز ہے انہون نے کہا نبیذ بھگونا لاکھی یا روغنی برتن میں (نہایہ میں ہے مزا وہ ہے جس شراب مین ترشی ہو بعضون نے کہا وہ گدر اور سوکھی کھجور سے ملا کر بنایا جاتا ہے)

باب في صفة النبيذ نبیذ کا بیان کہ کیونکر بنایا جاوے عن الديلمي قال اتينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله قد علمت من نحن ومن اين نحن فالى من نحن قال الى الله والى رسوله فقلنا يا رسول الله ان لنا اعنابا ما نصنع بها قال زببوها قلنا ما نصنع بالزبيب قال انبذوه على غدائكم واشربوه على عشائكم وانبذوه على عشائكم واشربوه على غدائكم وانبذوه في الشنان ولا تنتبذوه في القلل فانه اذا تأخر عن عصره صار خلا ترجمہ فیروز دیلمی سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ جانتے ہین ہم کون ہین اور کہان کے رہنے والے ہین اور کسکے پاس آئے ہین آپ نے فرمایا اللہ اور اوسکے رسول پاس پھر ہم نے کہا یا رسول اللہ ہماری یہان انگور پیدا ہوتا ہے ہم اوسکو کیا کرین آپ نے فرمایا سکھا لو ہم نے کہا سوکھے انگور کو کیا کرین آپ نے فرمایا صبح کو اوسکو بھگو دو اور شام کو اوسکو پیو اور شام کو جو بھگو دو صبح کو اوسکو پیو

اور بہگویا کرو اون کو مشکون مین چمڑے کے اور مت بہگو و گہڑون مین اور مٹہرون مین کیونکہ اگر دیر ہوجاوےگی نچوڑنے مین تو وہ
سرکہ ہوجاویگا اکثر مٹی کے مٹہرون مین بہگونیسے جلدی تیزی آجاتی ہی اسواسطے منع فرمایا اور چمڑی مین یہ بات نہین **عن** عائشۃ رضی
اللہ عنہا قالت کان ینبذ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سقاء یوکأ اعلاہ ولہ عزلاء ینبذ غدوۃ
فیشربہ عشاء وینبذ عشاء فیشربہ غدوۃ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جو مشک مین نبیذ ڈالا جاتا تہا تو اوسکا اوپر کا موہنہ بند کیا جاتا تہا اور اوس کے لیے عزلاء تہا
ف یعنی اوس مشک کی نیچی طرف سی بھی موہنہ تہا اوپر کے موہنہ کو بند کر کے نیچے کیطرف سے پیتے **ت** جو نبیذ صبح کو
بنایا جاتا آپ اوسکو عشا کو پی لیتی اور جو نبیذ عشا کو بنایا جاتا آپ اوسکو غدوہ مین پی لیتی **ف** مابین فجر کی نماز
اور بلند ہونے آفتاب کے جو وقت ہی اوسکو غدوہ اور بعد زوال سے غروب تک کو عشا بولتے ہین **عن** عائشۃ رضی اللہ
عنہا انہا کانت تنبذ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم غدوۃ فاذا کان من العشی فتعشی شرب علی عشائہ وان
فضل شیء صبته او فرغته ثم ینبذ له باللیل فاذا اصبح تغدی فشرب علی غدائه قالت یغسل السقاء
غدوۃ وعشیۃ فقال لها ابی مرتین فی یوم قالت نعم **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وہ نبیذ ڈالتی تہین غدوہ کو پہر جب عشا کا وقت ہوتا تو آپ اوسکو عشا کو پی لیتی اور جو زیادہ بچ رہتا
تو اوسکو بہا دیتے یا تمام کر دیتی پہر جو نبیذ رات کو تیار کیا جاتا وہ جب صبح ہوتی تو آپ اوسکو پیتے صبح کا کہانا کہا کر اور مشک کو
صبح شام دہویا کرتے مقاتل نے کہا میری باپ حیان نے اون سے کہا ایک دن رات مین دو بار دہوتے اونہون نے کہا ہان
دو بار دہوتے **عن** ابن عباس قال کان ینبذ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم الزبیب فیشربہ الیوم والغد
وبعد الغد الی مساء الثالثة ثم یامر به فیسقی الخدم او یهراق **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے لیے نبیذ کشمش کا بنایا جاتا آپ اوسکو دن بہر پیتے اور دوسری دن بھی پیا کرتے اور تیسری دن بھی شام تک پہر
حکم کرتے تو جو بچتا وہ خدمتگارون کو پلادیا جاتا یا بہا دیا جاتا (اگر اوس مین تیزی ہوجاتی) **باب** فی شراب
العسل شہد کا شربت پینا **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم تخبر ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم کان یمکث عند زینب بنت جحش فیشرب عندها عسلا فتواطیت انا وحفصة ایتنا
ما دخل علیها النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلتقل انی اجد منك ریح مغافیر فدخل علی احداهن فقالت له ذلك
فقال بل شربت عسلا عند زینب بنت جحش ولن اعود له فنزلت لم تحرم ما احل اللہ لك الی تبتغی
الی ان تتوبا الی اللہ لعائشة وحفصة رضی اللہ عنهما واذ اسر النبی الی بعض ازواجه حدیثا لقوله بل
شربت عسلا **ترجمہ** حضرت عائشہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش رجو آپ کی بی بی تہین)
پاس ٹہرا کرتے اور شہد پیا کرتے ایک روز مین نے اور حفصہ نے صلاح کی کہ ان دونون مین سی جسکے پاس آپ جاوین وہ کہی مجھی

آپ مین سے مغافیر کی بو آتی ہے (مغافیر ایک قسم کا گوند ہے اوسمین بدبو ہوتی ہے آپ کو اس سے بڑی نفرت تھی کہ بدن مین ی
دوسری کو کسی قسم کی بو معلوم ہو) پھر آپ دونون مین سے کسیکے پاس گئے انہون نے بھی کہا آپ نے فرمایا نہین تمین نے
شہد پیا ہے زینب بنت جحش پاس اب سے ہرگز نہ پیونگا جب اللہ تعالے نے یہ آیت اوتاری یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ
لک الآیۃ ای نبی تو کیون حرام کرتا ہے اوس چیز کو جو حلال کی اللہ نے تیرے واسطے تو اپنی بی بیون کی خوشی چاہتا ہے اور اللہ بخشنے
والا مہربان ہے اور حکم ہوا حضرت عائشہ اور حفصہ کو کہ توبہ کرو اللہ سے تمہارے دل ڈگمگا گئے ہین حق سے نہین تو اللہ اپنے
پیمبر کو تم سے بہتر بی بیان دیسکتا ہے عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب الحلواء
والعسل فذکر بعض ہذا الخبر وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشتد علیہ ان توجد منہ الریح وفی الحدیث
قالت سودۃ اکلت مغافیر قال لا شربت عسلا سقتنی حفصۃ فقلت جرست نحلۃ العرفط
نبت من نبت النحل ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد
کو بہت چاہتے تھے پھر یہی حدیث تھوڑی سی بیان کی اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت ناگوار ہوتا تھا یہ امر کہ آپ مین
سے بو معلوم ہو حدیث مین یہ ہے کہ سودہ نے کہا آپ نے مغافیر کہایا ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا نہین مین نے شہد پیا ہے
حفصہ نے مجھکو شہد پلا دیا مین نے کہا شاید اوسکی مکھی نے عرفط کو چاٹا ہوگا (عرفط ایک گہانس ہے کانٹے دار اوسمین بدبو
ہوتی ہے حضرت عائشہ نے کہا شاید شہد مین بو ہونے کی یہی وجہ ہوگی کہ اوسکی مکھی نے عرفط کہا کر شہد اوگلا) **باب**
فی النبیذ اذا غلی جب نبیذ مین تیزی پیدا ہو جاوے تو اوسکا پینا درست نہین عن ابی ہریرۃ قال علمت
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصوم فتحینت فطرہ بنبیذ صنعتہ فی دباء ثم اتیتہ بہ
فاذا ہو ینش فقال اضرب بہذا الحائط فان ہذا شراب من لا یومن باللہ والیوم الآخر ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے مین جانتا تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر روزہ رکہا کرتے ہین سو اسطے دیکہتا رہا کہ کسدن آپ روزہ نہین
رکہتے اوسدن مین آپ پاس نبیذ لیگیا جو کدو کے تونبے مین تہا جب مین اوسکو لے گیا تو وہ جوش مارتا تہا آپ نے فرمایا پھینک
دے اسکو دیوار پر یہ تو وہ شخص پیے گا جو ایمان نہین لاتا اللہ پر اور قیامت پر (جب نبیذ مین تیزی آجاوے تو اوسکا پینا
درست نہین **باب** فی الشرب قائما کھڑے ہوکر پانی پینا کیسا ہے عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نہی ان یشرب الرجل قائما ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کھڑے ہوکر پانی
پینے سے آدمی کو عن النزال بن سبرۃ ان علیا دعا بماء فشربہ وہو قائم قال ان رجالا کان یکرہ
احدہم ان یفعل ہذا وقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعل مثل ما رأیتمونی افعلہ ترجمہ
نزال بن سبرہ سے روایت ہے حضرت علی نے پانی منگوایا اور کھڑے ہوکر پیا اور کہا کہ بعض آدمی اسکو برا جانتے ہین اور مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکہا جیسا تم نے مجھکو دیکھا عن ابن عباس قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عن الشرب من فی السقاء وعن رکوب الجلالة والمجثمة ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے مشک کے دہانے سے پانی پینے سے اور نجاست خوار جانور کی سواری سے اور مجثمہ کے کہانے سے **ف** مجثمہ
اوسکو کہتے ہین کہ تیرون کے نشانے لگاکر مارے اور اوسکو ذبح نہ کرے **باب** فی اختناث الاسقیۃ مشک کا
منہ موڑکر اوسمین سے پانی پینا **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن اختناث الاسقیۃ
ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے مشک کے دہانے کو موڑکر پانی پینے سے تاکہ
کیڑے وغیرہ نہ ہیگین یا مشک کا منہ بدبودار نہ ہوجاوے **عن** عبید اللہ رجل من الانصار ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم دعا باداوۃ یوم احد فقال اخنث فم الاداوۃ ثم شرب من فیہا ترجمہ عبید اللہ انصاری
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشکیزہ منگوایا احد کے دن پھر فرمایا موڑ منہ اوسکا اور پیا آپ نے اوس کے
منہ سے (ضرورت کی وقت) **عن** ابی سعید الخدری انہ قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشرب من
ثلمۃ القدح وان ینفخ فی الشراب ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے پیالہ
کے سوراخ سے پانی پینے سے اور پانی مین پہونکنے سے اس لیے کہ پہونکنے مین منہ سے کوئی چیز نکلکر پانی مین نہ پڑے **باب**
الشرب فی آنیۃ الذهب والفضۃ سونے یا چاندی کے برتن مین پینا اور کہانا کیسا ہے **عن** ابن ابی لیلی قال
کان حذیفۃ بالمدائن فاستسقی فاتاہ دهقان باناء فضۃ فرماہ بہ وقال انی لم ارمہ بہ الا انی
قد نہیتہ فلم ینتہ وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن الحریر والدیباج وعن الشرب فی آنیۃ
الذهب والفضۃ وقال هی لهم فی الدنیا ولکم فی الآخرۃ ترجمہ ابن ابی لیلی سے روایت ہے حذیفہ مدائن مین
(مدائن ایک شہر ہے) انہون نے پانی مانگا تو ایک زمیندار چاندی کے برتن مین پانی لیکر آیا انہون نے پہینک دیا اور کہا مینے
اسواسطے اسکو پہینک دیا کہ اس زمیندار کو مین اس سے منع کرچکا ہون لیکن وہ باز نہین آیا مقرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع
فرمایا ہے استعمال سے ریشمی کپڑے اور دیباج کے کپڑے سے اور سونے چاندی کے برتن مین پانی پینے سے اور آپ نے فرمایا کہ یہہ چیزین
کافرون کے لیے دنیا مین ہین اور تمہارے واسطے ای مسلمانو آخرت مین ملینگے **ف** دیبا ایک ریشمی کپڑے کی قسم ہے اور بعضے
ریشمی بوٹہ دار کو دیبا کہتے ہین سونے چاندی کے برتن مین کہانا پینا درست ہے مرد اور عورت دونون کے لیے لیکن پہننا چاندی کا جائز
ہے مرد اور عورت دونون کو اور سونے کا پہننا عورت کو مختلف فیہ ہے بعضون کے نزدیک درست نہین اور اکثر علما کے نزدیک
درست ہے **باب** فی الکرع منہ سے پانی پینا جیسے جانور پیتے ہین **عن** جابر بن عبد اللہ قال دخل النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ورجل من اصحابہ علی رجل من الانصار وهو یحول الماء فی حائط فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان کان عندک ماء بات هذہ اللیلۃ فی شن والا کرعنا قال بل عندی ماء بات فی شن ترجمہ
جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحابی کے ساتھ ایک شخص انصار کے پاس تشریف لیگئے اور وہ انصاری اپنے باغ کو

پانی ہی رہا تہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا اگر تیرے پاس پرانی مشک مین رات کا باسی پانی ہو تو بہت
اچھا ورنہ ہم منہ لگا کر نہر ہی سے پانی پی لیتے ہین اوس نے عرض کیا کہ ہان میرے پاس رات کا باسی پانی موجود ہے مشک
مین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منہ لگا کر پانی پی لینا دریا نہر سے درست ہے جب کوئی برتن پاس نہ ہو مگر ہاتھ مین لیکر
پینا تو بہتر ہے **باب فی الساقی متی یشرب** جو شخص قوم کا ساقی ہو وہ سب کے اخیر مین پیے **عن** عبد اللہ
بن ابی اوفی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ساقی القوم آخرهم شربا **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساقی کو آخر مین سب کے پینا چاہیے **عن** انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی
بلبن قد شیب بماء وعن یمینه اعرابی وعن یساره ابو بکر فشرب ثم اعطی الاعرابی وقال الایمن فالایمن
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دودہ آیا اوسمین پانی ملا تہا اور آپ کے داہنی طرف ایک
دیہقانی تہا اور بائین طرف ابو بکر صدیق بیٹھے تہے آپ نے دودہ پی کر دیہقانی کو پیالہ دیا اور فرمایا داہنی الا پھر داہنی الا **ف**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ داہنی طرف سے ہر چیز کا شروع کرنا بہتر ہے اگرچہ بائین طرف کے لوگ عالی درجہ اور زیادہ معزز ہوں **عن** انس
بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا شرب تنفس ثلاثا وقال هو اهنأ وامرأ وابرأ **ترجمہ** انس بن مالک
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین دم مین پانی پیتے تہے یعنی ہر بار جب پانی پیکر دم لیتے تو برتن کو مونہہ سے جدا کرتے پھر دم
لیکر پانی پیتے **ف** اور آپ فرماتے کہ یہ دم لینا پیاس کو خوب بجہاتا ہے اور کہانا ہضم کرتا ہے اور تندرستی لاتا ہے **باب**
فی النفخ فی الشراب پانی مین پہونکنا منع ہے تاکہ کوئی چیز منہ سے پانی مین نہ گرے **عن** ابن عباس قال نهی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان یتنفس فی الاناء او ینفخ فیه **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے منع فرمایا ہے برتن مین سانس لینے اور پہونکنے سے اور اوسمین پہونک نے سے **ف** ایسا نہو پانی دماغ مین چلا جاوے یا پانی مین
کوئی چیز منہ سے گرے **عن** عبد اللہ بن بسر من بنی سلیم قال جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی ابی فنزل علیه
فقدم الیه طعاما فذکر حیسا اتاه به ثم اتاه بشراب فشرب فناول من علی یمینه واکل تمرا فجعل یلقی النوی
علی ظهر اصبعیه السبابة والوسطی فلما قام قام ابی فاخذ بلجام دابته فقال ادع اللہ لی فقال اللهم بارک
لهم فیما رزقتهم واغفر لهم وارحمهم **ترجمہ** عبد اللہ بن بسر سے جو بنی سلیم مین سے تہے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے
باپ کے گہر تشریف لائے انہون نے حیس یعنی ایک قسم کا کہانا ہے جو کہجور وغیرہ سے تیار کیا جاتا ہے پیش کیا آپ نے کہایا پھر وہ شربت
لیکر آئے آپ نے پیا اور پیکر داہنی طرف والے کو دیدیا پھر آپ نے کہجورین کہائین اور اوسکی گٹھلیان بیچ کے اونگلی یا کلمہ کی اونگلی کی
پشت پر رکہتے گئے جب آپ چلنے کے لیے کہڑے ہوئے تو میرا باپ بھی کہڑا ہو گیا اور آپ کی سواری کے جانور کی لگام پکڑ کر عرض کیا کہ میرے
لیے اللہ تعالی سے دعا کیجیے آپ نے فرمایا اے اللہ برکت دے اونکو اوس چیز مین جو روزی دی ہے تو نے اونکو اور بخش دے اونکو اور رحم کر اون پر
باب ما یقول اذا شرب اللبن دودہ پی کر کیا کہنا چاہیے اور اور کہانا کہا کر کیا کہنا چاہیے **عن** ابن عباس

قال كنت في بيت ميمونة فدخل رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه خالد بن الوليد فجاؤا بضبين
مشويين على ثمامتين فتبزق رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال خالد اخالك تقذره يا رسول الله
قال اجل ثم اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم بلبن فشرب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اكل
احدكم طعاما فليقل اللهم بارك لنا فيه واطعمنا خيرا منه واذا سقي لبنا فليقل اللهم بارك لنا فيه وزدنا
منه فانه ليس شيء يجزي من الطعام والشراب الا اللبن هذا لفظ مسدد **ترجمہ** ابن عباس سے روایت
ہی میں میمونہ کے گھر میں تہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالد بن ولید کے ساتہہ وہان تشریف لائے آپ کے سامنے دو گوہ بہنی ہوئی
دو لکڑیوں پر رکہی ہوئے لائی گئی آپنے اونکو دیکہکر تہوک دیا خالد نے کہا شاید آپ کو اس سے نفرت ہی یا رسول اللہ آپنے
فرمایا ہان (اسلیے کہ یہ گوہ میری ملک میں نہیں ہوتا نہ وہان میں نے اسکو کہایا ہی) پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے
دودہ لایا گیا تو آپنے اوسکو پی کر فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کہانا کہاوے تو چاہیے کہ کہے اے اللہ اس کہانے میں برکت دے اور اس
کہانے سے بہتر کہانا تو ہم کو کہلا اور جب دودہ پیئے تو کہنا چاہیے اے اللہ اس میں ہم کو برکت دے اور اس سے بہی زیادہ دے اس لیے کہ کوئی چیز ایسی
نہیں جو کہانے اور پینے دونوں کے لیے کفایت کرے سوا دودہ کے **ف** تو دودہ سب سے بہتر ہے اسواسطے اسی کو زیادہ مانگنا چاہیے **باب**
ایکاء الانیة رات کو سوتے وقت برتنوں کو بند کر دینا **عن** جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اغلق بابك
واذكر اسم الله فان الشيطان لا يفتح بابا مغلقا واطف مصباحك واذكر اسم الله وخمر اناءك ولو بعود
تعرضه عليه واذكر اسم الله واوك سقاءك واذكر اسم الله **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اللہ کا نام لیکر دروازہ کو بند کر دو اسلیے کہ بند دروازے کو شیطان کہول نہیں سکتا ہے (یعنی جو بسم اللہ کے ساتہہ بند ہو) اور
اللہ کا نام لیکر اپنی چراغ کو بجہا دے اور اپنی برتن کو بہی چہپاوے اگرچہ ایک لکڑی ہی سہی اللہ کا نام لیکر اور اپنی مشکیزہ میں ڈاٹ
لگا دے اللہ کا نام لیکر **عن** جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا الخبر وليس بتمامه قال
فان الشيطان لا يفتح بابا غلقا ولا يحل وكاء ولا يكشف اناء وان الفويسقة تضرم على الناس بيتهم او بيوتهم
ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا یہ حدیث پوری نہیں ہی فرمایا کہ شیطان بند
دروازہ کو نہیں کہولتا ہے اور نہ بند مشک کو کہولتا ہے اور نہ کسی ڈہنپے برتن کو کہولتا ہے اور (چراغ بجہانے کی وجہ یہ ہی) چوہیا
چوہیا لوگون کے گہر جلا دیتی ہی ربتی کو منہ میں پکڑ کے لیجاتی ہی اوس سے آگ لگ جاتی ہی **عن** جابر بن عبد الله رفعه
قال واكفتوا صبيانكم عند العشاء وقال مسدد عند المساء فان للجن انتشارا وخطفة **ترجمہ** جابر سے روایت
ہی آنحضرت نے فرمایا عشا کے وقت بچوں کو اپنی پاس بٹہاؤ یا شام کے وقت (باہر پہرنے مت دو) کیونکہ جن اوسوقت پہیلتے ہیں اور اچک لیتے
ہین **عن** جابر قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم فاستسقى فقال رجل من القوم الا نسقيك نبيذا قال بلى
قال فخرج الرجل يشتد فجاء بقدح فيه نبيذ فقال النبي صلى الله عليه وسلم الا خمرته ولو ان تعرض عليه عودا

ترجمہ جابر سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی آپ نے پانی مانگا تو قوم میں سی ایک شخص نے عرض کیا
آپ نبیذ نہیں پیتے ہیں آپنے فرمایا ہان پی لیتے ہیں راوی کہتا ہی وہ شخص نکلا ڈھونڈتا ہوا گیا اور ایک پیالہ میں نبیذ لے آیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے پیالے کو تو نے کیوں نہ ڈھانکا اگر تو اسکی چوڑائی پر ایک لکڑی ہی رکھ دیتا تو کافی تہا یعنی
بہرحال ڈھانپنا ضرور اور مناسب ہے عن عائشة رضی الله عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یستعذب له
الماء من بیوت السقیا قال قتیبة عین بینها وبین المدینة یومان ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سی روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے میٹھا پانی لایا جاتا سقیا کے گھروں میں سے ف سقیا ایک کوئیں کا نام ہی وہاں کا پانی شیرین
ہوتا ہی قتیبہ نے کہا سقیا ایک چشمہ ہے مدینے سی دو دن کی راہ پر اس سے معلوم ہوا کہ شیرین اور عمدہ پانی دور سے منگانا درست ہے

آخر کتاب الاشربة

تمام ہوئی کتاب پینے کی اور شرابوں کی اللہ جل جلالہ کے فضل سے

بسم الله الرحمن الرحیم

اول کتاب الاطعمة

شروع ہوتی ہی کتاب کھانوں کی اللہ کے نام سی جو رحمت والا ہی بہت مہربان

باب ما جاء فی اجابة الدعوة دعوت قبول کرنا ضرور ہی عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال
اذا دعی احدکم الی الولیمة فلیاتها ترجمہ عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم
میں سے کوئی بلایا جاوے ولیمہ کے دعوت میں تو حاضر ہو ف ولیمہ کی دعوت کو قبول کرنا مسنون ہے اور ظاہریہ کے نزدیک
واجب ہے عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بمعناه زاد فان کان مفطرا فلیطعم وان کان
صائما فلیدع ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہی مگر اتنا زیادہ ہی اگر روزہ دار نہ ہو
تو کھانا کھا لیوے اور اگر روزہ دار ہو تو صرف دعا کری عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا دعا
احدکم اخاه فلیجب عرسا کان او نحوه ترجمہ ابن عمر سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بہائی
تمہارا تمہیں دعوت دیکر بلاوی تو چاہیئے اسکی دعوت قبول کرلیوی خواہ ولیمہ ہو یا مثل ولیمہ کے اور کچھ تقریب ہو بشرطیکہ کوئی کام
خلاف شرع نہو عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من دعی فلیجب فان شاء طعم وان شاء ترک ترجمہ
جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی دعوت میں بلایا جاوے تو چاہیے کہ دعوت قبول کری پہر اگر چاہی تو کہانا کہاوے
اور چاہے تو نہ کہاوے اگر روزہ دار ہو مگر جاوی ضرور اور دعا کری عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من دعی فلم
یجب فقد عصی الله ورسوله ومن دخل علی غیر دعوة دخل سارقا وخرج مغیرا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکی دعوت ہوا اور وہ اس دعوت کو نہ قبول کری تو مقرر اس نے اللہ کی اور اسکے رسول کی نافرمانی کی اور جو
کوئی بن دعوت کے چلا گیا تو گویا وہ چور بنکر گہر میں گیا اور لوٹ مار کر نکلا عن ابی هریرة انه کان یقول شر الطعام

طعام الولیمة یدعی لها الاغنیاء ویترک المساکین ومن لم یأت الدعوة فقد عصی الله ورسوله **ترجمہ** ابوہریرہ سے
روایت ہے اوس ولیمہ کا کھانا بہت برا ہے جسمین امیر بلائے جاتے ہین اور فقیر چھوڑ دیے جاتے ہین **ف** یعنی جو ولیمہ ایسا ہو کہ صرف امیر
ہی اوسمین بلائے جاوین اور محتاج نہ آنے پاوین وہ برا ہے نہ کہ مطلقا ولیمہ برا ہے۔ بخاری اور مسلم نے اس حدیث کو مرفوعا روایت کیا ہے
ت اور جو شخص دعوت مین نہ آیا اوس نے نافرمانی کی اللہ اور رسول کی

باب فی استحباب الولیمة للنکاح

جب نکاح ہو تو ولیمہ کرنا مستحب ہے **عن** ثابت قال ذکر تزویج زینب بنت جحش عند انس بن مالک فقال ما
رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم اولم علی احد من نسائه ما اولم علیها اولم بشاة **ترجمہ** ثابت سے روایت ہے
زینب بنت جحش ام المومنین کے نکاح کا ذکر آیا انس بن مالک پاس انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین دیکھا
آپ نے ولیمہ کیا ہو ایسا کسی اور بیوی کے نکاح مین جیسا زینب کے نکاح مین کیا آپ نے ایک بکری کا ولیمہ کیا **عن** انس بن مالک
ان النبی صلی الله علیه وسلم اولم علی صفیة بسویق وتمر **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے صفیہ کے نکاح مین ولیمہ کیا ستو اور خرمے سے اس سے معلوم ہوا کہ گوشت ہونا ضرور نہین ہے

باب فی کم تستحب الولیمة

کتنے دنون تک ولیمہ کی دعوت کرنا چاہیے **عن** رجل اعور من ثقیف کان یقال له معروفا ای یثنی علیه خیرا ان لم یکن
اسمه زهیر بن عثمان فلا ادری ما اسمه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال الولیمة اول یوم حق والثانی معروف
والیوم الثالث سمعة ورياء **ترجمہ** عبداللہ بن عثمان نے کہا ایک کانے شخص سے مین نے سنا جو ثقیف کے قبیلے سے تھا
اوسکو لوگ معروف کہا کرتے تھے بوجہ اوسکی بھلائی کے ہو نہو اوسکا نام زہیر بن عثمان تھا اگر یہہ نام نہو تو مجھکو معلوم نہین کیا نام تھا وہ کہتا تھا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولیمہ کا اول دن کا کھانا ضروری ہے اور دوسرے دن کا بہتر ہے اوس مین بھی بلایا جاوے اور دعوت
قبول کیجاوے اور تیسرے دن دعوت نہ قبول کرے (کہ) ریا اور سمعہ ہے (یعنی دکھلانے کو کی ہے) **عن** سعید بن المسیب بهذه القصة
قال دعی اول یوم فاجاب ودعی الیوم الثانی فاجاب ودعی الیوم الثالث فلم یجب وقال اهل سمعة ورياء و
فی روایة ودعی الیوم الثالث فلم یجب وحصب الرسول **ترجمہ** سعید بن مسیب پہلے دن بلائے گئے ولیمہ کی دعوت مین تو گئے پھر
دوسرے دن بلائے گئے تو گئے تیسرے دن بلائے گئے تو نہ گئے اور کہا ریا اور سمعہ کے لوگ ہین دوسری روایت مین ہے کہ بلانیوالے
کو کنکریون سے مارا

باب الاطعام عند القدوم من السفر

جب آدمی سفر سے آوے تو لوگون کو کھانا کھلانا بہتر ہے
عن جابر قال لما قدم النبی صلی الله علیه وسلم المدینة نحر جزورا او بقرة **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ مین تشریف لائے تو آپ نے ایک اونٹ یا بیل ذبح کیا

باب ما جاء فی الضیافة

مہمان کی مہمانی کب تک اور کیونکر کرنا چاہیے **عن** ابی شریح الکعبی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من کان
یؤمن بالله والیوم الآخر فلیکرم ضیفه جائزته یوم ولیلة والضیافة ثلاثة ایام وما بعد ذلک فهو
صدقة ولا یحل له ان یثوی عنده حتی یحرجه **ترجمہ** ابی شریح کعبی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جو کوئی اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لاوے تو اوسکو چاہیے کہ اپنے مہمان کے ایک دن اور ایک رات اچھی طرح سے تعظیم کرے اور
جائزہ مہمان کا ایک دن ایک رات ہے اور تین دن تک تو مہمانداری ہے اور اوس کے بعد پھر صدقہ ہے **ف** نہایہ میں اس
حدیث کے معنی یون لکھا ہے کہ تین روز مہمانداری کرے تو پہلی روز تکلف کرے اور جو کچھ کہ ہو سکے بھلائی اور احسان سے
پیش آوے اور دوسری تیسری دن جو کچھ موجود ہو بے تکلف حاضر کرے اور بعد اس کے کچھ اسقدر دیدے کہ جس سے مہمان
ایک شب و روز طے کر سکے اور مراد جائزہ سے کچھ دیدینا ہے مگر یہ حکم ابتدای اسلام میں تہا اب مہمانی کا وجوب منسوخ ہو گیا مسنون
رہ گیا **ف** اور میزبان کو مشقت میں ڈالنے کے لیے۔ اوسکے پاس ٹھہرنا مہمان کو حلال نہین **ف** اگر کسی مرض یا عذر کے
سبب سے تین دن سے زیادہ رہنے کا اتفاق ہو تو اپنے مال سے کہاوے اور میزبان کو تشویش میں نہ ڈالے **عن** اشہب
سئل مالک عن قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم جائزته یوم و لیلة فقال یکرمه ویتحفه ویحفظه
یوم و لیلة وثلاثة ایام ضیافة **ترجمہ** اشہب سے روایت ہے امام مالک سے سوال ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہہ فرمایا مہمان کا جائزہ ایک دن رات ہے اس سے کیا مراد ہے انہوں نے کہا یہی مراد ہے کہ ایک دن رات
تک اوسکی عزت کرے تحفہ دے حفاظت کرے اور تین دن تک ضیافت کرے **عن** ابی هریرة ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال الضیافة ثلاثة ایام فما سوی ذلک فهو صدقة **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضیافت کی حد تین دن تک ہے پھر اس کے بعد خیرات ہے **عن** ابی کریمة قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلة الضیف حق علی کل مسلم فمن اصبح بفنائه فهو علیه
دین ان شاء اقتضی وان شاء ترك **ترجمہ** ابو کریمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک
رات مہمان کا حق ہر مسلمان پر ہے جو کسی مسلمان کے مکان میں اوترے تو ایک دن کی مہمانی گویا اوسکا قرض ہے
چاہے وصول کرے چاہے نہ وصول کرے چھوڑ دے **عن** المقدام ابی کریمة قال قال رسول اللہ ایما رجل
اضاف قوما فاصبح الضیف محروما فان نصره حق علی کل مسلم حتی یاخذ بقری لیلة
من زرعه وماله **ترجمہ** مقدام ابوکریمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی قوم پاس مہمان
ہو کر جاوے اور وہ فجر تک ویسا ہی بے نصیب رہے (یعنے رات کو کسی نے اوس کی مہمان داری نہ کی) تو اوس کی مدد کرنا
سب مسلمانوں پر لازم ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ مہمان اپنی مہمانی اوس قوم کی زراعت اور مال میں سے لے سکتا ہے
(یعنی اس قدر جس میں اوس کی آسودگی ہو) یہہ دونو حدیثین ابتدائے اسلام کی ہیں جب مہمانی واجب تھی۔ مگر اب بھی
مہمانی کرنا سنت مؤکدہ اور ضروری ہے **عن** عقبة بن عامر انه قال قلنا یا رسول اللہ انك تبعثنا
فننزل بقوم فلا یقروننا فما ترى فقال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نزلتم بقوم
فامروا لکم بما ینبغی للضیف فاقبلوا فان لم یفعلوا فخذوا منهم حق الضیف الذی

ینبغی لهم ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہی ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ ہم کو بھیجتے ہین (یعنی جہاد یا دوسرے
کام کے لیے) اور ہم ایسی قوم مین جاکر اوترتے ہین کہ وہ ہماری مہمانی نہین کرتے ہین تو اس مین آپ ہماری لیے کیا مناسب
جانتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا اگر تم کسی قوم مین جاوترو پھر وہ تمہاری لیے سب
سامان کردین جیسا کہ مہمان کیواسطے چاہیے تو تم قبول کرو اور اگر وے نہ کرین تو تم اون سے مہمانی کا حق جیسا کہ اون کو
چاہیے لیو **ف** بعضی کافرون سے حضرت نے صلح کی تہی تو اوس صلح مین یہ قول وقرار ہی ہوا تہا کہ اگر مسلمان تمہارے
ملک مین آوین جاوین تو اون کی ضیافت اور مہمانداری کیجیو تو اس حدیث مین وہی لوگ مراد ہین اور یہ مطلب نہین کہ مسافر
بجبر اورنا بردستے مسلمانون سی اپنی مہمانی مانگے ہان البتہ ہے کہ مہمان داری کرنا مستحب ہے **باب** نسخ
الضیف یاکل من مال غیره دوسری کا مال کہانا درست ہوا نہ کہانے کا حکم منسوخ ہوگیا **عن** ابن عباس
قال لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارة عن تراض منکم فکان
الرجل یحرج ان یاکل عند احد من الناس بعد ما نزلت هذه الآیة فنسخ ذلک الآیة التی
فی النور قال لیس علیکم جناح ان تاکلوا من بیوتکم الی قوله اشتاتا کان
الرجل الغنی یدعو الرجل من اهله الی طعام قال انی لاجنح ان اکل منه والتجنح
الحرج ویقول المسکین احق به منی فاحل فی ذلک ان یاکلوا مما ذکر اسم الله
علیه واحل طعام اهل الکتاب ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی جب یہ آیت اوتری ولا تاکلوا
اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارة عن تراض منکم یعنے نہ کہاؤ ایک دوسری کا مال
فریب اور جہوٹ سے البتہ تجارت مین رضامندی سے ایک دوسرے کا مال لے سکتا ہی۔ اوس وقت سے
ہر ایک آدمی دوسرے کے یہان کہانا کہانے کو بھی گناہ سمجہتا پھر یہ آیت منسوخ ہوگئی اوس آیت سے جو سورہ
نور مین اوتری لیس علیکم جناح ان تاکلوا من بیوتکم او بیوت آبائکم الآیۃ یعنے
تم پر کچھ گناہ نہین ہے اگر تم اپنے گہرون مین کہانا کہاؤ یا اپنی باپ کے گھر مین یا اپنے بیٹون کے گہر مین یا بہائیو
کے یا بہنون کے گھر مین یا چچا یا پوپھی کے گھر مین یا مامون یا خالہ کے گھر مین یا جن گہرون کی کنجی قفل
کے تم مالک ہو یا دوست آشنا کے گہر مین اخیر تک۔ پہلے لوگون کا یہ حال تہا کہ مال دار آدمی اپنے لوگون
کو کہانا کہلانے کے لیے بلاتا تو وے کہتے ہم کو کہانا اس مین سے گناہ معلوم ہوتا ہے بلکہ مسکین اسکا زیادہ
حقدار ہے بعد اوس کے یہ درست ہوگیا یعنے دوسری مسلمان کا کہانا کہانا جب اوس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اور
درست ہوا اہل کتاب کا کہانا فقط۔ الحمد للہ تمام ہوا چھبیسوان پارہ سنن ابی داؤد کے ستبیس پارون مین سے
اب شروع ہوتا ہے جو بیسوان پارہ وبکرم فضل کردگار بر توکل کریجیے انشاء اللہ تعالی المعین +

تم الجزء الثالث والعشرون ویتلوہ الجزء الرابع والعشرون ان شاء اللہ

فہرست پارہ بست و سوم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ

تمت

الجزء الرابع والعشرون

چوبیسوان پاره

بسم الله الرحمن الرحيم

باب فی طعام المتباریین جو ایک دوسری کی ضد سے فخر کے لیے کہانا کہلاوین اونکا کہانا نہ کہانا بہتر ہے

عن ابن عباس یقول ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن طعام المتباریین ان یوکل ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہی دو فخر کرنیوالون کے کہانیسے **ف** ہر ایک یہ چاہی کہ مین دوسرے سے بڑہ کر رہون اور اوسکو مغلوب کرون ایسے لوگونکا کہانا منع ہوا کیونکہ وہ خدا کیواسطے نہین ہے۔ **باب** اجابة الدعوة اذا حضرها مکروہ جب دعوت کے گہر مین کوئی کام خلاف شرع ہو تو دعوت قبول نہ کرنا **عن** سفینة ابی عبد الرحمن ان رجلا اضاف علی بن ابی طالب فصنع له طعاما فقالت فاطمة لو دعونا رسول الله صلی الله علیه وسلم فاکل معنا فدعوہ فجاء فوضع یده علی عضادتی الباب فرای القرام قد ضرب به فی ناحیة البیت فرجع فقالت فاطمة لعلی الحقه فانظر ما رجعه فتبعته فقلت یا رسول الله ما ردک فقال انه لیس لی او لنبی ان یدخل بیتا مزوقا ترجمہ سفینہ ابو عبد الرحمن سے روایت ہی ایک شخص نے دعوت کی امیر المومنین علی بن ابی طالبؓ کی اور اون کے لیے کہانا تیار کیا (اور بہیجدیا اونکے مکان پر) تو حضرت فاطمہؓ نے کہا کاش ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلاتے اور وہ بہی ہمارے ساتھ کہاتے پہر بلایا اونہون نے آنحضرتؐ کو آپ تشریف لائے اور اپنا ہاتھ دروازے کی چوکہٹ پر رکہا دیکہا تو گہر کے ایک طرف پردہ لگا ہوا ہی (جسمین نقش و نگار تہا) یہ دیکہکر آپ لوٹے حضرت فاطمہؓ نے علی سے کہا جاؤ دیکہو آپ کیون لوٹے جاتے ہین علیؓ آپکے ساتھ ہولیے اور پوچہا یا رسول اللہ آپ کیون لوٹے آپ نے فرمایا میرے یا کسی نبی کیواسطے درست نہین ایسے گہر مین جانا جہان نقش و نگار ہو **ف** یعنی وہ گہر مزین اور منقش ہو یہ تو دنیا دارون کا طریقہ ہی انبیا ایسے گہرون مین جانیسے بچتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گہر کو نہایت آراستہ کرنا اور بیکار زینت دینا اچہا نہین ہی طریقہ نبوی کے برخلاف ہی اور جہان کوئی کام خلاف شرع ہو وہان دعوت قبول کرنا ضرور نہین **باب** اذا اجتمع داعیان ایهما احق جب دو آدمی ایک ساتھ دعوت کرین تو کہان جاوے **عن** رجل من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا اجتمع داعیان فاجب اقربهما بابا فان اقربهما بابا اقربهما جوارا وان سبق احدهما فاجب الذی سبق ترجمہ ایک شخص سے روایت ہی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو شخص ایک ساتھ دعوت کرین تو جسکا مکان قریب ہو اوسکے یہان جا کیونکہ جسکا مکان قریب ہے وہ ہمسائگی کے حق سے زیادہ نزدیک ہی (یعنی اوسکی ہمسائگی کا حق مقدم ہی) اور اگر کسی نے پہلی دعوت کی ہو تو وہی زیادہ مستحق ہی (دوسری سے جسنی بعد دعوت سنائی) یعنے جب ایک شخص دعوت کر چکے

پہر دوسرا کرے تو پہلا زیادہ حقدار ہے **باب اذا حضرت الصلاۃ والعشاء** جب شام کا کہانا سامنے آوے اور نماز عشا
بھی تیار ہو تو کیا کرے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا وضع عشاء احدکم واقیمت الصلاۃ
فلا یقوم حتی یفرغ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا رات کا کہانا تیار
ہو اور اقامت نماز کی بھی ہو تو جبتک کہانے سے فراغت نہ ہو لے نہ اوٹھے **ف** یعنی دل کہانے سے فراغت حاصل کرے پہر نماز پڑہے
تاکہ تسکین سے نماز ادا ہو کہانے کیطرف دل نہ لگا رہے زاد مسدد وکان عبد اللہ اذا وضع عشاءہ او حضر عشاءہ
لم یقم حتی یفرغ وان سمع الاقامۃ وان سمع قراءۃ الامام یعنی عبد اللہ بن عمر کے سامنے جب شام کا کہانا رکہا جاتا
تو نہیں اوٹھتے جبتک فارغ نہ ہو لیتے کہانے سے اگرچہ تکبیر یا امام کی قرات کی آواز سنتے **عن** جابر بن عبد اللہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تؤخر الصلاۃ لطعام ولا لغیرہ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں دیر نہیں ہو سکتی نہ کہانے کیواسطے نہ اور کسی کام کیواسطے (جب کہانے کی زیادہ احتیاج نہ ہو یا دیر سے
مراد قضا کرنا ہے) **عن** عبد اللہ بن عبید بن عمیر قال کنت مع ابی فی زمان ابن الزبیر الی جنب عبد اللہ
بن عمر فقال عباد بن عبد اللہ بن الزبیر سمعنا انہ یبدا بالعشاء قبل الصلاۃ فقال عبد اللہ بن عمر ویحک
ما کان عشاؤہم اتراہ کان مثل عشاء ابیک **ترجمہ** عبید اللہ بن عبید بن عمیر سے روایت ہے میں اپنے باپ کے
ساتھ عبد اللہ بن الزبیر کے زمانے میں عبد اللہ بن عمر کے ساتھ تہا تو عباد بن عبد اللہ نے کہا ہم نے سنا ہے کہ شام کا کہانا مقدم کیا
جاتا تہا نماز پر عبد اللہ بن عمر نے کہا افسوس ہے تجہپر کیا اگلے لوگوں کا کہانا تم اپنے باپ کا سا کہانا سمجہتے ہو **ف** یعنی تمہارے
باپ عبد اللہ بن زبیر جو اب حاکم بن گئے ہیں اون کے کہانے میں طرح طرح کے تکلفات ہوتی ہیں اور کہانے سے فراغت
ہونے کے لیے بہت دیر لگتی ہے تو نماز پہلے ادا کر لینا چاہیے برخلاف آنحضرت کے زمانہ کے اوسوقت کہانا کیا تہا چند لقمے تہے جو سد رمق
کو کافی ہوں **باب فی غسل الیدین عند الطعام** کہانے سے پہلے دونوں ہاتھ دہونے کا بیان **عن** عبد اللہ بن
عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج من الخلاء فقدم الیہ طعام فقالوا الا ناتیک بوضوء فقال
انما امرت بالوضوء اذا قمت الی الصلاۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ
سے نکلے پہر آپ کے سامنے کہانا لایا گیا لوگوں نے کہا ہم وضو کے لئے پانی لاویں آپ نے فرمایا مجہے وضو کا حکم نماز کے
لیے ہوا ہے **ف** شاید یہاں وضو سے مراد پورا وضو ہے اور وہ کہانے سے پہلے مسنون نہیں لیکن ہاتھ کا دہونا تو وہ بہتر ہے
آپ نے بہی کیا ہوگا لوگوں نے نہ دیکہا ہوگا **عن** سلمان قال قرات فی التوراۃ ان برکۃ الطعام الوضوء قبلہ
فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال برکۃ الطعام الوضوء قبلہ والوضوء بعدہ
ترجمہ سلمان سے روایت ہے میں نے توریت میں دیکہا تہا کہ کہانے کی برکت وضو کرنے سے ہوتی ہے کہانے سے پہلے تو میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا کہانے کی برکت اس سے ہوتی ہے کہ کہانے سے پہلے اور کہانے کے بعد وضو کرے

یعنی ہاتھ دہووے

باب فی طعام العجالة جلدی کیوقت بغیر ہاتہہ دہوئے بہی کہانا درست ہے **عن** جابر بن عبد اللہ انہ قال
اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شعب من الجبل وقد قضی حاجتہ وبین ایدینا تمر علی ترس او حجفة
فدعوناہ فاکل معنا وما مس ماء **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک پہاڑ کی گہاٹی سے انکو حاجت
سے فارغ ہوکر اوسوقت ہمارے سامنے ڈہال پر کہجوریں کہیں تہیں ہم نے آپ کو بلایا آپ نے ہمارے ساتھ اون کہجوروں کو کہایا اور
پانی کو ہاتہہ بہی نہیں لگایا **باب** فی کراھیة ذم الطعام کہانے کی برائی کرنا منع ہے اگرچہ جی نہ چاہے تو نہ کہاوے **عن**
ابی ھریرة قال ما عاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعاما قط ان اشتہاہ اکلہ وان کرہ ترکہ
ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کہانے کی برائی بیان نہیں کی بلکہ اگر آپ کا جی چاہتا
تو آپ کہانے کو کہالیتے اور جو جی نہ چاہتا تو نہ کہاتے (پر اوسکو برا نہ کہتے) **باب** فی الاجتماع علی الطعام سب ملکر ایک
جگہہ کہانا موجب برکت کا ہے **عن** وحشی بن حرب عن ابیہ عن جدہ ان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قالوا یا رسول اللہ انا ناکل ولا نشبع قال فلعلکم تفترقون قالوا نعم قال فاجتمعوا علی طعامکم
واذکروا اسم اللہ یبارک لکم فیہ **ترجمہ** وحشی بن حرب نے اپنے باپ حرب سے سنا اون نے اوسکے دادا وحشی بن حرب سے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کہاتے ہیں مگر پیٹ نہیں بہرتا آپ نے فرمایا شاید تم الگ
الگ کہاتے ہو انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا سب ملکر ایک جگہہ کہایا کرو اور اللہ کا نام لیکر کہایا کرو برکت ہوگی **ف**
جب کئی آدمی اپنا اپنا کہانا ایکر آدیں اور اکٹہے ملکر کہاویں تو اکثر برکت ہوتی ہے اس لیے کہ کوئی کم کہانے والا مگر اوسکا کہانا زیادہ
ہوتا ہے وہ کافی ہوجاتا ہے اوس شخص کے لیے جو زیادہ کہانے والا اور اوسکا کہانا کم ہوتا ہے **باب** التسمیة علی الطعام
کہانا شروع کرتے ہی پہلے بسم اللہ کہنا چاہیے **عن** جابر بن عبد اللہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا دخل الرجل
بیتہ فذکر اللہ عند دخولہ وعند طعامہ قال الشیطان لا مبیت لکم ولا عشاء واذا دخل فلم
یذکر اللہ عند دخولہ قال الشیطان ادرکتم المبیت فاذا لم یذکر اللہ عند طعامہ قال ادرکتم المبیت
والعشاء **ترجمہ** جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جب کوئی شخص اپنے
گہر میں جاتے وقت بسم اللہ کہتا ہے اور کہاتے وقت بہی بسم اللہ کہتا ہے تو شیطان کہتا ہے نہ یہاں رہنے کی جگہہ ہے نہ کہانے کو کچھہ
ملیگا اور جب گہر میں جاتے وقت بسم اللہ نہیں کہتا تو شیطان کہتا ہے چلو رہنے کا تو ٹہکانا ہوگیا پھر اگر کہاتے وقت بہی اوسنے
بسم اللہ نہ کہی تو شیطان کہتا ہے رہنے کو بھی جگہہ ملے اور کہانا بہی ملا **ف** یعنی اوسوقت تو نہایت خوش ہوتا ہے کہ پوری پوری مہمانی
اوسکی ہوگئی آدمی کو چاہیے کہ ہر کام کے شروع پر اللہ جل جلالہ کا نام لیا کرے تاکہ شیطان اوس میں دخل نہ پاوے یہ بات تجربے سے
بہی معلوم ہوئی ہے کہ اکثر اوقات بسم اللہ الرحمن الرحیم کہنا موجب برکت اور خوشی کا ہوتا ہے **عن** حذیفة قال کنا اذا حضرنا
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعاما لم یضع احدنا یدہ حتی یبدأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا حضرنا

معه طعاما فجاء اعرابي كانما يدفع فذهب ليضع يده في الطعام فاخذ رسول الله صلى الله عليه
وسلم بيده ثم جاءت جارية كانما تدفع فذهبت لتضع يدها في الطعام فاخذ رسول الله صلى الله عليه
وسلم بيدها وقال ان الشيطان ليستحل الطعام الذي لم يذكر اسم الله عليه وانه جاء بهذا الاعرابي
ليستحل به فاخذت بيده وجاء بهذه الجارية ليستحل بها فاخذت بيدها فوالذي نفسي بيده
ان يده لفي يدي مع ايديهما ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے کو بیٹھتے
تو ہم میں سے کوئی ہاتھ نہ ڈالتا جبتک آپ شروع نہ کرتے ایکبار ہم آپ کے ساتھ کھانے کو بیٹھے تو ایک اعرابی دوڑتا ہوا آیا
جیسے کوئی اوسکو پیچھے سے ڈھکیل رہا ہے اور اوس نے قصد کیا ہاتھ ڈالنے کا کھانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا
ہاتھ پکڑ لیا پھر ایک لڑکی آئی دوڑتی ہوئی جیسے کوئی اوسکو پیچھے سے ڈھکیل رہا ہے اوس نے کھانے میں ہاتھ ڈالنا چاہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا شیطان کو اوس کھانیکا اختیار ہو جاتا ہے جسپر اللہ جل جلالہ کا نام نہ لیا جاوے
اور وہی شیطان پہلے اس اعرابی کو لیکر آیا تاکہ کھانا اپنے لیے درست کرلے اوسکی سبب سے میں نے اوسکا ہاتھ پکڑ لیا پھر اس لڑکی
کو لیکر آیا شاید اسی کیوجہ سے کھانے کو اپنے لیے درست کر لے (یعنے کھانیکی قدرت حاصل کرے کیونکہ جب اللہ کا نام لیا جاتا ہے
تو شیطان اوس کھانیکو کھا نہیں سکتا) میں نے اوسکا بھی ہاتھ پکڑ لیا اب قسم ہے اوس شخص کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ
شیطان کا ہاتھ ان دونوں کے ہاتھ کے ساتھ میری ہاتھ میں ہے ف یعنے ان دونوں کے رہنے کے سبب سے شیطان بھی
رکا ہوا ہے اگر یہ بے بسم اللہ کے کھانے لگتے تو شیطان شریک ہو جاتا عن عائشة رضي الله عنها ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال اذا اكل احدكم فليذكر اسم الله تعالى فان نسي ان يذكر اسم الله تعالى في اوله
فليقل بسم الله اوله واخره ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے
کوئی کھانے لگے تو پہلے اللہ کا نام لیوے اگر اوس وقت اللہ کا نام لینا بھول جاوے تو یوں کہے بسم اللہ اوله واخره یعنے
اللہ کے نام سے کھاتا ہوں شروع میں اور اخیر میں عن مثنى بن عبد الرحمن الخزاعي عن عمه امية بن مخشي و
كان من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم جالسا ورجل ياكل
فلم يسم حتى لم يبق من طعامه الا لقمة فلما رفعها الى فيه قال بسم الله اوله واخره فضحك النبي
صلى الله عليه وسلم ثم قال ما زال الشيطان ياكل معه فلما ذكر اسم الله عزوجل استقاء ما في بطنه
ترجمہ مثنی بن عبد الرحمن خزاعی نے اپنے چچا امیہ بن مخشی سے روایت کیا جو صحابہ میں سے تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور ایک شخص کھا رہا تھا اوس نے بسم اللہ کہی نہ تھا تک کہ کھانے میں سے
ایک لقمہ رہ گیا جب اوسکو اٹھایا کھانے کو تو بولا بسم اللہ اوله واخره یعنے اللہ کے نام سے کھاتا ہوں شروع سے اخیر تک یہ سنکر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اور فرمایا برابر شیطان اسکے ساتھ کھا رہا تھا جب اس نے اللہ کا نام لیا تو اوس نے قے کردی

اور اوگل دیا جو کچھ اوس کے پیٹ مین تہا (مرقاۃ مین ہی کہ قے کرنے سے مراد یہ ہی کہ جو برکت اوسکی شریک ہونے سے جاتی رہی تھی پھر لوٹ آدمی کی طرف گویا وہ برکت شیطان نے اپنے پیٹ مین رکھ لی تھی)

باب ما جاء فی الاکل متکئا

تکیہ لگا کر کہانا یا ٹیکا لگا کر کہانا خلاف سنت ہی **عن** ابی جحیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا اکل متکئا ترجمہ ابو جحیفہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین تکیہ لگا کر نہین کہاتا ہون (کیونکہ یہ متکبرین کا فعل ہے یا اسطرح کہانا مضر ہے بہرحال اچھا نہین) **عن** عبد اللہ بن عمرو ما رؤی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل متکئا قط ولا یطأ عقبہ رجلان ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ لگا کر کہاتے نہین دیکہا اور کبھی دو آدمیون کو آپ کے پیچھے چلتے نہین دیکہا (بلکہ آپ خود بیچ مین یا سب کے پیچھے چلتے) **عن** انس یقول بعثنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرجعت الیہ فوجدتہ یاکل تمرا وھو مقع ترجمہ انس سے روایت ہی مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہین بہیجا جب مین لوٹ کر گیا تو مین نے دیکہا آپ کہجورین کہا رہے ہین اور بیٹھے ہین اقعا کے طور پر (اقعا یعنی دونو سرین زمین پر لگا کر بیٹھنا اور دونو پانون کھڑے کر دینا)

باب ما جاء فی الاکل من اعلی الصحفۃ پیالے یا رکابی کے بیچ مین سے نہ کہاوے بلکہ ایک کنارے سے کہاوے

عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اکل احدکم طعاما فلا یاکل من اعلی الصحفۃ ولکن لیاکل من اسفلھا فان البرکۃ تنزل من اعلاھا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے کہانا کہاوے تو پیالے کے بیچ مین سے نہ کہاوے بلکہ ایکطرف سے کہاوے اس لیے کہ برکت بیچ مین اوترتی ہی اور کنارون پر آتی جاتی ہی اگر پہلے بیچ مین سے ہی کہا لے گا تو برکت کا منبع جاتا رہیگا **عن** عبد اللہ بن بسر قال کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قصعۃ یقال لھا الغراء یحملھا اربعۃ رجال فلما اضحوا وسجدوا الضحی اتی بتلک القصعۃ یعنی وقد ثرد فیھا فالتفوا علیھا فلما کثروا جثی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اعرابی ما ھذہ الجلسۃ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ جعلنی عبدا کریما ولم یجعلنی جبارا عنیدا ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلوا من حوالیھا ودعوا ذروتھا یبارک فیھا ترجمہ عبد اللہ بن بسر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک کٹرہ تہا جسکو چار آدمی اوٹھاتے تھے اوسکا نام غرا تہا جب اشراق کا وقت ہوا اور لوگون نے اشراق کی نماز ادا کی تو وہ کٹرہ لایا گیا اوسمین ثرید بہرا ہوا تہا (ثرید ایک کہانا ہی یعنی روٹی توڑ کر شوربے مین بہگو دی جاتی ہی) جو سب لوگ اوسپر جمع ہوگئے جب کثرت ہوئی لوگون کی تو آپ گھٹنی ٹیک کر بیٹھ گئے (تاکہ جگہ ہو جاوے اور لوگ سما جاوین) ایک اعرابی بولا بہلا یہ کیسا بیٹھک ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی نے مجھے نیک بندہ بنایا اور نہین بنایا مجھکو متکبر عزور کرنیوالا بعد اوس کے فرمایا کہاؤ کنارون مین سے اوسکے اور چھوڑ دو بیچ مین اوسکے برکت ہوگی اوس مین **ف** اس حدیث سے کئی

باتین معلوم ہوئین - ایک یہ کہ اکٹھا جمع ہوکر ایک برتن مین کہانا بہتر ہے دوسری یہ کہ کنارون سے کہانا بہتر ہے تیسری یہ کہ کہانے وقت
اگر ہجوم ہو تو پہیل کر بیٹہنا نہ چاہیے کہ اور لوگون کو جگہ ملے **باب ما جاء فی الجلوس علی مائدۃ علیہا بعض ما
یکرہ** جس دسترخوان پر مکروہات یا محرمات کا استعمال ہو اوسپر بیٹہنا نہ چاہیے **عن** سالم عن ابیہ قال نہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن مطعمین عن الجلوس علی مائدۃ یشرب علیہا الخمر وان یاکل وہو منبطح
علی بطنہ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کہانون سے ایک تو
اوس دسترخوان پر بیٹہ کے کہانے جسپر شراب کا استعمال ہو اگرچہ خود نہ پیے کیونکہ شراب خوارون کے ساتہہ بیٹہکر کہانا
بھی منع ہے جب شراب وہان موجود ہو) دوسری اوندہے لیٹ کر کہانے سے **ف** ابوداؤد نے کہا یہ حدیث منکر
ہے جعفر بن برقان نے اس حدیث کو زہری سے نہین سنا۔ شراب کے حکم مین ہر حرام چیز داخل ہے جیسے سود اور مردار اور
خون اور تاڑی اور بہنگ وغیرہ جن چیزون مین نشہ ہے) **باب الاکل بالیمین** داہنے ہاتہہ سے کہانیکا بیان **عن**
ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اکل احدکم فلیاکل بیمینہ واذا شرب فلیشرب
بیمینہ فان الشیطان یاکل بشمالہ ویشرب بشمالہ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے کہانا کہاوے تو اپنے ہاتہہ سے کہاوے اور جب پانی پیوے تو داہنے ہاتہہ سے
پیے اسلیے کہ شیطان بائین ہاتہہ سے کہاتا ہے۔ و بائین ہاتہہ سے پیتا ہے (پس شیطان کی مخالفت کرنا بہتر ہوگا) **عن**
عمر بن ابی سلمۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ادن منی فسم اللہ وکل بیمینک وکل مما یلیک **ترجمہ**
عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہوجا مجہسے اور بسم اللہ کہہ اور کہا داہنے ہاتہہ سے
اور کہا اپنی طرف سے (یعنی ایک کنارے سے جو اپنے پاس ہے نہ دوسری طرف سے) **باب فی اکل اللحم** گوشت کہانے
کا بیان **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقطعوا اللحم با
لسکین فانہ من صنیع الاعاجم وانہسوہ فانہ اہنا وامرأ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت
ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت کاٹو گوشت کو چہری سے کیونکہ یہ عجم کے لوگون کا طریقہ ہے بلکہ منہ سے
نوچکر کہاؤ کیونکہ اسمین لذت زیادہ ہوتی ہے اور جلدی ہضم ہوتا ہے (اس حدیث کو ابن جوزی نے موضوعات مین لکہا ہے
اور اسکے خلاف رسول اللہ صلعم سے ثابت ہے) **عن** صفوان بن امیۃ قال کنت آکل مع النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فاخذ اللحم من العظم فقال ادن العظم من فیک فانہ اہنا وامرأ **ترجمہ** صفوان بن امیہ سے
روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ کہانا کہا رہا تہا اور گوشت کو ہڈی مین سے چہڑا رہا تہا آپ نے فرمایا
ہڈی اٹہا کر منہ سے لگاؤ (اور گوشت منہ سے نوچ نوچ کر کہاؤ) کیونکہ اسطرح کہانے سے لذت زیادہ ہوتی ہے اور جلدی ہضم ہوتا
ہے **عن** عبداللہ بن مسعود قال کان احب العراق الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عراق الشاۃ **ترجمہ**

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے سب ہڈیون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بکری کی ہڈی زیادہ پسند تہی **ف**
عراق اوس ہڈی کو کہتے ہین جس پر سے گوشت اوتار لیا جاوے یعنے بہت گوشت اوسپر نہو اگرچہ تہوڑا اسا لگا ہو وبہذا
الاسناد قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعجبہ الذراع قال وسم فی الذراع وکان یری ان
الیہود ہم سموہ **ترجمہ** اسی اسناد سے عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دست
کا گوشت بہت بہاتا تا ایکبار دست کے گوشت مین زہر ملا دیا گیا آپ سمجہتے تہے کہ یہودیو نسنے اوسمین زہر ملایا تہا **باب**
فی اکل الدباء کدو (یعنے لنبا کدو لوکی) کہانے کا بیان **عن** انس بن مالک یقول ان خیاطا
دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لطعام صنعہ قال انس فذہبت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الی ذلک الطعام فقرب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبزا من شعیر ومرقا فیہ دباء وقدید
قال انس فرایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتتبع الدباء من حوالی الصحفۃ فلم ازل احب الدباء
بعد یومئذ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہانا کہلانے کے لیے
بلایا جو آپ کے لیے تیار کیا تہا انس کہتے ہین کہ مین بہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ چلا گیا اوس دعوت مین
تو جو کی روٹی اور کدو کا شوربا اور خشک گوشت نمک چہڑکا ہوا آپ کے پاس رکہا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
مین نے دیکہا آپ رکابی کے کنارون سے کدو کے ٹکڑے ڈہونڈہ تے تہے **ف** اس حدیث مین ہے کہ آنحضرت رکابی کے
چارون طرف کدو تلاش کر کے کہاتے تہے اور دوسری حدیث مین ہے کہ جب کہانا کسی کے ساتہہ کہاوے تو اپنے آگے سے کہاوے
تو دونون کیموافقت اسیطرح سے ہے کہ یہہ حکم وہان ہے کہ جب ساتہی ناراض ہووے اور حضرت کیو سطے یہہ بات نتہی بلکہ صحابہ
کو اسبات کی آرزو تہی کہ آپ ہماری آگے سے کہاوین تاکہ ہم کو دین کی برکت حاصل ہو اور اس حدیث سے یہہ بہی مسئلہ
نکلا کہ دعوت کا قبول کرنا سنت ہے اگرچہ کہانا تہوڑا اسا ہووے یا بڑی کو چہوٹا بلادی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ درزی کا پیشہ اچہا ہے
اور کدو کی محبت سنت ہے اور اسی طرح جس چیز کو حضرت دوست رکہتے اوس کی محبت مسلمانون کو لازم ہے **ف** پہر انس
روز سے مین ہمیشہ کدو کو دوست رکہتا ہون **باب** فی اکل الثرید ثرید کا بیان اوس کی تفسیر آگے آتی ہے **عن**
ابن عباس قال کان احب الطعام الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الثرید من الخبز والثرید من الحیس **ترجمہ**
ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب کہانون مین روٹی کا ثرید **ف** ثرید اوسکو کہتے ہین کہ روٹی کے
ٹکڑے شوربے مین تر کر دے **ت** اور حیس کا ثرید بہت پیارا تہا **ف** حیس کا ثرید اوسکو کہتے ہین کہ روٹی کے ٹکڑون مین
کہجور اور گہی بطور مالیدہ کے ملاوے **باب** فی کراہیۃ التقذر للطعام کسی کہانے سے گہن کرنا برا ہے جو حلال شرع ہو
مین **عن** ہلب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسالہ رجل فقال ان من الطعام طعاما اتحرج
منہ فقال لا یتخلجن فی صدرک شیء ضارعت فیہ النصرانیۃ **ترجمہ** ہلب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی کہ آپ سے ایک شخص نے پوچہا کہ کہانے کی چیزون سی کوئی ایسی چیز ہی کہ مین اوس کے کہانسی پرہیز کردن تو آپنے فرمایا تیری دل مین شبہہ کچہ نہ گزرے (یعنی کچہ شک وخطرہ نہ کر) تو مشابہ کیا چاہتا ہی اپنے کو رہبانیت کے ساتہہ یعنی نصرانیت سی کہ وہ شک کیا کرتے ہین ہر چیز مین

باب النہی عن اکل الجلالۃ

جلالہ یعنی نجاست خوار جانور کا کہانا کیسا ہے

عن ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الجلالۃ والبانہا **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ کے کہانے سے اور اوسکا دودہ پینے سے **ف** مراد جلالہ سے وہ جانور ہی جو نجاست کہاوی اسقدر کہ اوس کے گوشت اور پوست مین نجاست کی بو آنے لگی۔ یہ حدیث نسخہ مطبوعہ مصر مین نہین ہی **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن لبن الجلالۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ کا دودہ پینے سے منع فرمایا ہے (کیونکہ وہ نجاست کہاتا ہی) **عن** ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الجلالۃ فی الابل ان یرکب علیہا اویشرب من البانہا **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہی غلیظ خور اونٹ کی سواری اور اوسکا دودہ پینے سے (کیونکہ سواری مین اوسکا پسینا لگیگا اور وہ نجس ہے)

باب فی اکل لحوم الخیل

گہوڑی کا گوشت کہانا کیسا ہے

عن جابر بن عبد اللہ قال نہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم خیبر عن لحوم الحمر واذن فی لحوم الخیل **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن ہم کو منع کیا گدہی کے گوشت سی اور گہوڑے کے گوشت کہانے کی اجازت دی **ف** یہی قول ہی شافعی اور احمد اور ابو یوسف اور محمد کا اور ابو حنیفہ اور اوزاعی اور مالک کے نزدیک گہوڑی کا گوشت مکروہ ہے **عن** جابر بن عبد اللہ قال ذبحنا یوم خیبر الخیل والبغال والحمیر فنہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن البغال والحمیر ولم ینہنا عن الخیل **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی خیبر کے دن ہم نے گہوڑی اور خچر اور گدہے ذبح کیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خچر اور گدہی سے ہم کو منع کیا اور گہوڑے سے نہ منع کیا (اس لیے کہ گہوڑا لطیف اور شریف ہی اوس کی حرمت کی کوئی وجہ نہین ہے، برخلاف گدہی کے) **عن** خالد بن الولید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن اکل لحوم الخیل والبغال والحمیر زاد حیوۃ وکل ذی ناب من السباع قال ابو داؤد وھذا منسوخ قد اکل لحوم الخیل جماعۃ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابن الزبیر وفضالۃ بن عبید وانس بن مالک واسماء ابنۃ ابی بکر وسوید بن غفلۃ وعلقمۃ وکانت قریش فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تذبحہا **ترجمہ** خالد بن ولید سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گہوڑی اور خچر اور گدہے کے گوشت کہانسی منع فرمایا ہے حیوۃ نے اتنا زیادہ کیا کہ منع فرمایا آپ نے ہر دانت والے درندے کے گوشت سے۔ ابو داؤد نے کہا یہ حدیث منسوخ ہی اور گہوڑے کے گوشت کو ایک جماعت صحابہ نے کہایا اون مین سے ہین عبد اللہ بن الزبیر اور فضالہ بن عبید

اور انس بن مالک اور اسماء بنت ابی بکر اور سوید بن غفلہ اور علقمہ اور قریش کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین
اونہوں نے کھا کرتے تھے **ف** علاوہ برین اس حدیث کا اسناد ضعیف ہے قابل احتجاج نہین ہے اور معارض ہے اسکی حدیث
جابر کی جو اس سے پہلی گزری اور اسناد اوسکا صحیح ہے پھر ابو حنیفہ کے نزدیک بھی کراہت گھوڑے کی تنزیہی ہے اور بعضون
نے کہا تحریمی ہے واللہ اعلم **باب** فی اکل الارنب خرگوش کھانیکا بیان **عن** انس بن مالک قال کنت
غلاما حزورا فصدت ارنبا فشویتها فبعث معی ابو طلحة بعجزها الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فاتیته بها فقبلها **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے مین ایک مضبوط لڑکا تھا تو مین نے شکار کیا خرگوش کا اور بھونا اسکو
ابو طلحہ نے اوسکا پچھلا دھڑ میری ساتھ کرکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجا مین لیکر آیا اور دوسری روایت مین
ہے کہ آپ نے اوسکو قبول کیا اور لے لیا **عن** عبد اللہ بن عمرو وکان بالصفاح قال محمد مکان بمکة وان
رجلا جاء بارنب قد صادها فقال یا عبد اللہ بن عمرو ما تقول قال قد جیء بها الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وانا جالس فلم یاکلها ولم ینه عن اکلها وزعم انها تحیض **ترجمہ** عبد اللہ
بن عمرو صفاح مین تھے جو ایک مقام ہے مکے مین اون کے پاس ایک شخص خرگوش لایا شکار کرکے اور کہا ای عبد اللہ بن عمرو تم
کیا کہتے ہو (اس کے بارے مین) انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خرگوش لایا گیا اور مین بیٹھا ہوا تھا
آپ نے اوسکو نہین کھایا نہ اوس کے کھانے سے منع فرمایا آپ نے یہ کہا کہ اسکو حیض آتا ہے (اسوجہ سے آپ نے مکروہ جانا نہ
کھایا یا یہ نہین کہ خرگوش کھانا حرام تھا ورنہ آپ اور صحابہ کو بھی اوس کے کھانے سے ممانعت کرتے (باتفاق ائمہ اہل سنت خرگوش
حلال ہے) **باب** فی اکل الضب گوہ کھانا کیسا ہے **عن** ابن عباس ان خالته اهدت الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سمنا واضبا واقطا فاکل من السمن ومن الاقط وترک الاضب تقذرا واکل علی
مائدته ولو کان حراما ما اکل علی مائدة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت
ہے اون کی خالہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھی اور گوہ اور پنیر بھیجا آپ نے گھی اور پنیر کھایا اور گوہ کو گھن کھا کر چھوڑ دیا
لیکن وہ کھایا گیا آپ کے دسترخوان پر اور جو حرام ہوتا تو کبھی نہ کھایا جاتا آپ کے دسترخوان پر **ف** دسترخوان سے مراد وہ
کپڑا ہے یا بوریے کا ٹکڑا جو بچھایا جاتا ہے کھانا کھاتے وقت تاکہ کھانا زمین پر نہ گرے نہ لکڑی وغیرہ کا خوان جسکی نفی دوسری
حدیث مین وارد ہے **عن** خالد بن الولید انه دخل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت میمونة
فاتی بضب محنوذ فاهوی الیه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیده فقال بعض النسوة اللاتی فی بیت
میمونة اخبروا النبی صلی اللہ علیہ وسلم بما یرید ان یاکل منه فقالوا هو ضب فرفع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یده قال فقلت احرام هو قال لا ولکنه لم یکن بارض قومی فاجدنی اعافه قال خالد
فاجتررته فاکلته ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینظر **ترجمہ** خالد بن ولید سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت میمونہ کے گھر گئے وہان بہونا ہوا ایک گوہ لایا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس پر ہاتھ
ڈالنا چاہا اسمین بعض عورتون نے جو میمونہ کے گھر مین تھین کہا کہ بیان کر دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوس
چیز کو جسکے کہانے کا آپ قصد کرتے ہین انہون نے کہا یا رسول اللہ وہ گوہ ہے یہہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کہینچ
لیا خالد نے کہا مین نے پوچہا یا رسول اللہ کیا یہ حرام ہے آپ نے فرمایا نہین حرام نہین ہے بلکہ یہ میری ملک مین نہین ہوتا
اسواسطے مجہے اس سے نفرت ہوتی ہے خالد نے کہا یہ سنکر مین نے اوسکو کہینچا اور کہایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکہہ
رہے تہے **ف** اس حدیث سے گوہ کی حلت ثابت ہوئی اور یہی قول ہے اکثر اہل علم حدیث شافعی اور مالک کا اور بعضون نے
گوہ کو مکروہ جانا ہے بعضون نے حرام کہا ہے مگر صحیح یہہ ہے کہ حلال ہے اگرچہ آپ نے اوسکو نہین کہایا **عن** ثابت بن
ودیعة قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جیش فاصبنا ضبابا قال فشویت منها ضبا
فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوضعته بین یدیه قال فاخذ عودا فعد به اصابعه ثم
قال ان امة بنی اسرائیل مسخت دواب فی الارض وانی لا ادری ای الدواب هی قال فلم یاکل ولم ینه
ترجمہ ثابت بن ودیعہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہے ایک لشکر مین تو ہم نے کئی گوہ پکڑی ایک کو بہونکر مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا اور آپ کے سامنے رکہا آپ نے ایک لکڑی لیکر اوسکی انگلیون کو گنا اور فرمایا کہ ایک گروہ بنی
اسرائیل کا مسخ ہوکر جانور بنگیا تہا لیکن مین نہین جانتا کہ وہ کونسا جانور ہے راوی نے کہا پہر آپ نے نہ کہایا اوس کو نہ منع کیا
اوس کے کہانے سے **ف** تو نہ کہایا آپ نے برطریق احتیاط اور تورع کے نہ بوجہ حرمت کے۔ دوسری حدیث سے معلوم ہوا
کہ جو گروہ مسخ ہوا تہا وہ سب تین دن مین مر گئے پھر یہہ شبہ جاتا رہا) **عن** عبد الرحمن بن شبل ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نهی عن اکل لحم الضب **ترجمہ** عبد الرحمن بن شبل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کا
گوشت کہانیسے منع فرمایا ہے **باب** فی اکل لحم الحباری حباری (ایک چڑیا کا نام ہے) کا گوشت درست ہے **عن** سفینة
قال اکلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحم حباری **ترجمہ** سفینہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ حباری کا گوشت کہایا (حباری ایک پرندہ ہے جسکو تغدری کہتے ہین) **باب** فی حشرات الارض حشرات الارض
یعنی جو جانور زمین کے اندر رہتے ہین انکا بیان **عن** تلب قال صحبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم اسمع لحشرات
الارض تحریما **ترجمہ** تلب بن ثعلبہ بن ربیعہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا آپ نے حشرات الارض
کی حرمت بیان نہین کی (جیسے گوہ ساہی وغیرہ) **عن** نمیلة قال کنت عند ابن عمر فسئل عن اکل القنفذ فتلی
قل لا اجد فیما اوحی الی محرما الآیة قال شیخ عنده سمعت ابا هریرة یقول ذکر عند النبی صلی اللہ علیه وسلم
فقال خبیثة من الخبائث فقال ابن عمر ان کان قاله رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم هذا فهو کما قال **ترجمہ**
نمیلہ سے روایت ہے مین عبد اللہ بن عمر پاس بیٹہا تہا ایک شخص نے پوچہا ساہی کا کہانا کیسا ہے انہون نے یہ آیت پڑہی ۔

قل لا اجد فیما اوحی الی محرما الایة ایک بوڑھا شخص بولا مین نے ابوہریرہ سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اوسکا ذکر آیا آپ نے فرمایا ایک ناپاک جانور ہی بری جانورون مین سے عبد اللہ بن عمر نے کہا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے تو بیشک ایسا ہی ہی **ف** اسی واسطے حشرات الارض کی حرمت مین اختلاف ہے بعضون کے نزدیک حرام ہین کیونکہ وہ خبیث ہین بعضون کے نزدیک درست ہین کیونکہ گوہ بہی حشرات الارض مین سے ہی اور وہ کہایا گیا سامنے رسول اللہ صلعم کے

باب مالم یذکر تحریمہ جن جانورون کی حرمت قرآن اور حدیث مین نہین ہی

عن ابن عباس قال کان اہل الجاہلیۃ یاکلون اشیاء ویترکون اشیاء تقذرا فبعث اللہ تعالی نبیہ وانزل کتابہ واحل حلالہ وحرم حرامہ فما احل فہو حلال وما حرم فہو حرام وما سکت عنہ فہو عفو ثم تلا قل لا اجد فیما اوحی الی محرما الی آخر الایۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی جاہلیت کے لوگ بعضی چیزین کہاتے تھے اور بعضی نہین کہاتے تھے برا جانکر پہر اللہ جل جلالہ نے اپنے نبی کو بہیجا اور کتاب اوتاری اور حلال کو حلال بتلایا اور حرام کو حرام کہا پہر جو آپ نے حلال کہا وہ حلال ہی اور جو حرام کہا وہ حرام ہے اور جس سے آپ نے سکوت کیا وہ معاف ہی بعد اوس کے یہ آیت پڑہی قل لا اجد فیما اوحی الی محرما الایۃ **ف** یعنے کہدے تو اے محمد مین نہین پاتا ہون حرام اوس چیز مین جو وحی کی گئی ہی میری طرف کسی کہانیوالے پر جو کہاوے اوسکو مگر مردار اور خون بہتا ہوا اور سور کا گوشت کیونکہ وہ ناپاک ہی اور جو جانور سوا خدا کے اور کسی کے نام پر ذبح کیا جاوے

باب فی اکل الضبع گفتار (یعنی ہنڈار یا ترکہہ) کہانیکا بیان

عن جابر بن عبد اللہ قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الضبع فقال ہو صید ویجعل فیہ کبش اذا صادہ المحرم ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا گفتار کو آپ نے فرمایا وہ تو شکار ہی (نسائی اور ترمذی کی روایت مین ہی کہ وہ کہایا جاوے) اور دیوے اوس مین محرم ایک دنبہ جب شکار کرے اوسکا احرام کی حالت مین اس سے معلوم ہوا کہ گفتار حلال ہی یہی قول ہی شافعی اور محققین علما کا

باب النہی عن اکل السباع درندے جانورون کے گوشت کہانیکی ممانعت

عن ابی ثعلبۃ الخشنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن اکل کل ذی ناب من السبع ترجمہ ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہر دانت والے درندے سے یعنے اوس کے گوشت کہانے سے (جیسے شیر بہیڑیا چیتا ریچہ وغیرہ)

عن ابن عباس قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل کل ذی ناب من السبع وعن کل ذی مخلب من الطیر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہر دانت والے درندے کے کہانے سے اور ہر پنجے والے پرندے کے کہانے سے (یعنی جو پنجے سے شکار کرے جیسے باز شکرہ بحری گدہ وغیرہ)

عن المقدام بن معدی کرب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا لا یحل ذو ناب من السباع ولا الحمار الاہلی ولا اللقطۃ من مال معاہد الا ان یستغنی عنہا وایما رجل ضاف قوما فلم یقروہ فان لہ ان یعقبہم بمثل قراہ

جنود الله قال علی اسمه فائدة یعنی ابا العوام ترجمہ سلمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال
ہوا ٹیری کے گوشت کا آپ نے ایسا ہی فرمایا ف۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پہلے آپ کو تردد تھا ٹیری کی حلت حرمت مین
پھر دوسری حدیثون سے معلوم ہوا کہ حلت اوسکی محقق ہو گئی آپ نے فرمایا دو مردے ہم کو حلال مین ایک ٹیری دوسری
مچھلی

باب فی الطافی من السمك جو مچھلی دریا مین مرکر پانی پر تیر آوے اوسکا کہانا کیسا ہے

عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما القی البحر او جزر عنه فکلوه وما مات فیه
وطفا فلا تاکلوه ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مچھلی کو باہر ڈالدے
یا دریا کا پانی کم ہو جاوے تو اوسکو کہا لو اور جو مچھلی کہ دریا مین مرکر اوپر تیر آوے تو اوسکو مت کہاؤ ف کیونکہ معلوم ہوا وہ
خود بخود مر گئی ابو داؤد نے کہا یہ حدیث موقوفا صحیح ہے اور مسندا ضعیف ہے اسی سبب سے مالک اور شافعی اور احمد اور ظاہریہ
کے نزدیک ایسی مچھلی کا کہانا درست ہے

باب فی المضطر الی المیتة جو شخص لاچار ہو جاوے مردار کہانے پر اوسکا
بیان

عن جابر بن سمرة ان رجلا نزل الحرة ومعه اهله وولده فقال رجل ان ناقة لی ضلت فان
وجدتها فامسکها فوجدها فلم یجد صاحبها فمرضت فقالت امراته انحرها فابی فنفقت فقالت
اسلخها حتی نقدد شحمها ولحمها وناکله فقال حتی اسال رسول الله صلی الله علیه وسلم فاتاه فساله
فقال هل عندك غنی یغنیك قال لا قال فکلوها قال فجاء صاحبها فاخبره الخبر فقال هلا کنت
نحرتها قال استحییت منك ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے ایک شخص اوترا حرہ مین (حرہ ایک موضع ہے مدینہ
کے قریب) اوس کے ساتھ اوس کے گہر کے لوگ اور بال بچے تھے ایک شخص اوس سے بولا میری اونٹنی گم ہو گئی ہے اگر تو اوس کو
پاوے تو پکڑ رکھیو اوس نے پایا اونٹنی کو لیکن مالک نہ ملا یہانتک کہ وہ اونٹنی بیمار ہوئی تو اوسکی عورت بولی اسکو کاٹ ڈالو
مگر اوس نے نہ مانا وہ مر گئی تب اوس کی عورت نے کہا اسکی کہال نکالو تا کہ ہم اوس کی چربی اور گوشت چھلا کر کے کہاوین وہ بولا
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھہ لون تب آپ پاس آیا اور آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا تیری پاس کوئی چیز ہے جو
بے پرواہ کرے تجھکو (مردار کہانے سے) وہ بولا نہین میرے پاس کچھ نہین ہے آپ نے فرمایا تو کہا لو اوسکو اتنے مین اوس
اونٹنی کا مالک آگیا اوس نے سب حال اوس سے بیان کیا مالک نے کہا تو نے کاٹ کیون نہ ڈالی وہ بولا مین نے شرم کی تجھہ سے
(کہ بغیر پوچھے کیونکر پرایا مال کہا جاؤن)

عن الفجیع العامری انه اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ما
تحل لنا المیتة قال ما طعامکم قلنا نغتبق ونصطبح قال ابو نعیم فسره لی عقبة قدح غدوة وقدح
عشیة قال ذاك وابی الجوع فاحل لهم المیتة علی هذه الحال قال ابو داؤد الغبوق من آخر النهار
والصبوح من اول النهار ترجمہ فجیع عامری سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول
اللہ کیا ہم کو مردار حلال نہین ہے آپ نے فرمایا کیون تم کو کتنا کہانا ملتا ہے اوس نے کہا شام کو ایک پیالہ دودہ کا اور صبح کو

ایک پیالہ دودہ کا اسمین قسم ہے میری باپ کی مین بالکل بہوکا رہتا ہون تب آپ نے حلال کیا مردار کو اوسکو کہیے اس حال مین
ف مردار اضطرار کیحالت مین درست ہی- اضطرار کی کوئی حد مقرر نہین ہے اسلیے کہ ہر ایک آدمی قوت اور ضعف مین یکسان نہین
تہوڑی ہی کوئی ایک دن کہانے سے مضطر ہوجاتا ہی کوئی تین دن تک بہی ضبط کر سکتا ہے **باب** فی الجمع بین
لونین من الطعام کئی قسم کے کہانے پکانا اور کہانا ایک وقت مین درست ہے **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وددت ان عندی خبزۃ بیضاء من برۃ سمراء ملبقۃ بسمن ولبن فقام رجل من القوم فاتخذہ
فجاء بہ فقال فی ای شیء کان ہذا قال فی عکۃ ضب قال ارفعہ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفید روٹی سفید گیہون سمراء کی (سمراء ایک قسم کا بہتر گیہون ہے) دودہ اور گہی مین نرم کی ہوئی مجہے
بہت پیاری ہی اتنے مین قوم مین سے ایک شخص کہڑا ہوا اور اوسکو تیار کرکے آپ کے پاس لایا آپ نے پوچھا یہ گہی کس برتن
مین تہا عرض کیا گوہ کے مشک مین تہا تو آپنے فرمایا اسکو اوٹہا لو **ف** گوہ کے چمڑے کے مشک مین گہی رکہا تہا تو آپ نے
کراہت طبعی کے سبب سے فرمایا کہ اوسکو اوٹہا لو اگر نجاست کے سبب سے فرماتے تو اوسکو بہا دینے کو فرماتے اور لوگون کو اوسکے
کہانے سے منع فرماتے **باب** فی اکل الجبن پنیر کہانے کا بیان **عن** ابن عمر قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بجبنۃ فی تبوک فدعا بسکین فسمی وقطع **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی غزوہ تبوک مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس ایک پنیر کی ٹکیا آئے تو آپ نے چہری منگوائی اور بسم اللہ کہکر اوسکو تراشا **باب** فی الخل سرکے کا بیان **عن**
جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم الادام الخل **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اچہا سالن سرکہ ہے (روٹی اوس کے ساتہ کہا سکتے ہین) **عن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم الادام
الخل **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرکہ اچہا سالن ہے **ف** حضرت نے ایکبار گہر مین
روٹی کے ساتہ کہانے کو سالن مانگا لوگون نے کہا اور تو کچہ موجود نہین سرکہ حاضر ہی حضرت نے اسکو منگا اور آپ اوسکو کہاتے
جاتے تہے اور یہ فرماتے تہے کہ سرکہ کیا اچہا سالن ہے- سرکہ کی تعریف دو سبب سے فرمائی اول تو سرکہ کم خرچ ہے اوسکے
لیے زیادہ سامان کا نہین ایکبار بنا لیا مدت کو کفایت ہی دوسری یہ کہ سرکہ بلغم کو کاٹ کر دور کر دیتا ہے **باب** فی
اکل الثوم لہسن کہانیکا بیان **عن** جابر بن عبد اللہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل
ثوما او بصلا فلیعتزلنا او لیعتزل مسجدنا ولیقعد فی بیتہ وانہ اتی ببدر فیہ خضرات من البقول
فوجد لہا ریحا فسال فاخبر بما فیہا من البقول فقال قربوہا الی بعض اصحابہ کان معہ فلما رآہ کرہ
اکلہا قال کل فانی اناجی من لا تناجی قال احمد بن صالح ببدر فسرہ ابن وہب طبق **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لہسن یا پیاز کہاوے وہ ہم سے الگ رہے یا ہماری مسجد سے الگ رہے
اور اپنے گہر مین بیٹہا رہے پہر آپ کے پاس ایک رکابی لائی گئی جسمین سبز ترکاری تہی تو آپ نے اوسکی بو پائی اور

اوسکو پوچھا لوگون نے کچھہ ترکاریان اوسمین تہین بیان کین آپ نے فرمایا فلان شخص کو دیدو اپنے ساتھیون مین سے
کسی کو اوس نے جب دیکہا کہ آپ نہین کہاتے تو بُرا جانا اوسکو کہانے کو آپ نے فرمایا تو کہالے مین تو اوس شخص سے سرگوشی
کرتا ہون جس سے تو سرگوشی نہین کرتا (یعنے خداوند کریم سے یا ملائکہ سے یا ارواح مقدس سے سلسلہ توجہ ہے) نہین کہ اسکو **عن**
ابی سعید الخدری انه ذکر عند رسول الله صلی الله علیه وسلم الثوم والبصل قیل یا رسول الله واشد
ذلک کله الثوم افتحرمه فقال النبی صلی الله علیه وسلم کلوه ومن اکل منکم فلا یقرب هذا المسجد
حتی یذهب ریحه منه **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ذکر ہوا لہسن اور پیاز کا
لوگون نے کہا یا رسول اللہ اور ان سب مین زیادہ تیز لہسن ہے کیا آپ اوسکو حرام کرتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہاؤ اوسکو لیکن جو کہاوے وہ اس مسجد مین نہ آوے جبتک بو اوس کے منہ سے جاتی نہ رہے اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ لہسن یا پیاز کہانا حلال ہے لیکن اوسکو کہا کر مسجدون مین جانا کہ لوگون کو اوس کی بو سے تکلیف پہنچے مکروہ ہے **عن**
حذیفة اظنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من تفل تجاه القبلة جاء یوم القیامة تفله بین عینیه
ومن اکل من هذه البقلة الخبیثة فلا یقربن مسجدنا ثلاثا **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے راوی نے کہا مین سمجھتا ہون
وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تہے آپ نے فرمایا جس نے تہوکا قبلے کیطرف نماز مین یا مسجد مین تو قیامت کے
دن اوسکا تہوک اوسکی دونو آنکہون کے درمیان لگا ہوگا اور جو شخص اس بُری سبزی کو کہاوے (یعنی لہسن یا پیاز یا گندنا) تو ہماری
مسجد کے پاس نہ پہٹکے تین بار یہ ارشاد فرمایا) **عن** ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من اکل من هذه
الشجرة فلا یقربن المساجد **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس درخت (یعنی لہسن)
کو کہاوے وہ مسجدون مین نہ آوے (تاکہ لوگون کو اوسکی بُو سے تکلیف نہ ہو) **عن** المغیرة بن شعبة قال اکلت
ثوما فاتیت مصلی النبی صلی الله علیه وسلم وقد سبقت برکعة فلما دخلت المسجد وجد النبی صلی
الله علیه وسلم ریح الثوم فلما قضی رسول الله صلی الله علیه وسلم صلاته قال من اکل من هذه الشجرة
فلا یقربنا حتی یذهب ریحها او ریحه فلما قضیت الصلاة جئت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم
فقلت یا رسول الله لتعطینی یدک قال فادخلت یده فی کم قمیصی الی صدری فاذا انا معصوب
الصدر قال ان لک عذرا **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے مین لہسن کہا کر مسجد مین آیا جہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نماز پڑہتے تہے ایک رکعت ہو چکی تہی جب مین مسجد کے اندر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لہسن کی بو معلوم ہوئی آپ نے نماز
پڑہ کر فرمایا جو شخص اس درخت مین سے کہاوے تو وہ ہماری پاس نہ آوے جبتک اوسکی بو جاتی نہ رہے مین جب نماز پڑہ چکا تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپکو قسم خدا کی اپنا ہاتہ مجہے دیجیے مین نے آپکا ہاتہ پکڑ کے اپنی کرتے
کے اندر کیا سینے تک تو میرا سینہ بندہا نکلا آپ نے فرمایا تو معذور ہے **ف** سینہ بندہا ہوا نکلا یعنی بہاری بہوک کے باندہ دیا تہا

مطلب یہہ ہی کہ مغیرہ نے کہا میں مفلس ہوں بہوکا مجہکو لہسن لگی تو غنیمت سمجہکر اوسی کو کہا لیا بعضوں نے کہا یہ مراد نہیں
ہے بلکہ مغیرہ کے سینے میں درد تہا یا کوئی عارضہ تہا اسوجہ سے انہوں نے لہسن کہائی تہی آپ نے اونکو معذور کہا

عن قرة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن هاتین الشجرتین وقال من اکلهما فلا یقربن
مسجدنا وقال ان کنتم لا بد آکلیهما فامیتوهما طبخا قال یعنی البصل والثوم ترجمہ قرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو درختوں سے منع فرمایا اور یہہ فرمایا کہ جو ان کو کہاوے تو ہماری مسجد میں
نہ آوے اور پھر فرمایا کہ جو تمہیں ان کے کہانے کی ضرورت ہو تو ان کو پکا کر مار ڈالو یعنے بو کہو دو مراد ہی لہسن اور پیاز ہے

عن علی علیہ السلام قال نهی عن اکل الثوم الا مطبوخا ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے منع فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کچا لہسن کہانے سے مگر پکی ہوئے کا کچھ مضایقہ نہیں عن خیار بن مسلمة انہ سأل عائشة
عن البصل فقالت ان آخر طعام اکلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعام فیہ بصل ترجمہ خیار بن سلمہ
سے روایت ہے انہوں نے حضرت عائشہ سے پیاز کہانے کے لیے پوچہا تو حضرت عائشہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے جو آخری کہانا کہایا تو اوسمیں پیاز تہی یعنے پکی ہوئی اور وہ منع نہیں ہے

باب فی التمر
کہجور کا بیان عن یوسف بن عبد اللہ بن سلام قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ کسرة
من خبز شعیر فوضع علیها تمرة وقال هذہ ادام هذہ ترجمہ یوسف بن عبد اللہ بن سلام سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکہا کہ آپ نے جو کی روٹی کا ٹکڑہ لیکر اوسپر کہجور کو رکہا اور فرمایا کہ یہہ سالن ہے
اوسکا یعنے کہجور بہی ایک نان خورش ہے عن عائشة رضی اللہ عنها قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بیت لا تمر فیہ جیاع اہلہ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جس گہر میں خرما نہیں اوس کے لوگ بہوکے ہیں اونکو آسودگی نہیں ف یہہ حضرت نے اہل مدینہ کے
حق میں فرمایا اسواسطے کہ اون کی غذا اکثر خرما تہا

باب تفتیش التمر عند الاکل کہاتے وقت کہجور کو دیکہتے
جانا اور صاف کرتے جانا عن انس بن مالک قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بتمر عتیق فجعل یفتشہ
یخرج السوس منہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس پرانی کہجور آئے تو آپ
اوسمیں سے کیڑے چن چن کر پہینکتے تہے ف معلوم ہوا کہ کیڑے وغیرہ کے سبب سے طعام نجس نہیں ہوتا عن اسحاق
بن عبد اللہ بن ابی طلحة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یؤتی بالتمر فیہ دود فذکر معناہ ترجمہ
اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہجوریں گھن لگی ہوئیں آتی تہیں پہر
بیان کیا حدیث کو اوسی طرح

باب الاقران فی التمر عند الاکل دو دو تین تین کہجوریں ایکبار میں اٹہاکر
کہانا عن ابن عمر قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الاقران الا ان تستاذن اصحابک

ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو کہجورین کہانے سے مگر یہ کہ اپنے رفیق سے
اوس سے چاہیے اگر وہ اجازت دے تو ایسا کرے **باب فی الجمع بین لونین فی الاکل** دو قسم کے کہانون کو
ملا کر کہانے کا بیان **عن** عبد اللہ بن جعفر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یاکل القثاء بالرطب **ترجمہ**
عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ککڑی خرمے کے ساتھ کہایا کرتے تھے **عن** عائشۃ
رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل البطیخ بالرطب فیقول نکسر حر ھذا
ببرد ھذا و برد ھذا بحر ھذا **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تربوز یا خربوزہ کو گدر کہجور کے ساتھ کہاتے اور فرماتے اسکی گرمی یعنے خرمے کی اوس کی سردی کے ساتھ ہم توڑتے
ہین اور اوس کی سردی یعنے تربوز کی اوس کی گرمی کے ساتھ توڑتے ہین **عن** سلیم بن عامر عن ابنی بسر
السلمیین قالا دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقدمنا زبدا و تمرا وکان یحب الزبد والتمر
ترجمہ سلیم بن عامر نے بسر کے دونون لڑکون سے روایت کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے سو ہم نے
مکہن اور کہجور آپ کے روبرو حاضر کیا اور آپ کو مکہن اور کہجور بہت پیارا تہا کیونکہ بہت لذیذ اور مقوی ہوتا ہی **باب**
الاکل فی آنیۃ اھل الکتاب اہل کتاب یعنی یہود اور نصاری کے برتنون مین کہانا کیسا ہے **عن** جابر قال
کنا نغزو مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنصیب من آنیۃ المشرکین واسقیتہم فنستمتع بہا
فلا یعیب ذلک علیہم **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم جہاد کے سفر کیا
کرتے اور ہم کو مشرکون کے برتن ملتے تو ہم اون سے پیتے اور اپنے کام مین لاتے تو اسپر کچھ عیب آپ نہ کرتے جب
مشرکون کے برتن درست ہوتی تو اہل کتاب کے ضرور درست ہونگے **عن** ابی ثعلبۃ الخشنی انہ سال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انا بارض اھل الکتاب وھم یطبخون فی قدورھم الخنزیر ویشربون فی
آنیتہم الخمر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان وجدتم غیرھا فکلوا فیہا واشربوا وان لم تجدوا
غیرھا فارحضوھا بالماء وکلوا واشربوا **ترجمہ** ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہی انہون نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچہا کہ ہم اہل کتاب کے پڑوس مین ہین اور وہ اپنے ہانڈیون مین سور کا گوشت پکاتے ہین اور اپنے برتنون
مین شراب پیتے ہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا اگر تم کو اون کے سوائے اور برتن ملین تو تم ان مین
کہاؤ پیو اور جو سوائے اونکے اور برتن نہ ملین تو تم اون برتنونکو دہو پانی سے پہر اون مین کہاؤ اور پیو جب معلوم ہو جاوے
کہ اس برتن مین شراب یا سور کا گوشت تہا تو وہ نجس ہو گیا بن دہوئے پاک نہین ہو سکتا **باب فی دواب البحر**
سمندر کے جانور کہانا درست ہی **عن** جابر قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامر علینا ابا عبیدۃ
نتلقی عیرا لقریش وزودنا جرابا من تمر لم یجد لہ غیرہ فکان ابو عبیدۃ یعطینا تمرۃ تمرۃ کنا

نمصها كما يمص الصبي ثم نشرب عليها من الماء فتكفينا يومنا الى الليل وكنا نضرب بعصينا الخبط ثم نبله بالماء فناكله قال وانطلقنا على ساحل البحر فرفع لنا كهيئة الكثيب الضخم فاتيناه فاذا هو دابة تدعى العنبر فقال ابو عبيدة ميتة ولا تحل لنا ثم قال بل نحن رسل رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي سبيل الله وقد اضطررتم اليه فكلوا فاقمنا عليه شهرا ونحن ثلثمائة حتى سمنا فلما قدمنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكرنا ذلك له قال هو رزق اخرجه الله لكم فهل معكم من لحمه شيء فتطعمونا فارسلنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاكل ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ کو ہم پر امیر کر کے ہم کو روانہ کیا قریش کا ایک قافلہ پکڑنے کو اور ایک تھیلہ کھجور کا راہ کی توشے کے لیے ساتھ کر دیا اور کچھ ہمارے پاس نہ تھا تو ابو عبیدہ ہر روز ہم کو ایک ایک کھجور دیا کرتے تھے ہم اوس کو اسطرح چوستے جیسا لڑکا چوستا ہے پھر پانی پی لیتے وہ سارے دن کو رات تک کفایت کرتی اور ہم اپنی لکڑیوں سے درخت کے پتے جھاڑتے پھر پانی میں تر کر کے اوسکو کھاتے یہانتک کہ ہم سمندر کے کنارے پہونچے تو ایک ٹیلہ سا ریت کا معلوم ہوا جب اوسکے قریب آئے تو وہ ایک جانور تھا جسکو عنبرہ کہتے ہیں (وہ ایک قسم کے مچھلے ہے جسکی کھال سے ڈھال بنائی جاتی ہے اور عنبر اوس کے پیٹ سے ہوتی ہے) ابو عبیدہ نے کہا یہ میتہ ہے یعنی مردار اور وہ حلال نہیں ہے پھر کہا نہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے ہیں اور اللہ کی راہ میں نکلے ہیں اور تم لاچار ہو گئے ہو تو کھاؤ اوسکو جابر نے کہا ہم وہاں ایک مہینے تک ٹھیرے رہے اور لشکر میں سب تین سو آدمی تھے اوسی کو کھایا کیے یہانتک کہ ہم موٹے ہو گئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لوٹ کر آئے تو ہم نے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا وہ رزق تھا تمہارا جو اللہ نے تمہارے لیے بھیجا تھا اب کچھ گوشت اوسکا تمہارے پاس باقی ہے تو وہ ہم بھی کھا دیں تو ہم نے اوسکا گوشت آپ پاس بھیجا آپ نے کھایا **ف** امام مالک کے نزدیک دریا کے سب جانور درست ہیں اور اسیطرح امام شافعی کے نزدیک اور ابو حنیفہ کے نزدیک سوا مچھلی کے اور سب جانور نادرست ہیں اور امام احمد کے نزدیک جسکو عرب کے لوگ طیب سمجھیں وہ حلال ہے اور جسکو خبیث سمجھیں وہ حرام ہے واللہ اعلم

باب في الفارة تقع في السمن جو گھی میں گر پڑے تو کیا کرنا چاہیے

عن ميمونة ان فارة وقعت في سمن فاخبر النبي صلى الله عليه وسلم قال القوها وما حولها وكلوه ترجمہ میمونہ سے روایت ہے کہ گھی میں چوہا گر پڑا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کی تو آپ نے فرمایا چوہے کے آس پاس کے گھی کو پھینک کر باقی گھی کو کھا لو یہ جب ہے کہ گھی جما ہوا ہو **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا وقعت الفارة في السمن فان كان جامدا فالقوها وما حولها وان كان مائعا فلا تقربوه ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گھی میں چوہا گرے تو گھی اگر جما ہوا ہو تو چوہے کو اور اوس کے گرد کے گھی کو پھینک دو اور اگر گھی پگھلا ہوا ہو تو پھر اوس کے پاس نہ جاؤ **ف** یعنی اوسکو استعمال میں نہ لاؤ نہ اوسکو بیچو اور نہ اوس سے چراغ وغیرہ روشن کرو یہی حکم تیل کا

مین ہی بعضون نے کہا ہے نفع اوٹہانا درست ہی مثلاً کشتیون مین لگانا چراغ روشن کرنا امام ابو حنیفہ کا بھی قول ہی بعضون
نے کہا مسجد مین اوسکی روشنی درست نہین ہے **باب** فی الذباب یقع فی الطعام مکھی کھانے مین گر پڑے
تو کیا کرنا چاہیے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وقع الذباب فی اناء احدکم
فان فی احد جناحیہ داء وفی الاخر شفاء وانہ یتقی بجناحہ الذی فیہ الداء فلیغمسہ کلہ
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کسی کے برتن مین مکھی گرے تو ڈبو دو
اوسکو کیونکہ اوسکے ایک بازو مین بیماری ہے اور دوسرے بازو مین شفا ہے مقرر وہ ڈالتی ہی اپنے اوس بازو کو جسمین بیماری ہے
ہی تو چاہیے سب کو غوطہ دی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بے خون کا حیوان جیسے پانی ناپاک نہین ہوتا **باب**
فی اللقمۃ تسقط نوالہ کھانے مین اگر ہاتھ سے گر پڑے تو کیا کرنا چاہیے **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کان اذا اکل طعاما لعق اصابعہ الثلاث وقال اذا سقطت لقمۃ احدکم فلیمط
عنہا الاذی ولیأکلہا ولا یدعہا للشیطان وامرنا ان نسلت الصحفۃ وقال ان احدکم لا یدری
فی ای طعامہ یبارک لہ **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھا چکتے تو اپنی تینون
انگلیون کو چاٹتے اور فرماتے جب تم مین سے کسی کا لقمہ گر پڑے تو چاہیے کہ اوس پر کا گرد و غبار دور کرکے اوسکو کھالے
اور اوسکو شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور حکم کیا ہم کو پیالہ یا رکابی صاف کرنیکا اور آپ فرماتے تم مین کوئی نہین جانتا ہی
کہ کونسے کھانے مین اوس کے لیے برکت ہے **ف** گرا لقمہ نہ لینا غرور کی دلیل ہے کہ ناحق ضائع کرنا ہی اور انگلیون
کے چاٹنے سے غرور دفع ہوتا ہی اور برکت کی امید علاوہ ہے **باب** فی الخادم یأکل مع المولی نوکر اور غلام کو
اپنے ساتھ کھلانا بہتر ہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صنع لاحدکم
خادمہ طعاما ثم جاءہ بہ وقد ولی حرہ ودخانہ فلیقعدہ معہ فلیأکل فان کان الطعام
مشفوها فلیضع فی یدہ منہ اکلۃ او اکلتین **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کسی کے لیے اوسکا خدمتگار کھانا تیار کرے پھر کھانا لیکر آوی اور وہ اوٹھا چکا ہو
گرمی اوس کی اور دھوان اوسکا تو چاہیے کہ اپنے ساتھ اوسکو بٹھا کر کھلاوے اگر کھانا تھوڑا ہو تو اوس کے ہاتھ مین
ایک لقمہ یا دو لقمے دیدیوے یعنی بالکل اوسکو محروم نہ کرے کیونکہ اوس نے محنت کی ہی تکلیف اوٹھائی ہی اس لیے اوسکی خاطر
کرنا ضرور ہے **باب** فی المندیل رومال سے کب ہاتھ پونچھے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم فلا یمسح یدہ بالمندیل حتی یلعقها او یلعقها **ترجمہ** ابن عباس سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی کھانا کھاوی تو اپنا ہاتھ رومال مین نہ پونچھے
جبتک کہ اپنی انگلیان کو نہ چاٹ لے یا کسی اور کو نہ چٹوا دے یعنی صاف کرلے **عن** کعب بن مالک ان النبی

صلی اللہ علیہ وسلم کان یاکل بثلاث اصابع ولا یمسح یدہ حتی یلعقہا ترجمہ کعب بن مالک سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیون سے کہانا کہایا کرتے اور اپنے ہاتھ کو نہ پونچہتے جبتک اوسکو چاٹ نہ لیتے

باب مایقول الرجل اذا طعم کہانا کہاکر دعا پڑہنا چاہیے **عن** ابی امامۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا رفعت المائدۃ قال۔ الحمد للہ کثیرا طیبا مبارکا فیہ غیر مکفی ولا مودع ولا مستغنی عنہ
ربنا ترجمہ ابو امامہ سے روایت ہے جب دسترخوان اوٹہایا جاتا تو آپ فرماتے کہ خدا کو شکر ہے بہت سا ستہرا با برکت شکر
نہ ایسا شکر جو ایکبار کفایت کرے اور چہوڑ دیا جاوے اور اوس کی کچہ حاجت نرہے اے ہمارے رب توہی حمد کے لائق ہے
دعا بعد دسترخوان سے اوٹہنے کے پڑہنا سنت ہے **عن** ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان
اذا فرغ من طعامہ قال۔ الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمین ترجمہ ابوسعید خدری سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہانے سے فراغت پاتے تو فرماتے سب شکر اللہ کو ہے جس نے ہم کو کہلایا اور پلایا
اور کیا ہم کو حکمبردارون اور تابعدارون مین سے (یعنے مسلمانون مین نکالا کافرون اور سرکشون مین سے) **عن** ابی ایوب الانصاری
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل او شرب قال۔ الحمد للہ الذی اطعم وسقی وسوغہ
وجعل لہ مخرجا ترجمہ ابو ایوب انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کچہ کہاتے یا پیتے تو فرماتے
سب شکر اللہ کو ہے جس نے کہلایا اور پلایا اور اوسکو رچایا پچایا اور اوس کے لیے نکلنے کے راہ کی (یعنے پیشاب یا پاخانے
سے) **باب** فی غسل الید من الطعام کہانا کہاکر ہاتہہ اچہی طرح صاف کرتے ہوے **عن** ابی ہریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نام وفی یدہ غمر ولم یغسلہ واصابہ شیء فلا یلومن الا نفسہ
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سوجاوے اور اوس کے ہاتہہ مین چکنائی ہو اور نہ
دہووے اوسکو پہر اوسکو کچہ نقصان پہونچے تو اپنے تئین برا کہے (یعنے کسیکا کیا قصور اپنا ہی قصور ہے کہ ہاتہہ اچہی طرح ہوکر
نہ سویا) **باب** ماجاء فی الدعاء لرب الطعام کہانا کہاکر کہانا کہلانے والے کیواسطے دعا کرنا **عن** جابر بن عبداللہ
قال صنع ابو الہیثم بن التیہان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم طعاما فدعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصحابہ
فلما فرغوا قال اثیبوا اخاکم قالوا یا رسول اللہ وما اثابتہ قال ان الرجل اذا دخل بیتہ فاکل
طعامہ وشرب شرابہ فدعوا لہ فذلک اثابتہ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ابو الہیثم بن تیہان
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے کہانا تیار کیا تو آپ کو بلایا اور آپ کے اصحاب کو بہی بلایا جب سب کہاکر فارغ ہوئے
تو آپنے فرمایا اپنے بہائی کو اوسکا عوض دو لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ اسکا عوض کیا ہے آپ نے فرمایا جب کوئی شخص
کسیکے گہر مین جاوے اور کہانا کہاوے اور پانی پیوے پہر اوس کیواسطے دعا کرے تو یہی اوسکا عوض ہے کہا اردو میں حدیث
مین ہے کہ آپ نے دعا کی اللہم اطعم من اطعمنی واسق من سقانی یا اللہ کہلا اوسکو جس نے مجہے کہلایا اور پلا اوسکو جسنے مجہے پلایا **عن**

انس ان النبي صلى الله عليه وسلم جاء الى سعد بن عبادة فجاء بخبز وزيت فاكل ثم قال النبي صلى الله عليه
وسلم افطر عندكم الصائمون واكل طعامكم الابرار وصلت عليكم الملائكة ترجمہ انس سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن عبادہ پاس آئے وہ روٹی اور زیتون کا تیل لیکر آئے آپ نے کہایا بعد اسکو فرمایا روزہ
دار تمہارے پاس افطار کریں اور نیک لوگ تمہارا کہانا کہاوین اور فرشتے تم پر رحمت بہیجین - + *

آخر کتاب الاطعمة

تمام ہوئی کتاب کہانون کی شکر ہی اللہ جل جلالہ کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب الطب

شروع ہوئی کتاب دوا اور علاج کی

باب

الرجل یتداوی دوا اور علاج کرنا کیسا ہے عن اسامة بن شريك قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم و
اصحابه كانما على رؤسهم الطير فسلمت ثم قعدت فجاء الاعراب من ههنا وههنا فقالوا
يا رسول الله انتداوى فقال تداووا فان الله عز وجل لم يضع داء الا وضع له دواء غير
داء واحد الهرم ترجمہ اسامہ بن شریک سے روایت ہی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ کے صحابہ اسطرح
بیٹھے تہے گویا اون کے سرون پر چڑیا ہین (یعنے چپ چاپ بکمال ادب سے) تو مین نے سلام کیا اور بیٹھا اتنے مین عرب
لوگ ادہر ادہر سے آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلعم کیا ہم دوا کرین ف یعنی دوا کرین یا توکل کرین ف
آپ نے فرمایا تم دوا کرو اسلیے کہ اللہ جل جلالہ نے کوئی بیماری ایسی نہین پیدا کی کہ اوس کے لیے دوا نہ ہو سوا ایک بیماری کے
اور وہ بڑہاپا ہے (یعنی بڑہاپا بیماری نہین ہو سکتا ضرور ایک نہ ایک روز موت آوے گی)

باب فی الحمیة

پرہیز کرنیکا بیان عن ام المنذر بنت قيس الانصارية قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه علي
عليه السلام وعلي ناقه ولنا دوالي معلقة فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم ياكل منها وقام علي
لياكل فطفق رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لعلي مه انك ناقة حتى كف علي عليه السلام قالت
وصنعت شعيرا وسلقا فجئت به فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا علي اصب من هذا فهو
انفع لك ترجمہ ام منذر بنت قیس انصاری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور آپ کے ساتھ علی
تہے لیکن علی نقیہ تہے (یعنی بیماری سے ابہی چنگے ہوئے تہے تو ضعف اونکا باقی تہا) اور ہمارے پاس کہجور کے خوشے لٹک
رہے تہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہو کر اونکو کہانے لگے اور علی بہی کہڑے ہوئے کہانے کے لیے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے کہنا شروع کیا باز آؤ کہانے سے تم ابہی نقیہ ہو یہانتک کہ علی رک گئے ام منذر نے کہا مین نے جو
اور چقندر پکائی تہے تو مین اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئی آپ نے فرمایا ای علی اس مین سے کہاؤ یہ مفید ہے

ثم کو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوا اور علاج مین جن چیزون سے طبیب منع کرے اون سے پرہیز کرنا بہتر ہے بد پرہیزی سے
دوا کا فائدہ جاتا رہتا ہے اور مرض عود کرتا ہے **باب فی الحجامة** پچھنی لگانیکا بیان **عن** ابی هریرة ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان کان فی شیء مما تداویتم به خیر فالحجامة ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہارے سب دواؤن مین کوئی دوا بہتر ہے تو وہ حجامت
(یعنی پچھنی لگانا) ہے **عن** سلمی خادم رسول الله صلی الله علیه وسلم قالت کان احد یشتکی الی رسول الله
صلی الله علیه وسلم وجعا فی راسه الا قال احتجم ولا وجعا فی رجلیه الا قال اخضبهما ترجمہ سلمی سے
روایت ہے جو خادمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تہین کوئی اپنے سر کی درد کی شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
نہ لاتا مگر آپ اوسکو سینگی لگانیکو فرماتے اور جو کوئی آپ پاس پیرون کے درد کی شکایت لاتا آپ اوسکو خضاب لگانیکو فرماتے یعنی
مہندی کا **باب فی موضع الحجامة** پچھنی کس مقام پر لگاوے **عن** ابی کبشة الانماری ان النبی صلی الله
علیه وسلم کان یحتجم علی هامته وبین کتفیه ویقول من اهراق من هذه الدماء فلا یضره
ان لا یتداوی بشیء لشیء ترجمہ ابوکبشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سینگی کھچواتے اپنی فرق
سر پر (سر مین بالون کے بیچ مین جو راہ نکالتے ہین اوسکو فرق بولتے ہین) اور دونو مونڈھون کے درمیان اور
آپ فرماتے جو کوئی ان جگہون کا خون نکالے سو اوسکو کسی بیماری کے لیے کوئی دوا نہ کرنا ضرر نہین کرتا **عن** انس
ان النبی صلی الله علیه وسلم احتجم ثلاثا فی الاخدعین والکاهل قال معمر احتجمت فذهب عقلی
حتی کنت القن فاتحة الکتاب فی صلاتی وکان احتجم علی هامته ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونو مونڈھون کے بیچ مین اور اخدعین (گردن کے دونو طرف جو دو رگ ہین اونکو اخدعین
بولتے ہین جنکو ہندی مین گردنکا ٹھا بولتے ہین) کے بیچ مین تین سینگی کھچواتی ۔ معمر نے کہا مین نے پچھنے لگائی
چندیا پر تو میری عقل جاتی رہی یہانتک کہ سورہ فاتحہ نماز مین لوگون کے بتانے سے پڑہتا **باب متی یستحب
الحجامة** پچھنی کن تاریخون مین لگانا مستحب ہے **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من احتجم
لسبع عشرة وتسع عشرة واحدی وعشرین کان شفاء من کل داء ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سینگی کھچوائی سترہوین یا انیسوین اور اکیسوین تاریخ مین تو اوس کے لیے ہر بیماری
سے شفا ہوگی (کیونکہ یہ دن ہر مہینے کے اوسط مین ہین خون ان دنون مین اعتدال کی حالت پر ہوگا) **عن** کبشة
بنت ابی بکرة ان اباها کان ینهی اهله عن الحجامة یوم الثلاثاء ویزعم عن رسول الله صلی الله علیه
وسلم ان یوم الثلاثاء یوم الدم وفیه ساعة لا یرقا ترجمہ کبشہ بنت ابی بکرہ سے روایت ہے کہ اوسکا باپ اپنے
گھر کے لوگون کو منگل کے دن سینگی کھچوانے سے منع کرتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتا کہ منگل کا دن ہوکا

ہے اور اوس مین ایک ساعت ایسی ہے کہ اوس مین خون نہین تھمتا یعنے منگل کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ اوس مین خون زخم
چلنے پہرنے سے باز نہین رہتا اگر وہ ساعت موافق پڑجاوے تو نوبت ہلاکت کی پہونچے عن جابر ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم احتجم علی ورکہ من وثء کان بہ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
ورک (سرین) پر سینگی کہچوائی درد کی وجہ سے **باب فی قطع العرق** رگ کاٹنا یعنے فصد لینے کا بیان عن جابر
قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی ابی طبیبا فقطع منہ عرقا ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک طبیب کو ابی بن کعب کیطرف بہیجا سو طبیب نے ایک رگ اون کی کاٹ ڈالی **باب فی الکی** داغ دینے
کا بیان عن عمران بن حصین قال نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الکی فاکتوینا فما افلحن ولا انجحن ترجمہ
عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دینے سے منع کیا لیکن ہمکو داغ تو کچھ فائدہ نہ دیا نہ کام
آیا عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کوی سعد بن معاذ من رمیۃ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ کو داغ دیا ایک زخم کیوجہ سے معلوم ہوا ضرورت کیوقت داغ دینا درست ہے **باب**
فی السعوط ناک مین دوا ڈالنے کا بیان عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استعط ترجمہ ابن عباس
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ناک مین دوا ڈالی **باب فی النشرۃ** نشرہ (جو ایک منتر ہے شیطانون
کے نام کا) کی ممانعت عن جابر بن عبد اللہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن النشرۃ فقال
ہو من عمل الشیطان ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے نشرہ (ایک قسم کا
منتر ہے) کے حکم کو پوچہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شیطانی کام ہے **باب فی التریاق** تریاک جو
زہر کی سمیت کو رفع کرتا ہے اوسکا بیان عن عبد اللہ بن عمرو یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول ما ابالی ما اتیت ان انا شربت تریاقا او تعلقت تمیمۃ او قلت الشعر من قبل نفسی قال
ابو داود ہذا کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم خاصۃ وقد رخص فیہ قوم یعنی التریاق ترجمہ عبد اللہ
بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے آپ فرماتے تہے مین خوف و اندیشہ نہین رکہتا اور پروا نہین
کرتا اگر مین تریاک پی لون یا گنڈا لٹکا لون یا خواہش نفسانی کے اشعار کہون (یعنے اگر مجہسے اس قسم کے کام صادر ہون
تو مین بہی اوسی قسم کے لوگون مین سے ہو جاؤن جو خوف و اندیشہ نہین رکہتے خلاف شرع کام کرنیسے جو جی مین آتا ہے
کرتے ہین) ابو داود نے کہا یہ خاص تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تریاک کہانے کی اجازت دی ہے ایک قوم نے
ف آپ نے تریاک کو برا جانا کیونکہ اوسمین نجس جانورون کے گوشت اور شراب ہوا کرتے ہین اگر یہ چیزین نہ ہون تو تریاک
کی استعمال مین قباحت نہین ہے) **باب فی الادویۃ المکروہۃ** جن دواؤن کا استعمال مکروہ ہے اون کا
بیان عن ابی ہریرۃ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدواء الخبیث ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبیث دوا سے منع فرمایا ہی یعنی نجس یا حرام سے مثل شراب یا شراب کی **عن** عبد الرحمن بن عثمان ان طبیبا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ضفدع یجعلها فی دواء فنهاه النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قتلها **ترجمہ** عبد الرحمن بن عثمان سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حکیم نے مینڈک کو دوا میں ڈالنے کے لیے پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مینڈک کے قتل کرنے سے منع فرمایا کیونکہ وہ حرام ہے پھر اسکا اس کے قتل سے کیا فائدہ **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حسا سما فسمہ فی یدہ یتحساہ فی نار جهنم خالدا مخلدا فیها ابدا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص زہر پیویگا تو قیامت کے دن وہی زہر اوس کے ہاتھ میں ہوگا اور جہنم کے انگار میں اوس کو پیا کریگا ہمیشہ ہمیشہ کبھی نہ نکلے گا **ف** جب وہ خودکشی کو حلال اور عمدہ جانتا ہوگا اور جانکر ایسا فعل کیا ہوگا **عن** وائل ذکر طارق بن سوید او سوید بن طارق سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الخمر فنهاہ فقال له یا نبی اللہ انها دواء قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا ولکنها داء **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہی طارق بن سوید نے یا سوید بن طارق نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب پینے کے لیے پوچھا سو آپ نے اوس کو منع فرمایا تو اوس نے عرض کیا ای نبی اللہ کے وہ تو دوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوا تو نہیں وہ تو بیماری ہے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ شراب اور جو اس قسم کی حرام اور نجس دوا ہو اوسکو استعمال میں نہ لانا چاہیے **عن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ انزل الداء والدواء وجعل لکل داء دواء فتداووا ولا تداووا بحرام **ترجمہ** ابی الدرداء سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے بیماری اور دوا دونون اوتارے اور ہر ایک بیماری کے لیے دوا ٹہرائی سو تم دوا کرو مگر حرام چیز سے دوا نہ کرو یعنے دوا کرکے یون جانو کہ اللہ شفا دیگا تو صحت ہوگی

باب فی تمرۃ العجوۃ

عجوہ ایک عمدہ قسم کی کہجور ہے اوسکی فضیلت

عن مجاهد عن سعد قال مرضت مرضا اتانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی فوضع یدہ بین ثدیی حتی وجدت بردها علی فوادی فقال انک رجل مفؤود ائت الحارث بن کلدۃ اخا ثقیف فانہ رجل یتطبب فلیاخذ سبع تمرات من عجوۃ المدینۃ فلیجاهن بنواهن ثم لیلدک بهن **ترجمہ** سعد سے روایت ہی میں بیمار ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پوچھنے کو آئے اور اپنا ہاتھ میری دونون چھاتیوں کے بیچ میں رکھا یہانتک کہ آپ کے ہاتھ کی ٹھنڈک میری دل تک پہونچی پھر آپ نے فرمایا تیرے دل میں بیماری ہے جا تو حارث بن کلدہ پاس جو قبیلہ ثقیف میں سے ہے وہ دوا علاج کرتا ہے اوسکو چاہیے سات کھجورین مدینے کی عجوہ کھجورون میں سے لیکر اونکو کوٹ ڈالے گٹھلیوں سمیت پھر اونکا لڈو بنا کر تیرے منہ میں ڈالے **ف** لدود اوس دوا کو کہتے ہیں جو مریض کے منہ میں ڈالی جاتی ہی ہر چند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکا معالجہ معلوم تہا مگر طبیب کی طرف رجوع کرنیکو فرمایا تا کہ

اوس سے بہی اہو کی لی جاوے اور مریض نہ گہبراوے **عن** سعد بن ابی وقاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
من تصبح سبع تمرات عجوۃ لم یضرہ ذلک الیوم سم ولا سحر **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی فجر کو عجوہ (مدینے مین ایک بہتر قسم کی کہجور ہے سیاہ رنگ اور کہتی ہین حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی وس کی اصل ہے) سات کہجور ناشتہ کری تو اوس کو اوس روز جادو اور زہر کچھ ضرر
نکریگا **باب** فی العلاق (نگلی سے حلق دبانا بچون کا) **عن** ام قیس بنت محصن قالت دخلت علی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بابن لی قد اعلقت علیہ من العذرۃ فقال علام تدغرن اولادکن بہذا العلاق
علیکن بہذا العود الہندی فان فیہ سبعۃ اشفیۃ منہا ذات الجنب یسعط من العذرۃ ویلد من ذات
الجنب **ترجمہ** ام قیس بنت محصن سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مین اپنے بچے کو لیکر آئی مین نے اسکا
حلق دبایا تہا عذرہ کیوجہ سے (عذرہ ایک بیماری ہی جو بچوں کو اکثر گرمی کے موسم مین ہو جاتی ہی درد ہوتا ہی یا ورم حلق مین)
آپ نے فرمایا تم اپنے لڑکون کے حلق کو کس لیے دباتی ہو اس بیماری مین بلکہ اپنے لڑکون کے لیے تم اس عود ہندی کو لازم کرو
اس لیے کہ اوسمین سات شفا ہین (یعنے سات بیماریون کے لیے شفا ہے) ذات الجنب بھی اوس سے جاتا رہتا ہی ناک کے راہ
سے ڈالا جاوے عذرہ مین اور لدود بنا کر دیا جاوے ذات الجنب مین **ف** ذات الجنب ایک ورم حار ہوتا ہے نواحی
صدر مین کثر ہلاک کردیتا ہے **باب** فی الامر بالکحل سرمہ لگانے کا حکم اور اوس کے فوائد کا بیان **عن**
ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البسوا من ثیابکم البیاض فانہا من خیر ثیابکم
وکفنوا فیہا موتاکم وان خیر اکحالکم الاثمد یجلو البصر وینبت الشعر **ترجمہ** ابن عباس سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سفید رنگ کے کپڑے پہنا کرو اسلیے کہ تمہارا بہتر کپڑا سب کپڑون
مین ہی اور اپنے مردون کو اوس مین کفنایا کرو اور تمہاری لیے اثمد بہت اچہا سرمہ ہے آنکھ کی روشنی زیادہ کرتا ہی اور پلک
کے بال کو اوگاتا ہے (اثمد سرمہ اصفہانی کو کہتے ہین) **باب** ما جاء فی العین نظر لگنا صحیح ہے شرع کے رو سے
اسکی اصل ہے **عن** ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال العین حق **ترجمہ** ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر حق ہی (یعنے نظر لگنے سے ضرر ہوتا ہی اور نقصان پہونچتا ہے)
عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان یؤمر العائن فیتوضا ثم یغتسل منہ المعین **ترجمہ** حضرت ام المومنین
عائشہ سے روایت ہی نظر لگانے والے کو حکم ہوتا وہ وضو کرتا پہر اوس پانی سے غسل دیا جاتا وہ شخص جسکو نظر لگی ہی **باب**
فی الغیل جب عورت بچے کو دودہ پلاتی ہو تو اوس سے جماع نہ کرے **عن** اسماء بنت یزید بن السکن قالت سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تقتلوا اولادکم سرا فان الغیل یدرک الفارس فیدعثرہ
عن فرسہ **ترجمہ** اسماء بنت یزید سے روایت ہی کہ مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہی مت قتل کرو اپنے

اولاد کو چیکے سے کیونکہ دودہ پینے کے دنون مین جماع کرنے سے بچہ ضعیف ہوجاتا ہے پھر جب وہ بچہ بڑا ہوجاتا ہی
اور گھوڑے پر چڑہتا ہے تو گھوڑے پر سے گر پڑتا ہی اور اوسوقت ضعف کا اثر معلوم ہوتا ہے) **عن** جدامة الاسدية
انها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لقد هممت ان انهى عن الغيلة حتى ذكرت ان الروم
وفارس يفعلون ذلك فلا يضر اولادهم قال مالك الغيلة ان يمس الرجل امرأته وهي ترضع
ترجمہ جدامہ اسدیہ سے روایت ہی مین نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے کہ میرا قصد ہوا کہ منع
کرون غیلہ سے (یعنی حالت رضاعت مین جماع کرنیسے) یہانتک کہ مجھکو معلوم ہوا کہ روم اور فارس کے لوگ ایسا کیا کرتے ہین
اور انکی اولاد کو کچھہ ضرر نہین ہوتا **ف** پہلی حدیث سے غیلہ کی ممانعت ثابت ہوئی تھی دوسری حدیث سے جواز
نکلتا ہے مگر یہہ اوسی صورت مین ہی کہ اولاد کی مضرت کا خوف نہ ہو اگر ضرر ہو تو غیلہ ناجائز ہوگا **باب تعليق**
التمائم تعویذ لٹکانے کا بیان **عن** عبد الله قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
ان الرقى والتمائم والتولة شرك قال قلت لم تقول هذا والله لقد كانت عيني تقذف
وكنت اختلف الى فلان اليهودي يرقيني فاذا رقاني سكنت فقال عبد الله انما ذاك عمل الشيطان
كان ينخسها بيده فاذا رقاها كف عنها انما كان يكفيك ان تقولي كما كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول اذهب الباس رب الناس اشف انت الشافي لا شفاء الا شفاؤك
شفاء لا يغادر سقما **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے آپ فرماتے تہے
منتر اور گنڈا اور تولہ (ایک قسم کا جادو ہے تاگے یا کاغذ مین عورتین مرد کی دوستی کے لیے کرتی ہین) شرک ہین زینب
نے کہا کیا کہتے ہو خدا کی قسم ہے میری آنکھہ شدت درد سے نکلی جاتی تہی اور مین فلانے یہودی پاس آیا جایا کرتی دم
کروانے کے لیے تو جب مجھے وہ دم کرتا تو میرا درد ٹھہر جاتا عبد اللہ نے کہا یہہ کام تو شیطان ہی کا تہا شیطان اپنے
ہاتہہ سے آنکھہ مین چبوتا تہا جب اوسے دم کیا باز رہا اوس سے تیرے لیے تو یہی کفایت تہا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تہے دور کر بیماری کو اے رب آدمیون کے او شفا دے تو ہی ہے شفا دینے والا وہ شفا دے کہ کسی بیماری کو نہ چہوڑے **ف**
منتر اور گنڈا جب شرک ہوگا کہ اونکو بالاستقلال مؤثر جانے لیکن وہ تعویذ جسمین اسما الٰہی ہون اوسکا لٹکانا بچونکو درست ہے
عن عمران بن حصين عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا رقية الا من عين او حمة **ترجمہ** عمران بن
حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منتر تو کچھہ نہین ہے سوائے بدنظر یا زہردار زخم کے (جیسے بچہو یا
سانپ کے کاٹنے سے) **باب** ما جاء في الرقى منتر کرنے کا بیان (اور اوسکا جواز وہی منتر جسمین شرک کے لفظ
نہ ہون) **عن** رسول الله صلى الله عليه وسلم انه دخل على ثابت بن قيس قال احمد وهو مريض
فقال اكشف الباس رب الناس عن ثابت بن قيس ثم اخذ ترابا من بطحان فجعله في قدح ثم نفث

علیہا وصبہ علیہ **ترجمہ** ثابت بن قیس بن شماس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس
گئے اور وہ بیمار تھے تو آپ نے فرمایا دور کردے بیماری کو اے پالنے والے سب لوگون کے ثابت بن قیس سے پھر آپ نے تھوڑی
مٹی بطحان (ایک وادی ہے مدینے مین) کی لیکر ایک پیالہ مین رکھی اوسپر پانی پھونک کر ڈالا پھر وہ پانی ثابت بن قیس پر
ڈالدیا **ف** یہ بھی شاید ایک قسم کی دوا تھی اور وہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا تھی تو دعا اور دوا دونون
کا کرنا درست ہوا **عن** عوف بن مالک قال کنا نرقی فی الجاهلیة فقلنا یا رسول الله کیف ترى فی
ذلک فقال اعرضوا علی رقاکم لا باس بالرقى ما لم تکن شرکا **ترجمہ** عوف بن مالک سے روایت ہے کہ زمانہ
جاہلیت مین ہم جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ آپ کیا فرماتے
مین اس بارے مین آپنے فرمایا تم اپنے منتر میرے آگے لاؤ کیونکہ جبتک منتر کی مضمون مین شرک نہو وے توکچھ
مضایقہ نہین **عن** الشفاء بنت عبد الله قالت دخل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا عند حفصة
فقال لی الا تعلمین هذه رقیة النملة کما علمتیها الکتابة **ترجمہ** شفا بنت عبد اللہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری پاس تشریف لائے اور مین اوس وقت حفصہ پاس تھی تو آپنے مجھسے فرمایا یہ نملہ کا منتر حفصہ کو تو
کیون نہین سکھاتی جیسا تونے اوسکو لکھنا سکھایا **ف** نملہ ایک بیماری ہے جو پہلو مین مثل بثور کی نکلتی ہے اس حدیث سے
عورتونکو لکھنا پڑھنا علوم کا حاصل کرنا درست نکلا اور معلوم ہوا عوام جو کہتے ہین عورتون کو لکھنا سکھانا بہتر نہین محض بے
اصل ہے **عن** سهل بن حنیف یقول مررنا بسیل فدخلت فاغتسلت فیه فخرجت محموما فنما ذلک الی
رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال مروا ابا ثابت یتعوذ قالت فقلت یا سیدی والرقی صالحة فقال
لا رقیة الا فی نفس او حمة او لدغة قال ابو داؤد الحمة من الحیات وما یلسع **ترجمہ** سہل بن حنیف سے
روایت ہے ہم ایک ندی پر ہو کر گزرے تو مین نے اوسمین غسل کیا جب نہا کر باہر نکلا تو بخار چڑھا ہوا تھا پھر اسکی خبر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچائی گئی آپنے فرمایا حکم کرو اوسکو شیطان سے پناہ مانگے کا مین نے عرض کیا اور منتر بھی مفید ہے
آپ نے فرمایا منتر تو تین آفتون کے لیے ہوتا ہے ایک بد نظر دوسری سانپ کے کاٹنے کے لیے تیسری بچھو کے ڈنک مارنے کے لیے **ف**
سوا اس کے اور جو امرض ہین اور ان مرضون مین بھی دوا یا دعا بہتر ہے یہ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ بد نظر یا سانپ بچھو کی کاٹے
مین منتر بہت تاثیر کرتا ہے **عن** انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا رقیة الا من عین او حمة
او دم یرقا لم یذکر العباس العین وهذا لفظ سلیمان بن داؤد **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا بری نظر کے سوائے منتر نہین ہے یا زہر دار کے کاٹنے سے یا خون بہنے سے **ف** یعنے اکثر ان تینون چیزون مین
منتر مفید ہوتا ہے دین اسلام مین منتر کیا ہے آنحضرت کی دعائین یا اسما اور آیات الٰہی۔ **باب** کیف الرقی فے منترون کا
بیان **عن** انس یعنی لثابت الا ارقیک برقیة رسول الله صلی الله علیه وسلم قال بلی قال فقال اللهم رب

الناس مذهب الباس اشف انت الشافي لا شافي الا انت اشفه شفاء لا يغادر سقما ترجمہ انس بن
مالک نے ثابت سے کہا کیا مین تجہپر وہ منتر نہ کرون جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تہے ثابت نے کہا کیون
نہین کرو انس نے کہا اللہم رب الناس آخیر تک اے خداوند پالنے والے سب لوگون کے دور کرنیوالے بیماری کے تندرستی
دے سوا تیرے کوئی تندرست کرنیوالا نہین تندرست کردے اوسکو ایسا کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے (یعنی شفائے کامل
عنایت فرما) یہ دعا مجرب ہے واسطے دفع ہر مرض کے عن عثمان بن ابی العاص انه اتی النبی صلی الله علیه
وسلم قال عثمان وبی وجع قد کاد یهلکنی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم امسحه بیمینک
سبع مرات وقل اعوذ بعزة الله وقدرته من شر ما اجد قال ففعلت ذلک فاذهب الله عز وجل
ما کان بی فلم ازل امر به اهلی وغیرهم ترجمہ عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس آئے اور اپنے جسم کے درد کی حضرت سے شکایت کی کہ درد نے مجھے ہلاکت کے قریب پہونچایا ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ جسم مین جہان درد ہے وہان پر اپنا داہنا ہاتھ پھیر کر سات مرتبہ پڑھ مین
پناہ چاہتا ہون اللہ کی عزت اور قدرت کی اوس چیز کی بدی سے جو مین پاتا ہون راوی کہتا ہے مین نے اسی طرح سے
کیا تو اللہ عز وجل نے میری درد کو دور کیا پھر مین ہمیشہ اپنے گھر والونکو اور لوگون کو اسیکا حکم کیا کرتا عن
ابی الدرداء قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من اشتکی منکم شیئا او اشتکاه
اخ له فلیقل ربنا الله الذی فی السماء تقدس اسمک امرک فی السماء والارض کما رحمتک
فی السماء فاجعل رحمتک فی الارض اغفر لنا حوبنا وخطایانا انت رب الطیبین انزل رحمة
من رحمتک وشفاء من شفائک علی هذا الوجع فیبرأ ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے مین نے سنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جو شخص تم مین سے بیمار ہو یا کوئی دوسرا بہائی اپنی بیماری اوس سے بیان
کرے تو یہ کہے رب ہمارا وہ اللہ ہے جو آسمان پر ہے پاک ہے نام تیرا اے خدا اختیار تیرا ہے زمین اور آسمان مین جیسی رحمت تیری
آسمان مین ہے ویسی ہی زمین مین رحمت کر اور بخشدے ہمارے گناہون اور خطاؤن کو تو پروردگار ہے پاک لوگون کا
اوتار ایک رحمت اپنی رحمتون مین سے اور ایک شفا اپنی شفاؤن مین سے اس دکھہ پر پھر وہ دکھہ جاتا رہیگا انشاء
اللہ تعالی یہ دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جامع بتلائی جو سب صنوف اور بیماریون کے لیے مفید ہے عن عمرو
بن شعیب عن ابیه عن جده ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یعلمهم من الفزع کلمات
اعوذ بکلمات الله التامة من غضبه وشر عباده ومن همزات الشیاطین ان یحضرون وکان
عبد الله بن عمرو یعلمهن من عقل من بنیه ومن لم یعقل کتبه فاعلقه علیه ترجمہ
عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکو گھبراہٹ کے لیے یہ کلمات سکہاتے

اعوذ بکلمات اللہ التامۃ اخیر تک یعنے پناہ مانگتا ہوں مین اللہ کے پوری کلمونکے ساتہہ اوس کے غصے سے اور اوس کے بندونکے
شر سے اور شیاطین کے وسوسون سے اور میری پاس انکے آنے سے عبداللہ بن عمرو اپنے بیٹون مین سے جو سیانا ہوتا اوسکو یہ دعا سکہا دیتے
اور جو سیانا نہ ہوتا تو یہ دعا لکھکر اوسکے گلے مین لٹکا دیتے **عن** یزید بن ابی عبیدۃ قال رأیت اثر ضربۃ فی ساق
سلمۃ فقلت ما ھذہ قال اصابتنی یوم خیبر فقال الناس اصیب سلمۃ فاتی بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فنفث فی ثلاث نفثات فما اشتکیتہا حتی الساعۃ **ترجمہ** یزید بن ابی عبیدہ سے روایت ہی مین نے
سلمہ کی پنڈلی مین ایک چوٹ کا نشان دیکھا تو مین نے پوچھا یہ کیا ہے انہون نے کہا یہ صدمہ مجھے خیبر مین پہونچا لوگ کہنے
لگے سلمہ تمام ہوا پہر مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے آپ نے تین بار مجھ پر پہونکا اوس روز سے مجھے آج تک
اسکا شکوہ نہین ہوا **ف** اس حدیث سے اسمای الٰہی یا ادعیہ ماثورہ پڑہ کر پہونکنے کا جواز معلوم ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا
کہ اوسمین فائدہ ہے **عن** عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول للانسان اذا اشتکی
یقول بریقہ ثم قال بہ فی التراب تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا یشفی سقیمنا باذن ربنا **ترجمہ** عائشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب کوئی بیمار کچہ شکایت کرتا تو آپ اپنا تہوک لیتے
پہر خاک لگا کر فرماتے یہ خاک ہی ہماری زمین کی ملی ہوئی ہے تہوک کے ساتہہ بعضے ہم سے کے تاکہ ہمارا بیمار ہماری رب کے
حکم سے شفا پاوے **عن** خارجۃ بن الصلت التمیمی عن عمہ انہ اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسلم
ثم اقبل راجعا من عندہ فمر علی قوم عندھم رجل مجنون موثوق بالحدید فقال اھلہ انا حدثنا ان
صاحبکم ھذا قد جاء بخیر فھل عندک شیء تداویہ فرقیتہ بفاتحۃ الکتاب فبرأ واعطونی
مائۃ شاۃ فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ فقال ھل الا ھذا وقال مسدد فی موضع
اخر ھل قلت غیر ھذا قلت لا قال خذھا فلعمری لمن اکل برقیۃ باطل لقد اکلت برقیۃ حق
ترجمہ خارجہ بن صلت نے اپنے چچا (علاقہ بن صحار یا عبداللہ بن عثیر) سے روایت کیا ہی وہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس آئے اور مسلمان ہوئے پہر لوٹ کر ایک قوم پر گذرے جن مین ایک شخص دیوانہ تہا لوہے سے جکڑا ہوا تہا اوس کے لوگون
نے کہا ہم نے سنا ہی تمہارے مین یہ شخص (یعنے رسول اللہ صلعم) برکت اور بہتری لیکر آئے ہین تو کوئی چیز تمہارے پاس ایسی ہی
جس سے علاج کرو اس شخص کا مین نے سورہ فاتحہ منتر اوسپر کیا وہ اچہا ہو گیا انہون نے مجھے سو بکریان دین مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس آیا اور آپسے بیان کیا آپ نے فرمایا بس تو نے یہی سورت پڑہی مین نے کہا جی ہان فقط یہی سورت پڑہی آپ نے فرمایا
لے لے اون بکریون کو قسم میری عمر کے لوگ تو جہوٹے منتر پر روٹی کہاتے ہین تو نے تو سچے منتر پر کہایا **ف** یعنی سورہ فاتحہ
تو حقیقت عمدہ دوا ہے ہر بیماری کی اسی واسطے اسکو سورہ شفا بہی کہتے ہین جیسے معوذتین دوا ہے وہمی دفع سحر کے

[illegible] قال فرقاہ بفاتحۃ الکتاب ثلاثۃ ایام غدوۃ وعشیۃ

کما ختمہا جمع بزاقہ ثم تفل فکانما انشط من عقال فاعطوہ شیئا فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ثم ذکر معنی حدیث مسدد ترجمہ دوسری روایت مین ہی کہ خارجہ بن الصلت کے چچا نے اوس مجنون پر تین دن
تک سورہ فاتحہ صبح و شام پڑہی جب سورہ فاتحہ پڑہ چکتے تو اپنا تہوک جمع کرکے تہوک دیتے پھر وہ اچھا ہوگیا جیسے کوئی
رسیون مین جکڑا ہوئے اور وہ کہل جاوے اون لوگون نے اوسکو کچھ دیا انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آنکر آپ سے بیان کیا بعد اوسکے اوسی طرح حدیث بیان کی جیسے اوپر گذر چکی عن ابی صالح قال سمعت رجلا من اسلم
قال کنت جالسا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاء رجل من اصحابہ فقال یارسول اللہ لدغت
اللیلۃ فلم انم حتی اصبحت قال ماذا قال عقرب قال اما انک لو قلت حین امسیت اعوذ بکلمات
اللہ التامات من شر ما خلق لم تضرک ان شاء اللہ ترجمہ ابو صالح سے روایت ہی مین نے سنا ایک شخص سے
جو قبیلہ اسلم سے تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مین بیٹہا تہا اتنے مین ایک آپکا صحابی آیا اور عرض کیا یارسول اللہ مجھے
کسی نے کاٹا تو رات بہر نیند نہین آئی آپ نے فرمایا کس چیز نے عرض کیا بچھو نے آپ نے فرمایا خبردار ہو اگر تو
شام ہا سوتے وقت یہ کہہ لیتا مین پناہ چاہتا ہون اللہ کے کلمات سے جو پورے اور کامل ہین سب مخلوقات کی بدی سے
تو تجہکو کچھ نقصان نہ کرتا اگر خدا چاہتا یہ دعا مجرب ہے اسطرح دفع موذیات کے عن ابی ہریرۃ قال اتی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم بلدیغ لدغتہ عقرب قال فقال لو قال اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من شر
ما خلق لم یلدغ او لم تضرہ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص بچھو کا
کاٹا ہوا آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا اگر تو کہتا مین پناہ چاہتا ہون اللہ کے پورے پورے کلمات سے
سب مخلوقات کی بدی سے تو نہ کاٹتا یا تجھکو کچھ ضرر نہ ہوتا عن ابی سعید الخدری ان رھطا من اصحاب النبی
صلی اللہ علیہ وسلم انطلقوا فی سفرۃ سافروھا فنزلوا بحی من احیاء العرب فقال بعضہم ان سیدنا
لدغ فہل عند احد منکم شیء ینفع صاحبنا فقال رجل من القوم نعم واللہ انی لارقی ولکن
استضفناکم فابیتم ان تضیفونا ما انا براق حتی تجعلوا لی جعلا فجعلوا لہ قطیعا من الشاء فاتاہ
فقرا علیہ ام الکتاب ویتفل حتی برأ کانما انشط من عقال قال فاوفاہم جعلہم الذی صالحوہم
علیہ فقالوا اقتسموا فقال الذی رقی لا تفعلوا حتی ناتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنستامرہ
فغدوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکروا لہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من این
علمتم انہا رقیۃ احسنتم اقتسموا واضربوا لی معکم بسہم ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہی ایک جماعت
صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین سے سفر مین گئے تو عرب کے ایک قبیلے پر اوتری اون مین سے ایک نے کہا
ہماری سردار کو بچھو یا سانپ نے کاٹ کہایا ہی تو تمہارے پاس کوئی دوا ہی جو اوسکو فائدہ پہنچا دے اوسپر ایک شخص

ہم مین سے بولا ہان قسم خدا کی میرے پاس اسکا منتر ہے لیکن ہمنے تُمسے ضیافت چاہی تُمنے ہماری ضیافت نہ کی اب مین
کبھی منتر نہ پڑھونگا جبتک تم مجھکو اجرت نہ دو اُنہون نے ایک گلہ بکریونکا مقرر کیا اسکے عوض مین وہ شخص گیا اور سپر
سورہ فاتحہ پڑھ پڑھ کر تہوکنا شروع کیا یہانتک کہ وہ اچھا ہوگیا گویا قید سے چھوٹ گیا راوی نے کہا پھر اون لوگون نے جو
مزدوری ٹھرائی تھی وہ ادا کی صحابہ نے آپسمین کہا اسکو تقسیم کرو جسنے منتر کیا تہا وہ بولا ابھی تقسیم نہ کرو جبتک رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم پاس نہ چلین اور آپ سے پوچھ نہ لین پھر وہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپسے بیان
کیا رسول اللہ صلعم نے فرمایا تم نے کہان سے جانا کہ سورہ فاتحہ منتر ہے بہت اچھا کیا تم نے میرا بھی ایک حصہ اپنے ساتھ لگاؤ

ف سنن ابن ماجہ مین ہے کہ یہ جماعت تیس صحابہ کی تہی اور ترمذی نے بہی یہی روایت کیا ہی اور بعض روایات مین ہے
کہ مزدوری بھی تیس بکریان ٹھرین تہین اس حدیث سے منتر کرنیکا جواز اور اوس پر اُجرت لینے کا جواز معلوم ہوا یہی قول ہی
ائمہ اربعہ کا لیکن وہی منتر مراد ہی جسمین شرک اور کفر کے الفاظ نہ ہون **عن** خارجة بن الصلت التميمي
عن عمه قال اقبلنا من عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتينا على حي من العرب فقالوا انا انبئنا
انكم جئتم من عند هذا الرجل بخير فهل عندكم من دواء او رقية فان عندنا معتوها في
القيود قال فقلنا نعم قال فجاءوا بمعتوه في القيود قال فقرات عليه فاتحة الكتاب
ثلاثة ايام غدوة وعشية اجمع بزاقي ثم اتفل فكانما انشط من عقال قال فاعطوني جعلا
فقلت لا حتى اسال رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كل فلعمري لمن اكل برقية باطل لقد اكلت
برقية حق **ترجمہ** خارجہ بن صلت نے اپنے چچا (علاقہ بن صحار یا عبداللہ بن عثیر) سے روایت کیا ہی ہم رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے چلے تو عرب کے ایک قبیلہ پر آئے اون لوگون نے کہا ہم نے سنا ہی تم اس شخص کے (یعنی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) پاس سے کچھ بہتری لیکر آئے ہو کیا تمہارے پاس کوئی دوا ہے یا منتر ہے کیونکہ ہمارے
یہان ایک شخص ہے جو پاگل ہوگیا ہے بیڑیون مین جکڑا ہوا ہے ہم نے کہا ہان ہمارے پاس ہی وہ لوگ اوس پاگل دیوانے
کو لیکر آئے جو بیڑیون مین جکڑا ہوا تھا راوی نے کہا مین نے اوسپر تین دن تک صبح شام سورہ فاتحہ پڑہی مین اپنے
منہ مین تہوک جمع کرتا تہا پھر اوسکو تھوک دیتا تہا راوی نے کہا پھر وہ ایسا چنگا ہوگیا جیسے کوئی قید سے چھوڑ دیا جاتا ہی انہون
نے اسکے بدلے مین مجھے اُجرت دی مین نے کہا مین نہ لونگا جبتک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہ لون جب مین نے
آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا قسم ہی میری عمر کی لوگ جہوٹا منتر کرکے روٹی کہاتے ہین تو نے تو سچا منتر کرکے کہائی (یعنی اوسکی
مزدوری لینے مین کچھ قباحت نہین ہی یہ تو تیری محنت کا بدلہ ہی) **عن** عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم
كان اذا اشتكى يقرأ في نفسه بالمعوذات وينفث فلما اشتد وجعه كنت اقرأ عليه وامسح عليه
بيده رجاء بركتها **ترجمہ** ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے

تو آپ نے اوپر دو قل یعنی پڑھ کر پہونکتی جب آپ بہت بیمار ہوئے تو مین معوذات پڑھکر آپ کے دونون ہاتہون پر پہونکتی) اور آپ کے ہاتہ
آپ پر پہیرتی برکت کیلیے **باب فی السمنة** عورتون کے موٹا کرنے کی تدبیر **عن عائشة** رض قالت ارادت امی
ان تسمننی لدخولی علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فلم اقبل علیها بشیء مما ترید حتی اطعمتنی القثاء بالرطب فسمنت علیه کاحسن السمن **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہے میری ماں نے چاہا کہ مین موٹی
ہو جاؤن کیونکہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاتی تھی (مشہور یہ ہے کہ موٹی تازی ہو کر جلد جوان ہو جاوین تاکہ رسول
اللہ صلعم آپ سے فائدہ اٹھاوین) انہون نے سب تدبیرین کین مگر مین موٹی نہین ہوئی یہانتک کہ انہون نے تازی کہجور کے ساتھ
ککڑی ملا کر مجھکو کہلانا شروع کی اوسوقت مین اچھی طور سے موٹی تازی ہو گئی) **باب فی الکاہن** جو شخص غیب
یا آیندہ کی باتین بتلا دے اوسکا بیان **عن** ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من اتی کاهنا
قال موسی فی حدیثه فصدقه بما یقول او اتی امراة قال مسدد امراته حائضا او اتی امراة قال مسدد
امراته فی دبرها فقد برئ مما انزل الله علی محمد صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کاہن (یعنے غیب یا آیندہ کی بات بتانیوالے) پاس آوے اور جو وہ بتلاوے
اوسکو سچا جانے یا جماع کرے کسی عورت سے یا اپنی عورت سے حیض کیحالت مین (خواہ شروع حیض ہو یا وسط یا آخر حیض)
یا اپنی عورت کے پچھلی راہ سے جماع کرے تو مقرر وہ بیزار ہوا اوس دین سے جو محمد پر اوتارا گیا ہے (یعنے قرآن کے خلاف
اوس نے کیا) **باب فی النجوم** علم نجوم کا بیان (یعنے وہ نجوم جس سے غیب یا آیندہ کی بات بیان کیا کرے **عن** ابن
عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اقتبس علما من النجوم اقتبس شعبة من السحر زاد ما زاد
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کوئی نجوم کا علم سیکہا تو اوس نے ایک شاخ جادو
کی سیکہا پھر جتنا زیادہ کیا اوتنا زیادہ کیا (یعنے جتنا علم نجوم زیادہ سیکہا اوتنا جادو زیادہ سیکہا **ف** مراد علم نجوم سے
جو مذموم ہے وہی علم ہے جس سے آیندہ کی جھوٹی سچی باتین بتلانا سیکہی جیسے ہیئت وغیرہ کیا کرتے ہین لیکن نجوم کا پہچاننا اور
انکی شناخت حاصل کرنا واسطے سفر بحر اور بر کے بالکل درست ہے فرمایا اللہ تعالی نے وبالنجم هم یهتدون و هو الذی جعل لکم النجوم
لتهتدوا بها فی ظلمات البر والبحر **عن** زید بن خالد الجهنی انه صلی الله علیه وسلم صلی صلوة الصبح بالحدیبیة
فی اثر سماء کانت من اللیل فلما انصرف اقبل علی الناس فقال هل تدرون ماذا قال ربکم قالوا الله
ورسوله اعلم قال قال اصبح من عبادی مؤمن بی وکافر فاما من قال مطرنا بفضل الله وبرحمته فذلک
مؤمن بی وکافر بالکوکب واما من قال مطرنا بنوء کذا وکذا فذلک کافر بی مؤمن بالکوکب
ترجمہ زید بن خالد الجہنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ (حدیبیہ ایک جگہ کا نام ہے) مین فجر کی نماز پڑہی پانی
برسنے کے بعد جو رات ہی کو برسا تہا پہر آپ نماز سے فارغ ہو کر لوگون کی طرف متوجہ ہوئے اور متوجہ ہو کر فرمایا کیا جانتے ہو

ہو تم کہ تمہارے رب نے کیا کہا لوگون نے عرض کیا اللہ و رسول خوب جانتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ کہا میرے بعض بندے آج فجر کو مومن
ہو گئے اور بعض کافر ہو گئے سو جس نے یہہ کہا کہ ہم کو پانی اللہ کے فضل سے ملا اور اوسکی رحمت سے سو وہ تو مجھ پر یقین لایا اور ستارون کا
منکر ہوا اور جس نے کہا کہ ہم کو فلانے فلانے نچھتر کے سبب سے پانی ملا سو وہ ہمارا منکر ہوا اور ستارون پر یقین لایا **ف** یعنے جو کوئی
عالم کا کاروبار ستارون کی تاثیر پر سمجھتا ہے سو اوسکو اللہ تعالی اپنے منکرون مین جانتا ہے اور ستارہ پوجنے والون مین
شمار کرتا ہے اور جو کوئی ان سب کاروبار کو اللہ تعالی کی طرف سے سمجھتا ہے تو اللہ اوسکو اپنے مقبول بندون مین گنتا ہے اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ نیک بد ساعت کا ماننا اور اچھی بری تاریخ کا پوچھنا اور نجومی کی کہی پر یقین کرنا شرک کی باتین ہین کہ یہہ سب
نجوم سے علاقہ رکھتی ہین اور نجوم کو ماننا آیندہ کی بابت معلوم کرنیکے لیے ستارہ پرستون کا کام ہے **باب** فی الخط
و زجر الطیر رمل کی باتون پر یقین کرنا اور جانورون کی آواز پر شگون لینا منع ہے **عن** قبیصة قال سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول العیافة والطیرة والطرق من الجبت الطرق الزجر والعیافة الخط **ترجمہ**
قبیصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے آپ فرماتے تھے شگون لینے کے لیے جانور اوڑانا اور فال نکالنے کے
لیے کچھ ڈالنا اور رمل پر یقین کرنا کفر کی رسمون سے ہے (اسلام مین اسکی اصل نہین) **عن** محمد بن جعفر قال عوف
العیافة زجر الطیر والطرق الخط یخط فی الارض **ترجمہ** محمد بن جعفر نے کہا عیافت سے جانورون کو ڈانٹ
کر اوڑانا ہے اور طرق وہ لکیرین ہین جو زمین پر کیجاتی ہین (یعنے جسکو رمل کہتے ہین) **عن** معویة بن الحکم
السلمی قال قلت یا رسول اللہ و منا رجال یخطون قال کان نبی من الانبیاء یخط فمن وافق خطہ فذاک
ترجمہ معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہے کہ مین نے عرض کیا یا رسول اللہ کئی آدمی ہم مین ہین جو وہ خط کھینچتے ہین آپ نے فرمایا
انبیا مین ایک نبی تھے وہ خط کھینچا کرتے تھے پھر جسکا خط اوس نبی کے خط سے موافق پڑا تو وہ ٹھیک ہے **ف** راوی نے
رمل کا حال پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا کہ ایک نبی یعنے ادریس یا دانیال علیہما السلام خط کھینچتے تھے اگر کوئی ٹھیک ٹھیک ویسا
ہی خط کھینچے تو درست ہے سو اوس خط کا حال حضرت اور صحابہ سے ثابت نہوا تو رمل منع ٹھہرا یعنے اگر اوس خط کے موافق نہ ہو جیسا
اگلو ہمیشہ پیغمبر کھینچتے تھے **باب** فی الطیرة شگون یعنے فال بد لینا منع ہے **عن** عبد اللہ بن مسعود عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال الطیرة شرک ثلاثا و ما منا الا و لکن اللہ یذھبہ بالتوکل **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا شگون لینا شرک ہے مگر اللہ دور کرتا ہے اوسکو بسبب توکل کے **ف**
یعنے اگر بشریت کے سبب سے کسی کی خاطر مین کچھ وہم آجاوے تو چاہیے کہ خدا پر توکل کرے اور اوس وہم کے خلاف کرے **عن**
ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عدوی و لا طیرة و لا صفر و لا ھامة فقال اعرابی
ما بال الابل تکون فی الرمل کانھا الظباء فیخالطھا البعیر الاجرب فیجربھا قال فمن اعدی الاول قال
معمر قال الزھری فحدثنی رجل عن ابی ھریرة انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یوردن

يمرض على مصح قال فراجعه الرجل فقال اليس قد حدثتنا ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا عدوى
ولا صفر ولا هامة قال لم احدثكموه قال الزهري قال ابو سلمة قد حدث به وما سمعت ابا هريرة
نسي حديثا قط غيره **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ کسی کا مرض کسیکو لگتا ہی اور نہ کسی
چیز مین نامبارکی ہوتی ہی اور نہ صفر کا مہینا منحوس ہے اور نہ کسی مردے کی کھوپری مین سی الو کی شکل نکلتی ہی تو ایک بدوی نے
عرض کیا یا رسول اللہ پہر کیا سبب ان کے اونٹونکا کیا حال ہی وہ تو مثل ہرن کے رہتے ہی تندرست اور چالاک ہوتے مین اور
جب ان مین کوئی خارشتی اونٹ جا ملتا ہی تو ان کو بھی خارشتی کر ڈالتا ہے تو آپ نے اوس سے فرمایا بہلا پہلی اونٹ کو
کسنی خارشتی کیا زہری نے کہا مجہہ سے ایک شخص نے ابوہریرہ سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیمار اونٹ تندرست
اونٹوں کے ساتھہ پانی پلانے کو نہ لایا جاوی پھر وہ شخص ابوہریرہ پاس گیا اور کہا تم نے کیا حدیث بیان نہین کی ابو سلمہ نے کہا
حالانکہ ابوہریرہ نے خود اس حدیث کو بیان کیا تہا اور مین نے ان کو کبھی بہولتے نہین سنا سوا اس حدیث کے **ف** عرب لوگ سمجھتے تہے
کہ الو ایک منحوس جانور ہے جو مردی کی کھوپری مین سی پیدا ہوتا ہے آپ نے اسکو رد کیا اور بیان کر دیا کہ الو بھی ایک جانور ہے اللہ
کے جانوروں مین سے اسی طرح صفر کے مہینے کو منحوس جانتے تھے **عن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لا عدوى ولا هامة ولا نوء ولا صفر **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین
ہی عدوی (یعنی ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا) اور نہ ہامہ (الو جسکو لوگ منحوس سمجھتی ہین یا مردی کی روح جانور کی شکل ہو) اور
نہ صفر کا مہینا جسکو لوگ منحوس جانتے ہین تیرہ تیزی مین کوئی کام کرنا بہتر نہین جانتے **ف** بخاری کی روایت مین ہی اور
نہ شگون بد اور نہ دیو بہوت جنگل کا کفار عرب کو یہہ اعتقاد تھا کہ بیماری کو طاقت ہی کہ خود دوسرے آدمی کو لگ جاتی ہی آپنے فرمایا
یہہ غلط خیال ہی اور یہہ بہی گمان تھا کہ الو کسی مکان پر بیٹھی تو وہ گھر اوجاڑ ہو جاوی گا یا صفر کے مہینے مین کوئی کام کریں تو اوس مین
بہتری نہ ہوگی یا جنگل مین دیو بہوت رنگ برنگ کے شکلین بناتے ہین اور لوگون کو راہ بہولا دیتے ہین اور ضرر پہونچانے کی قدرت
رکھتے ہین یہہ سب خیالات شرع مین غلط کیے گئی ہین کسی سی کچھہ ہو نہین سکتا بغیر خدا کے حکم کے کوئی نہ نفع پہونچا سکتا ہی نہ نقصان
دے سکتا ہے **عن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا غول قال ابو داود قرئ على الحرث بن
مسكين وانا شاهد اخبركم اشهب قال سئل مالك عن قوله لا صفر قال ان اهل الجاهلية كانوا
يحلون صفر يحلونه عاما ويحرمونه عاما فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا صفر **ترجمہ** ابوہریرہ سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیو بہوت پریت ضرر دینی کا کچھہ مالک نہین **ف** حدیث مین غول
کا لفظ وارد ہی غول ایک قسم ہی جنون مین سے جو جنگل مین مسافرون کو ستاتا ہی راہ سے بہکا دیتا ہی اس حدیث سی غول کا انکار
مقصود نہین۔ بلکہ غرض یہہ ہے کہ بدون خدا کے حکم کے وہ کچھہ کر نہین سکتا اس لیے اوس سے ڈرنا فضول ہی خدا سے ڈرنا کافی ہے
ابو داود نے کہا امام مالک نے کہا جاہلیت کے لوگ کبھی صفر کو حلال کرتے تھے کبھی صفر محرم بنا کر حرام کرتے تہی اور محرم کو حلال کر لیتے تہے

نہ دے اور گھر میں ہے جب کوئی ایسی چیز دیکھے جو اسکو بری لگتی ہے تو کہے اے اللہ سوائے تیرے کوئی بھلائی نہیں پہونچا سکتا ہے
اور سوائے تیرے کوئی برائیوں کو روک نہیں سکتا اور نہیں ہے طاقت بدی کو پھیرنے کی اور نہ نیکی کرنیکی قوت ہے مگر مدد اور توفیق سے
تیرے۔ عن بريدة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان لا يتطير من شيء وكان اذا بعث عاملا سأل عن
اسمه فاذا اعجبه اسمه فرح به ورؤي بشر ذلك في وجهه وان كره اسمه رؤي كراهية
ذلك في وجهه واذا دخل قرية سأل عن اسمها رؤي كراهية ذلك في وجهه ترجمہ بریدہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز سے شگون بد نہیں لیا کرتے تھے اور جب عامل کرکے کسیکو روانہ کرتے تو آپ اوسکا نام پوچھتے
اگر اوسکا نام اچھا معلوم ہوتا تو اوس سے خوش ہوتے اور وہ خوشی آپکے چہرہ مبارک میں معلوم ہوتی اور اگر اوسکا نام آپکو
ناپسند ہوتا تو اوسکی کراہیت آپکے چہرہ مبارک سے نظر آتی اور جب آپ کسی بستی کا نام دریافت کرتے اگر اوسکا نام اچھا ہوتا
تو آپ خوش ہوتے اور خوشی آپکے چہرہ مبارک سے معلوم ہوتی اور اگر اوس کا نام برا ہوتا تو آپکو ناپسند ہوتا اور کراہیت آپکے چہرہ
مبارک میں معلوم ہوتی۔ عن سعد بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول لا هامة ولا عدوى ولا
طيرة وان تكن الطيرة في شيء ففي الفرس والمرأة والدار ترجمہ سعد بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے نہیں ہے ہامہ (الو کی نحوست یا مردے کی روح جو پرند بن کر نکلے) اور نہیں ہے عدوی (ایک بیماری دوسرے کو لگ جانا) اور نہیں
ہے شگون اور جو نامبارکی کچھ ہوتی تو تین چیزوں میں ہوتی ایک گھوڑے میں دوسرے عورت میں اور تیسرے گھر میں ف نحوست
کوئی چیز نہیں ہے صرف خیال ہی خیال ہے اگر ہوتی تو ان تین چیزوں میں ہوتی اکثر محدثین اور علما کا یہی مذہب ہے اور بعضوں نے کہا
ان چیزوں میں نحوست اور برکت ہوا کرتی ہے [illegible] علی ارجح المطالب میں لکھا ہے۔ عن عبد الله بن
عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الشؤم في الدار والمرأة والفرس قال ابو داود قرئ على الحارث بن مسكين
وانا شاهد اخبرك ابن القاسم قال سئل مالك عن الشؤم في الفرس والدار قال كم من دار سكنها ناس فهلكوا
ثم سكنها آخرون فهلكوا فهذا تفسيره فيما نرى والله اعلم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے ایک گھر میں دوسری عورت میں تیسری گھوڑے میں ابو داؤد نے
کہا امام مالک سے سوال ہوا کہ گھوڑے اور گھر میں نحوست ہوتی ہے انہوں نے کہا کتنے ایک گھر ایسے ہیں جنمیں لوگ رہے پھر مرگئے
اور لوگ رہے وہ بھی مرگئے تو گھر کی نحوست یہی ہے ف راقم الحروف نے بھی تجربہ کیا ہے ایک گھر میں ہماری عزیز و اقربا [illegible]
[illegible] دو سال کے عرصے میں سات آٹھ آدمی متواتر مرگئے اور [illegible] مرجانے سے گھر کا گھر بالکل تباہ ہوگیا بعضوں نے کہا کہ پہلے
[illegible] اس گھر میں رہتے تھے ان کا بھی یہی حال ہوا اللہ اسکا سبب خوب جانتا ہے دانشمند لوگ کہتے ہیں کہ بعض گھر ایسا تیرہ و تاریک
[illegible] طرف سے [illegible] ہوتا ہے کہ وہاں ہوا تازہ نہیں آسکتی اور عفونت سے سمیت پیدا ہوجاتی ہے۔ عن فروة بن مسيك
قال قلت يا رسول الله ارض عندنا يقال لها ارض ابين هي ارض ريفنا وميرتنا وانها وبئة او قال

وباؤها شدید فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعها عنك فان من القرف التلف ترجمہ فروہ بن مسیک سے روایت ہے کہ مین نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک زمین ہمارے پاس ہے اور اوسکو ابین کہتے ہین یا ور وہ زمین ہماری کہیتی کی ہے اور وہ اناج کی جگہہ ہے یعنی اوس غلہ کو کہتے ہین کہ اپنے گہر کے کہانیکے لیے یا بیچنے کے لیے دوسری جگہہ سے لے آتے ہین) ہمیشہ وہان وبا رہتی ہے اور وبا اوسکی سخت ہے تو آپنے فرمایا تو اپنے پاس سے اوس زمین کو چھوڑ دے اسلیے کہ وبا کے ساتھ ملنے ہی سے آدمی ہلاک ہو جاتا ہے کیونکہ ہوا کی سمیت فرقہ اچھی تندرست شخص مین تاثیر کرتی ہے اور وہ بھی بیمار ہو جاتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بری اور بخس او متعفن مقامون مین رہنا جہان امراض کی کثرت ہو خوب نہین ہے اور نہ یہ توکل کا مقتضی ہے توکل یہ ہے کہ انسان مقدور بھر کوشش کرے اپنی صحت اور عافیت کے لیے پھر اگر کوئی مصیبت پیش آوے تو اوسپر صبر کرے اللہ سے دعا کرے یہہ بات یاد رکہنا چاہیے فقط **عن** انس بن مالك قال قال رجل یا رسول اللہ انا کنا فی دار کثیر فیها عددنا وکثیر فیها اموالنا فتحولنا الی دار اخری فقل فیها عددنا وقلت فیها اموالنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذروها ذمیمة ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ایک گہر مین تھے تو اوسمین ہمارے پاس مال بھی بہت تہا اور لوگ بھی ہمارے بہت سے تہے پہر ہم وہان دوسرے مکان مین آئے تو اوسمین ہمارا مال بھی گھٹ گیا اور ہمارے لوگ بھی کم ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس حال مین کہ وہ گھر برا ہے تو تم اوسکو چھوڑ دو اوسمین رہنے سے کیا فائدہ ہے ایسا نہ ہو کہ تم شرک مین پڑ جاؤ اور گھر کو مؤثر سمجھنے لگو **عن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بید مجذوم فوضعها معه فی القصعة وقال کل ثقة باللہ وتوکلا علیه ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کوڑھی کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ رکابی مین دیا اور آپنے اوس سے فرمایا اللہ پر بھروسا اور اعتماد ہے تو کہا لے **ف** یعنی ہمکو اللہ جل جلالہ پر اعتقاد ہے اور اوسی پر بھروسا کرتے ہین وہ جسکو چاہے بیمار کر دے اور جسکو چاہے تندرست رکھے بیمار کے ساتھ کہانا کہانے سے پرہیز نہین کرتے اور بیماری کا لگ جانا نہین مانتے دوسری حدیث مین ہے کہ جذامی او کوڑہی سے ایسا بھاگ جیسے شیر سے تو بہاگتا ہے موافقت اسطور پر ہے کہ جو آدمی پرلے درجے کا ایماندار متوکل علی اللہ ہو جیسے رسول اللہ تہے وہ اگر کوڑہی یا جذامی سے خلط ملط کرے تو کچھہ مضایقہ نہین اوسکا عقیدہ بگڑ نہین سکتا جو درجے کا نہ ہو اوسکا علیحدہ رہنا بہتر ہے ایسا نہ ہو کہ اوسکو مرض اللہ کی مشیت سے لاحق ہو اور وہ سمجھے کہ یہہ اسی جذامی کی وجہ سے ہے بہر حال ایسے ضعیف الایمان لوگونکو الگ رہنا ٹھیک ہے + اللہ کا شکر ہے اور اوسکا احسان کہ ربع ثالث سنن ابی داؤد چوبیسوین پارہ کے پوری ہونے پر تمام ہوا ذیحجہ کی چھبیسوین تاریخ سنہ ٩٦ ہجری مین خدا قبول فرماوے اور ربع رابع کی تمام کرنیکی جلد توفیق دے

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

تم الجزء الرابع والعشرون وبتمامه کمل الربع الثالث من کتاب سنن ابی داود ویتلوه الجزء الخامس والعشرون من الربع الرابع ان شاء اللہ

تمت